

کتابِ عظیم

قرآنی آیات مہنوعات کی ترتیب میں

جلد دوم

مرتب:

مشاق احمد خان

اسپی ہاؤس

دوست ایسوسی ایشن

پرنٹرز۔ پبلشرز۔ بک سلرز

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

فون: 7122981

قرآن مرکز • پوسٹ بکس ۱۲۶۸ • اسلام آباد

DATA ENTERED

مجلہ حقوق بچی مرتب محفوظ ہیں۔

© 1993

✓
۲۹۷۶۱۳
✓ ۴۱۳
۳۵۹۹۵

۲-۷

نام کتاب — کتاب عظیم (جلد دوم)
ترتیب تدوین — مشتاق احمد خان
ناشر — قرآن مرکز، پشاور، اسلام آباد
اشاعت اول — جولائی ۱۹۹۳ء
تعداد — ایک سو (۱۰۰) ہزار
مطبوعہ — ایس۔ ٹی پرنٹرز، راولپنڈی
کتابت — خالد یونی، محمد علی شاہ، یونس حسرت
پیسٹنگ — غضنفر علی قریشی، حفید اللہ

دوران اشاعت کیٹلاگ سازی
اس کی اندراج عنوان کے تحت

کتاب عظیم : قرآنی آیات موضوعات کی ترتیب میں
جلد دوم

۱۔ قرآن۔ تبویب ۲۔ قرآن۔ فہارس آیات اشالیہ

۱۔ مشتاق احمد خان

DDC No. 297.1223

ISBN 969-8155-01-5

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تعارف

کتابِ عظیم میں موضوعات کی ترتیب اس انداز سے دی گئی ہے کہ درجہ بدرجہ تمام اہم حقائق قرآن کی روشنی میں سامنے آتے جائیں۔ لہذا:

پہلی جلد کا آغاز اللہ کے عظیم موضوع سے ہوا۔ دنیا میں تقریباً سبھی لوگ اللہ کی ہستی کو مانتے تو ہیں لیکن اللہ کے متعلق ان کا تصور اپنی اپنی ذہنی سطح کے مطابق الگ الگ ہے۔ کتابِ عظیم میں اللہ کا وہ تصور سامنے آتا ہے جو خود اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں دیا اور جو دیگر تمام تصورات سے علیحدہ اور منفرد ہے۔

اس کے علاوہ اس جلد میں کائنات، ملائکہ، شیطان، جن اور انسان جیسے اہم موضوعات آئے، نیز دین اور مذہب، جو فرق اور بُعد ہے وہ بھی واضح ہوا۔ پھر حضرت نوحؑ سے لے کر حضرت عیسیٰؑ تک کے انبیاء کرامؑ میں سے بعض کا ذکر جلیلہ آیا جس سے یہ معلوم ہوا کہ ان انبیاء کرامؑ نے معاشرے میں کیسا انقلاب برپا کیا۔ اس جلد میں ان مفاد پرست گروہوں کا ذکر بھی آیا ہے جنہیں قرآن کریم نے الطاعنات، الملاء اور المترفین کا نام دیا ہے اور بتایا ہے کہ کس طریقے سے یہ ایسی گروہ ابتدا ہی سے انسانی معاشرے کا استحصال کرتے اور ظلم ڈھاتے رہے ہیں۔

دوسری جلد کا آغاز قرآن حکیم کے نہایت اہم موضوع ”وحدتِ انسانیت“ سے کیا گیا ہے۔ پھر اسلام، قرآن اور نبیؐ آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ صوم و صلوة اور حج و زکوٰۃ جیسے عظیم موضوعات اس جلد میں آگئے ہیں۔ علاوہ ازیں قرآن کریم کا اہم ترین موضوع ”نظامِ خداوندی“ بھی اس جلد میں شامل ہوا جسے آپؐ ”اُمّ الکتاب“ کہتے ہیں۔ اسی جلد میں ایمان، کفر، شرک اور منافقت وغیرہ جیسے اہم موضوعات بھی شامل کیے گئے ہیں۔

تیسری جلد بھی جلد آنے والی ہے جس میں روزمرہ زندگی سے متعلق اہم ترین موضوعات آپؐ کے سامنے آئیں گے۔

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

قرآن فہمی کے بعض بنیادی نکات محکمات و متشابہات

قرآن کریم نے اپنی آیات کو دو قسموں میں تقسیم کیا ہے ایک آیات محکمات اور دوسری آیات متشابہات۔ محکمات وہ آیات ہیں جن کا تعلق قرآنی احکام و قوانین سے ہے اور متشابہات وہ آیات ہیں جن میں حقائق کو تشبیہات کے ذریعے سمجھایا گیا ہے اور یہ بڑا اہم نکتہ ہے جسے اچھی طرح سے سمجھ لینا نہایت ضروری ہے۔ سورۃ آل عمران میں ہے:

هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ
فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ ۚ
وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ ۚ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ ۚ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا
وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ ۝ ۳۰

”اللہ نے تم پر یہ کتاب نازل کی جس میں ایک قسم تو ایسی آیات کی ہے جو ”محکم“ ہیں ان آیات کو ”امم الكتاب“ کہا جائے گا یعنی کتاب کی اصل و بنیاد اور دوسری قسم ”متشابہات“ کی ہے جن میں حقائق کو تشبیہات کے ذریعے سے بیان کیا گیا ہے۔ سو جن لوگوں کے ذہنوں میں ٹیڑھ ہے وہ فتنہ پیدا کرنے کے لیے ہمیشہ متشابہات کے پیچھے پڑے رہتے ہیں اور ان کو معنی پہنانے کی کوشش کیا کرتے ہیں حالانکہ ان کا حقیقی مفہوم یا اللہ جانتا ہے یا وہ لوگ جانتے ہیں جو علم میں پختہ ہوتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم ان سب پر ایمان رکھتے ہیں اور یہ سب ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے وارصل حقائق کو وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جو عقل و بصیرت والے ہیں۔“

محکمات | مُحْكَمَاتُ کے معنی ہیں اپنی جگہ قائم اٹل، صاف صاف فیصلہ کرنے والا، مستحکم۔ ان معانی کے اعتبار سے محکمات کچھ اولین معنی ہوں گے ایسی آیات جن کے الفاظ سے وہی مفہوم ہو جو ان الفاظ کے معنی ہیں۔ مثلاً نکاح کے ضمن میں ارشاد ہے حُرْمَتُ

عَلَيْكُمْ أَمْهَتْكُمْ ۚ” تمہاری مائیں تم پر حرام ہیں۔“ اس میں اُمّ کے معنی ماں کے ہیں یعنی وہ عورت جس کے بطن سے کوئی پیدا ہو لیکن آیت ۲۱ میں جو اُمّ الکلب کے الفاظ آئے ہیں تو اس میں اُمّ کے معنی اس قسم کی ماں نہیں اس میں اُمّ کا لفظ استعارۃ استعمال ہوا ہے اور اس سے مفہوم ہے ”اصل و بنیاد“ یہ اس لفظ کی تاویل ہے۔

قرآن کریم میں انسانی رہنمائی کے لیے قوانین و ضوابط دیئے گئے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان احکام و قوانین کے الفاظ ایسے ہونے چاہئیں جن کا مطلب ان الفاظ سے محکم طور پر متعین ہو جاتا ہو جیسا کہ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أَمْهَتْكُمْ کی مثال میں بتایا گیا ہے اس قسم کی آیات مُحْكَمَات ہیں۔

متشابہات تشابہ کے معنی ہیں دو یا دو سے زیادہ چیزوں کا ایک دوسرے سے اس طرح ملتا جلتا اور مشابہ ہونا کہ ان میں القباس ہونے لگے اور امتیاز شکل ہو جائے شَبَّهَهُ اَيَّاهُ کے معنی ہیں اس نے فلاں چیز کو فلاں چیز کی مثل بنا دیا دونوں کو ایک دوسرے سے ملتا جلتا ہوا بنا دیا تَشْبِيْہ کے معنی ہیں کسی چیز کو اس سے ملتی جلتی ہوتی چیز سے مثال دے کر بیان کرنا۔ قرآن کریم میں ایسے حقائق کا بھی ذکر ہے جن کا تعلق اس عالم سے ہے جو ہماری سرحد و راک سے باہر ہیں۔ مثلاً اللہ کی ذات، مرنے کے بعد کی زندگی اور اس میں اعمال کے نتائج، وہاں کی جنت اور جہنم یا انسانی زندگی کا منتہی اور مال وغیرہ ظاہر ہے اس قسم کے مجرد حقائق کو جب بھی بیان کیا جائے گا تو تشبیہ و استعارہ اور تمثیلات کے رنگ میں بیان کیا جائے گا۔ مثلاً اللہ کے متعلق کہا گیا ہے تَوَاسَّوْا عَلَى الْعَرْشِ ۚ ”وہ عرش پر مستوی ہو گیا“ اور كَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ ۚ ”اس کا عرش پانی پر ہے“ ظاہر ہے کہ ان آیات میں عَرْشُ سے مراد لکڑی یا کسی اور چیز کا بنا ہوا تخت مراد نہیں اور نہ ہی ماء سے مراد پانی ہے یہ بیان تمثیلی یا تشبیہی ہے یعنی ان حقائق کو تشبیہ اور مثال کے ذریعے بیان کیا گیا ہے لہذا یہ آیات متشابہات ہیں۔ ایسی آیات جن میں حقائق کو تشبیہ کے رنگ میں بیان کیا گیا ہے۔

یہ بھی واضح ہے کہ جو حقائق ہمارے عالم محسوسات سے باہر کے ہیں ان کی حقیقت کذباً و بہتاناً یعنی ان کی تاویل (WHAT THEY ACTUALLY ARE) کا سمجھنا ہمارے بس کی بات نہیں البتہ جس قسم کی مثالوں سے انہیں سمجھایا گیا ہے ان پر غور فکر کرنے سے ہم ان کے متعلق کچھ ایسا اندازہ اپنے ذہن میں لگا سکتے ہیں جو اس حقیقت کا مفہوم سمجھا دے مثلاً لفظ عَرْش سے ہم سمجھ سکتے ہیں کہ اس کا مفہوم قوت و اقتدار ہے یا كَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ میں ماء سے مراد زندگی کا سرچشمہ ہے کیوں کہ قرآن کریم میں دوسری جگہ ہے وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۚ ”ہم نے ہر زندہ شے کو پانی سے بنایا“ لیکن ہم اس بات کی کنہ و حقیقت کو نہیں پا سکتے کہ اللہ اپنے کنٹرول

کو کس طرح عمل میں لانا ہے یا اس نے حیات (LIFE) کو کس طرح پیدا کیا۔ ان حقائق کے متعلق ہمارا علم بہت محدود ہے۔

اس قسم کی آیات کے متعلق دو قسم کی ذہنیاتوں کا ذکر کیا گیا ہے ایک تو وہ لوگ ہیں جن کے پیش نظر فتنہ پیدا کرنا ہوتا ہے۔ یعنی لوگوں کو زندگی کے بنیادی حقائق اور عملی نتائج سے دور ہٹا کر محض نظری تصورات میں الجھا دینا اور اس طرح ان کی قوتوں کو تخریبی راستوں میں ضائع کرتے چلے جانا۔ یہ لوگ ان مادی عقل و حقیقت اور کیفیت دریافت کرنے کے لیے نظری موشگافیاں اور تصوراتی نکتہ افرینیاں کرتے رہتے ہیں اور اسے بلند تر سطح کا علم قرار دیتے ہیں یہ زمین کے ہنگاموں کو پست معاملات قرار دیکر ہمیشہ آسمان کی باتوں میں الجھے رہتے ہیں۔ قرآن کریم اسے فتنہ قرار دیتا ہے کیوں کہ یہ انسان کو عملی زندگی سے بیگانا دیتے ہیں۔ دوسری قسم کے لوگ وہ ہیں جنہیں قرآن کریم راسِ خُونِ فی العلم اور اُولی الالباب کہہ کر پکارتا ہے یعنی وہ جو عقل و فکر سے کام لے کر علم میں پختہ ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اور علم کی رو سے مختلف تجربات اور تحقیقات کے بعد ان حقائق کو علمی بنیادوں پر سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

مشابہات میں ایسے حقائق بھی شامل ہیں جنہیں اس قسم کے ملتے جلتے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے جن کا مفہوم ہر کوئی اپنی علمی سطح کے مطابق یا ہر زمانہ کا انسان اپنے زمانہ کی علمی سطح کے مطابق سمجھ سکتا ہے یہ ظاہر ہے کہ قرآن کریم ہر سطح کے انسانوں کے لیے رہنمائی کا ضابطہ ہے اور ہر زمانہ کے انسانوں کے لیے بھی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک ہی زمانہ میں مختلف انسان مختلف علمی اور عقلی سطح رکھتے ہیں۔ اگر قرآن کریم کسی ایک زمانہ یا ایک علمی سطح کے انسانوں کو سامنے رکھ کر ہی اپنے حقائق بیان کرتا تو نہ وہ عالمگیر ہو سکتا تھا نہ ابدی، وہ صرف کسی ایک زمانہ یا ایک علمی سطح کے لوگوں کے لیے ہی مفید ہوتا اور باقی انسانوں یا بعد کی نسلوں کے لیے بے کار ہوتا۔

اس قسم کی کتاب کے لیے ضروری تھا کہ وہ ان حقائق کو ایسے ملتے جلتے الفاظ میں بیان کرے جن میں کافی وسعت اور لچک ہو تاکہ ہر سطح کا انسان اس سے فائدہ اٹھا سکے حقیقت یہ ہے کہ الفاظ کا اس قسم کا انتخاب بھی قرآن کریم کا وہ خاصہ ہے جو اعجاز کا مرتبہ رکھتا ہے ان الفاظ میں یہ خصوصیت رکھی گئی ہے کہ یہ حقیقت کو اس کے صحیح مقام پر بھی رکھتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی اپنے اندر ایسی لچک رکھتے ہیں کہ اس سے ہر انسان اپنی اپنی سطح علم و عقل کے مطابق مستفید ہو سکتا ہے۔ مثلاً قرآن کریم میں اجرام فلکی کے متعلق ہے کہ کُلٌّ فِی فَلَکٍ یَّسَّ بَحْوَنَ ۝۳۶ ”تمام اجرام فلکی اپنے اپنے دائرے میں تیر رہے ہیں“ اور سورج کے متعلق ہے وَالشَّمْسُ تَجْرِی لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۝۳۷ ”اور سورج اپنے مستقر کی طرف چلا جا رہا ہے“ ظاہر ہے کہ جب تک علم فلکیات کے متعلق جدید سائنسی تحقیقات سامنے نہیں آئی تھیں کسی کے ذہن

میں بھی نہیں آسکتا تھا کہ سورج اپنے پورے نظام کے ساتھ کسی ستھر کی طرف بڑھ رہا ہے۔ لہذا قرآن کریم کی یہ آیات متشابہات میں شامل تھیں اور اب جب کہ سائنسی انکشافات ہوئے تو یہ آیات محکمات کے زمرہ میں آگئیں بہر حال اب بھی یہ آیات ایک خاص علمی سطح کے لوگوں کے لیے ہی محکمات کا درجہ رکھتی ہیں ان سے نیچے کی سطح والوں کے لیے یہ متشابہات ہی میں داخل ہیں۔

لہذا جب تک آیات متشابہات کے زمرہ میں تھیں تو ان کی حقیقت یا تاویل کا علم صرف اللہ کو تھا۔ اور جب یہ محکمات کے زمرہ میں آگئیں تو ان کی حقیقت ”رَاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ“ پر بھی منکشف ہو گئی اسی بنا پر قرآن کریم کے متعلق کہا گیا ہے کہ اس کے نازل کرنے والا اللہ وہ ہے جو کائنات کی سب سے بلندیوں کے اسرار سے واقف ہے ۲۵ اور اس سے کچھ آیات بعد ہے کہ اگر ان امور کے متعلق کچھ معلوم کرنا چاہو تو فَسْئَلْ بِهِ خَبِيرًا ۲۶ ”ان سے پوچھو جو ان اسرار سے واقف ہیں“ جب تک انسانی علم ان حقائق کی بلندیوں تک نہیں پہنچتا ان کا واقف صرف اللہ ہوتا ہے اور جب انسانی علم ان بلندیوں تک پہنچ جاتا ہے تو ان حقائق کے ماہرین بھی اللہ کی دی ہوئی بصیرت کے مطابق ان کے خیر ہو جاتے ہیں بہر حال قرآنی آیات خواہ محکمات ہوں یا متشابہات اپنی جگہ پر یکسر مستحکم ہیں۔ قرآن کا ایک ایک لفظ ہمالہ پہاڑ سے بڑھ کر اپنی جگہ پر محکم ہے۔ یہ کتاب مستقل اقدار کی حامل ہے، اس کے حقائق غیر متبدل اور اس کے صفوں تغیرنا آشنا ہیں جن حقائق کو مثیلی انداز میں بیان کیا گیا ہے ان کی بھی حقیقت غیر متبدل و محکم ہے۔ لہذا اس نقطہ نگاہ سے قرآن کریم کی تمام آیات محکمات کا درجہ رکھتی ہیں۔

یقینی کی وبا اور قرآنی احکام و قوانین کی محکمیت

اللہ نے ہمیں ایک نہایت ہی انقلابی قسم کا دین یا نظام حیات دیا تھا جس سے ہمیں دنیا میں سرفرازیاں اور سربلندیاں حاصل ہوئیں۔ پھر ہم نے اس زندگی ساز نظام یا دین کو ایک خود ساختہ اور بے جان مذہب میں تبدیل کر لیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارا معاشرہ صراطِ مستقیم کی پٹری سے اتر کر جہالت اور گمراہی کے اندھیروں میں ڈوب گیا اور ہر طرف ظلم و زیادتی، لوٹ کھسوٹ اور جھوٹ و فریب کا دور دورہ ہو گیا۔ اگر ہمیں اس سستی کا ادراک ہو جاتا اور ہم احساسِ زیاں کر لیتے تو شاید واپس اللہ کے دیے ہوئے دین یا نظام حیات کی طرف لوٹ آتے، لیکن ہماری مذہبی پیشوائیت نے ہمیں ایسا سوچنے کی کبھی مہلت ہی نہیں دی۔ لہذا اب صورتِ حال ایسی ہے ایک طرف تو دن رات ہم اللہ، رسول، قرآن اور سنت جیسے مقدس ناموں کا ورد سنتے ہیں اور دوسری طرف معاشرہ میں ہر قسم کی لوٹ کھسوٹ اور مکرو فریب کو دیکھتے ہیں تو ہمیں کسی بات پر یقین ہی نہیں رہتا۔ نتیجتاً پورا معاشرہ غیر شعوری طور پر ایک بے یقینی بے اعتمادی اور منافقت میں مبتلا ہو گیا ہے۔

بہر حال اس صورتِ حال میں بھی ایک چیز ایسی ہے جس پر ہمارا یقین پہلے سے زیادہ ہوا ہے اور لمحہ بہ لمحہ بڑھتا رہتا ہے، یہ ہے اللہ کے کائناتی قوانین پر یقین۔ جیسے جیسے انسان کے علم میں اضافہ اور سائنس میں ترقی ہوتی ہے۔ انسان کا یقین اللہ کے کائناتی قوانین پر پختہ سے پختہ تر ہوتا جاتا ہے۔ اب سائنس کا کوئی فارمولا (جس کی بنیاد اللہ کے کائناتی قوانین پر ہوتی ہے) دنیا کے کسی ایک گوشے میں دریافت ہوتا ہے تو دوسرے لوگ پورے یقین سے اسے تسلیم کر لیتے اور اس سے مستفیض ہوتے ہیں۔

اللہ نے کائناتی قوانین کی طرح انسانی رہنمائی کے لیے بھی قوانین دیے، اپنی نازل کردہ کتابوں میں جو اس وقت صرف قرآن حکیم میں اپنی اصل حالت میں موجود ہیں۔ یہ قوانین بھی اللہ کے کائناتی قوانین کی طرح سائنٹفک، اٹل اور محکم ہیں جن کی محکمیت کی شہاد خود اللہ نے ان الفاظ میں دی ہے۔ سورۃ الحاقۃ میں فرمایا :

فَلَا أُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُونَ ۚ وَمَا لَا تَبْصِرُونَ ۚ إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ۚ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيلًا مَّا تُؤْمِنُونَ ۚ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ۚ تَنْزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ۚ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضُ الْأَقَاوِيلِ ۚ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ۚ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ ۚ فَمَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ ۚ وَإِنَّهُ لَتَذَكُّرَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ ۚ

”اس بات پر شاہد ہیں حقائق جو عیونِ شکل میں تمہارے سامنے آچکے ہیں اور وہ بھی جو ابھی پردہ خفائیں ہیں کہ ہمارا یہ معزز رسول جو کچھ پیش کرتا ہے یہ کسی شاعر کے تخیلات نہیں کہ جن پر کم ہی یقین کیا جاتا ہے اور نہ کسی مذہبی پیشوا کے قیاسات ہیں کہ جنہیں کم ہی توجہ کے قابل سمجھا جاتا ہے۔ یہ تو پروردگارِ عالم کی طرف سے نازل کردہ قرآن ہے۔ اگر یہ رسول اپنی طرف سے گھڑ کر کوئی بات ہم منسوب کرتا تو ہم اس کی سخت گرفت کرتے اور اس کے ثباتِ استحکام کی قوتوں کو بیکار کر کے رکھ دیتے اور کوئی ایسا نہیں سمجھو ہمیں ایسا کرنے سے روک سکتا بہر حال یہ رہنمائی تو ان لوگوں کے لیے ہے جو زندگی کی تباہیوں سے بچنا چاہتے ہیں۔“

اور سورۃ فاطر میں فرمایا :

إِسْتِكْبَارًا فِي الْأَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۖ وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ ۚ فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا سُنَّتَ الْأَوَّلِينَ
فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَحْوِيلًا ۝ ۳۵

”جو لوگ جوڑا ستبرانہ کے دھوکے اور مکر کی چالیں چل کر دنیا میں نامور بنیں اور لوٹ کھسوٹ کا نظام قائم کرتے ہیں۔ کیا انہیں معلوم نہیں کہ ناموریاں پیدا کرنے کی چالیں خود چلنے والوں کو لے ڈوبا کرتی ہیں۔ تو کیا لوگ اس بات کے منتظر ہیں جو کچھ اقوام سابقہ کے ساتھ ہوا وہی کچھ ان کے ساتھ بھی ہو۔ بہر حال یہ ہو کر رہے گا کیونکہ اللہ کے قوانین نہ تو ٹلاکتے ہیں اور نہ کبھی ان کا رخ ہی تبدیل ہوا دیکھو گے۔“

اور پھر سورۃ کہف میں ارشاد ہوا :

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَذَا الْقُرْآنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۚ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ۚ وَمَا مَنَعَهُ
النَّاسَ أَنْ يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ وَيَسْتَغْفِرُوا رَبَّهُمْ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ
الْعَذَابُ قُبُلًا ۝ ۱۸ ۵۴

”انسانی رہنمائی کے لیے ہم نے اس قرآن میں اپنے قوانین کو پھر پھر کر اور مثالیں دے دے کر وضاحت سے بیان کر دیئے ہیں لیکن اس کے باوجود انسان کی حالت یہ ہے کہ وہ اکثر معاملا میں جھگڑے نکالتا رہتا ہو۔ نظام خداوندی قبول کرنے میں آخر انسان کے منشا کیا مجبوری ہے کہ وہ اس رہنمائی کو قبول کرے اپنے پروردگار کی حفاظت میں آجائیں کیا وہ اس بات کے منتظر ہیں ان کے ساتھ بھی وہی کچھ ہو جو اقوام سابقہ کے ساتھ ہو چکا ہے۔ یہاں تک ہمارا عذاب ان کے سامنے آکر کھڑا ہوگا۔“

اور سورۃ بنی اسرائیل میں تاکید فرمائی :

سُنَّةَ مَنْ قَدْ أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُسُلِنَا وَلَا تَجِدَ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيلًا ۚ ۱۶

”ہمارا قاعدہ و دستور اب بھی وہی رہے گا جو قبل ازیں بھیجے گئے رسولوں کے سلسلے میں رہا تھا اور تم کبھی بھی ہماری سنت میں تبدیلی نہیں پاؤ گے۔“

لہذا ہمیں چاہیے کہ اللہ کے کائناتی قوانین کی طرح قرآنی قوانین کے سلسلے میں بھی اپنے ذہن کی بے یقینی اور بے اعتمادی کی کیفیت کو بدل لیں اور اس کتاب کے ایک ایک لفظ اور اس کے احکام و قوانین کو ہمالہ کی طرح اپنے مقام پر محکم اور اٹل سمجھیں۔

و اسلام
مشتاق احمد خان

اسلام آباد
یکم مئی ۱۹۹۲ء

اے وہ لوگو! جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے دنیا کی ہر سیدہ شے یا رشتے سے زیادہ اس نظام کو عزیز رکھو

اے وہ لوگو، جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
دیکھو، تم اپنے والدین اور بھائیوں کے ساتھ بھی
رشتہ رفاقت استوار مت کرو

اگر وہ انسانوں کے خود ساختہ مذہبوں اور نظاموں کو پسند کریں
اللہ کے دیئے ہوئے دین اور نظامِ حیات کے معنی میں
یاد رکھو، تم میں سے اگر کوئی ایسے لوگوں سے رشتہ رفاقت استوار کرے گا
تو وہ اپنے آپ پر اور اپنے معاشرہ پر ظلم کرے گا
لوگوں سے کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے والدین اور تمہاری اولادیں
تمہارے بھائی بہن اور تمہارے رفیق حیات اور تمہارے عزیز واقارب
اور وہ مال و دولت جو تم کھاتے ہو

اور وہ تجارت جس کے منہ پڑ جانے سے تم ڈرتے ہو
اور وہ مکانات جنہیں تم اس قدر پسند کرتے ہو
ان میں سے کچھ بھی اگر تمہیں نظامِ خداوندی سے
اور اس کے قیام و بقا کی جدوجہد سے زیادہ عزیز ہو
تو پھر انتظار کرو کہ اللہ کے قانونِ مکافات کی رو سے ظہورِ نتائج کا وقت ہو جائے
اور تم اس کے نتائج بھگتو۔ یاد رکھو وہ لوگ اللہ کی رہنمائی سے محروم ہو جاتے ہیں
جو اس کے نظام و قوانین کی حدود سے باہر نکل جاتے ہیں۔

نظامِ خداوندی ہی تمام نیکیوں کا منبع ہے اس کے بغیر کوئی نیکی اپنا صحیح مقام حاصل نہیں کر سکتی

دیکھو، تمہاری کوئی نیکی اس وقت تک اپنا صحیح مقام حاصل نہیں کر سکتی
جب تک کہ تم قیامِ نظامِ خداوندی کے سلسلے میں دے نہیں دیتے
اپنی عزیز ترین اشیاء بھی

اور جو کچھ تم اس طرح روبرویتِ عامہ کے لیے دو گے
اللہ کے قانونِ مکافات کو اس کا پورا پورا علم ہو گا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ
أَوْلِيَاءَ

إِنْ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ
عَلَى الْإِيمَانِ
وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ
قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ
وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ
وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا
وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا
وَمَسْكَنٌ تَرْضَوْنَهَا
أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ
وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ
فَتَرْتَضَوْا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ
وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
الْفَاسِقِينَ ٢٣-٢٤

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ
حَتَّىٰ تُنْفِقُوا
مِمَّا تُحِبُّونَ
وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ
فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ ٣١

فہرست ابواب

صفحہ نمبر	نام ابواب	نمبر شمار	صفحہ نمبر	نام ابواب	نمبر شمار
۲۳۷	نظام خداوندی (غلامی)	(۲۲)	۱	وحدت انسانیت	۱
۲۳۵	نظام خداوندی (حکومت)	(۲۳)	۱۲	الاسلام	(۲)
۲۵۵	نظام خداوندی (معاشی و رشتہ کی حیثیت)	(۲۴)	۲۱	وحی	۳
۲۶۹	مرد و عورت کی عائلی زندگی (نیکاح)	(۲۵)	۳۲	اشرکان	(۴)
۲۸۰	مرد و عورت کی عائلی زندگی (طلاق)	(۲۶)	۵۵	بلاؤت	۵
۲۹۳	فحشاء	(۲۷)	۶۳	نبی آخر الزماں	۶
۳۰۲	غیر قانونی جنسی اختلاط (زنا)	(۲۸)	۸۸	سنت	۷
۳۰۶	اولاد	(۲۹)	۹۴	حدیث	۸
۳۱۳	والدین	(۳۰)	۱۰۸	ہجوزا	۹
۳۱۷	اہل	۳۱	۱۱۲	عبادت	۱۰
۳۱۹	اللہ کا دیا ہوا معاشی نظام (تشکیل معاشرہ مرحلہ)	(۳۲)	۱۲۳	رکوع و سجود	۱۱
۳۲۴	اللہ کا دیا ہوا معاشی نظام (عدل و احسان)	(۳۳)	۱۳۱	ایضوۃ	۱۲
۳۶۶	اللہ کا دیا ہوا معاشی نظام (عبودی دور میں)	(۳۴)	۱۶۱	المسجد	۱۳
۳۷۹	اللہ کا دیا ہوا معاشی نظام (مشکل پر جانے کے بعد)	۳۵	۱۶۷	الزکوٰۃ	۱۴
۳۸۴	جنت ارضی	۳۶	۱۷۸	المستبد	۱۵
۴۰۱	ایمان - مومن	۳۷	۱۸۶	الحج	۱۶
۴۳۷	کفر اور کافر	۳۸	۱۹۹	صوم	۱۷
۴۵۷	شرک	۳۹	۲۰۳	تقویٰ	۱۸
۴۷۴	مناہفت	۴۰	۲۱۵	قیامت ارضی یا قرآنی انقلاب	۱۹
۴۸۵	قوموں کی ہلاکت اور زوال	۴۱	۲۲۵	نظام خداوندی (مستقل اقدار)	(۲۰)
۴۹۵	اور مسلمانوں کا زوال	۴۲	۲۳۰	نظام خداوندی (بنیادی حقوق انسانی)	(۲۱)

فہرست عنوانات

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر
۷	قرآن تمام نوع انسان کے لیے نازل ہوا	۱
۸	یہ روشن ضابطہ حیات تمام انسانوں کے لیے ہے۔	۲
۸	قرآن کے احکام و قوانین تمام نوع انسان کے لیے ہیں	۳
۸	قرآن ہر دور کے انسانوں کو خطرات زندگی سے خبردار کرنے کے لیے ہے۔	۴
۸	پوری نوع انسان کے لیے ہدایت	۵
۸	ہر دور کے انسانوں کے لیے نصیحت	۶
۸	یہ کتاب تمام انسانوں کو تاریکیوں سے نکالنے کے لیے آئی ہے	۷
۸	تمام نوع انسان کے معاملات کے فیصلے اس کتاب کی رو سے کیے جائیں۔	۸
۹	اللہ کے آخری نبی جو پوری انسانیت کی طرف آئے	۹
۹	یہ رسول تمام نسلوں کی طرف آیا ہے	۱۰
۹	پوری نوع انسان کو بتادو کہ میں تم سب کی طرف آیا ہوں	۱۱
۹	بتادو کہ میں تمام نوع انسان کو زندگی کے خطرات سے خبردار کرنے آیا ہوں۔	۱۲
۹	ہر دور کے انسانوں کے لیے رحمت	۱۳
۹	اللہ سب کا رب	۱۴
۹	اللہ رب الناس، ملک الناس، الہ الناس ہے	۱۵
۹	وہ تمام جہانوں کا پالنے والا ہے	۱۶
۹	وہ مشرق و مغرب سب کا پروردگار ہے	۱۷
۱۱	۲۔ الاسلام	۱۸
۱۲	اللہ کا دیا ہوا بین الانسانی "دین اسلام" اور	۱۹
۱۲	لوگوں کا خود ساختہ گروہی مذہب اسلام	۲۰
۱۲	ایک بین الانسانی تنظیم کا نام "اسلام" رکھا گیا تھا	۲۱
۱۲	کسی مذہبی گروہ بندی کا نہیں۔	۲۲
۱۲	اور اسلامی معاشرہ میں گروہ بندیوں کی ممانعت کی گئی تھی	۲۳
۱۳	ہر رسول اور ان کے ساتھیوں سے عدل یا جانا کہ وہ	۲۴
	۱۔ وحدت انسانیت	
	انسانی پیدائش کی ابتدا نفس واحد سے ہوئی	
	اللہ نے تمام بنی آدم کو یکساں قابل عزت بنایا ہے	
	ابتداً تمام انسان ایک قوم اور ایک برادری کی حیثیت سے رہتے تھے۔	
	ابتدائی معاشرہ میں وحدت انسانیت نے انسان کو سامان زینت سے بے فکر کر دیا تھا۔	
	اس معاشرہ میں ہر کوئی جہاں سے چاہے کپاپی سکتا تھا	
	علاوہ ازیں انسان کے سامنے تسلیم خم کر دیا لیکن اس کے اپنے مفاد پرستانہ جذبات اس کے سامنے نہ جھکے۔	
	قومیں اور قبیلے تمنا کے لیے وجہ عزت نہیں۔	
	اللہ نے انسانی رشتوں کے جوڑنے کا حکم دیا ہے ایسا نہ کرنے کے خوفناک نتائج نکلتے ہیں۔	
	انسانی رشتوں کو کاٹ دینے والے لوگ خسار میں رہتے ہیں	
	مفاد پرستانہ جذبات نے انسان کو مال و اولاد کے ذریعہ سے حیات جاوید کا تصور دیا۔	
	پھر انسان پر مفاد پرستیوں کے جذبات غالب آ گئے	
	انسان نے اپنے آپ کو وحدت انسانی کے بلند مقام گرایا	
	اور جب مفاد پرستانہ روش کے نتائج نکلے تو انسان پریشان ہو گیا	
	انسان کے لیے رہنمائی کا انتظام	
	انسانوں سے کہا جاتا کہ زندگی کی مشکلات سے بچنے کے لیے سب مل کر ہدایت خداوندی کی پیروی کرو۔	
	اور رسولوں سے کہا جاتا کہ وہ نوع انسان کو فرقوں اور گروہوں سے نکال کر وحدت انسانیت کی طرف لائیں۔	
	انبیاء کرام وحدت انسانی پیدا کر دیتے لیکن ان کے بعد ان کے نام ایوا پھر فرقوں اور گروہوں میں بٹ جاتے۔	
	اللہ کا آخری پیغام قرآن جو پوری انسانیت کی طرف آیا	

صفحہ نمبر		صفحہ نمبر	
۲۲	اجرام فلکی کی طرف وحی	۱۴	دوسرے رسولوں پر بھی ایمان لائیں گے۔
"	حاکم کی طرف وحی	"	لہذا انبیاء کرام کا مذہبی گروہ بندیوں سے کوئی تعلق نہیں
۲۳	شہد کی منگی کی طرف وحی	"	اس میں انسانی دین اسلام کے علاوہ کسی اور گروہی مذہب
"	انسان کی طرف	۱۵	کو قبول نہیں کیا جائے گا۔
"	کوئی انسان اس قابل نہیں کہ اللہ اس سے کام لے	"	یہ بین الانسانی پوزیشن کی حامل تنظیم جو پوری نوع انسان
"	نبی کا انتخاب اللہ خود کرتا ہے	"	کی حفاظت و نگرانی کی ذمہ دار ہے۔
۲۴	کوئی انسان اپنی کوشش سے نبوت کا مقام حاصل نہیں کرتا	"	یہ فلاحی تنظیم جسے پوری نوع انسان کے لیے اٹھا کر کیا گیا ہے
"	نبی بھی عام انسان ہوتا ہے	"	گروہی بیہوشی و نصرائی اور گروہی مسلمان ایک ہی سطح پر
"	نزول وحی سے قبل نبی کی کیفیت	۱۶	ہدایت مذہبی گروہ بندیوں میں نہیں
"	قرآن میں نبی کے اپنے جذبات و خیالات کا کوئی ذل نہیں	"	جنت میں داخل ہونے کا حق کسی مذہبی گروہ بندی
۲۵	نبی کی رہنمائی صرف وحی کی رُوس ہوتی ہے	۱۷	سے وابستگی پر نہیں۔
"	قلب رسول پر وحی کا نزول روح الامیں کے ذریعے	"	انجام کار نہ تمہاری آرزوؤں پر موقوف ہے نہ اہل کتاب
"	نبی خواب نہیں دیکھتا حقیقت کا مشاہدہ کرتا ہے	"	کی آرزوؤں پر۔
"	وحی عقل انسانی کے لیے حیرت کا مقام رکھتی ہے۔	"	اللہ کے دیے ہوئے دین کو گروہی مذہب میں تبدیل
۲۶	نبی کی کیفیت	۱۸	کر کے تفرقہ بازی شروع کی گئی۔
"	نبی کا مشاہدہ	"	ہر اہل کتاب نے اپنی کتاب کی تعلیم کو فحش و فحاش کر کے
"	وحی کی رہنمائی میں قائم کیا جانے والا نظام	"	اپنی الگ گروہ بندی قائم کر لی۔
"	نبی کی ذاتی حیثیت اور وحی کا مقام	"	گروہ بنیادیں اس لیے کہ وہ ایک دوسرے پر زیادتی کرنا
۲۷	نبی بھی عام انسان تھے	"	چاہتے تھے۔
"	نبی آخر الزماں کی طرف وحی	۱۹	اور نوع انسان کو فرقوں اور گروہوں میں مت بانٹ دو
"	نبی کریم پر صرف قرآن وحی کیا گیا	"	مذہبی گروہ بندی شرک ہے
"	تمہاری طرف نہ صرف یہی کتاب وحی کی کنیت	"	مذہبی گروہ بندیوں سے کوئی تعلق نہ رکھو
"	جو وحی دینا ضروری تھی وہ اللہ کے بندے کو دی گئی	۲۰	روایتی مسلمان ایمان جن کے مذہبوں میں بنو زناہل نہیں ہوا۔
۲۸	خود نبی بھی قرآن کا اتباع فرماتے تھے	"	اور مذہبی پیشواؤں کے پیچھے پلنے والے یہ جہاد
"	تمام نوع انسان کو پکار کر کہ دو	"	اللہ پر ایمان کے باوجود مشرک کے مشرک
"	پوری انسانیت کو چیلنج	۲۱	
۲۹	کتاب میں	۲۲	۳۔ وحی
"	وحی کے خلاف مناد پرستوں کی کوشش		اشیائے کائنات کی طرف

صفحہ نمبر		صفحہ نمبر	
۲۹	وحی کے خلاف بنیاد پرستوں کی سازش	۲۹	سمجھنے میں آسان
۳۰	شیاطین کی وحی یا ان کی خفیہ سازشیں	"	حقائق کو مثالیں دے کر اور پھر اچھا کر بیان کرتا ہے
"	شیاطین کی وحی اپنے اولیاء کی طرف	"	مثالوں کے ذریعہ سے بیان کی وضاحت کرتا ہے
۳۱	سب سے بڑا ظالم	۳۸	عربی زبان میں نازل ہوا
"	انبیاء سابقہ کی طرف بھی اسی انداز سے وحی کی گئی	"	صاف اور سیدھی زبان میں ہے
"	وحی کو اعلیٰ بھی کہا گیا ہے	"	عربی زبان میں نازل کرنے کی حکمت
"	وحی کو الروح بھی کہا گیا ہے۔	"	مختلف طریق و اسالیب سے حقائق کی وضاحت کرتا ہے
۳۲	۴۴ القرآن آیتہ	۳۹	قرآن میں تمنا کے ہی مسائل کا ذکر ہے
۳۴	قرآن اوراق پر نشان میں نہ بلکہ کتاب محفوظ کی صورت	"	اس میں تمہاری ذہنی و نفسیاتی بیماریوں کا علاج موجود ہے
"	میں نوع انسان کے حوالے کیا گیا	"	اس میں تمنا کے معاشی و معاشرتی مسائل کا حل موجود ہے
"	قرآن نرم جھلی کے اوراق پر لکھی ہوئی کتاب کی صوت میں	"	قرآن ہر دور کے انسانوں کے لیے ہے
"	نوع انسان کے حوالے کیا گیا۔	۴۰	اہل علم اقوام کے لیے ہے
"	اس کے کاتب نہایت ہی معزز و محترم تھے	"	صاحبان عقل و بصیرت کے لیے ہے
"	حفاظ کے سینوں میں بھی محفوظ	"	قرآن کے احکام و قوانین کو بھی غور و تدبر کے بعد قبول کرو
"	رسول کریم پر صرف قرآن وحی کیا گیا	"	روح القدس کے ذریعے نازل ہوا
۳۵	ہر شک و شبہ سے بالاتر کتاب	"	روح الامین کے ذریعے نازل کیا گیا قلب رسول پر
"	قرآن کی مخالفت اللہ کے ذمے ہے	۴۱	قلب رسول پر اتمام ہوا
"	اللہ نے قرآن کو اپنی مخالفت کے گھیرے میں لے رکھا ہے	"	بتدریج نازل کیا گیا
"	اس کا سہ چشمہ	"	بتدریج نازل کرنے کی حکمت
"	علم کی بنیادوں پر ہے	"	محکمات و متشابہات
"	اس کے قوانین محکم بنیادوں پر استوار ہیں	۴۲	قرآن اکثر اصول دیتا ہے جن کی جزئیات ہر دور کے انسان
۳۶	فصل ہے	"	نے خوبصورت کرنی ہیں۔
"	حکمت و دانش سے لبریز ہے	"	ناسخ و منسوخ کا قانون
"	اس میں نہ کجی ہے نہ پیچ و خم	۴۳	ہمارا قول دو ٹوک ہے
"	مضامین کے اختلاف سے پاک	۴۴	نزول قرآن کی ابتدا ماہ رمضان میں ہوئی
"	صاف اور واضح قوانین دیتا ہے	"	یلتہ القدر میں نازل ہوا
"	قوانین کو تفصیل سے بیان کرتا ہے	"	کتاب مسبین جو ایک تاریک دور میں روشنی لے کر آئی۔
۳۷		۴۵	قرآن معجزے دکھانے کے لیے نہیں آیا

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر
۴۵	قرآن کی موجودگی میں کسی اور معجزہ کی ضرورت ہی نہیں
۴۶	قرآن کا معجزہ
"	قرآن جیسی کتاب اللہ کے سوا کوئی اور وضع کر ہی نہیں سکتا
"	چیلنج
"	رسول کی سچائی کی شہادت ان کی سابقہ زندگی سے
۴۷	اللہ کا دیا ہوا ضابطہ قوانین مکمل ہو گیا ہے اب اس میں کسی رد و بدل کی گنجائش نہیں۔
"	قرآن کریم میں رد و بدل کے مطالبہ پر رسول کی جانب سے اللہ کا جواب
"	قرآن کا کوئی حصہ چھوڑا نہیں جاسکتا
۴۸	کتاب اللہ کے قوانین کے سوا تمہارے لیے کوئی جائے پناہ نہیں
"	قرآن کھلی ہوئی روشنی ہے
"	قرآن ایک روشن ضابطہ حیات ہے
۴۹	یہ کتاب انسانیت کو زندگی کی تاریکیوں سے نکال کر روشنیوں میں لاتی ہے۔
"	ان امور کی وضاحت کرتی ہے جن میں لوگ اختلاف میں مبتلا ہیں۔
"	اس کتاب کا نزول انسانیت پر اللہ کی شفقت اور مہربانی ہے
۵۰	اب حق و صداقت پر یہی کتاب ہے
"	اب حق کا تعمیری دور آگیا ہے
"	آخر الامر نظام خداوندی نے ہی غالب آنا ہے
"	یہ قرآن تمہارے لیے بہت بڑا شرف ہے
۵۱	اس کے سنے پر خوشیاں مناؤ
"	اور قرآن کے سوا کسی اور اولیاء کی اطاعت نہ کرو
"	رسول کو بھی قرآن کی اطاعت کرنے کی ہدایت
۵۲	اس کی اطاعت سے دنیا و آخرت دونوں کی خوشحالیوں حاصل ہوں گی۔
۵۲	انسانوں کے درمیان قرآن کے مطابق حکومت قائم کرو
"	نظام حکومت کی بنیاد قرآن پر رکھو۔
"	قرآن کے مطابق حکومت قائم کرنے والے کافر ہیں
"	قرآن کے مطابق حکومت قائم نہ کرنے والے ناسق ہیں
۵۳	بہر حال نظام خداوندی جبراً نہیں منوایا جائے گا
"	تمہارا کام قرآن پیش کرتے بنانا ہے جبراً منوانا نہیں
"	لیکن نتائج تو اللہ کے قانون کے مطابق ہی نظر آئیں گے
"	بہر حال پاکیزہ ذہن کے لوگ ہی اس کی طرف متوجہ ہوتے
۵۴	کیسا عجیب حوصلہ ہے ان کا
"	اللہ کی بارگاہ میں رسول کریم کی فریاد
۵۵	۵۔ تلاوت
۵۶	تلاوت آیات کا مفہوم
"	تلاوت آیات کا مقصد عظیم
"	قوانین خداوندی کے دیے جانے کے بعد اور فہم ہی
"	حدیث ہوگی جس کی پیروی یہ لوگ کریں گے؟
۵۷	اللہ کا بہت بڑا احسان
"	اہل علم کی تلاوت
۵۸	اسے اہل عقل و بصیرت
۵۹	تلاوت کتاب اور آقا مت صلوة کا غنیم
"	کیا یہ کتاب کافی نہیں؟
"	ہمارے قوانین کو مذاق میں تبدیل کر دینے کا نتیجہ
۶۰	تلاوت کا غلط غنیم لینے والوں کے احوال
۶۱	تلاوت کا غلط غنیم لینے والوں کا انجام
۶۳	۶۔ نبی آخر الزماں
۶۴	حضور کے ذاتی فوائد
"	آپ کا نام احمد

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر
۶۴	آپ کا نام محمد
۶۵	آپ نزول قرآن سے قبل کھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے
۶۶	نبوت سے قبل آپ نہیں جانتے تھے کہ اللہ کی طرف سے
۶۷	نازل شدہ کتاب کیا ہوتی ہے اور ایمان کسے کہتے ہیں
۶۸	نبوت سے قبل آپ کے کھنا پڑھنا نہ جاننے میں مصلحت
۶۹	آپ نرم دل اور نرم مزاج تھے
۷۰	آپ شفیق اور رحیم تھے
۷۱	آپ معزز اور قابل اعتماد تھے
۷۲	آپ اخلاق کی انتہائی بلندیوں پر تھے
۷۳	آپ شاعر تھے نہ کاہن
۷۴	شاعری آپ کے ثایان شان ہی نہ تھی
۷۵	تمہاری رفیق شاعروں کی طرح اپنے جذبہ کی ترجمانی
۷۶	نہیں کرتا بلکہ وحی کو بیان کرتا ہے۔
۷۷	سراج منیر
۷۸	اور نزول قرآن سے بعد کی حالت
۷۹	علم کے اُفق میں پیر
۸۰	علم وحی کے متعلق نبی کی کیفیت
۸۱	اور جو وحی اسے ملتی ہے اسے نہایت کشادہ ظرفی سے
۸۲	دوسروں تک پہنچاتا ہے۔
۸۳	آپ کو جن نظام کے قائم کرنے کے لیے بھیجا گیا
۸۴	نوع انسان کو بتا دو کہ اس نظام میں رزق با شرف کی
۸۵	ضمانت ہوگی۔
۸۶	نظام خداوندی کی صورت میں خیر کثیر عطا کی گئی
۸۷	عظیم انقلاب کی تیاری
۸۸	انسانیت کے سنوارنے کا فریضہ
۸۹	آپ کی مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کا واقعہ
۹۰	آپ سے مطالبہ کہ اپنا نظام سیاست جمہوری بنیادوں پر
۹۱	استوار کریں۔
۹۲	اور ہمارے نازل کردہ ضابطہ حیات کو تمام انسانوں تک
۹۳	یکساں طور پر پہنچاتے رہیں۔
۹۴	اور ان کی طرف ذرہ بھی نہ جھکنا جو ظالم ہیں
۹۵	ایسا انتظام کرو کہ تمہارے پُروردگار کی نعمتیں ہر کسی تک پہنچیں
۹۶	اور دیکھو ایسا نہ ہو کہ کامیابی کے بعد تمہاری توجہ کسی اور
۹۷	طرف چلی جائے۔
۹۸	مقصد زندگی
۹۹	مقام رسالت کی وضاحت
۱۰۰	کہو میں خود بھی قوانین خداوندی کا اتباع کرتا ہوں
۱۰۱	نبی کی ذاتی حیثیت اور منصب رسالت میں فرق کی وضاحت
۱۰۲	کہو میں اپنی ذات کے لیے بھی قدرت نہیں رکھتا ہوں
۱۰۳	کہو میرے پاس نہ خزانے ہیں نہ غیب کا علم ہے
۱۰۴	کہو میں خود بھی قوانین خداوندی کی خلاف ورزی کے
۱۰۵	نتائج سے خوفزدہ رہتا ہوں
۱۰۶	کہو سب سے پہلے میں خود قوانین خداوندی کے سامنے
۱۰۷	سہر تسلیم خم کرتا ہوں۔
۱۰۸	کہو میں خالصتاً قوانین خداوندی کی اطاعت کرتا ہوں
۱۰۹	کہو قوانین خداوندی کی طرف سے آنکھیں کھلی رکھنے اور ان
۱۱۰	کی طرف آنکھیں بند کر لینے کے نتائج سامنے آجائیں گے
۱۱۱	کہو میں پوری نوع انسان کی طرف نبی بن کر آیا ہوں
۱۱۲	جہلا سے کنارہ کش رہو ان سے نہ الجھو
۱۱۳	جن لوگوں نے اللہ کے قوانین کے ساتھ دوسرے قوانین
۱۱۴	شامل کر لیے ہیں ان سے کنارہ کش ہو جاؤ
۱۱۵	جو لوگ اپنی ضد پر اڑے ہوئے ہیں انہیں ان کے حال
۱۱۶	پر چھوڑ دو۔
۱۱۷	اپنا دامن ان خادار جھاڑیوں سے پکالتے ہوئے نہایت حسین
۱۱۸	انڈاز سے ان لوگوں سے الگ ہٹتے جاؤ۔
۱۱۹	اور انکی طرف توجہ دو جو ہدایت حاصل کرنے کے خواہشمند ہیں۔

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر
۸۴	اور قرآن کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ نے لے لیا
"	لہذا محمد کے ساتھ ہی نبوت کا سلسلہ بھی ختم کر دیا گیا
"	<u>شفاعت یا سفارش</u>
"	خیانت کاوش کی وکالت بھی مت کرو
"	نظام خداوندی کی حدود سے باہر نکل جانوالوں کے لیے
"	کسی سفارش کے قبول کیے جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا
۸۵	جن لوگوں نے قوانین خداوندی کے ساتھ دوسرے قوانین کو شامل کر لیا ہے ان کے لیے مغفرت کی آرزو بھی نہ کرو۔
"	مغفرت کے سلسلہ میں والدہ ابراہیم کا ذکر
۸۶	درد و سلام کی وضاحت
"	سب سے اہم نصیحت
"	<u>آپ کی دعائیں اور آرزوئیں</u>
"	شیطانی قوتوں کے شر سے بچنے کے لیے
"	صدق و عدل کے لیے
۸۷	معاملات کے فیصلے حق کے ساتھ ہوں
"	اضافہ علم کے لیے
"	رحمت اللعالمین
۸۸	<u>۱۔ سنت رسول کی حقیقت</u>
"	خود نبی کو تاکید کہ معاملات کے فیصلے قرآن کے مطابق کیے جائیں۔
۸۹	لوگوں کے امور کے فیصلے ہماری نازل کردہ کتاب کے مطابق کرو
"	ہماری نازل کردہ کتاب کے ذریعہ سے انسانیت کی رہنمائی کرو
"	ہماری نازل کردہ کتاب کے ذریعہ سے لوگوں کے باہمی اختلافات دور کرو۔
۹۰	رہنمائی صرف کتاب اللہ سے
"	نبی خود بھی وحی کی پیروی کرتا ہے
"	نبی اور مومنین اللہ کے نازل کردہ ضابطہ حیات کی پیروی کرتے ہیں۔
۸۶	اور جو ہدایت حاصل کرنے کے خواہشمند ہی نہیں ان کے لیے جان نہ کھپاؤ
"	البتہ ہدایت حاصل کرنے کے خواہشمندوں سے اگر بے رنجی برتی گئی تو یہ قابل گرفت ہوگا
۸۷	اور مخالفتوں کے هجوم
"	غالیین سے کہو کہ تم اپنے پروگرام پر عمل پیرا ہو اور مجھے میرے پروگرام پر عمل کرنے دو تاکہ خود بخود سامنے آ جائیں گے
۸۸	اور قرآنی پروگراموں پر عمل کے سلسلہ میں عملت سے کام نہ لو بلکہ ہر معاملہ علم کی روشنی میں طے کرو
"	یہ ہدایت آئندہ نسلوں کے لیے بھی ہے
"	نوع انسان کے لیے موجب خیر
۸۹	اگر یہ رسول اپنی کسی بات کو اللہ سے منسوب کر دیتا تو ہم اس کی رگ جا پر گرفت کرتے
"	فرائض رسالت کی وضاحت
۹۰	قیام نظام خداوندی کے بعد عملی شرک ختم ہو جائے گا
"	قیام نظام خداوندی میں کامیابی کے بعد
"	نظام اور شخصیات
۹۱	اس وحی میں سے نہ تو کچھ چھوٹ سکتا ہے نہ بھلایا جا سکتا ہے۔
"	<u>معجزہ</u>
"	نظام خداوندی معجزوں کے ذریعے نہیں منوایا جاتا
"	معجزوں کا مطالبہ کرنے والوں کو جواب
۹۲	رسول کا معجزہ اس کا نظام ہوتا ہے
۹۳	اللہ کا نظام علی وجہ البصیرت مانا جائے گا شیعروں سے نہیں ختم نبوت
"	حضور سے قبل
۹۴	لیکن قرآن کے ساتھ وحی کا سلسلہ مکمل کر دیا گیا

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر
۹۸	۹۰
۹۹	۹۱
۱۰۰	۹۲
۱۰۱	۹۳
۱۰۲	۹۴
۱۰۳	۹۵
	۹۶
	۹۷
	۹۸
	۹۹
	۱۰۰
	۱۰۱
	۱۰۲
	۱۰۳

نبی خود بھی جماعتِ مومنین کا ایک فرد ہوتا ہے

مجھے حکم ملا ہے کہ سب سے پہلے میں خود قوانینِ خداوندی کے سامنے تسلیم خم کروں

نبی کے تمام فرائضِ زندگی اس کا جینا و مرنا سب اللہ کے تجویز کردہ پروگرام کی تکمیل کے لیے وقف ہوتا ہے

فیصلے پیغمبر کی ذاتی مرضی سے نہیں بلکہ اللہ کے قوانین کے مطابق ہوں گے۔

اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کے نتائج سے نبی بھی ڈرتے تھے۔

نبی خود بھی اللہ کے قوانین کی پیروی کرتا ہے اور دوسروں سے بھی کرتا ہے

رسول کی اطاعت بھی قوانینِ خداوندی کی رُخ سے کی جاتی ہے وحی کے مقابلہ میں نبی کی ذاتی حیثیت

نبی اور ان کے متبعین کی دعوتِ علی وجہ البصیرت ہوتی ہے اور یہ ملائمتوں کے ماسے دھکا لے ہوئے لوگ

۸۔ حدیث کی حقیقت

تشکیلِ دین کے سلسلہ میں رسولِ کریم کی ذاتی حیثیت

کو مجھے حکم دیا گیا ہے کہ خالصتاً اللہ کے قوانین کی اطاعت کروں

کو میں تمہیں خالصتاً اللہ کے قوانین کی طرف دعوت دیتا ہوں

کو میں تو اپنی ذات کے لیے بھی کسی نفعِ نقصان کا اختیار نہیں رکھتا

کو میں خود بھی ڈرتا ہوں کہ قوانینِ خداوندی کی خلاف ورزی

کی تو اس کے نتائج سے بچ نہ سکوں گا

کو میں صرف وحیِ خداوندی کی ترجمانی کرتا ہوں

اور دین کی بنیاد صرف قرآن ہے

اور رسولِ کریم پر صرف قرآن وحی کیا گیا

رسولِ کریم نے صرف قرآن پیش کیا

اللہ کا دیا ہوا ضابطہ قوانینِ قرآن میں مکمل ہو گیا ہے

اور قرآن کا جمع رکھنا، اس کی حفاظت کرنا اور اس کے

مطالب کی وضاحت کرنا اللہ کے ذمے ہے

قرآن ہر بات کی صاف صاف وضاحت کرتا ہے

رسولِ کریم کی طرف کی گئی وحی میں نہ کچھ چھوٹ سکتا ہے

اور نہ بھلایا جاسکتا ہے۔

اے رسول! لوگوں کے سامنے صرف قرآن پیش کر

اور اے نبی خود بھی قرآن کی پیروی کر

کو اپنے ہر اختلاف کا فیصلہ قرآن سے لو

زندگی کے ہر مسئلہ کا حل قرآن سے ملے گا

تمہاری تمام نفسیاتی اور معاشرتی خرابیوں کا علاج قرآن میں

موجود ہے۔

اور قرآن ہی سے اختلافات دور ہو سکتے ہیں

قرآنی تعلیمات کے تعمیری نتائج کو اہل علم سمجھ سکتے ہیں

اور اتباعِ صرف قرآن کا کرد

اللہ کے قوانین پر مبنی شریعت کو چھوڑ کر بے علم لوگوں کی

شریعت کا اتباع مت کرو

اگر اللہ کے دیے ہوئے ضابطہ قوانین کے بجائے دوسروں

کا اتباع کیا تو بے یار و مددگار ہو جاؤ گے

کیا اللہ کی طرف سے نازل کردہ یہ کتاب کافی نہیں ہے؟

کو میں خود بھی قرآن ہی کا اتباع کرتا ہوں۔

اور دینِ خداوندی کے خلاف خطرناک سازش

جن لوگوں پر اللہ کے قوانین ناگوار گزرتے ہیں

رسولِ کریم سے ان سازشیوں کا مطالبہ کہ آپ خود ان

کی مرضی کے مطابق قوانین وضع کر لیں

قرآن میں رد و بدل کے مطالبہ پر رسول کی جانب سے

اللہ کا جواب

سازشیوں نے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی تھی کہ تمہیں اللہ کی

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر
۱۱۲	۱۰۔ عبادت
۱۱۳	۱۰۳ جی سے پھیر دیں
"	۱۰۴ اور پھر رسول کریم کے بعد وہ سازش کامیاب ہو گئی
۱۱۵	۱۰۴ اللہ کے قوانین اور رسول کے قوانین کا نام لینے والوں کا
"	اصل مقصد
۱۱۵	" یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے لٹوانہ حدیث (حدیث کا تماشہ)
"	رچا کر دین کو مذاق بنا ڈالا
۱۱۶	۱۰۵ ان لوگوں کو اللہ کے قوانین پر سر سے یقین ہی نہیں
"	" اور یہ سب کچھ ذریعہ معاش کے طور پر کرتے ہیں
"	" دین میں خود ساختہ شریعتیں وضع کر نیوالے اللہ کے شریک
۱۱۶	" یہ لوگ نظام خداوندی کے ثمرات سے محروم ہو جاتے ہیں
۱۱۸	۱۰۶ یاد رکھو ذہن انسانی کی تراشیدہ شریعت کامیاب نہیں ہو سکتی
"	کافر
۱۱۹	۱۰۷ ظالم
"	" فاسق
۱۲۰	" رسول کی فریاد
"	" قسم ہے کہ ان سے جواب طلب کیا جائے گا
۱۲۱	۱۰۸ ۹۔ مجبوراً
"	۱۰۹ قرآن کو مجبوراً بنانے کا یہ انداز
۱۲۲	" ان کی یہ کاریگری
۱۲۳	" اللہ کی صاف اور سیدھی راہ میں پیچ و خم پیدا کر کے لوگوں
۱۲۵	" کو اس طرف آنے سے روکتے ہیں
۱۲۶	۱۱۰ اپنے ذہن کے تراشیدہ عقائد کو جھوٹ کا سہارا دے کر
"	اللہ سے منسوب کر دیتے ہیں۔
"	" اللہ کے نام پر دھوکا دینے والے فریب کار
"	" جن کی اطاعت تم کرتے ہو وہ اس کے بوا کیا ہیں کہ کچھ
۱۲۷	" نام ہیں جن کی کوئی سزا اللہ نے نہیں اتاری
۱۲۸	۱۱۱ رسول کی فریاد

۱۱۔ رکوع و سجود

۱۲۵	کائنات کی ہر شے اللہ کے قوانین کے آگے سہجہ ہے
۱۲۶	اشیائے کائنات، جاندار مخلوق اور لاکھ کا سجدہ
"	چاند سورج، پہاڑوں اور درختوں کا سجدہ
"	ستاروں اور اشجار کا سجدہ
"	رکوع و سجود کے مفہوم کی وضاحت
۱۲۷	نظام خداوندی کے سامنے سجدہ ریز ہونے کی وضاحت
۱۲۸	اہل ایمان کے سجدہ و رکوع کی وضاحت

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	موضوع
۱۲۸	۱۲۸	زندگی ساز پروگراموں کے حوالہ سے صلوٰۃ اور رکوع و سجود کے مفہوم کی وضاحت
۱۲۹	۱۲۹	قوانین خداوندی کے سامنے تسلیم خم کر دینے والے اہل علم قرآنی تعلیمات کے سامنے تسلیم خم کر دیتے ہیں
۱۳۰	۱۳۰	نوع انسان کی بھلائی کے کام کرو اور نظام خداوندی کے سامنے تسلیم خم کیے رکھو
۱۳۱	۱۳۱	قوانین خداوندی کی زیادہ سے زیادہ اطاعت سے منزل مقصود کے قریب تر ہو جاؤ گے
۱۳۲	۱۳۲	عقل کے ایسے اندھے جو واضح دلائل کے باوجود قرآن کے آگے تسلیم خم نہیں کرتے
۱۳۳	۱۳۳	سجدہ عزت و تعظیم کے معنوں میں
۱۳۴	۱۳۴	صلوٰۃ کیا ہے اور کیا نہیں
۱۳۵	۱۳۵	اللہ اور آخرت پر ایمان کیا ہے اور صلوٰۃ کیا
۱۳۶	۱۳۶	صلوٰۃ ایسا نظام ہے جس میں اللہ کا دیا ہوا رزق نفع انسان کی پرورش و نشوونما پر خرچ ہوتا رہے۔
۱۳۷	۱۳۷	اقتدار کے حوالے سے صلوٰۃ کے مفہوم کی وضاحت
۱۳۸	۱۳۸	نظام حکومت کے حوالے سے صلوٰۃ کے مفہوم کی وضاحت
۱۳۹	۱۳۹	معاشرہ کو سنوارنے والے نظام سے صلوٰۃ کے مفہوم کی وضاحت
۱۴۰	۱۴۰	صلیٰ اور تولیٰ کے تقابیل سے مفہوم کی وضاحت
۱۴۱	۱۴۱	حضرت ابراہیم کی دعا میں صلوٰۃ کا مفہوم
۱۴۲	۱۴۲	حضرت لقمان کی نصیحت میں صلوٰۃ کا مفہوم
۱۴۳	۱۴۳	استحصال سے پاک معاشرہ اور صلوٰۃ کا تعلق
۱۴۴	۱۴۴	صلوٰۃ سے منع کرنے کا مفہوم
۱۴۵	۱۴۵	صلوٰۃ، فرائض منصبی کے معنوں میں
۱۴۶	۱۴۶	پیرنوں اور بادلوں کے فرائض منصبی یا صلوٰۃ و تسبیح
۱۴۷	۱۴۷	صبح سے شام تک اپنے فرائض منصبی (صلوٰۃ) کی انجام دہی
۱۴۸	۱۴۸	میں مصروف رہو۔
۱۴۹	۱۴۹	مرکزی فریضہ زندگی یا صلوٰۃ الوسطیٰ
۱۵۰	۱۵۰	تہجد
۱۵۱	۱۵۱	صلوٰۃ، نظام خداوندی کے معنوں میں
۱۵۲	۱۵۲	نظام خداوندی یا صلوٰۃ کی عملی تشکیل کی تشریح
۱۵۳	۱۵۳	نظام خداوندی یا صلوٰۃ کی عملی تشکیل کا پروگرام
۱۵۴	۱۵۴	”مصلین“ کے اسوا میں تسلیم شدہ حق ہوتا ہے ہر فرد پر
۱۵۵	۱۵۵	اور محروم کا۔
۱۵۶	۱۵۶	قیام نظام خداوندی (صلوٰۃ) کے سلسلہ میں دیا ہوا مال
۱۵۷	۱۵۷	ایسی سرمایہ کاری ہے جس میں کبھی خسارہ نہیں ہوتا
۱۵۸	۱۵۸	فصل لبریک و انحر کا مفہوم
۱۵۹	۱۵۹	نظام خداوندی (صلوٰۃ) میں فاضلہ دولت
۱۶۰	۱۶۰	صلوٰۃ کے متعلق حضرت شعیب کی وضاحت
۱۶۱	۱۶۱	دنیا بھر کے مظلوموں کی مدد کرنا نظام خداوندی (صلوٰۃ) کے فرائض میں شامل ہے۔
۱۶۲	۱۶۲	نظام خداوندی (صلوٰۃ) قائم کرنے والوں اور اس سے روگردانی والوں کی حالت کا بیان
۱۶۳	۱۶۳	اور جن ناخلفوں نے نظام خداوندی (صلوٰۃ) کو ضائع کر دیا
۱۶۴	۱۶۴	اور جنہوں نے دین خداوندی کو کفر میں بدل ڈالا
۱۶۵	۱۶۵	کیا ان معاملات میں تم عقل و فکر سے کام نہیں لو گے؟
۱۶۶	۱۶۶	نظام خداوندی (صلوٰۃ) سرمایہ دارانہ نظام کے فواحش کو روک دیتا ہے۔
۱۶۷	۱۶۷	صلوٰۃ اجتماعات کے معنوں میں
۱۶۸	۱۶۸	اجتماعات صلوٰۃ کا مقصد
۱۶۹	۱۶۹	اجتماعات صلوٰۃ کا مقصد ایسے پروگرام بنانا ہے جن سے
۱۷۰	۱۷۰	معاشرہ کی ناہمواریاں خود بخود ختم ہو جائیں۔
۱۷۱	۱۷۱	ان اجتماعات میں شرکت ایسی حالت میں کرنی چاہیے
۱۷۲	۱۷۲	کہ جو کچھ کہا جائے اسے سمجھ بھی لو۔

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر
۱۶۴	۱۵۲
اور منافرت و تفرقہ بازی کے کڑی مسیحی	اگر جنابت کی حالت میں ہو تو اجتماعاتِ صلوٰۃ میں باقاعدہ
اور جس مسجد کی بنیاد قوانینِ خداوندی کی اطاعت پر رکھی	شمولیت کے لیے نہ جاؤ
گئی ہو۔	۱۵۴
دوسرے کی مساجد	پاک و صاف ہو کر اجتماعاتِ صلوٰۃ میں شامل ہوا کرو
۱۶۵	۱۵۵
وہ لوگ جنہیں اللہ کی مساجد آباد کرنے کا حق ہی حاصل نہیں	ہفتہ وار اجتماعات
۱۶۶	۱۵۶
اور وہ لوگ جنہیں اللہ کی مساجد آباد کرنے کا حق حاصل ہے	ان اجتماعات میں پوری توجہ اور یکسوئی کے ساتھ شمولیت کرو
۱۶۷	۱۵۷
۱۳۔ الزکوٰۃ	اور اجتماعاتِ صلوٰۃ کی کارروائی درمیانہ آوازیں کی جائے۔
۱۶۸	۱۵۸
انسانی معاشرہ میں جو نظام اللہ قائم کرنا چاہتا ہے	ان اجتماعات میں پابندی وقت کی تاکید
۱۶۹	۱۵۹
اور انبیائے کرام اسی شے کی تکمیل کے لیے بھیجے جاتے تھے	اجتماعات سے فراغت کے بعد زندگی کے ہر معاملہ میں
۱۷۰	۱۶۰
حضرت اسماعیل کے آنے کا مقصد عظیم	قوانینِ خداوندی کو اپنے سامنے رکھو
۱۷۱	۱۶۱
حضرت عیسیٰ کا مشن کبیر	اور زندگی کے جس حال میں بھی ہو اللہ کے قوانین سے
۱۷۲	۱۶۲
اور نبی آخر الزماں کے بھیجے جانے کا مقصد	غافل نہ ہو جاؤ
۱۷۳	۱۶۳
بنی اسرائیل سے لیا گیا نچتہ عہد	خطرہ یا سفر کی حالت میں یہ اجتماعات مختصر کیے جاسکتے ہیں
۱۷۴	۱۶۴
اور اہل ایمان کی عظیم ذمہ داری	خطرہ کی حالت میں اجتماعات میں احتیاط
۱۷۵	۱۶۵
زندگی کی آسودگیوں اور دشواریوں کے متعلق اللہ کا قانون	۱۳۔ المسجد
۱۷۶	۱۶۶
مال میں حقیقی اضافہ	عبادت کے نام پر اللہ کو دھوکا دینے کی کوشش
۱۷۷	۱۶۷
دوسروں کی نشوونما کے لیے دینا اللہ کو قرض دینے کے	بلاکت ہے ان نمازیوں کے لیے جن کے عمل سے دینِ خالصی
۱۷۸	۱۶۸
متبادل ہے۔	کی تکذیب ہو رہی ہے
۱۷۹	۱۶۹
جو دوسروں کی پرورش و نشوونما کیلئے دیتا ہے اس سے	کچھ آوازیں کچھ حرکتیں
۱۸۰	۱۷۰
اس کی اپنی ذات کی نشوونما ہو جاتی ہے	جو صرف باتیں بناتے رہتے
۱۸۱	۱۷۱
وہ نظام جو انسانیت کے قیام و استحکام کی بنیاد ہے	۱۳۔ المسجد
۱۸۲	۱۷۲
انسانی ذات اور سلامتیوں کی نشوونما اللہ کے قانون سے	مکہ کے مرکز سے مدینہ کے مرکز کی طرف ہجرت کے واقعہ
۱۸۳	۱۷۳
ہو سکتی ہے۔	میں ان مراکز کے لیے لفظ مسجد کا استعمال
۱۸۴	۱۷۴
اللہ کا بہت بڑا احسان	مسجد اطاعت قوانینِ خداوندی کے معنوں میں
۱۸۵	۱۷۵
نوع انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام نہ کرنے والے	اطاعت و فرمان پذیری صرف اللہ کے قوانین کے لیے ہے
۱۸۶	۱۷۶
مشہر ہیں۔	زیب و زینت اطاعتِ خداوندی میں مائل نہیں ہوتی
۱۸۷	۱۷۷
اور جن کی ذات نشوونما پابا ئے کی۔	(اس آیت میں لفظ مسجد کا استعمال ملاحظہ ہو)

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر
۱۹۰	۱۷۷
اجتماعات حج کے ایجنڈائیں وہ امور جن میں تعاون کیا جائے اور وہ امور جن میں تعاون نہ کیا جائے	اور جن کی ذات غیر نشوونما یافتہ رہ جائے گی
۱۹۱	۱۷۸
اجتماعات حج میں صرف منفعت انسانی کی بات کرو	کامیاب کون ہوا اور ناکام کون رہا
۱۹۱	۱۸۰
اجتماعات حج کے مہینے حسب ضرورت متعین کیے جائیں	۱۵۔ اَلْقَبْلَةُ
ان اجتماعات سے اللہ کا اپنا کوئی مفاد وابستہ نہیں، وحدت انسانی اور اجتماعات حج خود انسانی مفاد کے لیے ہیں	پہلا بین الانسانی مرکز
۱۹۲	۱۸۱
اس مرکز کے اجتماعات کا مقصد اقوام عالم کی نگرانی و پاسبانی کرنا اور ان کے اچھے ہوئے معاملات کو سنوارنا ہے	اس مرکز انسانی کا مقصد دنیا میں امن و سلامتی قائم کرنا تھا
۱۹۲	۱۸۲
کافر نس کے دوران معاشی فوائد کا حصول	اس مرکز کے قیام کا مقصد اقوام عالم کی نگرانی کرنا اور ان کے اچھے ہوئے معاملات کو سنوارنا تھا
۱۹۳	۱۸۳
میزبان قوم کی ذمہ داری	اس مرکز محترم کے قیام کا مقصد قیام اللہ تھا
۱۹۴	۱۸۴
حج کے دوران شکار کی ممانعت	اس مرکز محترم کے قیام کا مقصد فلاح انسانی کی طرف پیش قدمی کرنا تھا
۱۹۵	۱۸۵
البتہ حج کے دوران دریائی شکار کی اجازت ہے	عالمگیر انسانیت کے قیام سے انسان اللہ کی شفقت و رحمت حاصل کرے گا
۱۹۶	۱۸۶
حج سے فارغ ہو کر شکار کر سکتے ہو	نذہبی گروہ بندیوں کے بجائے عالمگیر دین کی طرف دعوت
۱۹۷	۱۸۷
اجتماعات حج میں قیام کی مدت	اس مرکز پر تمام نوع انسان کا یکساں حق ہے
۱۹۸	۱۸۸
پھر کافر نس کے خاتمہ کے بعد	اہمیت کسی مقام کو حاصل نہیں بلکہ نظام کو حاصل ہے
۱۹۹	۱۸۹
ان اجتماعات میں شرکت کے لیے زاد راہ لے کر چلا کرو	اس مرکز محترم کے قرب و جوار میں جنگ کرنے کی ممانعت
۲۰۰	۱۹۰
اے اہل عقل و دانش	تعمیر کعبہ کے دوران حضرت ابراہیمؑ کی دعائیں
۲۰۱	۱۹۱
ہدیٰ یا تحائف	حضرت ابراہیمؑ کی التجائیں
۲۰۲	۱۹۲
اہل کافر نس کے لیے تحائف	نظام کی عدم موجودگی میں جبکہ قوم انفرادی زندگی بسر کر رہی ہو تو پھر سے مرکزیت کی طرف آنے کی صورت
۲۰۳	۱۹۳
حج کے موقع پر جانور ذبح کرنے کا مقصد	۱۴۔ اَلْحَجَّ
۲۰۴	۱۹۴
ہدیٰ کے جانوروں کی حیثیت اس کے سوا کچھ نہیں کہ ان سے کام لیا جائے اور ان کا گوشت کھایا جائے۔	پوری نوع انسان کو اس تنظیم کے اجتماعات میں شرکت کی دعوت دی جائے
۲۰۵	۱۹۵
اور جانوروں کے ذبح کرنے کا مقام صرف خانہ کعبہ ہے	اجتماعات حج کا مقصد
۲۰۶	۱۹۶
اور حج کے موقع پر ذبح کیے جانے والے جانوروں کے متعلق کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو جانا	نظام خداوندی کے مختلف گوشوں پر غور و فکر

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر
۲۱۹	خوار میں رہنے والے یہ لوگ
"	قرآنی انقلاب کا دوسرا دور
"	دوسرا بگل
۲۲۰	اور واقع ہونے والا وہ انقلاب
"	یہ انقلاب معاشرہ کو صاف اور ہموار بنائے گا جس میں
"	کوئی ٹیڑھ اور اونچ نیچ نہیں ہوگی
۲۲۱	یہ انقلاب نہ اونچے کو اونچا رہنے دے گا نہ نیچے کو نیچا
"	اور مساوات آدم ہمارے شہ پر گرام ہے
۲۲۲	اس دور میں ایک نئے نظام کی بساط بچھے گی
"	اور اس انقلاب کی برکتیں
"	اور زمین اپنے ذخائر اگل دے گی
۲۲۳	اور ٹیڈی مارسلر یہ دارانہ نظام اپنے انجام کو پہنچے گا
"	اس دور میں دہرے قوانین کا شرک ختم ہو جائے گا
"	دیکھو غلط نظام کا نتیجہ اس دنیا میں ہی نکل کے رہتا ہے
۲۲۴	لے لوہ انسان
۲۲۵	۲۰. نظام خداوندی - مستقل اقدار
"	وحدت انسانیت
۲۲۶	تکرم انسانیت
"	آزادی انسان کا بنیادی حق ہے لہذا کوئی انسان کسی دوسرے
"	انسان کا محکوم یا غلام نہیں ہوگا
۲۲۷	نظام حکومت مشاورت کی بنیادوں پر قائم ہوگا
"	امور مملکت اللہ کی امانتیں ہیں جو اہل ترین لوگوں کے سپرد
۲۲۸	کی جائیں گی
"	افراد معاشرہ کے رزق کی ذمہ داری نظام کے سر ہوگی
"	عدل ایک اہم مستقل قدر ہے
"	مخالفت عصمت ایک مستقل قدر ہے
۲۳۰	۲۱. نظام خداوندی
"	بنیادی حقوق انسانی
"	ہر انسان محض انسان ہونے کی جہت سے واجب التکرم ہے
"	رنگ، نسل، قوم، قبیلے، معیار عزت نہیں
"	مدارج کا تعین ہر فرد کے جوہر ذاتی اور حسن عمل سے ہوگا
۲۳۱	اور حسن عمل کا معیار یہ ہے کہ وہ کام عالمگیر انسانیت کے لیے
"	کس قدر منفعت بخش ہے
"	قانون کی نگاہ میں سب برابر ہوں گے
"	ہر عمل کا ذمہ دار عمل کرنے والا خود ہوگا کسی دوسرے
"	پر اس کا بوجھ نہیں ڈالا جائے گا
"	جرم کی سزا جرم کے مطابق ہوگی کسی پر زیادتی نہیں کی
"	جائے گی۔
۲۳۲	دشمن سے بھی عدل ہوگا
"	ہر فرد معاشرہ کو ریزی کی ضمانت حاصل ہوگی
"	افراد کے حقوق نظام پر
"	اور نظام کے حقوق افراد پر
۲۳۳	محنت کا استحصال نہیں ہو سکے گا
"	اور استحصال کی دیگر تمام اقسام بھی ممنوع
"	دوسروں کے حقوق چھیننے کے بجائے ان کی کیاں پوری
"	کرنے کا حکم
"	شخصی و سیاسی آزادیوں کا حق
۲۳۴	نظام زندگی کے انتخاب میں آزادی کا حق
"	ہر نوع کی غلامی اور جبر و استبداد سے آزادی کا حق
"	آزادی طے کا حق
"	عقیدہ کی آزادی کا حق
۲۳۵	احترام عقیدہ
"	عورت کی آزادی
"	مساوات جنس

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	موضوع
۲۵۹	۲۴۹	ورنہ قانون مکافات سے بچ نہ سکو گے
"	"	اور نظام حکومت جمہوری بنیادوں پر قائم کرو
"	"	امور حکومت باہمی مشاورت سے طے کیے جائیں گے
"	۲۵۰	نبی کریم کو بھی مشاورت کا حکم
۲۶۰	"	نمائندگان حکومت کا انتخاب اور ان نمائندگان کی ذمہ داریاں
۲۶۱	"	حکومت کی ذمہ داریاں اللہ کی امانت ہیں جن میں خیانت نہ کرو
"	۲۵۱	کارکنان حکومت سے اختلافات کی صورت میں مرکزی
"	"	انتھارٹی سے رجوع کرو
"	"	اور باہمی اختلافات کو رفع کرنے کے لیے اللہ کے قانون سے رجوع کرو
"	"	مرکزیت
"	"	معاملات میں مرکزیت کے فیصلے کے بعد کسی اور کو فیصلہ کرنے کا اختیار نہیں رہتا۔
۲۶۲	۲۵۲	مرکزی انتھارٹی کے فیصلوں پر اپنے فیصلوں کو مقدم مت رکھو
"	"	اور مرکزی انتھارٹی میں شخصیات کو نہیں بلکہ نظام کو اہمیت حاصل ہوتی ہے
"	"	انسانی معاشرے میں نظام خداوندی کی اہمیت
"	"	نوع انسان کے لیے نظام خداوندی سے زیادہ اہم کچھ اور نہیں
۲۶۳	۲۵۳	دعویٰ ایمان کے باوجود جو لوگ راہ راست سے ہٹ گئے
"	۲۵۴	اپنا نظام حکومت قرآن کے مطابق قائم نہ کریں ورنہ کافر ہیں
"	"	اپنا نظام حکومت قرآن کے مطابق قائم نہ کریں ورنہ ظالم ہیں
۲۶۴	"	اپنا نظام حکومت قرآن کے مطابق قائم نہ کریں ورنہ فاسق ہیں
"	"	۲۵۵
"	"	۲۵۶
"	۲۵۸	۲۵۷
۲۶۵	۲۵۸	۲۵۹

۲۵۷۔ نظام خداوندی

معاشرے میں عورت و مرد کی حیثیت

امور ملکیت میں عورت کا حصہ

تحقیق میں برابری

صفحہ نمبر		صفحہ نمبر	
۲۷۵	معاشرہ کی ذمہ داری	۲۶۵	حسن و زینت کی نمائش ہوتی ہو
۲۷۶	عورتوں کے زبردستی وارث مت بن بیٹھ	۲۶۵	عورت کی زینت اس کے اپنے جذبہ حسن کی تسکین کے لیے
"	تعدد ازواج مشروط اور صرف ہنگامی صوٹ میں ہوگی	"	تو ہونی چاہیے لیکن دوسروں کا دل لہجانے کے لیے نہیں
"	ہنگامی حالات میں اگر تعدد ازواج کی ضرورت پیش	"	آجائے تو ان کے درمیان عدل کی صوٹ
۲۷۷	آجائے تو ان کے درمیان عدل کی صوٹ	۲۶۶	تاکہ تمہیں کامرانی نصیب ہوں
"	اہل کتاب عورت سے نکاح کی اجازت	"	عورت اور پردہ
"	مشترک عورت سے نکاح کی مانعت	"	مرد اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں
"	مشترک مرد سے نکاح کی مانعت	۲۶۷	اور عورتیں بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں
"	دوسرے کے نکاح میں موجود عورت سے نکاح جائز نہیں	"	اور عورتیں دور میں جبکہ معاشرہ ہنوز زیر تکمیل ہو
"	تعدد ازواج کی صوٹ میں ایک مرد کے نکاح میں دو	۲۶۸	عورت کے گھر سے باہر نکلنے پر پابندی مجرم فحاشی کی سزا
"	بہنیں ایک ساتھ نہیں رہ سکتیں	"	کے طور پر صرف عدالت کی جانب سے لگائی جاسکتی ہے
"	باپ کے نکاح میں رہ چکی عورت سے بیٹے کا نکاح جائز		
	نہیں۔		
۲۷۸	بیٹے کے نکاح میں رہ چکی عورت سے باپ کا نکاح جائز نہیں	۲۶۹	مرد اور عورت کی عائلی زندگی
"	سوتیلی بیٹی سے نکاح جائز نہیں	"	نکاح
"	دیگر جن خواتین سے نکاح حرام ہے	۲۷۳	اللہ نے عورت کی فریاد سن لی
"	مہر یا تحفہ	"	اب نباہ اور علیحدگی قانون کے مطابق ہوگی
۲۷۹	گھریلو تقسیم کار کی رو سے خاندان کی کفالت کی ذمہ داری	۲۷۴	اب مرد عورت کا مجازی خا نہیں بلکہ شریک حیات ہوگا
"	مرد پر ہے	"	شہوت رانی مقصد نکاح نہیں
"	خاندانی منصوبہ بندی کی ہدایت	"	نکاح کی عمر بلوغت کی عمر ہے
		"	اور شادی باہمی پسند سے ہوگی
۲۸۰	طلاق	"	ایسے رفیق حیات کا انتخاب کرو جس سے سکون قلب حاصل ہو
۲۸۱	بیوی کو ماں بہن کہہ دینے یا قطع تعلق کی کوئی اور بات	"	مثالی شریک حیات
"	کہنے سے طلاق قرار نہیں پاتی	۲۷۵	ایک جان دو قالب
"	بیوی کو ماں کہہ دینے سے وہ ماں بن نہیں جاتی	"	دونوں کے حقوق و فرائض برابر
"	یونہی کی ہوئی باتوں یا قسموں کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی	"	رفیق حیات کے انتخاب میں ذات پات اور قوم قبیلے
۲۸۲	اگر لڑے ارادہ سے تعلق نہ رکھنے کی قسم کھالی جائے تو اس	"	کے پکڑوں سے نکل آؤ
		"	مناسب رفیق حیات نہ ملے تو صبر اور انتظار سے کام لو

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر
۲۸۹	۲۸۲
"	۲۸۳
۲۹۰	"
"	"
۲۹۱	"
"	"
"	۲۸۴
"	"
۲۹۲	۲۸۵
"	"
"	"
۲۹۳	۲۸۶
۲۹۴	"
"	"
۲۹۵	۲۸۷
"	"
"	"
۲۹۶	"
"	۲۸۸
"	"
۲۹۷	"
۲۹۸	"
"	۲۸۹

نکاح کی گنجائش نہیں رہتی۔

حسن سلوک کی تاکید

طلاق کی صورت میں دودھ پیتے بچوں کے مسائل کا حل

اور علیحدگی بھی حسین انداز سے ہو

اور اللہ کے قوانین کو کھیل تماشہ مت بنالو

۲۷۔ بیوہ عورتوں کے مسائل

بیوہ عورتوں کے حقوق

بیوہ عورتیں عدت کے بعد اپنے مستقبل کے لیے جو چاہیں

فیصلہ کر لیں

بیوہ عورتوں سے عدت کے دوران نکاح ثانی کے

پیغام میں احتیاط کا حکم

عورت کے حیض سے متعلق وضاحت

۲۸۔ فحشاء

بے حیائی اور بدکرداری کے معنوں میں

اہل ایمان بڑے بڑے جرائم اور فواحش سے بچتے ہیں

اپنے خیالوں کو بھی بے حیائی کی باتوں سے پاک رکھو

اہل ایمان سے اگر کوئی فحش کام سرزد ہو جاتا ہے

فحاشی پھیلانے والے

ہم جنس پرستی

کسی عورت کے خلاف اگر فحاشی کا الزام لگے

یا اگر اس عورتوں پر غلط الزام لگانے کی سزا

خاوند اگر بیوی کے خلاف فحاشی کا الزام لگا دے

۲۸۔ فحشاء

سرکاری دارانہ نظام کے معنوں میں جو تمام فحاشیوں کی جڑ ہے

اللہ رو کتاب سے سرمایہ دارانہ نظام سے جو منادی پرستی بدکرداری

کے لیے رجوع کرنے کی مدت چار ماہ ہے

اور باہمی ناپاکی پر قابو پانے کی کوشش کرو

طلاق کا ارادہ جلد بازی میں مت کرو

اگر پیر غلوں بناہ کی کوئی صورت نہ رہے تو پھر علیحدگی

بھی درست ہے

طلاق یکطرفہ نہیں بلکہ قانون کے ذریعے ہوگی

طلاق کے مقدمہ کی سماعت کے لیے ایک مصالحتی عدالت

قائم کی جائے گی

طلاق کا فیصلہ کرنے والی عدالت کے لیے ہدایات

طلاق کے بعد بھی عدت کی مدت تک اکٹھے رہنے کا حکم

اور اس کی مصلحت

عدت کی ایک دوسری مصلحت

عدت کی مدت

مقاربت سے قبل طلاق کی صورت میں عدت نہیں

عورت اور مرد کے حقوق برابر ہیں البتہ عورت کے لیے

عدت اور مرد کے لیے عدت نہیں

مقاربت سے قبل طلاق کی صورت میں عورت کے حقوق

معاہدہ نکاح اگر مرد کی طرف سے ختم کیا جا رہا ہو

معاہدہ نکاح اگر عورت کی جانب سے ختم کیا جا رہا ہو

خاوند جو کچھ بیوی کو دے چکا ہے طلاق کی صورت میں

واپس نہیں لے سکتا

عورت کے حقوق کا تحفظ

نظام کی جانب سے مطلقہ عورتوں کو مناسب خرچہ دیا جائے

دو مرتبہ کی طلاق کے بعد وہ میاں بیوی آپس میں پھر

نکاح کر سکتے ہیں

دو مرتبہ کی طلاق یافتہ میاں بیوی کو آپس میں پھر سے

نکاح کر لینے سے ہرگز نہ روکا جائے

تین مرتبہ کی طلاق کے بعد ان میاں بیوی میں پھر سے

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر
۳۰۶	اور شکل کی بنیاد بنتا ہے
۳۰۷	شیطان صفت مذہبی و سیاسی لیڈر دولت سرٹنے کی فحاشی کی ترغیب دیتے ہیں
۳۰۸	انسان کے مفاد پرستانہ جذبات، دولت جمع کرنے کی فحاشی کی تعلیم دیتے ہیں
۳۰۹	سرکاری دارانہ نظام کی وکالت کرنے والے شیاطین
۳۱۰	۲۹. غیر قانونی جنسی اختلاط "زنا"
۳۱۱	اہل ایمان اپنی عصمت و عفت کی حفاظت کرتے ہیں
۳۱۲	جو قوم اپنی عصمت و عفت کی حفاظت نہیں کرتی ان کے قوانین و ضوابط میں غلطیاں ہوتی ہیں
۳۱۳	مومن مرد اور عورتیں سب اپنی عصمت و عفت کی حفاظت کرتے ہیں
۳۱۴	جنسی بے راہ روی ایسی بُرائی ہے جس سے اور بہت سی بُرائیوں کے راستے کھل جاتے ہیں
۳۱۵	جنسی بے راہ روی حرام ہے اس کے مرتکب وہ لوگ ہوتے ہیں جو انسانی خواہشات کے غلام ہیں
۳۱۶	جنسی بے راہ روی کی سزا
۳۱۷	مقتضیٰ عدلیہ مجرم کی ذہنی تربیت کے معیار کو دیکھ کر سزا تجویز کرے گی
۳۱۸	اور جس کسی کو ذہنی نشوونما کے اعلیٰ اور مخصوص ذرائع حاصل ہے اس کے مجرم کی سزا دگنی ہوگی
۳۱۹	۳۰. اولاد
۳۲۰	اولاد کی پیدائش اللہ کے طبعی قوانین کے مطابق ہوتی ہے
۳۲۱	اہل و عیال سے آنکھوں کی ٹھنڈک کی آرزو
۳۲۲	اخراجات سے ڈر کر اپنی اولاد کو تعلیم و تربیت سے محروم نہ رکھو
۳۲۳	خسارے میں رہے وہ لوگ جنہوں نے اپنی اولاد کو تعلیم و تربیت سے محروم رکھ کر ہلاکت میں ڈال دیا
۳۲۴	بہر حال مال و اولاد صرف دنیاوی زندگی کی زینت ہے
۳۲۵	اللہ کے ہاں بلند مراتب مال و اولاد کے ذریعہ سے حاصل نہیں ہوتے۔
۳۲۶	اپنی اولاد کی خاطر اگر نظام خاوندی سے خیانت کی تو یہ مال و اولاد تمہارے لیے فتنہ بن جائیں گے
۳۲۷	اور جنہیں مال و اولاد نے خسارہ میں ڈال دیا
۳۲۸	اہل و عیال جب دشمن بن جاتے ہیں
۳۲۹	ایسی قوتوں کے پھیلائے ہوئے جال
۳۳۰	مال و اولاد کے ذریعہ سے عذاب
۳۳۱	غظ فہمی میں مبتلا لوگ
۳۳۲	قوانین خداوندی کی خلاف ورزی کے نتیجہ میں آنیوالے عذاب میں مال و اولاد کچھ کام نہیں آئیں گے
۳۳۳	محمود بن ساج کے وقت مال و اولاد سے کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا
۳۳۴	ڈرو اس دن سے جب نہ اولاد والدین کی کوئی مدد کر سکے گی اور نہ والدین اولاد کی۔
۳۳۵	مال و اولاد کی محبت میں قوانین خداوندی کی خلاف ورزی کرنے والے لوگ خسارہ میں رہتے ہیں
۳۳۶	۳۱. والدین
۳۳۷	والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ
۳۳۸	والدین نے تمہارے بچپن میں جو تعلیمات دی ہیں
۳۳۹	انہیں انہیں ہمیشہ یاد رکھو
۳۴۰	والدین جب بوڑھے ہو جائیں تو ان کی خدمت اور احترام میں فرق نہ آنے دو
۳۴۱	والدین کے ساتھ حسن سلوک کو ویسے ان کی غلط باتیں ماننے کی ضرورت نہیں۔

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر
۳۳۴	۳۱۵
پر ڈال دیا	والدین اگر غلط روش پر ہوں تو ان کے احترام اور خدمت کے باوجود ان سے رفاقت قائم نہ کرو
اور اس طرح انفرادی مفاد پرستیوں نے انسان کو ایک دوسرے کا دشمن بنا دیا	" غلط روش پر قائم والدین یا دیگر عزیزوں سے رفاقت کے تعلقات قائم کرنا اپنے خلاف ظلم کرنا ہے
اور اس کا علاج	۳۱۶
رزق کی ذمہ داری	جہاں حق اور عدل و انصاف کا معاملہ ہو وہاں اپنے والدین کا بھی لحاظ نہ کرو
۳۳۵	۳۱۷
تمام عالمین کی ربوبیت کی ذمہ داری اللہ نے رکھی ہے	۳۲- اہل
اللہ نے پیدا کیا اور سامانِ رزیت حیا کر دیا	اللہ کے قانون کی رو سے اپنے اور غیر کا معیار
ہر ذی حیات کے رزق کی ذمہ داری اللہ پر ہے	نوح کا بیٹا اعمال غیر صالح کی وجہ سے ان کے اہل سے خارج کر دیا گیا۔
تم سب کو رزق پہنچانے کے ذمہ دار ہم ہیں	۳۱۸
کوئی ذی حیات اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتا	نوح اور لوط کی بیویوں کی مثال جن کے لیے رسول کی بیوی ہونا کچھ کام نہ آیا
رزق مہیا کرنے کے انداز	" نبی آخر الزماں کے چچا کی مثال جن کو رسول کی قربت کچھ فائدہ نہ دے سکی۔
۳۳۶	۳۱۹
اللہ نے وہ سب کچھ دے دیا جس کی تمہاری نشوونما کے لیے ضرورت تھی	۳۲۰
زمین کو تمہارے تابع تسخیر کر دیا گیا	۳۲۱
اللہ نے تمہاری معیشت کے تمام اسباب پیدا کر دیے	۳۲۲
اللہ کی مدد کے بغیر تم زمین سے پیداوار نہیں لے سکتے	"
اللہ کی رزاقیت کا ایک انداز	"
اللہ کی رزاقیت کا ایک اور انداز	"
تمام خزانوں کی کنجیاں اللہ کے قبضہ میں ہیں	"
اللہ نے رزق کے ذرائع غایت فرمائے اور ان کے حصول و تقسیم کے لیے نط نام دیا	"
ہمارے بندوں کو اگر اقتدار ملا	۳۲۳
اللہ کا نظام اس کے بندوں کے ہاتھوں قائم ہوگا	"
اللہ کی ذمہ داری کا مطلب کچھ اور لینے والے گمراہ ہیں	"
اور نظامِ خداوندی کا انقلاب	"
نزولِ قرآن کا عظیم مقصد	"
قیامِ نظامِ خداوندی سے زمانہ میں تمہارے قدم جم جائیں گے۔	۳۲۴
	انسان کو آگاہ کیا گیا کہ انفرادی مفاد پرستیوں میں مبتلا ہو کر اپنے آپ پر ظلم نہ کر بیٹھنا لیکن انسان کے مفاد پرستانہ جذبات نے اسے غلط راہوں

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر
۳۵۰	۳۴۱
۳۵۱	۳۴۲
۳۵۲	۳۴۳
۳۵۳	۳۴۴
۳۵۴	۳۴۵
۳۵۵	۳۴۶
۳۵۶	۳۴۷
۳۵۷	۳۴۸
۳۵۸	۳۴۹
۳۵۹	۳۵۰
۳۶۰	۳۵۱
۳۶۱	۳۵۲
۳۶۲	۳۵۳
۳۶۳	۳۵۴
۳۶۴	۳۵۵
۳۶۵	۳۵۶
۳۶۶	۳۵۷
۳۶۷	۳۵۸
۳۶۸	۳۵۹
۳۶۹	۳۶۰
۳۷۰	۳۶۱
۳۷۱	۳۶۲
۳۷۲	۳۶۳
۳۷۳	۳۶۴
۳۷۴	۳۶۵
۳۷۵	۳۶۶
۳۷۶	۳۶۷
۳۷۷	۳۶۸
۳۷۸	۳۶۹
۳۷۹	۳۷۰
۳۸۰	۳۷۱
۳۸۱	۳۷۲
۳۸۲	۳۷۳
۳۸۳	۳۷۴
۳۸۴	۳۷۵
۳۸۵	۳۷۶
۳۸۶	۳۷۷
۳۸۷	۳۷۸
۳۸۸	۳۷۹
۳۸۹	۳۸۰
۳۹۰	۳۸۱
۳۹۱	۳۸۲
۳۹۲	۳۸۳
۳۹۳	۳۸۴
۳۹۴	۳۸۵
۳۹۵	۳۸۶
۳۹۶	۳۸۷
۳۹۷	۳۸۸
۳۹۸	۳۸۹
۳۹۹	۳۹۰
۴۰۰	۳۹۱
۴۰۱	۳۹۲
۴۰۲	۳۹۳
۴۰۳	۳۹۴
۴۰۴	۳۹۵
۴۰۵	۳۹۶
۴۰۶	۳۹۷
۴۰۷	۳۹۸
۴۰۸	۳۹۹
۴۰۹	۴۰۰
۴۱۰	۴۰۱
۴۱۱	۴۰۲
۴۱۲	۴۰۳
۴۱۳	۴۰۴
۴۱۴	۴۰۵
۴۱۵	۴۰۶
۴۱۶	۴۰۷
۴۱۷	۴۰۸
۴۱۸	۴۰۹
۴۱۹	۴۱۰
۴۲۰	۴۱۱
۴۲۱	۴۱۲
۴۲۲	۴۱۳
۴۲۳	۴۱۴
۴۲۴	۴۱۵
۴۲۵	۴۱۶
۴۲۶	۴۱۷
۴۲۷	۴۱۸
۴۲۸	۴۱۹
۴۲۹	۴۲۰
۴۳۰	۴۲۱
۴۳۱	۴۲۲
۴۳۲	۴۲۳
۴۳۳	۴۲۴
۴۳۴	۴۲۵
۴۳۵	۴۲۶
۴۳۶	۴۲۷
۴۳۷	۴۲۸
۴۳۸	۴۲۹
۴۳۹	۴۳۰
۴۴۰	۴۳۱
۴۴۱	۴۳۲
۴۴۲	۴۳۳
۴۴۳	۴۳۴
۴۴۴	۴۳۵
۴۴۵	۴۳۶
۴۴۶	۴۳۷
۴۴۷	۴۳۸
۴۴۸	۴۳۹
۴۴۹	۴۴۰
۴۵۰	۴۴۱
۴۵۱	۴۴۲
۴۵۲	۴۴۳
۴۵۳	۴۴۴
۴۵۴	۴۴۵
۴۵۵	۴۴۶
۴۵۶	۴۴۷
۴۵۷	۴۴۸
۴۵۸	۴۴۹
۴۵۹	۴۵۰
۴۶۰	۴۵۱
۴۶۱	۴۵۲
۴۶۲	۴۵۳
۴۶۳	۴۵۴
۴۶۴	۴۵۵
۴۶۵	۴۵۶
۴۶۶	۴۵۷
۴۶۷	۴۵۸
۴۶۸	۴۵۹
۴۶۹	۴۶۰
۴۷۰	۴۶۱
۴۷۱	۴۶۲
۴۷۲	۴۶۳
۴۷۳	۴۶۴
۴۷۴	۴۶۵
۴۷۵	۴۶۶
۴۷۶	۴۶۷
۴۷۷	۴۶۸
۴۷۸	۴۶۹
۴۷۹	۴۷۰
۴۸۰	۴۷۱
۴۸۱	۴۷۲
۴۸۲	۴۷۳
۴۸۳	۴۷۴
۴۸۴	۴۷۵
۴۸۵	۴۷۶
۴۸۶	۴۷۷
۴۸۷	۴۷۸
۴۸۸	۴۷۹
۴۸۹	۴۸۰
۴۹۰	۴۸۱
۴۹۱	۴۸۲
۴۹۲	۴۸۳
۴۹۳	۴۸۴
۴۹۴	۴۸۵
۴۹۵	۴۸۶
۴۹۶	۴۸۷
۴۹۷	۴۸۸
۴۹۸	۴۸۹
۴۹۹	۴۹۰
۵۰۰	۴۹۱
۵۰۱	۴۹۲
۵۰۲	۴۹۳
۵۰۳	۴۹۴
۵۰۴	۴۹۵
۵۰۵	۴۹۶
۵۰۶	۴۹۷
۵۰۷	۴۹۸
۵۰۸	۴۹۹
۵۰۹	۵۰۰
۵۱۰	۵۰۱
۵۱۱	۵۰۲
۵۱۲	۵۰۳
۵۱۳	۵۰۴
۵۱۴	۵۰۵
۵۱۵	۵۰۶
۵۱۶	۵۰۷
۵۱۷	۵۰۸
۵۱۸	۵۰۹
۵۱۹	۵۱۰
۵۲۰	۵۱۱
۵۲۱	۵۱۲
۵۲۲	۵۱۳
۵۲۳	۵۱۴
۵۲۴	۵۱۵
۵۲۵	۵۱۶
۵۲۶	۵۱۷
۵۲۷	۵۱۸
۵۲۸	۵۱۹
۵۲۹	۵۲۰
۵۳۰	۵۲۱
۵۳۱	۵۲۲
۵۳۲	۵۲۳
۵۳۳	۵۲۴
۵۳۴	۵۲۵
۵۳۵	۵۲۶
۵۳۶	۵۲۷
۵۳۷	۵۲۸
۵۳۸	۵۲۹
۵۳۹	۵۳۰
۵۴۰	۵۳۱
۵۴۱	۵۳۲
۵۴۲	۵۳۳
۵۴۳	۵۳۴
۵۴۴	۵۳۵
۵۴۵	۵۳۶
۵۴۶	۵۳۷
۵۴۷	۵۳۸
۵۴۸	۵۳۹
۵۴۹	۵۴۰
۵۵۰	۵۴۱
۵۵۱	۵۴۲
۵۵۲	۵۴۳
۵۵۳	۵۴۴
۵۵۴	۵۴۵
۵۵۵	۵۴۶
۵۵۶	۵۴۷
۵۵۷	۵۴۸
۵۵۸	۵۴۹
۵۵۹	۵۵۰
۵۶۰	۵۵۱
۵۶۱	۵۵۲
۵۶۲	۵۵۳
۵۶۳	۵۵۴
۵۶۴	۵۵۵
۵۶۵	۵۵۶
۵۶۶	۵۵۷
۵۶۷	۵۵۸
۵۶۸	۵۵۹
۵۶۹	۵۶۰
۵۷۰	۵۶۱
۵۷۱	۵۶۲
۵۷۲	۵۶۳
۵۷۳	۵۶۴
۵۷۴	۵۶۵
۵۷۵	۵۶۶
۵۷۶	۵۶۷
۵۷۷	۵۶۸
۵۷۸	۵۶۹
۵۷۹	۵۷۰
۵۸۰	۵۷۱
۵۸۱	۵۷۲
۵۸۲	۵۷۳
۵۸۳	۵۷۴
۵۸۴	۵۷۵
۵۸۵	۵۷۶
۵۸۶	۵۷۷
۵۸۷	۵۷۸
۵۸۸	۵۷۹
۵۸۹	۵۸۰
۵۹۰	۵۸۱
۵۹۱	۵۸۲
۵۹۲	۵۸۳
۵۹۳	۵۸۴
۵۹۴	۵۸۵
۵۹۵	۵۸۶
۵۹۶	۵۸۷
۵۹۷	۵۸۸
۵۹۸	۵۸۹
۵۹۹	۵۹۰
۶۰۰	۵۹۱
۶۰۱	۵۹۲
۶۰۲	۵۹۳
۶۰۳	۵۹۴
۶۰۴	۵۹۵
۶۰۵	۵۹۶
۶۰۶	۵۹۷
۶۰۷	۵۹۸
۶۰۸	۵۹۹
۶۰۹	۶۰۰
۶۱۰	۶۰۱
۶۱۱	۶۰۲
۶۱۲	۶۰۳
۶۱۳	۶۰۴
۶۱۴	۶۰۵
۶۱۵	۶۰۶
۶۱۶	۶۰۷
۶۱۷	۶۰۸
۶۱۸	۶۰۹
۶۱۹	۶۱۰
۶۲۰	۶۱۱
۶۲۱	۶۱۲
۶۲۲	۶۱۳
۶۲۳	۶۱۴
۶۲۴	۶۱۵
۶۲۵	۶۱۶
۶۲۶	۶۱۷
۶۲۷	۶۱۸
۶۲۸	۶۱۹
۶۲۹	۶۲۰
۶۳۰	۶۲۱
۶۳۱	۶۲۲
۶۳۲	۶۲۳
۶۳۳	۶۲۴
۶۳۴	۶۲۵
۶۳۵	۶۲۶
۶۳۶	۶۲۷
۶۳۷	۶۲۸
۶۳۸	۶۲۹
۶۳۹	۶۳۰
۶۴۰	۶۳۱
۶۴۱	۶۳۲
۶۴۲	۶۳۳
۶۴۳	۶۳۴
۶۴۴	۶۳۵
۶۴۵	۶۳۶
۶۴۶	۶۳۷
۶۴۷	۶۳۸
۶۴۸	۶۳۹
۶۴۹	۶۴۰
۶۵۰	۶۴۱
۶۵۱	۶۴۲
۶۵۲	۶۴۳
۶۵۳	۶۴۴
۶۵۴	۶۴۵
۶۵۵	۶۴۶
۶۵۶	۶۴۷
۶۵۷	۶۴۸
۶۵۸	۶۴۹
۶۵۹	۶۵۰
۶۶۰	۶۵۱
۶۶۱	۶۵۲
۶۶۲	۶۵۳
۶۶۳	۶۵۴
۶۶۴	۶۵۵
۶۶۵	۶۵۶
۶۶۶	۶۵۷
۶۶۷	۶۵۸
۶۶۸	۶۵۹
۶۶۹	۶۶۰
۶۷۰	۶۶۱
۶۷۱	۶۶۲
۶۷۲	۶۶۳
۶۷۳	۶۶۴
۶۷۴	۶۶۵
۶۷۵	۶۶۶
۶۷۶	۶۶۷
۶۷۷	۶۶۸
۶۷۸	۶۶۹
۶۷۹	۶۷۰
۶۸۰	۶۷۱
۶۸۱	۶۷۲
۶۸۲	۶۷۳
۶۸۳	۶۷۴
۶۸۴	۶۷۵
۶۸۵	۶۷۶
۶۸۶	۶۷۷
۶۸۷	۶۷۸
۶۸۸	۶۷۹
۶۸۹	۶۸۰
۶۹۰	۶۸۱
۶۹۱	۶۸۲
۶۹۲	۶۸۳
۶۹۳	۶۸۴
۶۹۴	۶۸۵
۶۹۵	۶۸۶
۶۹۶	۶۸۷
۶۹۷	۶۸۸
۶۹۸	۶۸۹
۶۹۹	۶۹۰
۷۰۰	۶۹۱
۷۰۱	۶۹۲
۷۰۲	۶۹۳
۷۰۳	۶۹۴
۷۰۴	۶۹۵
۷۰۵	۶۹۶
۷۰۶	۶۹۷
۷۰۷	۶۹۸
۷۰۸	۶۹۹
۷۰۹	۷۰۰
۷۱۰	۷۰۱
۷۱۱	۷۰۲
۷۱۲	۷۰۳
۷۱۳	۷۰۴
۷۱۴	۷۰۵
۷۱۵	۷۰۶
۷۱۶	۷۰۷
۷۱۷	۷۰۸
۷۱۸	۷۰۹
۷۱۹	۷۱۰
۷۲۰	۷۱۱
۷۲۱	۷۱۲
۷۲۲	۷۱۳
۷۲۳	۷۱۴
۷۲۴	۷۱۵
۷۲۵	۷۱۶
۷۲۶	۷۱۷
۷۲۷	۷۱۸
۷۲۸	۷۱۹
۷۲۹	۷۲۰
۷۳۰	۷۲۱
۷۳۱	۷۲۲
۷۳۲	۷۲۳
۷۳۳	۷۲۴
۷۳۴	۷۲۵
۷۳۵	۷۲۶
۷۳۶	۷۲۷
۷۳۷	۷۲۸
۷۳۸	۷۲۹
۷۳۹	۷۳۰
۷۴۰	۷۳۱
۷۴۱	۷۳۲
۷۴۲	۷۳۳
۷۴۳	۷۳۴
۷۴۴	۷۳۵
۷۴۵	۷۳۶
۷۴۶	۷۳۷
۷۴۷	۷۳۸
۷۴۸	۷۳۹
۷۴۹	۷۴۰
۷۵۰	۷۴۱
۷۵۱	۷۴۲
۷۵۲	۷۴۳
۷۵۳	۷۴۴
۷۵۴	۷۴۵
۷۵۵	۷۴۶
۷۵۶	۷۴۷
۷۵۷	۷۴۸
۷۵۸	۷۴۹
۷۵۹	۷۵۰
۷۶۰	۷۵۱
۷۶۱	۷۵۲
۷۶۲	۷۵۳
۷۶۳	۷۵۴
۷۶۴	۷۵۵
۷۶۵	۷۵۶
۷۶۶	۷۵۷
۷۶۷	۷۵۸
۷۶۸	۷۵۹
۷۶۹	۷۶۰
۷۷۰	۷۶۱
۷۷۱	۷۶۲
۷۷۲	۷۶۳
۷۷۳	۷۶۴
۷۷۴	۷۶۵
۷۷۵	۷۶۶
۷۷۶	۷۶۷
۷۷۷	۷۶۸
۷۷۸	۷۶۹
۷۷۹	۷۷۰
۷۸۰	۷۷۱
۷۸۱	۷۷۲
۷۸۲	۷۷۳
۷۸۳	۷۷۴
۷۸۴	۷۷۵
۷۸۵	۷۷۶
۷۸۶	۷۷۷
۷۸۷	۷۷۸
۷۸۸	۷۷۹
۷	

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	صفحہ نمبر
۳۵۸	۳۵۸	دُنیوی زندگی کی مثال
۳۵۹	۳۵۹	دھوکے کی ٹیٹی
۳۶۰	۳۶۰	جنت، اپنی ذات اور معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کرنے سے ملتی ہے نہ کہ کسی مذہبی گروہ بندی کے ماتھے وابستگی پہنچتا ہوا
۳۶۱	۳۶۱	ملکیت
۳۶۲	۳۶۲	سب کچھ اللہ کی ملکیت ہے
۳۶۳	۳۶۳	سب کچھ اللہ کی میراث ہے
۳۶۴	۳۶۴	اللہ کا مال
۳۶۵	۳۶۵	اللہ کی ملکیت میں کوئی شریک نہیں بن سکتا
۳۶۶	۳۶۶	اللہ کی ملکیت میں شریک مت ٹھہراؤ
۳۶۷	۳۶۷	جو چیز اللہ کی ملکیت ہے اس پر تمہاری ملکیت کیسی؟
۳۶۸	۳۶۸	سب کا یکساں حق
۳۶۹	۳۶۹	منقسم رزق کا نظام اور اس کی بنیاد
۳۷۰	۳۷۰	غور کرو کہ تمہاری کمانی میں تمہارا اپنا حصہ کس قدر ہے اور
۳۷۱	۳۷۱	اللہ کا کس قدر
۳۷۲	۳۷۲	تمام نعمتیں اللہ کی دی ہوئی ہیں
۳۷۳	۳۷۳	اللہ نے رزق تمام انسانوں کے لیے پیدا کیا
۳۷۴	۳۷۴	لوگوں کے حقوق میں ڈنڈی نہ مارو
۳۷۵	۳۷۵	اللہ کا حق
۳۷۶	۳۷۶	۳۵۔ اللہ کا دیا ہوا معاشی نظام
۳۷۷	۳۷۷	عجوبی دور میں
۳۷۸	۳۷۸	انفاق و صدقات
۳۷۹	۳۷۹	عجوبی دور میں لوگوں کے دیے ہوئے صدقات سے ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا جائے گا
۳۸۰	۳۸۰	صدقات کے خرچ کرنے کی دیگر مددیں
۳۸۱	۳۸۱	اللہ کا نظام استحصالی ذہنیت کو مٹانا اور دوسروں کی
۳۸۲	۳۸۲	پرورش کرنے والی ذہنیت کو فروغ دیتا ہے
۳۸۳	۳۸۳	نیکی کا معیار اور انفاق کی تشریح
۳۸۴	۳۸۴	انفاق بیل اللہ سے ایسا معاشرہ تشکیل پاتا ہے جس سے
۳۸۵	۳۸۵	خوف اور پریشانی ختم ہو جاتی ہیں
۳۸۶	۳۸۶	انفاق فی سبیل اللہ کے ذریعہ سے معاشرہ کی ناہمواریاں دور کی جاتی ہیں۔
۳۸۷	۳۸۷	معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کرو
۳۸۸	۳۸۸	خود ما جتہدوں کی تلاش کرو
۳۸۹	۳۸۹	اور یہ سب کچھ کرنے والے کسی سے شکریہ کے بھی مستحق نہیں ہوتے
۳۹۰	۳۹۰	اور یہ دینا بھیک کی طرح کی خیرات جیسی بہت چیز نہیں ہوتی
۳۹۱	۳۹۱	ایسی خیرات کی اللہ کے نزدیک کوئی وقعت نہیں۔
۳۹۲	۳۹۲	عجوبی دور کے دیگر قوانین
۳۹۳	۳۹۳	عجوبی دور میں بھی ایسا انتظام کرو کہ دولت ایک ہی طبقہ کے اندر گردش نہ کرتی رہے
۳۹۴	۳۹۴	عجوبی دور میں ہی سرمایہ کا منافع کھانے کی مانعت
۳۹۵	۳۹۵	کمرشل انٹریٹ بھی ممنوع
۳۹۶	۳۹۶	رشوت یا دیگر ناجائز ذرائع سے دولت حاصل کرنے کی مانعت
۳۹۷	۳۹۷	عجوبی دور میں قرضہ کے متعلق قوانین
۳۹۸	۳۹۸	عجوبی دور میں منقسم ورثہ اور وصیت
۳۹۹	۳۹۹	ترکہ میں مردوں کا حصہ بھی ہے اور عورتوں کا بھی
۴۰۰	۴۰۰	گھریلو زندگی میں معاش کی ذمہ داری چونکہ مرد کے ذمہ ہوتی ہے لہذا اس کا حصہ زیادہ رکھا گیا
۴۰۱	۴۰۱	متوفی کی اولاد میں اگر صرف لڑکیاں ہوں
۴۰۲	۴۰۲	متوفی کے والدین کا حصہ
۴۰۳	۴۰۳	بیوی کے ترکہ میں خاوند کا حصہ
۴۰۴	۴۰۴	خاوند کے ترکہ میں بیوی کا حصہ

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر
۳۸۳	متوفی اگر بے اولاد ہو
۳۸۵	متوفی کی اگر اولاد بھی نہ ہو اور والدین بھی زندہ نہ ہوں
۳۸۶	۳۷۔ اللہ کا دیا ہوا معاشی نظام
۳۸۷	مشکل ہو جانے کے بعد
۳۸۸	اس معاشرہ میں خوف اور حزن سے نجات مل جائے گی
۳۸۹	نظام خداوندی میں خوف اور پریشانیوں سے نجات مل جائے گی
۳۹۰	نظام خداوندی انسان کے دنیاوی زندگی کے خوف دور کر دیتا ہے اور اخروی زندگی کے بھی
۳۹۱	نظام خداوندی میں کسی کو نہ ظالم کے ظلم کا خوف ہوگا نہ معاد پرستوں کی سلب و نہب کا
۳۹۲	اس معاشرہ میں محنت کے حاصل کا مالک خود محنت کرنے والا ہوگا۔
۳۹۳	اس معاشرہ میں محنت کش کی محنت پر ڈاکہ ڈالنے والا کوئی نہیں ہوگا
۳۹۴	اس جنتی معاشرہ میں افراد کو تمام ضروریات زندگی کی ضمانت ہوگی
۳۹۵	لہذا قیام نظام خداوندی کے بعد نجی ہاتھوں میں دولت رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوگی۔
۳۹۶	فاضلہ دولت نظام کی تحویل میں رہے گی
۳۹۷	مال و دولت نااہل ہاتھوں میں نہیں رہنا چاہیے
۳۹۸	جو کچھ تم دوسروں کی بھلائی کے لیے دیتے ہو اس کا فائدہ خود تمہاری اپنی ذات یا روح کو حاصل ہوگا
۳۹۹	قیام نظام خداوندی ہی تمام نیکیوں کا منبع ہے اس کے بغیر کوئی نیکی اپنا صحیح تمام حاصل نہیں کر سکتی
۴۰۰	قیام نظام خداوندی کے بعد دولت کا نجی ہاتھوں میں جمع کرنا بہت بڑا جرم ہوگا
۴۰۱	۳۷۔ جنت ارضی (قیام نظام خداوندی کے بعد جو میں نیکیاں نہ ہوں)
۴۰۲	
۴۰۳	
۴۰۴	
۴۰۵	
۴۰۶	
۴۰۷	
۴۰۸	
۴۰۹	
۴۱۰	
۴۱۱	
۴۱۲	
۴۱۳	
۴۱۴	
۴۱۵	
۴۱۶	
۴۱۷	
۴۱۸	
۴۱۹	
۴۲۰	
۴۲۱	
۴۲۲	
۴۲۳	
۴۲۴	
۴۲۵	
۴۲۶	
۴۲۷	
۴۲۸	
۴۲۹	
۴۳۰	
۴۳۱	
۴۳۲	
۴۳۳	
۴۳۴	
۴۳۵	
۴۳۶	
۴۳۷	
۴۳۸	
۴۳۹	
۴۴۰	
۴۴۱	
۴۴۲	
۴۴۳	
۴۴۴	
۴۴۵	
۴۴۶	
۴۴۷	
۴۴۸	
۴۴۹	
۴۵۰	
۴۵۱	
۴۵۲	
۴۵۳	
۴۵۴	
۴۵۵	
۴۵۶	
۴۵۷	
۴۵۸	
۴۵۹	
۴۶۰	
۴۶۱	
۴۶۲	
۴۶۳	
۴۶۴	
۴۶۵	
۴۶۶	
۴۶۷	
۴۶۸	
۴۶۹	
۴۷۰	
۴۷۱	
۴۷۲	
۴۷۳	
۴۷۴	
۴۷۵	
۴۷۶	
۴۷۷	
۴۷۸	
۴۷۹	
۴۸۰	
۴۸۱	
۴۸۲	
۴۸۳	
۴۸۴	
۴۸۵	
۴۸۶	
۴۸۷	
۴۸۸	
۴۸۹	
۴۹۰	
۴۹۱	
۴۹۲	
۴۹۳	
۴۹۴	
۴۹۵	
۴۹۶	
۴۹۷	
۴۹۸	
۴۹۹	
۵۰۰	

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	کائناتی قوتوں کی مدد
۳۹۸	۳۹۱	ہر کوئی دوسرے کی سلامتی کا خواہاں ہوگا
"	۳۹۲	سب لوگ یکساں اہمیت کے مالک ہوں گے
"	"	اعلیٰ معیار زندگی
۳۹۹	۳۹۳	لغویات سے پاک معاشرہ
"	"	سر بلندیاں و سرسبز زیاں
"	"	صاف دل
"	"	پاکباز و پاکیزہ خیال
"	"	پاکیزہ عقل و فراست
"	"	جنتی معاشرہ میں کوئی بے ہودہ بات، شور و شغب اور ہنگامہ آرائی نہیں ہوگی
۴۰۰	۳۹۴	اس معاشرہ میں لغویات اور جھوٹ نہیں ہوگا
"	"	اس معاشرہ میں لوگوں کے دل سے کینہ، عداوت اور مکرو فریب و غیر فکل جایتیں گے
۴۰۱	"	جنتی معاشرہ میں عورت
۴۰۲	"	عورت کی زندگی میں انقلاب
۴۰۳	"	زبانہ کی ہمسر
"	۳۹۵	مرد کی رفاقت میں برابر کی ساتھی
۴۰۴	"	عورت
"	"	بقاوت و مرجان کی طرح خوبصورت و خوب سیرت
۴۰۵	"	حسن صورت و حسن سیرت سے فرنی
"	"	پاکدامن اور شرافت کی پیکر
"	۳۹۶	عزت و عصمت کی پیکر
"	"	تشکیل معاشرہ میں مرد و عورت شانہ بشانہ کام کریں گے
۴۰۶	"	یہ لوگ اس کی پڑاؤ نہیں کرتے کہ دوسرے ان کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں۔
"	"	اللہ کا شکر ادا کریں گے
"	۳۹۷	اور یہ سب کچھ لوگوں کی اپنی جدوجہد کا نتیجہ ہوگا
"	"	
یہ سب تمہاری اپنی محنت کا پھل ہے		
اللہ ان کا رفیق بن جاتا ہے		
اس پاکیزہ ماحول میں افراد معاشرہ کے اندر خدائی صفات پیدا ہوتی جائیں گی		
اور جب تک یہ معاشرہ قوانین خداوندی کی بنیادوں پر		
استوار رہے گا اسی طرح پھل دیتا جائے گا		
یہ ضابطہ حیات اس اللہ کا دیا ہوا ہے جو اپنے بندوں		
کے تمام تقاضوں سے باخبر ہے		
ارتقاء		
صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی		
ارتقائی منازل		
جنت سے بھی آگے کی التجا		
۳۸۔ ایمان۔ مومن		
ایمان کی کسوٹی		
ایمان کا ثبوت عمل سے		
ایمان کی وضاحت		
نظام خداوندی کو عملاً قائم کرنا ہی تکمیل ایمان ہے		
اللہ کے ہاں بلندی مدارج کا معیار		
اہل ایمان		
اہل ایمان کے لیے میدانِ عمل		
اہل ایمان معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کر کے سچی ناہمواریوں		
کو دور کر دیتے ہیں		
مومن کے مال میں حق ہوتا ہے سائل و محروم کا		
مومن اپنا مال اور توانائیاں دوسروں کی پُرورش کے لیے		
وقف کر دیتا ہے خوشحالی میں بھی اور بدحالی میں بھی		
مومن اپنی ضروریات پر دوسروں کی ضروریات کو ترجیح دیتا ہے		
مومن دوسروں کے لیے جتنا کچھ دے سکتا ہے دیتا چلا جاتا ہے		

صفحہ نمبر		صفحہ نمبر	
۴۱۴	اللہ نے اپنے آپ پر فرض قرار دے لیا ہے مومن کی مدد کو	۴۰۷	مومن جھٹا
"	اللہ نے اپنے آپ پر واجب قرار دے لیا ہے مومن کی حفاظت کو	"	مومن دوسروں کی بھلائی کے کاموں میں سبقت لے جانے کی کوشش کرتا ہے
"	اللہ کی رحمت مومن کے قریب ہو جاتی ہے	"	اہل ایمان دوسروں کے لیے سب کچھ کرنے کے بعد ان سے شکریہ کے متمنی بھی نہیں ہوتے
۴۱۵	مومن پر کافر غالب نہیں آ سکتا	۴۰۸	اہل ایمان ایسا نظام قائم کرتے ہیں کہ اللہ کا دیا ہوا رزق اس کی مخلوق کے لیے عام ہو جاتا ہے
"	اللہ کی مدد مومن کے شامل حال ہوتی ہے	"	اہل ایمان اپنی توانائیاں بے مقصد اور بے نتیجہ کاموں میں ضائع نہیں کرتے
"	اقوام عالم میں مومن کی حیثیت	"	مومن اپنے دعویٰ ایمان کو عمل سے سچ کر دکھاتا ہے
"	مومنین کو جب تمکین فی الارض حاصل ہو جاتا ہے	۴۰۹	مومن کا کردار
"	نظام خداوندی اور مومن	"	اہل ایمان دوسروں کا تسخر نہیں اڑاتے
۴۱۶	نظام خداوندی اور مومن کے درمیان معاہدہ	۴۱۰	مومن پُر لغو مجلسوں میں بیٹھتا ہی نہیں
"	معاہدہ کی پختگی	"	مومن اپنے تزکیہ نفس کی ڈینگیں نہیں مارتا
۴۱۷	قیام نظام خداوندی کی راہ میں آنے والی مشکلات اور ان کے مقابلہ میں مومن کی استقامت	"	مومن کی آرزو
"	اللہ کے دیے ہوئے ضابطہ حیات میں انسانی معاشرہ کی تمام بیماریوں کا علاج موجود ہے	"	مومن دنیا میں عدل و انصاف کا محافظ و نگراں ہوتا ہے
۴۱۸	نظام خداوندی کے نتیجہ میں جنت ارضی و جنت ابدی حاصل ہوتی ہے۔	۴۱۱	مومن دشمن سے بھی عدل کرتا ہے
"	مومن آپس میں ابریشم کی طرح نرم اور باطل کے مقابلہ میں چٹان کی طرح سخت ہوتے ہیں	"	نوع انسان کے اعمال و حقوق کی نگراں مرکزی حیثیت کی حامل جماعت
"	نظام خداوندی کا لایا ہوا ذہنی انقلاب	۴۱۲	ایسی انقلابی جماعت جو پوری انسانیت کی فلاح کے لیے اٹھ کھڑی ہوتی ہے
۴۱۹	نظام خداوندی مومن کو جہالت کے اندھیروں سے نکال کر علم کی روشنیوں میں لے آتا ہے	"	مومن کا عمل
"	اہل ایمان نظام خداوندی کو جو بڑی انداز سے چلاتے ہیں	"	مومن کردار کا فازی ہوتا ہے گفار کا نہیں
۴۲۰	قیام نظام خداوندی میں مومن خواہش و مرشائہ بسانہ کام کرتے ہیں	۴۱۳	مومن محض شاعری نہیں کرتا بلکہ معاشرہ میں ایسا انقلاب لاتا ہے کہ ظالم اپنے انجام کو پہنچے
"	مومن اپنا دفاع تو کرتے ہیں لیکن کسی پریادتی نہیں کرتے	"	اللہ کا قانون مومن کے ساتھ ہوتا ہے
۴۲۱	اللہ مومن کے قریب ہوتا ہے	"	مومن اللہ کے اقتدار کے ساتھ کسی اور کے اقتدار کو تسلیم نہیں کرتا
"	اللہ اہل ایمان کا رفیق و مددگار بن جاتا ہے۔	۴۱۴	مومن کی پارٹی "حزب اللہ" ہے

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر
۴۲۹	۴۲۱
کتاب اللہ پر ایمان علم بصیرت کی رک سے ہی لایا جاسکتا ہے	اللہ کی رحمتوں کے صحیح امین دار
"	۴۲۲
اہل ایمان قوانین خداوندی پر بھی اندھوں اور بہروں	نظام خداوندی اور مومن کا تعلق
"	"
کی طرح گھر نہیں پڑتے	مومن اللہ کے قوانین کی پناہ میں رہتا ہے
"	"
روایتی مسلمان اور مومن میں فرق	مومنین کے ذہن اللہ کے قوانین سے منتر ہوتے ہیں
۴۳۰	۴۲۳
آدمے ایمان اور آدمے کفر کا نتیجہ دنیا میں ذلت و خواری	مومنین کو اللہ کے قوانین سے قلبی و ذہنی ایمان حاصل
"	ہوتا ہے
اور آخرت میں عذاب شدید	ایمان کی قوت
"	"
اقرار ایمان کے باوجود جو لوگ مومن نہیں	قیام نظام خداوندی کی جدوجہد میں مارے جانے والوں
"	"
اللہ کو ماننے کے باوجود مشرک کے مشرک	کو حیات جاوید مل جاتی ہے
۴۳۱	۴۲۴
جو لوگ دعویٰ ایمان کے باوجود اپنا نظام حیات خود ساختہ	ایمان اور عمل صالح کا نتیجہ
قوانین پر قائم کرتے ہیں	مومن کو صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی مل جاتی ہے
"	"
ان لوگوں سے خبردار رہو جو ایمان کے بعد کفر کی طرف پھر گئے	مومن اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا
"	"
اجر قوانین خداوندی کی پیروی کا ملتا ہے کسی گروہ بندی	اللہ ایمان والوں کا اجر بھی ضائع نہیں کرتا
سے منسلک ہونے کا نہیں	اہل ایمان کی آرزوئیں اور عمل
۴۳۲	۴۲۵
کنارے پر کھڑے ہو کر قوانین خداوندی کی اطاعت کرنا	مومن سے اگر کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو فوراً اللہ کے
خسائے کا سودا ہے	قانون کی پناہ میں آنے کی کوشش کرتا ہے
"	"
ایمان کے منفع بخش ہونے کی شرط	مومن غیب کی حقیقتوں پر بھی یقین رکھتا ہے
"	"
قیام نظام خداوندی سے زیادہ کسی چیز کو بھی عزیز نہ رکھو	اللہ کے قوانین کی اس طرح پیروی کرو جس طرح
۴۳۳	۴۲۶
اے اہل ایمان اگر تم دین سے پھر گئے تو کوئی اور قوم	پیروی کرنے کا حق ہے
تمہارا مقام حاصل کر لے گی	"
"	"
جن کے یکے کرائے پر پانی پھر جاتا ہے	کتاب اللہ کی پیروی کرنا ہی اس پر ایمان کہلاتا ہے
"	"
تو کیا تم لوگ زبانی جمع خرچ سے اللہ کو اپنی دینداری	پلوے کے پلوے نظام خداوندی کو قبول کرنا ایمان کہلاتا ہے
بتانا چاہتے ہو؟	تاریخ کی شہادت
۴۳۵	۴۲۷
اے اہل ایمان اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو	ایمان کے مقابلہ میں کفر ٹھہر نہیں سکتا
غلط نظاموں کی بھڑکائی ہوئی آگ سے بچاؤ	اہل ایمان کی قوت
"	"
اپنے ایمان کو ظلم سے آلودہ نہ ہونے دو	دین و ایمان میں کوئی زبردستی نہیں
"	"
ایمان کے ساتھ کفر شامل کرنے کا نتیجہ	جس کا جی چلے قبول کر لے جس کا جی چاہے انکار کر دے
"	۴۲۸
زمین و آسمان کی برکتوں کے دروازے کھل سکتے ہیں	"
"	"
نظام خداوندی کے ذریعے اقوامِ مردہ کو بھی حیات نو	دعوت ایمان علیٰ وجہ بصیرت ہوگی
۴۳۶	"
	ایمان اور عقل و فکر کا تعلق

مل سکتی ہے اگر وہ عقل و فکر سے کام لیں

۳۹۔ کفر اور کافر

اپنی خود ساختہ شریعت کو اللہ سے منسوب کرنے والے

ظالم اور کافر

اللہ کے دین میں بیچ و خم پیدا کر نیوالے کافر و ظالم
اللہ کی دی ہوئی نعمت کو کفر میں تبدیل کر دینے والے ظالم
ذہن انسانی کی تراشیدہ شریعت کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں
یہ تو کفر ہے

اپنے کفر پر پردہ ڈالنے کے لیے اللہ کے نام پر جھوٹ گھڑنے والے لوگ
پکے کافر

نظام خداوندی کے بارے میں بیکار جھگڑنے نکالنے والے لوگ
قرآن کا نام لے کر باطل کا نظام قائم کرنے والے کافر
قرآن کی مطابق نظام حکومت قائم نہ کر نیوالے ہی تو کافر ہیں
نوع انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام نہ کرنے والے
کفر میں مبتلا ہیں

قوانین خداوندی سے پہلو تہی کرنے والے ظالم اور کافر
اللہ کے دیے ہوئے ضابطہ قوانین کے کسی حصہ پر بھی عمل
جوڑ دینا کفر ہے

روٹونے اور گڈے تعویذ کفر ہے
ازادیا ہوا مال اس کی راہ میں خرچ نہ کرنا کفر ہے
اور ناشی خیرات بھی کفر ہے

نصالی طبقہ کے لوگ ہمیشہ کفر کی روش پسند کرتے ہیں
دار اندہ استحصالی نظام کفر ہے

دراہل کفر کے مال و اولاد کی کثرت پر تعجب نہ کرو
بہتر نہ نظام میں لوٹ کھسوٹ اور اس کا نتیجہ

کافرانہ روش کا نتیجہ پریشانیوں کی آگ میں جلا ہے
کافرانہ روش کے نتیجہ میں آئیوالے عذاب سے دنیا جہاں

کی دولت دے کر بھی چٹکارا حاصل نہیں ہو سکے گا
کافرانہ طرز زندگی حیوانی سطح کا طرز زندگی ہے

تاریخ کی شہادت

اُمتِ سوختہ بخت جس نے ایمان کے بعد کفر کی روش
اختیار کر لی

ایمان کے بعد کفر کی روش اختیار کرنے والے رویہ لوگ
جنتی معاشرہ کی بہاریں قوانین خداوندی سے بنی قائم
رہتی ہیں اور انکی خلاف ورزی سے خزاں آجاتی ہے
قوانین خداوندی کی خلاف ورزی کر نیوالوں پر اسکی وبال پڑتا ہے
قوانین خداوندی سے منہ موڑنے والے زندگی کی مشکلات
اور عذابوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں

وقفہ ہملت میں عارضی منادات سے غلطی میں پڑ جوتے لوگ
باطل نظاموں پر چلنے والے لوگ عارضی منادات اور
وقفہ ہملت سے کسی منالہ میں نہ پڑ جائیں
یاد رکھو تمہارے ایک ایک عمل کا نتیجہ تمہارے سامنے آ رہا ہے
کیا تم عقل و فکر سے کام نہیں لو گے

صرف دنیاوی مناد کے پیچھے نہ بھاگو نظام خداوندی
تمہاری دنیا بھی سنوارے گا اور آخرت بھی
کفر کی روش اختیار کرنے والوں کی دنیا بھی خراب ہوتی
ہے اور آخرت بھی

کفر سے منافقت مت کرو
کافروں اور منافقوں کی اطاعت مت دے
گٹے ہوئے دشمن

جنہوں نے اللہ کے دین کو بے معنی رسوم میں تبدیل
کر لیا ان کے ساتھ رفاقت کے تعلقات مت رکھو
غیر خدائی نظاموں کو پسند کرنے والوں کے ساتھ رفاقت
کے تعلقات مت رکھو

منافقین نظام خداوندی کے ساتھ رفاقت کے تعلقات

[illegible]

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر
۴۷۲	حضرت مسیح کی وضاحت
"	اہل کتاب کو دعوت
"	اللہ کے قوانین کے ساتھ دوسرے قوانین کو شریک کرنے
۴۷۳	والوں سے کنارہ کشی اختیار کر لو
"	بہر حال شرک کو بھی زبردستی دکنے کی اجازت نہیں
"	اللہ کو ماننے کے باوجود مشرک
"	شرک ظلم عظیم ہے
"	جن ظالموں پر جنت حرام ہو جاتی ہے
۴۷۴	۳۱۔ منافقت
۴۷۵	زبانی زبانی ایمان کا دعویٰ
"	ڈالوا ڈول
"	اہل ایمان کو دھوکا
۴۷۶	اللہ کو دھوکا
"	اپنی ذات سے فریب
"	مفاد پرست
۴۷۷	نفسیاتی مریض
"	یہ لوگ جو کچھ زبان سے کہتے ہیں وہ ان کے دل میں نہیں ہوتا
"	ان کا ظاہر ہی ظاہر ہے، اندر سے دیکھ کر وہ بکڑی
"	کی مانند کھوکھلے ہیں
۴۷۸	انہوں نے اللہ کے قوانین کو فروخت کر دیا ہے
"	ان کی مسجدیں
"	ان کے علاؤ پیر
۴۷۹	مذہبی پیشواؤں کی منافقت اور ان کے متبعین کی جہالت
۴۸۰	منافق لوگ مجلس لوگوں کو بنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں
"	ان کے کثرت مال و اولاد بہرہ بہت نہ کرو
"	انہیں اگر دنیا میں اقتدار مل جائے تو ایک سرے سے
"	دوسرے سرے تک فساد پیا کر دیں۔
۴۸۱	انہیں اپنا دشمن سمجھو اور ان سے محتاط رہو
"	یہ اللہ کے قانون مکافات سے بچ نہیں سکتے
"	انہوں نے اللہ کا ساتھ چھوڑ دیا تو اللہ نے ان کا ساتھ چھوڑ دیا
۴۸۲	ان سے معاشرتی تعلقات منقطع کر لو
"	منافقین کے بارے میں دو رائیں نہ رکھو
"	منافقین کے ساتھ رفاقت کے تعلقات قائم نہ کرو
۴۸۳	اگر یہ معاشرہ میں فتنہ پیدا کریں تو انہیں گرفتار کر لو
"	ایسی بات زبان سے مت نکالو جسے تم عمل سے پورا نہیں کرتے
"	منافقین آخرت میں نور ایمان کھیلے ترسیں گے
۴۸۴	جہنم کے سب سے نچلے درجہ میں
۴۸۵	۳۲۔ قوموں کی ہلاکت اور زوال
۴۸۶	قوموں کے عروج و زوال کی بنیاد وہ نظریہ زندگی ہوتا
"	ہے جس کے مطابق وہ زندگی بسر کرتی ہیں
"	اللہ چاہتا ہے کہ زندہ رہنے والی قومیں بھی مکمل دلیل کے ساتھ
"	زندہ رہیں اور ہلاک ہونی والی بھی دلیل کے ساتھ ہلاک ہوں
۴۸۷	اللہ ایسا نہیں کہ قوموں کو ظلم اور دھاندلی سے زوال کی
"	طرف لے جائے
"	اللہ اس وقت تک کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب
"	تک کہ وہ خود اپنے اندر تبدیلی پیدا نہ کرے
"	اور اللہ کا نظام کسی خاص قوم کا محتاج نہیں ہوتا
۴۸۸	قوموں کے لہجہ زوال مناسبت کرنے کے لیے تاریخ کا مطالعہ کرو
"	تاریخ عالم سے مجرم قوموں کا حال پوچھو
۴۸۹	غلط نظام زندگی کے باعث ہلاکت
"	مفاد عابد کے پیچھے بھاگنے والی قوموں کی ہلاکت
"	ظالم قوموں کی ہلاکت
۴۹۰	ظلم اور مہمندی کے نتیجے میں ہلاک ہونے والی قومیں
"	ظالمانہ روش کے باعث ہلاکت

صفحہ نمبر		صفحہ نمبر	
۴۹۶	تمہارے ذمے ایک عظیم فریضہ کیا گیا تھا	۴۹۱	ظلم ہی قوموں کی ہلاکت کا سبب ہوتا ہے
۴۹۷	لیکن تم نے اللہ کے لیے ہوئے دین کو کفر میں بدل ڈالا	"	سرکاریہ دارانہ ذہنیت اور مفاد پرستی وجہ زوال و ہلاکت
"	اور ہدایت کے بدلے گمراہی خرید لی	"	جرائیم میں ملوث اقوام ہلاکت میں پڑ جاتی ہیں
۴۹۸	اللہ تمہیں ارتقائی منازل طے کرانا چاہتا تھا لیکن تم پستیوں	"	سرکشی و حدود فراموشی ہلاکت کا سبب
	سے جھپٹ کر رہ گئے	۴۹۲	نظام خداوندی کی حد سے باہر نکل جانے کا نتیجہ ہلاکت
۴۹۹	اور اپنے آپ کو خدائے میں ڈال دیا	"	اگر نظام خداوندی سے روگردانی کرو گے تو اپنا مقام
"	اولین حامل قرآن قوم سے اس تارکِ امتِ ان قوم		کھو بیٹھو گے
	کا کیا تعلق	"	معاشرہ میں حسن و توازن قائم نہ کرنے والی قومیں ہلاک
۵۰۰	نئی سے ان کا رشتہ ٹوٹ گیا		ہو جاتی ہیں
"	ان سے قطع تعلق کر لو لیکن قرآنی تعلیمات بہر حال ان	۴۹۳	مادی نظریہ حیات کی بنیاد علم پر نہیں ہے
	کے سامنے پیش کرتے رہو	"	قوموں پر زوال بتدیکچ آتا ہے
"	ذلتوں کے مارے یہ لوگ	"	قوموں کی ہلاکت میں وقفہ مہلت
۵۰۱	ان کی تو بہ بے کار	۴۹۴	قوموں پر ہلاکت اس وقت آتی ہے جب ان میں صلاحیت
"	ان کی دعائیں بے نتیجہ		باقی نہیں رہتی
۵۰۲	ان کی نذر نیازیں، فدیے اور خیراتیں نامقبول	"	اور پھر ظالم قومیں خس و خاشاک کی طرح پامال ہو
"	اور بازارِ فریبی کی گنجائش		جاتی ہیں
"	پلٹ آؤ کہ نظام خداوندی کی آغوشِ رحمت و حفاظت	۴۹۵	
	تو کھلی ہے۔	۴۹۶	
			۴۳۔ اور مسلمانوں کا زوال
			پھر ہم نے تمہیں ان کا جانشین بنایا تاکہ دیکھیں کہ تم
			کیسے کام کرتے ہو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَحْدَتِ الْاِنْسَانِیَّتِ

انسان کی ابتدائی زندگی کا نقشہ یہ تھا کہ اس کی ضروریات بہت محدود تھیں اور سامانِ زیست کی بڑی فراوانی تھی اس لیے ان میں باہمی تصادم تھا نہ نزاحم، اختلاف تھا نہ افتراق تمام انسان ایک برادری کی طرح رہتے تھے لہذا اس پر آشوب و پرسکون معاشرہ کو جنت کہا گیا۔

انسان سے کہا گیا کہ اگر تم نے انفرادی مفاد پرستیوں میں پڑ کر باہمی اختلاف و افتراق شروع کر دیا تو یہ جنتی زندگی تم سے چھین جائے گی اور تم زندگی کے بلند مقاصد تو ایک طرف سامانِ زیست کے حصول میں بھی جانکاہ مشقتوں میں پڑ جاؤ گے انسان نے جب تمدنی اور اجتماعی زندگی بسر کرنا شروع کی تو اس کا آغاز خاندان اور قبیلہ سے ہوا۔ چنانچہ ایک خاندان اور خاندان سے آگے بڑھ کر ایک قبیلہ کے افراد ایک وحدت قرار پا گئے۔ جن میں جبرِ جامعیت خون کا رشتہ یا نسبیت تعلق تھا۔

پھر جب مختلف گروہوں میں باہمی مفادات کا تصادم ہوا تو ایک گروہ دوسرے گروہ کا دشمن بن گیا۔ اس طرح ایک قبیلہ کے افراد میں باہمی عصبیت اور دوسرے قبیلہ کے خلاف نفرت اور عداوت کے جذبات پیدا ہو گئے اور یوں انسانی وحدت مختلف ٹکڑوں میں تقسیم ہو کر پارہ پارہ ہو گئی۔

دورِ حاضر میں اس کے اندر یہ اضافہ ہوا کہ اب ایک نسل کے بجائے ایک وطن کی حدود میں رہنے والے افراد کو ایک قوم قرار دے دیا جاتا ہے اور اسے قومیت یا نیشنلزم کہتے ہیں۔

قرآن حکیم پوری نوعِ انسان کو بلا لحاظِ نسل، زبان اور وطن ایک برادری کے افراد قرار دیتا ہے اور اس پوری انسانی برادری کے لیے ایک واحد نظریہ حیات یا آئیڈیالوجی دیتا ہے جس کا تعلق کسی خاص قوم یا وطن یا فرد سے نہیں، یہ آئیڈیالوجی پوری انسانیت کے پروردگار اللہ کی طرف سے دی گئی ہے لہذا اس پر پوری انسانیت کا یکساں حق ہے۔

اللہ چاہتا ہے کہ اس آئیڈیالوجی کے ذریعہ سے پوری انسانیت کو پھر سے ایک واحد برادری اور واحد قوم میں تبدیل کر دیا جائے تاکہ انسانی معاشرہ پھر سے جنت میں تبدیل ہو سکے۔

انسانی پیدائش کی ابتداء انسانیت سے ہوئی

انسانی پیدائش کی ابتداء واحد جبرئیلہ زندگی سے کی گئی
 انسان بعد یہ جبرئیلہ دو حصوں میں تقسیم ہو گیا جس سے
 نر و مادہ کی تقسیم وجود میں آئی اور یوں نر و مادہ کے اختلاط
 سے کرہ ارض پر کثیر آبادی پھیلا دی جو مردوں اور عورتوں پر مشتمل ہے۔

خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ
 وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجًا
 وَبَثَّ مِنْهُمَا
 رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۝ ۳۴

اللہ نے تمام بنی آدم کو یکساں قابلِ عزت بنایا ہے

ہم نے یکساں طور پر قابلِ عزت بنایا
 تمام بنی نوع انسان کو
 اور اسے خشکیوں و تریوں پر تسلط دیا
 اور اپنے پاس سے خوشگوار سامانِ رزق دیا
 اور اکثر مخلوقات پر فضیلت دی
 نہایت ہی نمایاں فضیلت۔

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا
 بَنِي آدَمَ
 وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْوُجُوهِ
 وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الصَّيِّتِ
 وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ
 خَلَقْنَا تَفْضِيلًا ۝ ۱۷

ابتداءً تمام انسان ایک قوم اور ایک برادری کی حیثیت سے رہتے تھے

ابتداءً تمام انسان
 ایک قوم اور ایک برادری کی حیثیت سے رہتے تھے۔
 پھر انفرادی مفاد پرستیوں نے ان میں اختلافات پیدا کر دیے

وَمَا كَانَ النَّاسُ
 إِلَّا أُمَّةً وَاحِدَةً
 فَاخْتَلَفُوا ۝ ۱۹

ابتدائی معاشرے میں وحدتِ انسانیت انسان کو سامانِ نیست کی طرف سے فکر کر دیتا تھا

انسان کے ابتدائی جنتی معاشرہ میں
 اسے نہ تو بھوک کی فکر سٹاتی تھی نہ لباس کی
 نہ پیاس کا خوف تھا۔
 نہ موسموں کی شدت کا۔

إِنَّ لَكَ الْآ
 تَجُوعَ فِيهَا وَلَا تَعْرَى
 وَأَنْتَ لَا تَظْمَأُ فِيهَا
 وَلَا تَصْفَى ۝ ۲۰

اُس معاشرے میں ہر کوئی جہاں سے چاہے کھاپی سکتا تھا

وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ
وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ
وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا
حَيْثُ شِئْتُمَا
وَلَا تَقْرَبَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ
فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ ○ ۲۵

انسان سے کہا گیا کہ تم باہمی رفاقت
اور ہم آہنگی سے اس جنتی معاشرہ میں رہو
اور فراغت سے کھاؤ پیو
جہاں سے جی چاہے
لیکن انفرادی مفادپرستیوں کے اختلافات سے بچنا
ورنہ ظالموں میں شمار ہونے لگو گے۔

ملا کر نئے تو انسان کے سامنے تسلیمِ خم کر دیا لیکن اس کے اپنے مفاد پرستانہ جذبات اس کے آگے نہ جھکے

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَكَةِ
السَّجْدَ وَالْإِدَّةَ
فَسَجَدُوا
إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَى ○
فَقُلْنَا يَا آدَمُ إِنَّ هَذَا
عَدُوٌّ لَكَ وَلِزَوْجِكَ
فَلَا يُخْرِجَنَّكَمَا مِنَ الْجَنَّةِ
فَتَكُونَا مِنَ الْخٰسِرِينَ ○ ۲۶-۲۷

ہم نے کائناتی قوتوں کو حکم دیا کہ وہ
انسان کی مطیع و فرمانبردار بن جائیں
لیذا انہوں نے انسان کے سامنے تسلیمِ خم کر دیا
لیکن اس کے اپنے مفاد پرستانہ جذبات نے سرکشی کی
لہذا انسان سے کہہ دیا گیا کہ بلاشبہ انفرادی مفاد پرستیاں
تم سب رفقاء کی دشمن ہیں
خیال رکھو کہ یہ تمہیں کہیں اس جنتی زندگی سے محروم نہ کر دیں
اور تم مشکوک و مشکبہتوں میں مبتلا نہ ہو جاؤ۔

قومیں اور قبیلے تمہارے لیے وجہِ عزت و شرف بنائیں

يَا أَيُّهَا النَّاسُ
إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى
وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ
لِتَعْرِفُوا نَسَبَكُمْ

اے بنی نوعِ انسان
تمہاری اولین تخلیق ایک مذکر اور ایک مؤنث کے اختلاط سے ہوئی
لہذا قومیں اور قبیلے تمہارے لیے وجہِ عزت و افتخار نہیں

لِتَعَارَفُوا

إِنْ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ

أَتَقَرُّكُمْ ۝ ۴۹

یہ تو محض تمہارے تعارف کا ذریعہ ہیں
دیکھو اللہ کے نزدیک قابلِ عزت وہ ہے
جو قوانینِ خداوندی کی پیروی کرتا ہے۔

اللہ نے انسانی رشتوں کو جوڑنے کا حکم دیا ہے۔ ایسا نہ کرنے سے خوفناک نتائج نکلتے ہیں

الَّذِينَ يُؤْفُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ

وَلَا يَنْقُضُونَ الْمِيثَاقَ

وَالَّذِينَ يَصِلُونَ

فَأَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ

وَيُخْشَوْنَ رَبَّهُمْ

وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ ۝ ۲۰-۲۱

جو لوگ اللہ سے کیے ہوئے عہد کو پورا کرتے ہیں
اور اپنے اقرار کو کبھی نہیں توڑتے
اور ان انسانی رشتوں کو جوڑنے کی کوشش کرتے ہیں
جن کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے
وہ اللہ کے قانونِ مکافات سے ڈرتے ہیں کہ
اگر ایسا نہ کیا گیا تو اس کے خوفناک نتائج نکلیں گے۔

انسانی رشتوں کو کاٹ دینے والے لوگ خسارے میں رہتے ہیں

الَّذِينَ يَنْقُضُونَ

عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ

وَيَقْطَعُونَ مَا

أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ

وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ

أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝ ۲۲

جو لوگ رلوبیتِ عالمینی کی رو سے عائد ذمہ داریوں کو ریزہ کر دیتے ہیں
اور نظامِ خداوندی سے باندھے ہوئے عہد کو توڑ دیتے ہیں
اور ان انسانی رشتوں کو کاٹ دیتے ہیں
جنہیں اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے
اور اس طرح دنیا میں فساد برپا کر دیتے ہیں
یہی لوگ خسارہ میں رہنے والے ہیں۔

مفاد پرستانہ جذبات نے انسان کج مال و اولاد کے ذریعے حیاتِ جاوید کا تصور دیا

فَوَسَّسَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ

لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُورِيَ

عَنْهُمَا مِنْ سَوَائِهِ

انسان کے سرکش جذبات نے اس کے دل میں وسوسے پیدا کرنے شروع
کر دیے تاکہ ان کے اندر پنہاں خواہشات و جذبات کو ابھار کر
معاشرہ میں ناہمواریاں و ناخوشگواریاں پیدا کر دیں۔

وَقَالَ مَا تَهْكُمَارِجًا

عَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ

إِلَّا أَنْ تَكُونَا مَلَائِكِينَ

أَوْ تَكُونَا مِنَ الْخَالِدِينَ

وَقَاسَمَهُمَا إِنِّي

لَكُمَا لَئِنِ اتَّصَحَّيْنِ ۝ ۲۱-۲۲

انسان کے اندر کے اس ابلیس نے اس کے کان میں یہ افسوس بھونکا کہ اللہ نے جو ایک عالمگیر برادری بن کر رہنے کی تاکید کی ہے تو اس سے اس کا مقصد یہ ہے کہ تم کہیں فرشتے نہ بن جاؤ یا اپنے مال و اولاد کے ذریعہ سے حیاتِ جاوید حاصل نہ کر سکو ہر انسان کے اس قسم کے جذبات اسے اپنی خیر خواہی کا یقین دلاتے ہیں کہ اس کا فائدہ ان کی پیروی میں ہی ہے۔

پھر انسان مفاد پرستانہ جذباتِ غالب آگئے

فَازَلَهُمَا الشَّيْطَانُ عَنْهَا

فَاخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيهِ

وَقُلْنَا اهْبِطُوا

بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۝ ۲۳

پھر انسان پر انفرادی مفاد پرستیوں کے جذباتِ غالب آ گئے۔ لہذا ان سے وہ جنتی زندگی چھین گئی۔ انسان اس بلند مقام سے گر کر گروہوں میں بٹ گیا اور ہر گروہ دوسرے کا دشمن بن گیا۔ ان میں مفاد خویش کی پھیریں عامل ہو گئیں۔

انسان نے اپنے آپ کو وحدتِ انسانی کے بلند مقام سے گرا لیا

قَالَ اهْبِطُوا

بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ

عَدُوٌّ

وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ

وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ ۝ ۲۴

انسان سے کہا گیا تم نے اپنے آپ کو وحدتِ انسانی کے مقامِ بلند سے گرا لیا اب تمہاری مفاد پرستیاں تمہیں گروہوں میں بانٹ دیں گی۔ اور ایک گروہ دوسرے گروہ کا دشمن ہو جائے گا بہر حال تم نے ایک مدت تک دنیا میں رہنا ہے اور سامانِ زینت سے ہر ایک نے فائدہ اٹھانا ہے۔

اور جب مفاد پرستانہ روش کے نتائج نکلتے تو انسان پریشان ہو گیا

قَالَ رَبَّنَا

ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا

وَأِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا

انسان کو جب اپنی غلطی کا احساس ہوا تو پکار اٹھا پروردگار ہم نے اپنے آپ پر ظلم کر لیا ہے اب ہمیں اگر آپ کے قانون کا تحفظ حاصل نہ ہوا

وَتَرْحَمَنَا

لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ○ ۲۳

اور آپ کی رحمت ہمیں نہ ملے
تو ہم تباہ و برباد ہو جائیں گے۔

انسان کیلئے راہِ نمائی کا انتظام

يٰبَنِي آدَمَ

إِنَّمَا أَنَا بَيِّنَاتٌ رُّسُلٌ مِّنكُمْ

يَقُصُّونَ عَلَيْكُمُ آيَاتِي

فَمَنِ اتَّبَعَ

وَأَصْلَحَ

فَلَاحِزٌ عَلَيْهِمُ

وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ○ ۲۵

انسان سے کہا گیا اب تمہاری رہنمائی کے لیے
ہمارے رسول آئیں گے جو تمہی میں سے ہوں گے
اور ہمارے قوانین تم تک پہنچائیں گے
لہذا جو لوگ ان قوانین کی پیروی کرتے ہوئے
اپنے معاشرہ کی اصلاح کر لیں گے
تو ان کے ہاں سے ہر طرح کا خوف ختم ہو جائے گا
اور کوئی پریشانی اور غم باقی نہیں رہے گا۔

انسانوں کے کہا جاتا کہ زندگی کی مشکلات سے بچنے کے لیے سب مل کر ہدایتِ خداوندی کی پیروی کرو

فَأَمَّا بَيِّنَاتٌ مِّنكُمْ

فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ

فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ

فَلَاحِزٌ

وَلَا يَشْقَى ○

وَمَن أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي

فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا ○ ۲۶

انسان سے کہا گیا ہماری طرف سے تمہیں
ہدایت و رہنمائی بذریعہ وحی ملتی رہے گی
پھر جو لوگ اس ہدایت کی پیروی کریں گے
تو وہ نہ گمراہ ہوں گے
اور نہ مشکلوں و مصیبتوں میں ہی پھنسیں گے
اور جو اس رہنمائی سے روگردانی کریں گے
تو ان کی معیشت تنگ ہو جائے گی۔

اور رسولوں کے کہا جاتا کہ وہ نوعِ انسان کے فرقوں اور گروہوں کے کالِ کردہ انسانیت کی طرف لائیں

وَأَنَّ هَذِهِ أُمَّتُكُمْ

أُمَّةً وَاحِدَةً

اور رسولوں سے کہا جاتا کہ پوری انسانیت تمہاری ہی قوم
افراد ہیں جو ایک اُمتِ واحدہ کی حیثیت رکھتے ہیں

وَإِنَّا رُبُّكُمْ

فَاتَّقُوا ۝ ۲۳

اور پوری انسانیت کا پرورش کرنے والا اللہ ہے
لہذا اس کے قوانین کی پیروی کرو۔

انبیاءِ کرامِ وحدتِ انسانی پیدا کر دیتے لیکن ان کے بعد ان کے نام لیوا پھر فرقوں اور گروہوں میں بٹ جاتے

فَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُمْ

بَيْنَهُمْ زُبُرًا

كُلٌّ حِزْبٌ بِمَا لَدَيْهِمْ

فِرْحُونٌ ۝ ۲۴

اور انبیاء کے بعد ان کے نام لیوا ان کی تعلیمات کو فرقوں و گروہوں میں بٹ جاتے
اور خود ساختہ شریعتیں بنا کر مختلف فرقوں میں بٹ جاتے
اور پھر ہر فرقہ اپنے مسلک پر
مطمن ہو کر بیٹھ جاتا۔

اللہ کا آخری پیغام قرآن جو پوری انسانیت کی طرف آیا

قرآن تمام نوعِ انسان کیلئے نازل ہوا

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ

الْبَيِّنَاتِ ۝ ۲۵

ہم نے یہ کتاب تمہاری طرف نازل کی
جو پوری نوعِ انسان کے لیے ہے۔

یہ روشن ضابطہ حیات تمام انسانوں کے لیے ہے

يَا أَيُّهَا النَّاسُ

قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ

مِّن رَّبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا

الْبُكْرَةَ نَزْرًا مُّبِينًا ۝ ۲۶

اے ہی نوعِ انسان

تمہارے پاس واضح دلائل آ گئے ہیں

تمہارے پڑ پڑکار کی جانب سے اور ہم نے تمہاری طرف

ایک واضح اور روشن ضابطہ حیات نازل کر دیا ہے۔

قرآن کے احکام و قوانین تمام نوعِ انسانی کے لیے ہیں

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ

فِي هَذَا الْقُرْآنِ ۝ ۲۷

ہم نے نوعِ انسان کی رہنمائی کے لیے

قرآن میں اپنے احکام و قوانین کو لٹا لٹا کر بیان کیا۔

قرآن ہر دور کے انسانوں کو خطراتِ زندگی سے خبردار کرنے کے لیے ہے

کس قدر فراوانیاں اور خوشگواریاں عطا کرنے والی ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر حق و باطل میں امتیاز کرنیوالی کتاب نازل کی جو ہر دور کے انسانوں کو خطراتِ زندگی سے خبردار کرتی ہے۔

تَبَارَكَ الَّذِي
نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ
لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ
نَذِيرًا ۝ ۲۵

یہ پوری نوعِ انسان کے لیے ہدایت

رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن کے نزول کی ابتدا ہوئی جو پوری نوعِ انسان کے لیے ہدایت ہے۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي
أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ
هُدًى لِلنَّاسِ ۝ ۱۸۵

ہر دور کے انسانوں کے لیے نصیحت

یہ ضابطہ حیات ہر دور کے انسانوں کی نصیحت کے لیے ہے۔

إِنْ هُوَ إِلَّا
ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ۝ ۱۸۶

یہ کتاب تمام انسانوں کو تاریکیوں سے نکالنے کیلئے آئی ہے

یہ کتاب ہم نے تمہاری طرف اس لیے نازل کی ہے کہ تم نوعِ انسان کو تاریکیوں سے نکال کر زندگی کی روشن راہوں کی طرف لے آؤ۔

كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ
لِيُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ
إِلَى النُّورِ ۝ ۱۳

تمام نوعِ انسان کے معاملات کے فیصلے اس کتاب کی روشنی کے جائیں

ہم نے تمہاری طرف یہ کتاب بھیجی اس لیے نازل کی ہے کہ تم نوعِ انسان کے معاملات کے فیصلے

إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ
لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ

يَسْأَلُكَ اللَّهُ ۝ ۱۵

اس علم کے مطابق کرو جو اللہ نے تمہیں اس کے ذریعے دیا ہے۔

اللہ کے آخری نبی جو پوری انسانیت کی طرف آئے

یہ رسول تمام انسانوں کی طرف آیا ہے

اے بنی نوع انسان

یہ رسول تمہارے پاس حق لے کر آ گیا ہے
تمہارے پروردگار کی جانب سے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ

قَدْ جَاءَكُمْ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ

مِنْ رَبِّكُمْ ۝ ۱۶

پوری نوع انسان کو بتا دو کہ میں تم سب کی طرف آیا ہوں

تمام نوع انسان کو پکار کر کہ دو کہ
میں اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں
تم سب کی طرف۔

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ

إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ

إِلَيْكُمْ جَمِيعًا ۝ ۱۷

بتا دو کہ میں تمام نوع انسان کو زندگی کی خطرات سے خبردار کرتے آیا ہوں

تمام نوع انسان سے کہ دو کہ
میں تم سب کی طرف آیا ہوں
زندگی کے خطرات سے صاف صاف خبردار کرنے کے لیے۔

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ

إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ

نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝ ۱۸

ہر دور کے انسانوں کی رحمت

ہم نے تمہیں رحمت بنا کر بھیجا ہے
ہر دور کے انسانوں کے لیے۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً

لِّلْعَالَمِينَ ۝ ۱۹

اللہ سب کا رب

سمو میں اس اللہ کے قوانین کی پناہ میں آتا ہوں

قُلْ أَعُوذُ

رَبِّ النَّاسِ

مَلِكِ النَّاسِ

إِلَهِ النَّاسِ ○ ۱۱۴/۳

جو بلوری نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کرنے والا ہے
اور جس کا غلبہ و اقتدار ہے بلوری نوعِ انسانی پر
اور وہی ہے جس کا قانونِ حفاظت تمام نوعِ انسان کو پناہ دے سکتا ہے۔

وہ تمام جہانوں کا پالنے والا ہے

الْحَمْدُ لِلَّهِ

رَبِّ الْعَالَمِينَ ○ ۱

تعریف ہے اس اللہ کی
جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

وہ مشرق و مغرب سب کا پروردگار ہے

رَبُّ الْمَشْرِقِ

وَالْمَغْرِبِ ○ ۲۶/۲۸

اللہ مشرق کا بھی پروردگار ہے
اور مغرب کا بھی۔



الاسلام

ماوہ : س ل م

یہ ماوہ بڑا جامع ہے اور اس سے جو الفاظ بنتے ہیں وہ وسیع المعانی ہیں بنیادی طور پر اس ماوہ کی مختلف شکلوں سے حسب ذیل معانی مرتب ہوتے ہیں :

- ۱۔ ہر قسم کے عیوب و نقائص سے پاک اور صاف ہو جانا اس طرح مکمل ہو جانا کہ اس میں کوئی کمی باقی نہ رہے
- ۲۔ ہر قسم کے خطرات و آفات و حوادث سے محفوظ رہنا، سلامتی حاصل کرنا اور دوسروں کو سلامتی عطا کرنا۔
- ۳۔ وہ ذرائع جن سے کوئی فرو نہایت حفاظت اور اطمینان سے بندگیوں تک پہنچ جاتے۔
- ۴۔ اطاعت، انقیاد، سپردگی، جھک جانا، تسلیم خم کر دینا۔
- ۵۔ اعتدال اور توازن کی راہ اختیار کرنا اور لغویت اور بیہودگی سے بچنا۔
- ۶۔ حُسن و خوشنمائی۔

کائنات میں ہر شے قانونِ خداوندی کے سامنے سجدہ ریز ہے۔ وہ ان قوانین کی پوری پوری اطاعت کرتی ہے اس سے ہر شے نشوونما پاتی ہوئی اپنی منزلِ مقصود تک پہنچ جاتی ہے یعنی جو کچھ اس نے بننا ہوتا ہے وہ کچھ بن جاتی ہے۔ لہذا نظام کائنات امن و سلامتی اور اعتدال و توازن کے ساتھ قائم ہے اس روش اور طریق کو جس پر یہ کائنات چل رہی ہے "اسلام" سے تعبیر کیا گیا ہے۔

جس طرح کائنات کی ہر شے کے لیے قوانینِ خداوندی متعین ہیں اسی طرح انسانی زندگی کے لیے بھی قوانین عطا کیے گئے ہیں اور اس ضابطہ قوانین کو اللہ تعالیٰ نے انبیاء سابقہ کو بھی اپنے اپنے وقتوں میں یہی قوانین دیئے گئے تھے لہذا ان کا طریق زندگی بھی اسلام ہی کہلاتا تھا اور اب یہ قوانین اپنی آخری شکل میں قرآن کریم کے اندر محفوظ ہیں اس لیے اب اسلام کے معنی ہیں قرآنی قوانین اور اصول کے مطابق عملاً زندگی بسر کرنا اور قرآن چونکہ پوری نوع انسان کی طرف نازل کیا گیا ہے لہذا الاسلام ایک بین الانسانی تنظیم کا نام ہوگا جس کا مقصد نوع انسان کے درمیان امن و سلامتی قائم کرنا اور ان کے لیے خوشحالی و خوشگواں لانا ہے۔

اور جہاں تک مسلمانوں کے خود ساختہ گروہی مذہب اسلام کا تعلق ہے تو اس کا قرآن کے دیئے ہوئے دین اسلام سے کوئی واسطہ نہیں قرآن کی رو سے تو مذہبی گروہ بندیاں سب کی سب بشرک کا درجہ رکھتی ہیں۔

اللہ کا دیا ہوا بین الانسانی "دین اسلام" اور لوگوں کا خود ساختہ گروہی "مذہب اسلام"

ایک بین الانسانی تنظیم کا نام "اسلام" رکھا گیا تھا، کسی مذہبی گروہ بندی کا نہیں

یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا
وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ
وَفَعَلُوا الْخَيْرَ
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ
وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ
حَقَّ جِهَادِهِ
هُوَ اجْتَبَاكُمْ
وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ
مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ
هُوَ سَمِعَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ
وَفِي هَذَا
لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ
وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ
فَاقِيمُوا الصَّلَاةَ
وَاتُوا الزَّكَاةَ ○ ۲۲ ۴۸-۴۹

اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
تم قوانینِ خداوندی کے سامنے جھکو اور انکی پوری پوری اطاعت کرو
اور اپنے پروردگار کی عبودیت و محکومیت اختیار کرو
اور ایسے کام کرو جن سے نوعِ انسان کا مہلا ہو
تاکہ تمہیں کامیابیاں و کامراناں نصیب ہوں
اور نظامِ خداوندی کے قیام و بقا کے لیے مسلسل جدوجہد کرتے رہو
جیسا کہ جدوجہد کرنے کا حق ہے۔
اس نے تمہیں اس منصبِ جلیلہ کے لیے منتخب کیا ہے
دیکھو نظامِ خداوندی نوعِ انسان کو تنگیوں و تکلیفوں سے نجات دلاتا ہے
جسے تمہارے موثر اعلیٰ ابراہیمؑ کے ہاتھوں قائم کیا گیا تھا
اور اس نظام کے قائم کرنیوالی تنظیم کا نام پہلے بھی اسلام رکھا گیا تھا
اور اب قرآن میں بھی اس کا یہی نام ہے
اس نظام کے عملی پروگرام میں رسول یا مرکزِ ملت اس تنظیم کا نگران ہوتا ہے
اور یہ تنظیم پوری نوعِ انسان کی نگرانی کرتی ہے
تاکہ دنیا بھر میں نظامِ خداوندی قائم ہو جائے
اور پوری نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام ہو سکے۔

اور انسانی معاشرہ میں گروہ بندیوں کی ممانعت کی گئی تھی

شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ
مَا وَصَّى بِهِ نُوحًا

جو نظامِ حیات ہم نے تمہارے لیے مقرر کیا ہے
وہی نظامِ حیات نوحؑ کے لیے بھی مقرر کیا گیا تھا

وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ

وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ

وَمُوسَى وَعِيسَى

أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ

وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ ۝ ۴۲

اور جو قوانین ہم نے تمہاری طرف وحی کیے ہیں
وہی قوانین ہم نے ابراہیم کو
اور موسیٰ و عیسیٰ کو بھی دیے تھے
اس تاکید کے ساتھ کہ اللہ کے تجویز کردہ نظام کو عملاً قائم کریں
اور نوع انسان میں تفرقہ پیدا کر کے اسے گروہوں میں نہ بانٹ دیں۔

ہر رسول اور ان کے ساتھیوں سے عہد لیا جاتا کہ وہ دوسرے رسولوں کی بھی ایمان لائیں گے

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ

لَمَّا آتَيْنَاكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ

تُوجَّاءُ كُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ

لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ

قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ

وَإِذَا أَخَذْتُكُمْ عَلَىٰ ذَلِكُمْ أَصْرِي

قَالُوا أَقْرَرْنَا

قَالَ فَاشْهَدُوا

وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ

فَمَنْ تَوَلَّىٰ بَعْدَ ذَلِكْ

فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ

أَفَعَزَّيْدُ بْنُ اللَّيْلِ يَبْغُونَ

وَلَهُ أَسْلَمُ مَنْ

فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

طَوْعًا وَكَرْهًا

وَالْيَهُ يَرْجَعُونَ ۝ ۴۳

تمام نبیوں سے یہ عہد لیا جاتا تھا کہ
آج ہم نے تمہیں کتاب اور حکمت و دانش سے نوازا ہے
کل اگر کوئی دوسرا رسول تمہاری اس تعلیم کی تصدیق کرتا ہوا آئے
تو تم نے اس پر ایمان لانا ہو گا اور اس کی مدد کرنی ہو گی۔
اس کے بعد ان سے پوچھا جاتا کہ کیا تم اس کا اقرار کرتے ہو
اور اس پر میری طرف سے عہد کی ہماری ذمہ داری اٹھاتے ہو
وہ کہتے کہ ہاں ہم اقرار کرتے ہیں
ان سے کہا جاتا کہ اچھا اس پر گواہ رہو
اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں
اس کے بعد جو اپنے عہد سے پھر جائے
تو وہ اس تسلیم کے دائرہ سے باہر نکل جائے گا۔
اب کیا یہ لوگ اللہ کے دیے ہوئے نظام حیات کے علاوہ کوئی اور نظام چاہتے ہیں
جبکہ اس کے قوانین کے آگے تسلیم ختم کیے ہوئے ہے ہر وہ چیز
جو کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں موجود ہے
خوشی سے مہی اور ناخوشی سے مہی
کیوں کہ آخر کار ہر کسی کو اس کے قوانین کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے۔

لہذا انبیاءِ کرام کا مذہبی گروہ بندیوں سے کوئی تعلق نہیں

کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ
ابراہیم و اسمعیل و اسحاق
اور یعقوب اور ان کی اولاد
یہودی یا نصرانی تھے
یوچھو کہ ان کے متعلق تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ جانتا ہے۔

قُلْ اِنَّ رَانَ
اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ
وَعِیْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ
كَانُوْهُمُ ذَاوُ النَّصْرٰی
قُلْ اَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ۝ ۱۳۰

اس بین الانسانی دین اسلام کے علاوہ کسی اور گروہی مذہب کی قبول نہیں کیا جائیگا

کہو ہم ایمان لائے اللہ پر
اور اس وحی پر جو ہماری طرف نازل ہوئی
اور اس پر بھی جو نازل ہوئی
ابراہیم، اسمعیل اور اسحاق پر
اور یعقوب اور ان کی اولاد پر
اور جو دی گئی تھی موسیٰ اور عیسیٰ کو
اور اللہ کی طرف سے آئے ہوئے دیگر نبیوں کو
کہو ہم ان تمام نبیوں میں کوئی فرق نہیں کرتے
اور ہم اللہ کے تابع فرمان ہیں
اگر کوئی اس بین الانسانی دین اسلام کے علاوہ کسی اور گروہی مذہب
کو اختیار کرنا چاہے تو وہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا
یہ گروہی مذاہب کے پیروکار ہی ہیں جن کی
آخرت خوار میں رہے گی۔

قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ
وَمَا اُنْزِلَ عَلَیْنَا
وَمَا اُنْزِلَ عَلٰی
اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ
وَعِیْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ
وَمَا اَوْتِیَ مُوسٰی وَعِیْسٰی
وَالنَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّہُمْ
لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِنْہُمْ
وَفَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ
وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا
فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہٗ
وہُوَ فِی الْاٰخِرَةِ
مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝ ۱۳۱-۱۳۰

یہ بین الانسانی پوزیشن کی حامل تنظیم جو پوری نوع انسانی کی حفاظت و نگرانی کی ذمہ دار ہے

جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً
وَسَطًا
لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلٰی النَّاسِ
وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْنٰكُمْ شَهِيدًا ۝۱۳۳

ہم نے تمہیں ایک ایسی بین الانسانی پوزیشن کی حامل تنظیم بنا دی ہے
جو تمام اقوام عالم میں وسطی حیثیت رکھتی
تمہارا فریضہ ہے کہ پوری نوع انسان کی حفاظت و نگرانی کی ذمہ دار ہو
اور تمہاری حفاظت و نگرانی تمہارا رسول یا رسول اللہ ہے

یہ فلاحی تنظیم جسے پوری نوع انسانی کے لیے اٹھا کھڑا کیا گیا ہے

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ
اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ
تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ
وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۝۱۳۴

تم وہ فلاحی تنظیم ہو
جسے پوری نوع انسان کی فلاح کے لیے اٹھا کھڑا کیا گیا ہے
تم قوانین خداوندی کو نافذ کرتے ہو
اور غیر خدائی قوانین کے نفاذ کو روکتے ہو

گروہی یہودی و نصرانی اور گروہی مسلمانانِ ایک شریعت

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَالَّذِيْنَ هَادَوْا
وَالنَّصٰرٰى
وَالصّٰبِیْنَ
مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
وَعَمِلَ صٰلِحًا
فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ
وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝۱۳۵

دیکھو خواہ وہ لوگ ہوں جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں
اور خواہ وہ جو یہودی کہلاتے ہیں
اور خواہ وہ جو نصرانی کہتے ہیں
اور خواہ وہ جو صابی کہتے ہیں
جو کوئی بھی نظام خداوندی کو قبول کرے گا
اور اللہ کے قانونِ مکافات اور یومِ آخرت پر یقین رکھے گا
اور معاشرہ کی اصلاح کے کام کرے گا
تو اس کا بڑا نیکار اسے ایسے معاشرہ کی سعادت میں ابدی رہے گا
جس میں کسی کو کوئی خوف لاحق نہیں ہو گا
اور نہ کسی طرح کی کوئی پریشانی ہی باقی رہے گی۔

ہدایت مذہبی گروہ بندیوں میں نہیں

یہودی کہتے ہیں ہماری گروہ بندی میں شامل ہو کر راہِ راست پاؤ گے اور نصرانی کہتے ہیں ہماری گروہ بندی میں آؤ گے تو ہدایت ملے گی ان سے کہو کیوں نہ ہم سب مل کر ملکِ ابراہیمی اختیار کر لیں جو تمام گروہ بندیوں سے نکل کر خالص دینِ خداوندی کا متبع تھا اور اس میں کسی غیر خدائی تصور کو شریک نہیں کرتا تھا کہو ہم ایمان رکھتے ہیں اللہ پر

اور اس ضابطہ حیات پر جو ہماری طرف نازل ہوا ہے اور اس پر بھی جو نازل کیا گیا تھا ابراہیمؑ پر اور اسمعیلؑ اور اسحقؑ پر

اور یعقوبؑ اور ان کی اولاد پر اور جو دیا گیا تھا موسیٰؑ اور عیسیٰؑ

اور دیگر انبیاء کرام کو ان کے پروردگار کی جانب سے ہم ان تمام کے درمیان کوئی تفریق نہیں کرتے

یہ ہے وہ ملک جس کی رو سے ہم خالصتاً قوانینِ خداوندی کی اطاعت کرتے ہیں

وَقَالُوا كُونُوا هُودًا
أَوْ نَصَارَى تَهْتَدُوا
قُلْ بَلْ مِلَّةَ آبَائِهِمْ
حَنِيفًا

وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ○
قَوْلَ آمَنَّا بِاللَّهِ
وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا

وَمَا أُنْزِلَ إِلَى آبَائِهِمْ

وَأِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ

وَيَعْقُوبَ وَالْإِسْبَاطَ

وَمَا أَوْحِيَ مُوسَى وَعِيسَى

وَمَا أَوْحِيَ النَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ

لَا تَفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ

وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ○ ۱۳۵-۱۳۶

جنت میں داخل ہونے کا حق کسی مذہبی گروہ بندی سے استیجی پر نہیں

یہ لوگ کہتے ہیں کہ کوئی بھی جنت میں داخل نہیں ہو سکتا

جب تک کہ یہودیوں، نصرانیوں (یا مسلمانوں) کی گروہ بندی میں شامل نہ ہو

یہ ان کی محض خوش فہمیاں ہیں

ان سے کہو اس کی تائید میں دلیل پیش کرو

اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو

اس سلسلہ میں دراصل نہ تمہاری کچھ خصوصیت ہے نہ کسی اور کی

وَقَالُوا لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ

إِلَّا مَنْ كَانَ هُودًا أَوْ نَصَارَى

تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ

قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ

إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ

بَلَى

مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ
وَهُوَ مُحْسِنٌ
فَلَهُ أَجْرُهُ عِنْدَ رَبِّهِ
وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ○ ۱۱۱-۱۱۲

جس کسی نے بھی اپنے آپ کو قوانینِ خداوندی کے سامنے جھکا دیا
اور اس طرح اپنی ذات اور معاشرہ میں حُسن و توازن پیدا کر لیا
تو یہی لوگ ہیں جن کے لیے ان کے پروردگار کے ہاں اجر ہے
ان کے لیے نہ تو کسی قسم کا خوف ہو گا نہ
اور نہ حزن و ملال ہی۔

انجامِ کار نہ تمہاری آرزوئیں موقوف ہیں نہ اہل کتاب کی آرزوئیں پر

لَيْسَ بِأَمَانَتِكُمْ
وَلَا أَمْوَالُ أَهْلِ الْكِتَابِ
مَنْ يَعْمَلْ سَوْئًا
يُجْزَاهُ
وَلَا يَجِدُ لَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ
وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا
وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ
مِنْ ذَكَرٍ أَوْ اُنْثَى
وَهُوَ مُؤْمِنٌ
فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ
وَلَا يُلَاقُونَ فِيهَا
○ ۱۲۳-۱۲۴

دیکھو انجامِ کار نہ تمہاری آرزوئیں پر موقوف ہے
نہ اہل کتاب کی آرزوئیں پر۔
اللہ کا قانون یہ ہے کہ جو بھی غلط روش اختیار کرے گا
اس کے نتائج بھگتے گا۔
اور اس سلسلہ میں اللہ کے قانون کے سوا
کسی کی دوستی اور مدد اس کے کام نہیں آسکے گی
اور جو اللہ کے تجویز کردہ صلاحیت بخش پروگرام پر عمل پیرا ہو گا
خواہ وہ مرد ہو یا عورت
اور اللہ کے قوانین کے مطابق زندگی بسر کرے گا
تو ایسے ہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے
اور ان کی ذرہ برابر بھی حق تلفی نہ ہونے پائے گی۔

اللہ کے دیے ہوئے دین کو گروہی مذہب میں تبدیل کر کے تفرقہ بازی شروع کی گئی

وحدتِ انسانیت کے خلاف انہوں نے بھی تفرقہ بازی شروع کر دی
جنہیں اللہ کی طرف سے ضابطہ حیات دیا گیا تھا
اس کے بعد بھی کہ ان کے پاس اس سلسلہ میں
باضح اور روشن دلائل آچکے تھے۔

وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ
أَوْثَرُوا الْكِتَابَ
إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمْ
الْبَيِّنَةُ ○ ۹۸

ہر اہل کتاب نے اپنی کتاب کی تعلیم کو فراموش کر کے اپنی الگ گروہ بندی قائم کر لی

إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ

وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ

أَوْتُوا الْكِتَابَ

إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَلْجَأٍ هُوَ الْعِلْمُ

بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۝ ۳۴

اللہ کے نزدیک نظامِ حیات تو صرف الاسلام ہے
اس تنظیم سے ہٹ کر گروہ بنیادیں ان لوگوں نے اختیار کیں
جنہیں کتاب دی گئی تھی۔
اور علم آ جانے کے بعد گروہ بنیادیں قائم کرنے کا مقصد یہ تھا کہ
وہ ایک دوسرے پر زیادتی کرنا چاہتے تھے۔

گروہ بنیادیں اس لیے کہ وہ ایک دوسرے پر زیادتی کرنا چاہتے تھے

وَلَقَدْ آتَيْنَا بَنِي إِسْرَءِيلَ

الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ

وَالنُّبُوَّةَ

وَرَزَقْنَاهُمْ مِّنَ الطَّيِّبَاتِ

وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ۝

وَأَتَيْنَاهُمُ بَيِّنَاتٍ مِّنَ الْأَمْرِ

فَمَا اخْتَلَفُوا إِلَّا

مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ

بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۝ ۳۵

دیکھو قبل ازیں ہم نے بنی اسرائیل کو
ضابطہ حیات اور حکومت عطا کی
اور کتنے ہی بنی ان میں پیدا کیے
اور انہیں خوشگوار سامانِ زینت سے نوازا
اور اقوامِ عالم پر انہیں فضیلت و سر بلندی دی۔
اور جو ضابطہ قوانین انہیں دیا گیا تھا وہ بڑا واضح تھا
لیکن انہوں نے گروہ بنیادیں اور فتنہ بازیاں شروع کر دیں
باوجود اس کے کہ علم ان کے پاس آ چکا تھا
محض اس لیے کہ وہ ایک دوسرے پر زیادتی کرنا چاہتے تھے۔

اور نوعِ انسانی کو فرقوں اور گروہوں میں مت بانٹ دو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ

وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ

وَاغْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا

اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
قوانینِ خداوندی کی اس طرح پیروی کرو جس طرح پیروی کا حق ہے
اور تمہیں موت آئے تو اس حال میں کہ تم قوانینِ خداوندی کے آگے جھکے ہوئے ہو
سب مل کر اللہ کے اس نظام کو مضبوطی سے تھامے رہو

وَلَا تَفَرَّقُوا ۝ ۱۰۲-۱۰۳

اور نوعِ انسان کو فرقوں اور گروہوں میں مت بانٹ دو۔

مذہبی گروہ بندی شرک ہے

اور دیکھو مشرکین میں سے نہ ہو جانا
ان میں سے جنہوں نے دینِ خداوندی میں فرقے پیدا کر لیے
اور گروہوں میں بٹ گئے
اور ہر گروہ کے پاس جو کچھ ہے
وہ اسی میں مگن ہے۔

وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝
مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ
وَكَانُوا شِيعًا
كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ
فَرِحُونَ ۝ ۱۰۳-۱۰۴

مذہبی گروہ بندیوں سے فی تعلّق نہ رکھو

جن لوگوں نے دینِ خداوندی میں فرقے پیدا کر لیے
اور گروہ در گروہ بن گئے
ان سے تمہارا کچھ واسطہ تعلق باقی نہیں رہا
ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے
وہی ان کو بتائے گا کہ
ان کی اس روش کے کیا نتائج ہوں گے۔

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ
وَكَانُوا شِيعًا
لَسَتْ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ
إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ
تَعْبَهُنَّ بَيْنَهُمْ
يَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝ ۱۰۴

روایتی مسلمان۔ ایمان جن کے ذہنوں میں ہنوز داخل نہیں ہوا

یہ اعراب لوگ کہتے ہیں کہ
ہم ایمان لے آئے ہیں
ان سے کہو تم ایمان نہیں لائے ہو
تم دیکھا دیکھی مسلمان ہو گئے ہو یا مصلح ہوئے ہو
ایمان ہنوز تمہارے ذہنوں میں داخل نہیں ہوا ہے
بہر حال اگر تم نظامِ خداوندی کی اطاعت کرتے رہے

قَالَتِ الْأَعْرَابُ
أَمَنَّا
قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا
وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا
وَلَمَّا دَخِلَ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ
وَأَنْ تَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ

لَا يَلِيْكُمْ مِّنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا
إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○ ۲۹/۱۴

تو تمہارے کاموں کے نتیجہ میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی
اور نظامِ خداوندی میں تمہیں ہر طرح کا تحفظ اور رحمت حاصل رہے گی۔

اور مذہبی پیشواؤں کے پیچھے چلنے والے یہ جہلا

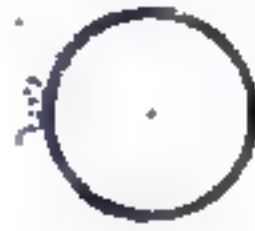
ان میں جہلا کا طبقہ بھی ہے
جو خود تو کتاب کا علم نہیں رکھتے
محض غوشِ عقیدگی کی پیدا کردہ جھوٹی آرزوؤں کو پلے باندھے رکھتے ہیں
اور توہم پرستیوں اور قیاس آرائیوں میں مست رہتے ہیں
(شریعت کے متعلق جو کچھ پوچھنا ہو وہ اپنے مذہبی پیشواؤں سے پوچھتے ہیں)
اور ان کے یہ خانہ غراب پیشوا اپنے ہاتھ سے شریعت تصنیف کرتے ہیں
اور پھر اسے اللہ سے منسوب کر دیتے ہیں
اور اس طرح سے حقیر حقیر فوائد حاصل کرتے ہیں
حیف ہے اُن کی اس خود ساختہ شریعت پر
اور صد حیف ہے اس کافری پر جو اس کے خدایہ سے یہ کرتے ہیں۔

اللہ پر ایمان کے باوجود مشرک کے مشرک

اکثر لوگوں کا اللہ پر ایمان اس طرح کا ہوتا ہے کہ
وہ مشرک کے مشرک ہی رہتے ہیں۔

وَمِنْهُمْ أَقْمِيُونَ
لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ
إِلَّا أَمَانِيًّ
وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ
فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ
يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ
ثُمَّ يَقُولُونَ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ
لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا
فَوَيْلٌ لَهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ
وَوَيْلٌ لَهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُونَ ○ ۲۹/۱۴

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ
إِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُونَ ○ ۱۴/۲۹



وحی

مادہ: وحی

- ۱۔ اَلْوَحْيُ اشارہ جس میں تیزی اور سرعت ہو وَحِيْتُ لَكَ بِخَبْرِكَذَا "میں نے تمہیں فلاں بات کا اشارہ کر دیا۔ یا چکے سے مطلع کر دیا"
- ۲۔ اَلْوَحْيُ کے معنی کتابت یعنی لکھنا بھی ہیں وَحِيْتُ الْكِتَابِ "میں نے کتاب کو لکھا"
- ۳۔ اَوْحَى کے معنی حکم کرنا، حکم دینا بھی ہیں۔
- ۴۔ ہر شے جسے کوئی کسی دوسرے تک پہنچا دے خواہ اس کے پہنچانے کا طریقہ کچھ ہی کیوں نہ ہو۔
- ۵۔ قرآن میں ہے وَاَوْحَىٰ فِي كُلِّ سَمَاءٍ اَمْرَهَا ۚ۱۳ "اس نے ہر سماء میں اس کا امر وحی کر دیا" یعنی وہ قانون دے دیا۔ جس کی رو سے خارجی کائنات کی ہر شے اپنے اپنے فرائض مفروضہ کی تکمیل میں سرگراں ہے اسی کو سورۃ النور میں اس طرح بیان کیا ہے۔ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيحَهُ ۚ۲۴ "کائنات کی ہر شے جانتی ہے کہ اس کے فرائض کیا ہیں۔ اور وہ مقصد کیا ہے جس کے حصول کے لیے انہیں سرگرم عمل رہنا ہے" اسی طرح سورہ النحل میں ہے وَاَوْحَىٰ رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ ۚ۱۶ "تمہارے پروردگار نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کر رکھی ہے"۔ یعنی اس کے لیے اللہ کا قانون یہ ہے کہ وہ شہد بنانے کے کام میں مصروف ہے یہ اللہ کی وہ وحی ہے جو ہر شے میں از خود ودیعت کر دی گئی۔ اسی کو قانونِ فطرت کہتے ہیں۔
- ۶۔ انسان بھی کائنات کا ایک حصہ ہے لہذا اسے بھی اللہ کے قانون اور اس کی رہنمائی کی ضرورت ہے جہاں تک اس کی طبعی زندگی کا تعلق ہے اس پر وہی قانونِ فطرت عائد ہوتا ہے جو دوسرے حیوانات پر ہوتا ہے کھانا پینا، سونا جاگنا۔ افزائشِ نسل بیماری، موت وغیرہ سب اسی قانون کے مطابق واقع ہوتے ہیں یہ قانون انسان کا اپنا وضع کردہ نہیں۔
- ۷۔ انسان کی طبعی زندگی کے علاوہ معاشرتی تمدنی اور روحانی زندگی بھی ہے جس کے لیے اسے قوانین کی ضرورت ہے اور یہ قوانین انسان کو اللہ کی طرف سے ایک دوسری وحی کے ذریعہ سے ملتے ہیں۔ یہ وحی

ہر فرد کو الگ الگ نہیں ملتی اس کے لیے اللہ نے انسانوں میں سے ہی اپنے رسول اور نبی مقرر کر دیئے ہیں جو اللہ کے قوانین کو دوسرے انسانوں تک پہنچاتے تھے اور یہی وحی انہی حضرات سے مخصوص ہے اور انبیاء کرام بھی اس وحی کو اپنے کسب و ہنر سے حاصل نہیں کر سکتے یعنی کوئی انسان اپنی کوشش سے وحی کے مقام پر نہیں پہنچ سکتا بلکہ وحی خود اتر کر اللہ کے منتخب کردہ انسان کی طرف آتی ہے۔

۸۔ نبوت کا سلسلہ چونکہ حضرت محمدؐ پر ختم کر دیا گیا۔ لہذا قرآن اللہ کی آخری کتاب وحی ہے اس کے بعد انسانوں کو اللہ کی جانب سے اور کچھ نہیں ملا اور نہ ملے گا اور اللہ نے اس وحی کو ایسا "اعلم" کہا ہے جو انسانی خیالات و خواہشات سے بلند اور مبرا ہے۔

اشیائے کائنات کی طرف

اجرام فلکی کی طرف وحی

اللہ نے مختلف اجرام فلکی کو دو مراحل میں بنا دیا اور ہر سماء کی طرف وحی کر دی گئی اس قانون کی جس کے مطابق اس نے چلنا تھا۔

فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمَوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ
وَأَوْحَىٰ فِي كُلِّ سَمَاءٍ
أَمْرًا ۚ ۝ ۴۱

ملائکہ کی طرف وحی

جب تمہارے پیور دگار نے وحی کی ملائکہ کی طرف کہ ہماری تائید و نصرت جماعتِ مومنین کے ساتھ ہے لہذا تم ان کے دلوں میں اطمینان و سکون پیدا کر کے انہیں ثابت قدمی عطا کرو ہم مخالفین کے دلوں میں ان کا عجب ڈال دیں گے۔

إِذْ يُوحِي رَبُّكَ
إِلَى الْمَلَائِكَةِ
أَنِّي مَعَكُمْ
فَشَبَّهُوا الَّذِينَ آمَنُوا
سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا
الرُّعْبَ ۚ ۝ ۴۲

شہد کی مکھی کی طرف وحی

وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ
أَنِ اخْذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا
وَمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ
ثُمَّ كُلِي مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ
فَأَسْلَمَ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلَالًا
يَخْرُجُ مِنْ بَطُونٍ بِشَارِبٍ
فَخْتَلَفَ الْأَوَانُ
فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ ۝ ٧٨-٧٩

تمہارے پروردگار نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کی یعنی اس کی جبلت میں ڈال دیا
کہ وہ اپنے چھتے بنائے پہاڑوں میں
درختوں پر اور ان ٹٹیوں میں جو اس غرض کے لیے بنائی جاتی ہیں
اور پھر ہر طرح کے پھلوں اور پھولوں سے رس پُوستی پھرے
اور نہایت اطاعت گزاری سے اس راہ پر چلتی جائے جو اللہ نے اس کے لیے تجویز کیا ہے۔
اس کے اندر سے ایک رس (شہد) نکلتا ہے
مختلف رنگوں میں
جس میں لوگوں کے لیے غذائیت کے علاوہ شفا بھی ہے۔

انسان کی طرف

کوئی انسان اس قابل نہیں کہ اللہ اس سے کلام کرے

کوئی انسان اس قابل نہیں کہ
اللہ اس سے کلام کرے
ماسوا وحی کے ذریعہ سے
یا پردہ کے پیچھے سے (اور یہ دونوں طریق نبی کے لیے مخصوص ہیں)
عام انسانوں سے اللہ اپنے رسول کے ذریعے سے کلام کرتا ہے
کہ وہ اللہ کے قانونِ مشیت کے مطابق اسکی وحی ان تک پہنچاتا ہے۔

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ
أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ
إِلَّا وَحْيًا
أَوْ مِنْ وَرَآئِ حِجَابٍ
أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا
فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ ۝ ٨٢

نبی کا انتخاب اللہ خود کرتا ہے

اللہ اپنی رحمت سے جس کو چاہے
نبوت کے لیے منتخب کر لیتا ہے۔

وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ
مَنْ يَشَاءُ ۝ ٨٥

کوئی انسان اپنی کوشش سے نبوت کا مقام حاصل نہیں کر سکتا

اللہ اپنے فضل سے وحی نازل کرتا ہے
اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے۔

أَنْ يُنْزِلَ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ
عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۝ ۲۰

نبی بھی ایک انسان ہوتا ہے

کو میں بھی تمہاری طرح کا ایک انسان ہوں
البتہ مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے۔

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ
يُوحَىٰ إِلَيَّ ۝ ۱۸

نزولِ وحی سے قبل نبی کی کیفیت

اسی طرح اے رسول! ہم نے یہ قرآن تمہاری طرف نازل کیا ہے
اپنے عالمِ امر سے۔

اس کے نزول سے قبل تم یہ تک نہیں جانتے تھے کہ اللہ کی طرف سے
نازل شدہ کتاب کیا ہوتی ہے اور ایمان کسے کہتے ہیں
دیکھو ہم نے اپنے بندوں کی رہنمائی کے لیے اپنے قانونِ مشیت
کے مطابق قرآن کو ایک روشن مینار بنا دیا ہے
اور تم اس کی روشنی میں ان کی رہنمائی کرتے ہو
ایک متوازن روشِ زندگی کی طرف۔

وَكَذَلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا
مِّنْ أَمْرِنَا
مَا كُنْتَ تَدْرِي
مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ
وَلَكِنْ جَعَلْنَاهُ نُورًا نَّهْدِي بِهِ
مَنْ نَّشَاءُ مِنْ عِبَادِنَا
وَإِنَّكَ لَتَهْدِي
إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝ ۵۲

قرآن میں نبی کے اپنے جذبات و خیالات کا کوئی دخل نہیں

قسم ہے تارے کی جبکہ وہ غروب ہوا
کہ تمہارا یہ رفیق سفر نہ تو راستے کی تلاش میں سرگرداں پھرتا ہے
اور نہ راستہ پا جانے کے بعد بھٹک ہی گیا ہے
قرآن کی صوّت میں جو کچھ یہ پیش کر رہا ہے وہ اس کے اپنے جذبات و خیالات نہیں

وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ
مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ
وَمَا غَوَىٰ
وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝

یہ تو وحی ہے جو اس پر نازل کی جاتی ہے
زبردست قوتوں کے مالک اللہ کی طرف سے۔

إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ○
عَلَّمَكَ شَدِيدُ الْقُوَىٰ ○ ۵۳-۱

نبی کی رہنمائی صرف وحی کی رو سے ہوتی ہے

کو میں جو تمہیں غلط روش زندگی کے نتائج سے آگاہ کرتا ہوں
تو صرف وحی کے ذریعے۔

قُلْ إِنَّمَا أُنْذِرُكُمْ
بِالْوَحْيِ ○ ۲۱/۳۵

قلبِ رسول پر وحی کا نزول روحِ الامین کے ذریعے

یہ قرآن رب العالمین کی جانب سے نازل کیا گیا ہے
جسے روح الامین کے ذریعے سے
تمہارے قلب پر اتارا گیا۔

وَإِنَّهُ لَتَنْزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○
نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ○
۲۶
۱۹۲-۱۹۳ ○ عَلَىٰ قَلْبِكَ

نبی خواب نہیں دیکھتا، حقیقت کا مشاہدہ کرتا ہے

رسول کو جو علم وحی کے ذریعے دیا جاتا ہے اس کی کیفیت یہ نہیں ہوتی کہ
آنکھیں جو کچھ دیکھیں دل کو اس کا یقین نہ ہو
تم وحی کے متعلق رسول سے کس طرح جھگڑ سکتے ہو
جب کہ صحت یہ ہے کہ وہ جو کچھ کہتا ہے آنکھوں دیکھا کہتا ہے
اور اس کا دیکھنا خواب کی طرح کا دیکھنا نہیں بلکہ حقیقت کا مشاہدہ ہے
جسے وہ بار بار دیکھتا ہے۔

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ
مَا رَأَى
أَفْتَرُونَهُ
عَلَىٰ مَا يَرَى ○
وَلَقَدْ رَآهُ
نَزَّلَهُ أُخْرَى ○ ۵۳-۱۱

وحی، عقلِ انسانی کے لیے حیرت کا تمام رکھتی ہے

وحی کا سرچشمہ علم الہی ہے اور یہ وہ مقام ہے جہاں
عقلِ انسانی کے لیے حیرت اور یکسر حیرت کے ہوا کچھ نہیں ہوتا
بہر حال عقلِ انسانی وحی سے مستفیض ہو کر

عِنْدَ سِدْرَةِ
الْمُنْتَهَى ○
عِنْدَهَا

جَنَّةُ الْمَأْوٰی ○ ۵۳-۱۴

اپنے معاشرہ کو جنت میں تبدیل کر سکتی ہے۔

نبی کی کیفیت

نبی کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ جب ان تحیر کی وادیوں میں
 علم الہی ہر طرف چھایا ہوتا ہے
 تو اس مقام پر بھی اس کی آنکھ ذرا ادھر ادھر نہیں مڑتی
 کبھی غلطی نہیں کرتی نہ حد سے تجاوز ہی کرتی ہے۔

اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ

مَا يَغْشَى ○

مَا زَاغَ الْبَصَرُ

وَمَا طَغَى ○ ۵۳-۱۴

نبی کا مشاہدہ

اس طرح سے رسول مشاہدہ کرتا ہے اس عظیم انقلاب کا
 جو قوانین خداوندی کے ذریعہ سے آئیوا لا ہے (جو انسانی معاشرہ کو
 ملکیت - سرمایہ داری اور مذہبی پیشوائیت کی زنجیروں سے آزاد کرے گا)

لَقَدْ رَأٰی مِنْ

اٰیٰتِ رَبِّهِ

الْكُبْرٰی ○ ۵۳-۱۸

وحی کی رہنمائی میں قائم کیا جانے والا نظام

تم ان قوانین کی پیروی کرو جو تمہاری طرف وحی کیے گئے ہیں
 کتاب میں

اُنْزِلَ مَا اُوْحِيَ اِلَيْكَ

مِنْ الْكِتٰبِ

وَاقِمْ الصَّلٰوةَ

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی

عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ○ ۲۹-۲۵

اور ان کے ذریعہ سے نظام خداوندی قائم کرو

بلاشبہ یہ نظام روک دے گا

عقل خود میں کی فریب کاریوں کو اور مال سمیٹنے کی فحاشی کو۔

نبی کی ذاتی حیثیت اور وحی کا مقام

کہو، مجھ سے اگر کوئی غلطی سرزد ہو جاتی ہے
 تو اس کی ذمہ دار میری اپنی ذات ہوتی ہے
 اور اگر میں راہ ہدایت پر چل رہا ہوتا ہوں

قُلْ اِنْ ضَلَّکْتُ

فَاِنَّمَا اَضِلُّ عَلٰی نَفْسِیْ

وَ اِنْ اهْتَدَیْتُ

فَمَا يُوحِي
إِلَىٰ رَبِّي

إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ ۝ ۳۴

تو یہ اس وحی کی بنا پر ہوتا ہے
جو میرے پروردگار کی جانب سے ملتی ہے
اس پروردگار کی جانب سے جو سب کچھ سنتا اور ہر ایک کے قریب ہے۔

نبی بھی انسان ہی تھے

أَكَاَنَّ لِلنَّاسِ عَجَبًا

أَن أَوْحَيْنَا

إِلَىٰ رَجُلٍ مِّنْهُمْ ۝ ۳۵

کیا لوگوں کو تعجب ہو رہا ہے کہ
ہم نے وحی کیوں کر دی
انہی جیسے ایک آدمی کی طرف۔

نبی آخر الزماں ﷺ کی طرف

نبی کریم پر صرف قرآن وحی کیا گیا

قُلْ اللَّهُ شَهِيدٌ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ

وَأُوحِيَ إِلَيَّ

مِنَ الْقُرْآنِ

لَا نُذِرْكُمْ بِهِ

وَمَنْ يَبْلُغْ ۝ ۳۶

میرے اور تمہارے درمیان اللہ گواہ ہے کہ
میری طرف وحی کیا گیا ہے
صرف یہ قرآن
تاکہ اس کے ذریعے تمہیں بھی غلط روش کے تباہ کن نتائج سے آگاہ کروں
اور انہیں بھی جن تک یہ بعد از ان پہنچے۔

تمہاری طرف صرف یہی کتاب وحی کی گئی ہے

ذَٰلِكَ مِنَّا أَوْحَىٰ إِلَيْكَ

رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ۝ ۳۷

یہی وہ پُر حکمت کتاب ہے
جو تمہارے پروردگار نے تمہاری طرف وحی کی۔

جو وحی دنیا ضروری تھی وہ اللہ کے بندے کو دے دی گئی

فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ

كَأَوْحَىٰ ۝ ۳۸

اللہ نے اپنے بندے کی طرف وہ کچھ وحی کر دیا
جسے انسانی رہنمائی کے لیے دینا مقصود تھا۔

خود نبی بھی مشران کا اتباع فرماتے تھے

کہو میں تو صرف اس قرآن کا اتباع کرتا ہوں جو میرے پروردگار نے میری طرف وحی کیا ہے یہ قرآن بصائر و دلائل کا مجموعہ ہے تمام دنیا کے لیے اور ہدایت و رحمت کا سرچشمہ ہے ان کے لیے جو اس کی تعلیمات کو قبول کر لیں۔

قُلْ إِنَّمَا آتَيْتُكُمْ
مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ مِنْ رَبِّي
هَذَا بَصَائِرُ مِنْ رَبِّكُمْ
وَهُدًى وَرَحْمَةٌ
لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ○ ۲۰۴

تمام نوع انسان سے پکار کر کہہ دو

تمام نوع انسان سے پکار کر کہہ دو کہ تمہارے پروردگار کی جانب سے حق پر مبنی ضابطہ حیات آ گیا ہے اگر تم اس کی رہنمائی میں سفر زندگی طے کرو گے تو اس سے تمہاری ہی ذات کو فائدہ پہنچے گا اور اگر تم اسے چھوڑ کر دوسری راہیں اختیار کرو گے تو اس کا نقصان بھی تمہیں ہی ہوگا کہو میں تم پر داروغہ بنا کر نہیں بھیجا گیا کہ زبردستی اس راہ پر چلا دوں۔

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
قَدْ جَاءَكُمْ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ
فَسَمِعُوا هُدًى
فَإِنَّمَا يُهْتَدَىٰ لِنَفْسِهِ
وَمَنْ ضَلَّ
فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهِ
وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيلٍ ○ ۲۰۵

پوری انیت کو پہنچ

کہو اگر ساری دنیا کے انسان اجتماعی طور پر کوشش کریں ترقی یافتہ اقوام کے لوگ بھی اور غیر ترقی یافتہ اقوام کے لوگ بھی کہ قرآن جیسا کوئی ضابطہ حیات بنا کر لے آئیں تو وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے خواہ ایک دوسرے کے کتنے ہی مددگار کیوں نہ بن جائیں۔

قُلْ لِّبَنِ اجْتَمَعَتْ
الْأَنْسُ وَالْإِنْسُ
عَلَىٰ أَنْ يَأْتُوا بِمِثْلِ هَذَا الْقُرْآنِ
لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ
وَلَوْ كَانُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا ○ ۲۰۶

کتابِ مبین

یہ اس کتاب کی آیات ہیں
جو اپنا مدعا صاف صاف بیان کرتی ہے
ہم نے قرآن کو عربی زبان میں واضح اور فصیح اس لیے بنایا ہے
تاکہ تم اس میں عقل و فکر سے کام لے سکو۔

تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ
الْمُبِينِ
إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا
لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝ ۱۲۱

وحی کے خلاف مفاد پرستوں کی کوشش

ان کے سامنے جب
ہمارے صاف اور واضح قوانین پیش کیے جاتے ہیں
تو وہ لوگ جو ہمارے قانونِ مکافات کا
سامنا کرنا نہیں چاہتے کہتے ہیں
اس قرآن کی جگہ کوئی اور کتاب ہے
یا اس میں ہماری مرضی کے مطابق رد و بدل کر دو۔
ان سے کہہ دو کہ یہ بات میرے اختیار میں نہیں ہے
کہ میں اپنی طرف سے اس میں کوئی رد و بدل کر سکوں۔
میں تو صرف اس ضابطہ قوانین کی پیروی کرتا ہوں
جو میری طرف وحی کیا گیا ہے
کہو میں تو خود قانونِ مکافات کی گرفت سے خوفزدہ ہوں
کہ اگر میں نے اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کی
تو اس کے نتیجہ میں آنے والے عذاب سے بچ نہیں سکوں۔

وَإِذْ أَنْتَلَى عَلَيْهِمْ
آيَاتِنَا بَيِّنَاتٍ
قَالَ الَّذِينَ
لَا يُرْجُونَ لِقَاءَنَا
إِنتِ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هَذَا
أَوْ بَدِّلْهُ
قُلْ مَا يَكُونُ لِي
أَنْ أُبَدِّلَهُ مِنْ تِلْقَائِي نَفْسِي
إِنْ أَرَادْتُمْ
إِلَّا مَا يُوحَىٰ لِي
إِنِّي أَخَافُ
إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي
عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ ۱۲۲

وحی کے خلاف مفاد پرستوں کی سازش

اے رسول! ان لوگوں نے اس کوشش میں کوئی کہ اٹھا نہیں رکھی تھی

وَأِنْ كَادُوا لَيَفْتِنُونَكَ

عَنِ الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ
لِتَقْرَأَهُ عَلَيْنَا غَيْرَهُ
وَإِذَا لَاتُخَذُوكَ خَلِيلًا
وَلَوْلَا أَنْ تَبَتُّنَا لَقَدْ كُذِّبَتْ
تَرْكُنُ لِلْغَيْبِ شَيْئًا قَلِيلًا
إِذَا لَازَقُوكَ
ضَعُفَ السُّيُوفُ
وَضَعُفَ السَّهَاتُ
ثُمَّ لَا يَجِدُكَ عَلَيْنَا نَصِيرًا ۝ ۴۳-۴۵

کہ تمہیں فتنہ میں ڈال کر ہماری دی ہوئی وحی سے پھیر دیں
تاکہ تم ہمارے نام پر اپنی طرف سے کوئی بات گھڑو
اگر تم ایسا کرتے تو وہ ضرور تمہیں اپنا دوست بنا لیتے
اور اگر ہم تمہیں مضبوط نہ رکھتے تو بعید نہ تھا کہ
تم ان کی طرف کچھ نہ کچھ جھک جاتے
اور اگر تم ایسا کرتے تو ہم تمہیں نرا چکھا دیتے
دُہرے عذاب کا دُنیا کی زندگی میں بھی
اور دُہرے عذاب کا موت کے بعد کی زندگی میں بھی
پھر ہمارے مقابلے میں تم کوئی مددگار نہ پاتے۔

شیاطین کی وحی یا ان کی خفیہ سازشیں

وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ
عَدُوًّا وَشَيْطَانًا
الْإِنْسِ وَالْجِنِّ
يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ
زُخْرُفَ الْقَوْلِ غَمُورًا ۝ ۶

ہمارے بھیجے ہوئے ہر نبی کے ساتھ ایسا ہوتا رہا کہ
معاشرہ کے شیاطین یعنی باطل نظام کے بڑے بڑے سرغنوں نے ان کی مخالفت کی
خواہ وہ ترقی یافتہ اقوام کے لوگ تھے خواہ غیر ترقی یافتہ اقوام کے
اس کے لیے وہ باہمی خفیہ سازشیں کرتے
اور علوم کو طرح طرح کے دھوکے اور فریب کے جالوں میں پھنساتے رکھتے۔

شیاطین کی وحی اپنے اولیاء کی طرف

وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ
إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ
لِيَجْأِدُوا لَهُمْ
وَأِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ
إِنَّكُمْ لَكُشْرَكُونَ ۝ ۶۶

اور شیاطین وحی کرتے ہیں
اپنے اولیاء کی طرف
کہ وہ تم سے جھگڑتے رہیں اور تم سے اپنی بات منوانے کی کوشش کریں
لیکن تم نے اگر ان کی بات مان لی
تو تم بھی انہی کی طرح مشرک ہو جاؤ گے۔

سب سے بڑا ظالم

اور اس سے بڑا ظالم اور کون ہو گا
جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور افتراء گھڑے
اور کہے کہ مجھ پر وحی آتی ہے
حالانکہ اس پر کچھ وحی نہ آتی ہو۔

وَمَنْ أَظْلَمُ
مِمَّنْ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا
أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ
وَلَمْ يُوْحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ ۚ

انبیاء سابقہ کی طرف بھی اسی انداز سے وحی کی گئی

جس انداز سے تمہاری طرف وحی نازل کی جا رہی ہے
اسی انداز سے انبیائے سابقہ کی طرف نازل کی گئی تھی
اللہ العزیز الحکیم کی جانب سے۔

كَذَلِكَ يُوحِي إِلَيْكَ
وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ
اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

وحی کو ”اعلم“ بھی کہا گیا ہے

کہو جو رہنمائی اللہ نے دی ہے
وہی رہنمائی درست ہے
اور اگر تم نے لوگوں کے جذبات و خواہشات کی پیروی شروع کر دی
اس علم وحی کے آبانے کے بعد بھی
تو یاد رکھو اللہ کے قانونِ مکافات سے پہچاننے کے لیے
کوئی ولی اور مددگار تمہارے کام نہیں آ سکے گا۔

قُلْ إِن هُدَى اللَّهُ
هُوَ الْهُدَى
وَلَكِنْ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ
بَعْدَ الَّذِي جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ
فَالْكَ مِنَ اللَّهِ
مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ

وحی کو ”السَّحیح“ بھی کہا گیا ہے

اللہ اپنے حکم سے وحی نازل کرتا ہے
اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے
تاکہ وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے نتائج سے آگاہ کر دے۔

يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِ
عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ
لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ

المُشران

مادہ: ق سراً

قرء کے بنیادی معنی جمع کرنا ہیں لیکن جمع کرنا دو قسم کا ہوتا ہے ایک تو یہ کہ جو چیزیں الگ الگ ٹکڑی ہوں انہیں ایک جا اکٹھا کر دیا جائے ظاہر ہے کہ اس جمع کرنے میں وہ اشیا علیٰ حالہ رہتی ہیں لیکن دوسری قسم کا جمع کرنا وہ ہے جیسے مادہ کے رحم میں نہ کہ مادہ منویہ اخل ہو کر جمع ہو گیا محفوظ ہو گیا یا قرار پا گیا۔ قَرَأَتِ النَّاقَةُ اُونٹنی حاملہ ہو گئی۔

۱۔ قرآن کو قرآن اس لیے کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی تمام نازل کردہ کتابوں کے ثمرہ کو اپنے اندر جمع کیے ہوئے ہے

۲۔ اور قرآن کے بنیادی معنوں میں یہ چیز بھی شامل ہے کہ یہ جمع شہہ اور مربوط شکل میں تھا خود قرآن میں اس بات کی وضاحت کر دی گئی ہے کہ یہ اوراق پریشان میں نہیں بلکہ کتاب محفوظ کی شکل میں نوع انسان کے حوالے کیا گیا اور خود اللہ نے اس کی حفاظت کا ذمہ لے لیا۔

۳۔ قرآن کریم وہ ضابطہ حیات ہے جس میں ہر بات یقینی ہے اس سے ہر قسم کا تذبذب اور نفسیاتی الجھن ختم ہو جاتی ہے۔

۴۔ قرآن میں تعلیم خداوندی مکمل طور پر آگئی ہے اور کوئی اس میں رد و بدل نہیں کر سکتا۔

۵۔ جو کچھ اللہ نے رسول کریم پر وحی کیا تھا وہ قرآن میں محفوظ ہے اور اسی کے اتباع کا حکم دیا گیا ہے اس کے علاوہ کسی اور کے اتباع کی اجازت نہیں دی گئی۔

۶۔ قرآن میں جو کچھ کہا گیا ہے اس کی وضاحت تصریف آیات کے ذریعہ سے خود اللہ نے کر دی ہے

۷۔ قرآن میں کوئی اختلافی بات نہیں اور تمام اختلافات اسی سے رفع ہو سکتے ہیں۔

۸۔ رسول اللہ کو بھی قرآن کریم ہی کے اتباع کا حکم تھا اور حضور خود بھی تمام امور کے فیصلے اسی کے مطابق کرتے تھے اور ہر اختلافی معاملہ کی وضاحت قرآن کریم سے کرتے تھے۔

۹۔ قرآن خود روشنی ہے جو اس لیے دی گئی ہے کہ انسان اس کی رہنمائی میں سفر حیات طے کرے اسی لیے اس میں تدبیر و تفکر کا حکم دیا گیا ہے۔

- ۱۰۔ قرآن رہنمائی حاصل کرنے کے لیے آسان ہے لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ انسان اپنے دل و دماغ کو مفاد پرستانہ خیالات اور خود ساختہ نظریات سے پاک و صاف کر لے۔
- ۱۱۔ قرآن میں غیر قرآنی خیالات و نظریات و معتقدات کی آمیزش شرک ہے۔
- ۱۲۔ اور کہ دین قرآن کریم کے اندر ہے جو بات قرآن کے اندر نہیں وہ دین نہیں۔

آیۃ

مادہ: ۱۱ ی

آیۃ ظاہری علامات کو کہتے ہیں چنانچہ راستہ کے نشانات کو بھی آیات کہتے ہیں۔
 اللہ کی ذات انسانی ادراک کے احاطہ میں نہیں آسکتی لہذا اس کے متعلق ان ظاہری علامات ہی سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے جو کائنات میں بکھری پڑی ہیں اس لیے یہ کائنات اور اس کی تمام اشیاء آیات اللہ ہیں۔
 انسانوں کی دنیا میں وحی اللہ کی سب سے بڑی نشانی ہوتی ہے لہذا یہ بھی آیات اللہ ہے قرآن کریم کے ہر ٹکڑے کو آیۃ کہتے ہیں نیز اس کے دیئے ہوئے قوانین کو بھی۔
 تَآيَا کے معنی ہیں کسی جگہ ٹھہرنا اور ٹھہر کر غور کرنا ”ٹھہر کر غور کرنے“ کی خصوصیت سے آیۃ کے مفہوم پر بڑی بلیغ روشنی پڑتی ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ دنیا میں جس قدر چیزیں ہیں ہر ایک آیۃ اللہ ہے لیکن یہ اسی کے لیے آیت ثابت ہو سکتی ہے جو ان پر ٹھہر کر رک کر غور و فکر کرے گا اس غور و فکر سے اس کی توجہ ان اشیاء کے خالق کی طرف منتطف ہو جائے گی اسی طرح قرآن کریم کی آیات پر بھی رک کر غور و فکر سے انسان اہل مقصد و پا سکتا ہے اگر کسی آیت پر رک کر غور و فکر نہ کیا جائے تو وہ انسان کو اہل و غایت کا پتہ نشان نہیں دے سکتی یعنی وہ حقیقی معنوں میں ”آیت“ نہیں بنتی۔

قرآن اوراق پریشان میں نہیں بلکہ کتاب محفوظ کی صورت میں نوع انسانی کے حوالے کیا گیا

قسم ہے تاروں کی گذرگاہوں کی
اگر سمجھ سکو تو یہ بڑی عظیم قسم ہے
کہ یہ بلند پایہ قرآن

ایک محفوظ کتاب میں ثبت ہے۔

قرآن نرم جھلی کے اوراق پر لکھی کتاب کی صورت میں دیا گیا

قسم ہے اس لکھی ہوئی کتاب کی
جو نرم جھلی کے اوراق میں لکھی ہوئی ہے۔

اس کے کاتب نہایت ہی معزز و محترم تھے

قرآن ایک بلند مرتبہ کتاب ہے
اس میں بلندی فکر اور پاکیزگی اخلاق کی تعلیم دی گئی ہے
اس کے لکھنے والے اور آگے بھیلانے والے
نہایت ہی معزز اور صداقت و شرافت کے پیچھے ہیں۔

حفاظ کے سینوں میں بھی محفوظ

قرآن کی یہ واضح آیات ہیں
جو اہل علم کے سینوں میں بھی محفوظ ہیں۔

رسول کریم پر صرف قرآن وحی کیا گیا

کو میرے اور تمہارے درمیان اللہ گواہ ہے کہ
مجھ پر صرف یہ قرآن وحی کیا گیا ہے۔

فَلَا أُقْسِمُ بِمَوْقِعِ النُّجُومِ
وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لِّوَعْلَمُونَ عَظِيمٌ
إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ
فِي كِتَابٍ مَّكْنُونٍ ○ ۵۶
۴۸-۴۵

وَكِتَابٍ مَّسْطُورٍ
فِي رَاقٍ مَّنْشُورٍ ○ ۵۲
۳-۲

فِي صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ
مَّرْفُوعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ
بِأَيْدِي سَفَرَةٍ
كِرَامٍ بَرَرَةٍ ○ ۱۶-۱۳

بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ
فِي صُورٍ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ
○ ۲۹
۳۹

قُلِ اللَّهُ شَهِيدٌ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ
وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَذَا الْقُرْآنُ ○ ۱۶

ہر شک و شبہ سے بالاتر کتاب

یہ کتاب ہر شک و شبہ سے بالاتر ہے
جو رب العالمین کی جانب سے نازل کی گئی ہے۔

تَنْزِيلُ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيهِ
مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○ ۳۲

قرآن کی حفاظت اللہ کے ذمہ

بلاشبہ یہ قرآن ہم نے نازل کیا ہے
اور ہم ہی اس کی حفاظت کے ذمہ دار بھی ہیں۔

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ
وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ○ ۱۵

اللہ نے قرآن کو اپنی حفاظت کے گھیرے میں لے رکھا ہے

اور اللہ نے اپنی حفاظت کے گھیرے میں لے رکھا ہے
اس شرف و مجد کے حامل قرآن کو
جو محفوظ رہنے والی تختی پر کندہ ہے۔

وَاللَّهُ مِنْ وَرَائِهِمْ مُحِيطٌ
بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ
فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ ○ ۵۵-۵۴

اس کا سرچشمہ

قرآن کا سرچشمہ ہمارا وہ علم ہے جو ہر قانون کی اصل و بنیاد ہے
وہ بڑا ہی بلند مرتبہ اور مبنی بر حکمت ہے۔

وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ
لَدَيْنَا عَلَى حَكِيمٍ ○ ۲۳

علم کی بنیادوں پر

کہو ہم نے انہیں ایسا ضابطہ حیات دے دیا ہے
جو ہر بات کو علم کی بنیادوں پر تفصیل سے بیان کرتا ہے۔

وَلَقَدْ جِئْتُم بِكِتَابٍ
فَضَّلْنَاهُ عَلَىٰ عِلْمٍ ○ ۵۴

اس کے قوانین محکم بنیادوں پر استوار ہیں

یہ وہ کتاب ہے جس کے قوانین محکم بنیادوں پر استوار ہیں

كِتَابٌ أَحْكَمَتْ آيَاتُهُ

ثُمَّ فَضَّلَتْ

مِنْ لَدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ ۝ ۱۱

اور نہایت واضح و نکھرے ہوئے انداز میں بیان کیے گئے ہیں
کیوں کہ یہ اللہ حکیم و بخیر کی جانب سے دیے گئے ہیں

مفصل ہے

اور وہی ہے جس نے تمہاری طرف
یہ مفصل ضابطہ حیات نازل کیا۔

وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ إِلَيْكُمُ
الْكِتَابَ مُفَصَّلًا ۝ ۱۱۵

حکمت و دانش سے لبریز ہے

یہ اس کتاب کی آیات ہیں
جو حکمت و دانش سے لبریز ہے۔

تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ
الْحَكِيمِ ۝ ۱۱۶

اس میں نہ کجی ہے نہ پیچ و خم

حمد و ستائش ہے اس اللہ کی
جس نے اپنے بندے پر یہ کتاب نازل کی
جس میں کوئی کجی نہیں نہ پیچ و خم ہنی ہے
یہ نہایت سیدھی، واضح اور متوازن بات کہتی ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
أَنْزَلَ عَلَى عَبْدِهِ الْكِتَابَ
وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ عِوَجًا
قَيِّمًا ۝ ۱۱۸

مضامین کے اختلاف سے پاک

کیا یہ لوگ قرآن کے احکام و قوانین پر غور نہیں کرتے
اگر یہ اللہ کی بجائے کسی اور کی طرف سے ہوتا تو
اس کے مضامین میں بہت کچھ اختلاف پایا جاتا۔

أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ الْقُرْآنَ
وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ
لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا ۝ ۱۱۹

صاف اور واضح قوانین دیتا ہے

بلاشبہ ہم نے تمہاری طرف یہ ضابطہ حیات نازل کیا ہے

وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ

آيَةُ مُبَيِّنَةٍ

وَمَثَلًا مِّنَ الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلِكَ

وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ ۝ ۲۲

جس میں صاف اور واضح انداز میں قوانین دیے گئے ہیں
اور اقوام گذشتہ کی مثالیں دے کر نصیحت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے
ان لوگوں کے لیے جو غلط روش زندگی کی تباہ کاریوں سے بچنا چاہیں

قوانین کو تفصیل سے بیان کرتا ہے

وَلَكِن تَصَدِّقُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ

وَتَفْصِيلَ الْكِتَابِ

لَّا رَيْبَ فِيهِ

مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ۝ ۲۳

قرآن پہلے دی گئی کتب کی تصدیق کرتا ہے
اور اپنے قوانین کو نکھار کر ابھار کر بیان کرتا ہے
تاکہ ان میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہ رہے
یہ تمام جہانوں کے پالنے والے اللہ کی جانب سے دیا گیا ہے۔

سمجھنے میں آسان

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ

لِلذِّكْرِ

فَهَلْ مِنْ مُّذَكِّرٍ ۝ ۲۴

ہم نے قرآن کو بڑا آسان بنا دیا ہے
نصیحت حاصل کرنے کے لیے

لہذا ہے کوئی جو اس سے نصیحت حاصل کرے۔

حقائق و مثالیں دے دے کر اور پھر پھر بیان کرتا ہے

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ

فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ

مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۝ ۲۵

نبی نوع انسان کی رہنمائی کے لیے
قرآن میں حقائق کو پھر پھر بیان کیا گیا ہے
اور ہر طرح کی مثالیں دے کر بات کی وضاحت کی جاتی ہے۔

مسائل کے ذریعے سے بیان کی وضاحت کرتا ہے

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ

فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ

مِنْ كُلِّ مَثَلٍ

ہم نے نوع انسان کے لیے
قرآن میں اپنے احکام و قوانین کی وضاحت کی خاطر
ہر موقع پر مثالیں بیان کی ہیں

تاکہ وہ غور و فکر کریں۔

لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ○ ۳۹

عربی زبان میں نازل ہوا

یہ ایک واضح اور کھلی ہوئی کتاب کے قوانین ہیں بلاشبہ ہم نے قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا ہے تاکہ تم اسے سمجھ کر عقل و فکر سے کام لے سکو۔

تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ
إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا
لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ○ ۴۰

صاف اور سیدھی زبان میں ہے

یہ قرآن صاف اور سیدھی زبان میں ہے اس میں کسی قسم کا پیچ و خم اور ابہام نہیں تاکہ لوگ زندگی کے خطرات سے بچ کر چلیں۔

قُرْآنًا عَرَبِيًّا
غَيْرَ ذِي عِوَجٍ
لَعَلَّكُمْ يَتَّقُونَ ○ ۴۱

عربی میں نازل کرنے کی حکمت

اگر قرآن کو ہم کسی اجنبی یا جتر منتر زبان میں نازل کر دیتے تو اعتراض کیا جاتا کہ یہ واضح زبان میں کیوں نہیں ہے عربی زبان سمجھنے والوں کے لیے کوئی اجنبی زبان کیوں ہوتی لہذا لوگوں کو بتائیے کہ اس کے ماننے والوں کے لیے اس میں زندگی کے تمام مسائل کا حل و رہنمائی موجود ہے۔

وَلَوْ جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَجَبِيًّا
لَقَالُوا آلَؤَلَا فُصِّلَتْ آيَاتُهُ
ءَا عَجَبِيٌّ وَعَرَبِيٌّ
قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا
هُدًى وَشِفَاءٌ ○ ۴۲

مختلف طریق و اسالیب سے حقائق کی وضاحت کرتا ہے

ہم نے نوع انسان کے لیے اس مقرران میں مختلف طریق و اسالیب سے حقائق کو واضح طور پر بیان کر دیا ہے تاکہ یہ عقل و سمجھ سے کام لیں۔

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي
هَذَا الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ
لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ○ ۴۳

قرآن میں تمہارے ہی مسائل کا ذکر ہے

لوگو! ہم نے تمہاری طرف یہ کتاب نازل کی ہے
جس میں تمہارے ہی مسائل کا ذکر ہے
کیا تم اس سلسلہ میں عقل و فکر سے کام نہیں لو گے۔

لَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ كِتَابًا
فِيهِ ذِكْرُكُمْ
أَفَلَا تَعْقِلُونَ ○ ۲۱

اس میں تمہاری ذہنی اور نفسیاتی بیماریوں کا علاج موجود ہے

اے بنی نوع انسان
تمہاری طرف تمہارے پروردگار کی جانب سے
وہ ضابطہ حیات آ گیا ہے
جس میں تمہاری ذہنی و نفسیاتی بیماریوں کا علاج موجود ہے
اور اس کے ملنے والوں کے لیے رہنمائی بھی ہے اور رحمت بھی۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ
قَدْ جَاءَكُمْ
مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ
وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ
وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ ○ ۲۲

اس میں تمہارے معاشرتی اور معاشرتی مسائل کا حل موجود ہے

قرآن میں جو نظام ہم نے دیا ہے
اس میں تمہارے تمام معاشرتی و معاشرتی مسائل کا حل موجود ہے
اور یہ رحمت ہے ان کے لیے جو اس کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں۔

وَنُزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ
مَا هُوَ شِفَاءٌ
وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ ○ ۸۱-۸۲

قرآن ہر دور کے انسانوں کیلئے ہے

یہ قرآن تو رہنمائی ہے
ہر دور کے انسانوں کے لیے
اس دعویٰ کی حقیقت کو ایک وقت کے بعد تم خود جان لو گے۔

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ
لِّلْعَالَمِينَ
وَلَتَعْلَمَنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ ○ ۸۴-۸۸

اہل علم اقوام کے لیے ہے

یہ کتاب خدائے رحمن و رحیم کی جانب سے نازل کردہ ہے
جس میں احکام و قوانین کی پوری شرح و وضاحت کر دی گئی ہے
یہ فصیح و بلیغ قرآن
اہل علم اقوام کے لیے ہے۔

تَنْزِيلُ مِنَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
كِتَابُ فُصِّلَتْ آيَاتُهُ
لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ○ ۳۱-۲

صاحبان عقل و بصیرت کے لیے ہے

ہم نے تمہاری طرف یہ مبارک کتاب نازل کی ہے
تاکہ اس کے احکام و قوانین پر غور و تدبر کرو
اس میں صاحبان عقل و بصیرت کے لیے عبرت و موعظت ہے۔

كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ
لِيَتَذَكَّرُوا آلَ الْآلِبِ ○ ۳۸-۲۹

قرآن کے احکام و قوانین کو بھی غور و تدبر کے بعد قبول کرو

وہ لوگ کہ ان کے سامنے جب اللہ کے قوانین پیش کیے جاتے ہیں
تو وہ انہیں بھی اچھی طرح سوچ سمجھ کر قبول کرتے ہیں
ان پر بہرے اور اندھے ہو کر گم نہیں ہڑتے۔

وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا
بِآيَاتِ رَبِّهِمْ
لَمْ يَخْشَوْا عَلَيْهِمْ شَيْئًا وَهُمْ يَتَّبِعُونَ ○ ۲۵-۲۴

روح القدس کے ذریعے نازل ہوا

کو قرآن روح القدس کے ذریعے نازل کیا گیا ہے
تمہارے پروردگار کی جانب سے بطور حقیقت ثابۃ کے۔

قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ الْقُدُسِ
مِنْ رَبِّكَ بِالْحَقِّ ○ ۱۶-۱۵

روح الامین کے ذریعے نازل کیا گیا قلب رسول پر

قرآن کو تمام جہانوں کے پروردگار نے نازل کیا ہے
اسے روح الامین کے ذریعے نازل کیا گیا ہے

وَإِنَّهُ لَتَنْزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ
نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ

قلب رسول پر امتا ہوا

اور قرآن تمہاری طرف اتار ہوتا ہے
علم و حکمت والے اللہ کی طرف سے۔

وَإِنَّا كَلَّمْنَاكَ عَلَى الْقُرْآنِ
مِنْ لَدُنْ حَكِيمٍ عَلِيمٍ ٢٤

بتدریج نازل کیا گیٹ

یہ قرآن ہم نے نازل کیا ہے تم پر
بتدریج ٹھہر ٹھہر کے۔

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ
تَنْزِيلًا ٤٦ ○ ٢٣

بتدریج نازل کرنے کی حکمت

جو لوگ اس ضابطہ حیات پر ایمان نہیں رکھتے کہتے ہیں کہ
تم پر پورا قرآن ایک ہی دفعہ کیوں نازل نہیں ہو گیا
دیکھو ایسا اس لیے کیا گیا کہ ساتھ کے ساتھ تمہارے ذہن نشین ہوتا جائے
اور تم اس کے قوانین کو بتدریج عمل میں بھی لاتے جاؤ لہذا ٹھہر ٹھہر کر نازل کیا گیا۔

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا
لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَاحِدَةً
كَذَلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهِ فُؤَادَكَ
وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلًا ٢٥ ○ ٢٢

محکمات و متشابہات

اللہ وہ ہے جس نے تم پر یہ ضابطہ حیات قرآن نازل کیا
اس میں ایک حصہ تو وہ ہے جو مستقل اقدار اور احکام و قوانین پر مشتمل ہے
یہ حصہ اس ضابطہ کی اصل و بنیاد ہے۔

اور دوسرا حصہ وہ ہے جو مادی کائنات سے ماورا متعلق کو سمجھنے کے لیے
تشبیہات و استعارات کے انداز میں بیان کیا گیا ہے
سو جن لوگوں کے ذہن کجروی اختیار کر لیتے ہیں
وہ محض فتنہ پیدا کرنے کے لیے ان الفاظ کو پکڑ لیتے ہیں جن سے

هُوَ الَّذِي أَنزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ
مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ
هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ
وَأُخَرُ
مُتَشَابِهَاتٌ
فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ
فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ

ابْتَغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ

وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ

وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ

يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ

كُلُّ مَنْ عِنْدَ رَبِّنَا

وَمَا يَذْكُرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ ٥٠

ان حقائق کو تشبیہ دی گئی ہے اور ان کی تاویلیں کرتے رہتے ہیں
یاد رکھو! ان حقائق کی تاویلیں اللہ ہی جانتا ہے
یا وہ اہل علم جان سکتے ہیں جنہوں نے علم میں پختگی حاصل کر لی ہو
وہ لوگ ان حقائق کو علم کی روشنی میں دیکھ کر قبول کر لیتے ہیں
اور کہتے ہیں یہ سب کچھ ہمارے پیروکار کی طرف سے ہے
دیکھو ان حقائق کی سمجھ انہیں ہی آ سکتی ہے جو اہل علم و دانش ہیں۔

قرآن اکثر اصول دیتا ہے جن کی جزئیات ہم دعوہ کے انسان اپنے خود طے کرنی ہیں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ

إِنْ تُبَدِّلَكُمْ تَسْأَلُكُمْ

وَلَا تَسْأَلُوا عَنْهَا

حِينَ يُنَزَّلُ الْقُرْآنُ

تُبَدِّلُكُمْ

عَفَا اللَّهُ عَنْهَا

وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ

قَدْ سَأَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكَ

ثُمَّ أَصْبَحُوا بِهَا كَافِرِينَ ٥١

اے وہ لوگو جو نظامِ خداوندی پر ایمان لے آئے ہو
قرآن میں دیے جا رہے اصولوں کی وہ جزئیات طلب نہ کیا کرو
(جنہیں ہر دور کے انسان نے اپنے دعوہ کے تقاضوں کے مطابق خود طے کرنا ہے)
لہذا ان جزئیات کا ابھی سے طے کر دیا جانا تمہارے لیے مصیبت بن جائے گا
جس صوت میں کہ قرآن کا نزول جاری ہے تو ظاہر ہے
تمہارے اصرار پر ان امور کی جزئیات بھی ظاہر کر دی جائیں گی
بہر حال اب تو اللہ تمہاری اس لغزش سے درگزر کرتا ہے
کیوں کہ وہ بڑا بردبار اور حفاظت دینے والا ہے۔
تم سے قبل ایک اور قوم نے بھی اس قسم کی جزئیات طلب کی تھیں
جن کا بنا ہونا ان کے لیے جب ممکن نہ رہا تو وہ دین سے ہی منحرف ہو گئے۔

ناسخ و منسوخ کا قانون

تم سے قبل جب بھی ہم نے اپنے احکام و قوانین دے کر
اپنے کسی رسول یا نبی کو بھیجا
تو ہمیشہ ایسا ہوا کہ اس کے گذر جانے کے بعد
مفاد پرستوں نے اس وحی میں رد و بدل کر دیا

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ

مِنْ رَسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ

إِلَّا إِذَا تَمَتَّى

أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ

فَيَسْخَرُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ
ثُمَّ يُحْكِمُ اللَّهُ آيَاتِهِ
وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ ۲۲

لہذا اللہ اس ملاوٹ شدہ وحی کو منسوخ کر دیتا
اور پھر سے اپنے کسی اور نبی کے ذریعے اپنے قوانین نافذ کروا دیتا
یاد رکھو اللہ کی ہر بات علم و حکمت پر مبنی ہوتی ہے۔

ناسخ و منسوخ کا قانون

جو لوگ نظام خداوندی کے خلاف ہیں
وہ خواہ اہل کتاب میں سے ہوں یا مشرکین میں سے
پسند نہیں کرتے کہ تم پر اللہ کی جانب سے وحی جیسی نعمت کا نزول ہو
لیکن اللہ تو جسے چاہتا ہے اپنی نوازشوں کے لیے جُن لیتا ہے
اللہ صاحبِ فضلِ عظیم ہے۔ اس سلسلہ میں اس کا طریق یہ رہا کہ
جب سابقہ کتب کے کچھ قانون منسوخ ہو جاتے
یا لوگوں کی دست بُرد سے ضائع ہو جاتے
تو ایک نئی کتاب میں ان سے بہتر
یا ان جیسے قوانین پھر سے دے دیے جاتے
یاد رکھو اللہ نے ہر چیز کے لیے
قاعدے اور پیمانے مقرر کر رکھے ہیں۔

فَالَّذِينَ كَفَرُوا
مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ
أَنْ يَنْزِلَ عَلَيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ مِنْ رَبِّكُمْ
وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ
مَا نَسَخَ مِنْ آيَةٍ
أَوْ نُنسِهَا نَأْتِ
بِخَيْرٍ مِنْهَا
أَوْ مِثْلَهَا
أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ ۱۰۵-۱۰۶

ہمارا قول دو ٹوک ہے

قسم ہے اجرامِ فلکی کے گردش کرنے کی
اور قسم ہے زمین کے شوق ہونے کی
کہ ہمارا قول دو ٹوک ہے۔
یہ کوئی ہنسی مذاق نہیں۔

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ
وَالْأَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ
إِنَّهُ لَقَوْلُ فَصْلٍ
وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ۝ ۸۶-۸۷

نزولِ قرآن کی ابتداء ماہِ رمضان میں ہوئی

رمضان وہ مہینہ ہے
جس میں قرآن کا نزول شروع ہوا
یہ ہدایت و رہنمائی ہے پوری نوعِ انسانی کے لیے
واضح تعلیمات پر مشتمل یہ کتاب راہِ راست دکھاتی ہے
اور اس کی تعلیمات حق و باطل کا فرق کھول کر بتاتی ہیں۔

لیلۃ اُنزل میں نازل ہوا

ہم نے قرآن کو ایک ایسے تاریک دور میں نازل کیا
جس میں انسانیت کو نئی اقدار اور پیمانے طے کرنے تھے
تمہیں شاید اس نئی اقدار و پیمانوں کے حامل دور کی اہمیت کا اندازہ نہیں
اس دور کی ایک ایک رات بھی نہراؤں مہینوں پر بھاری ہے۔
اس دور کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں آہستہ آہستہ قانونِ خداوندی کے مطابق
کائناتی قوتیں اور وحیِ خداوندی ہم آہنگ ہوتی چلی جائیں گی
اور ایک وقت آجائے گا جب تمام انسانی امور وحیِ خداوندی کے مطابق طے ہونے لگیں گے
اور امن و سلامتی کے اس دور میں تمام تاریکیاں چھٹ جائیں گی
اور اس طرح عروجِ انسانیت کی صبح طلوع ہو جائے گی۔

کتابِ بین جہاں ایک دور پس روشنی لے کر آئی

قسم ہے اس واضح اور غیر مبہم کتاب کی
جس کا نزول ایک ایسے تاریک دور میں ہوا
جو دنیا بھر کے لیے باعثِ برکت و سعادت بن گیا
لوگوں کو ہم ان کی غلط روش کے نتائج سے آگاہ کرنا چاہتے تھے

شَہْرُ رَمَضَانَ الَّذِي
أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ
هُدًى لِلنَّاسِ
وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَى
وَالْفُرْقَانِ ○ ۱۸۵

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ
الْقَدْرِ

وَمَا آدُرُكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ
لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ
تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ
فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ
مِنْ كُلِّ امْرَأَةٍ
سَلَامٌ هِيَ

حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ ○ ۹۷-۱

وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ
إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ
الْقَدْرِ
إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ

فِيهَا يُفَرَّقُ

كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٌ ۝ ۴۴-۴۳

لہذا علیہ علیہ کر کے بیان کر دیا گیا
حکمتوں پر مبنی تمام امور کو۔

قرآن معجزہ دکھانے نہیں آیا

وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا

سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ

أَوْ قُطِعَتْ بِهِ الْأَرْضُ

أَوْ كَلِمَ بِهِ الْمَوْتَى

بَلْ لِلَّهِ الْأَمْرُ جَمِيعًا

أَفَلَمْ يَأْتِشَ الَّذِينَ آمَنُوا

أَنْ لَّوْ شَاءَ اللَّهُ

لَهْدَى النَّاسَ جَمِيعًا ۝ ۴۳

کیا تم چاہتے ہو کہ قرآن اس طرح کے معجزے دکھائے کہ

کہ اس کے ذریعہ سے پہاڑ پلنے لگ پڑیں

آنکھ جھپکتے ہیں دور دراز کی مسافتیں طے ہو جائیں

یا اس کے ذریعہ سے مرنے والے کلام کرنے لگیں

یہ سب کچھ اللہ کے اختیار میں ہے تو لیکن اس کی سنت نہیں کہ ایسا کرے

کیا مومنین کی سمجھ میں اب بھی یہ بات نہیں آئی کہ

اللہ اگر انسانوں کو زبردستی راہ ہدایت پر چلانا چاہتا تو

ایسا بھی ہو سکتا تھا لیکن اس نے ایسا چاہا ہی نہیں۔

قرآن کی موجودگی میں کسی اور معجزے کی ضرورت ہی نہیں

وَقَالُوا لَوْلَا أُنْزِلَ

عَلَيْهِ آيَاتٌ مِّن رَّبِّهِ

قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِنْدَ اللَّهِ

وَأِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ

أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ

يَتْلَى عَلَيْهِمْ

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَرَجْمَةً

وَذِكْرًا لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝ ۴۹-۴۸

لوگ کہتے ہیں اگر یہ نبی ہے تو اسے

اللہ کی جانب سے معجزے کیوں نہیں دیے گئے

ان سے کہو اللہ کے ہاں معجزات کی کمی نہیں

لیکن میں تو تمہیں زندگی کے نشانات سے آگاہ درسا کہ جیسے آیا ہوں

کیا یہ کافی نہیں کہ ہم نے ایک دستور حیات انکی طرف نازل کر دیا

جس سے انہیں روشناس کرایا جا رہا ہے

اس نظام حیات میں تمہارے لیے رحمتیں اور برکتیں ہیں

اور جو قوم اسے قبول کر لیتی ہے اس کے لیے اس میں عبرت و موعظت ہے۔

قرآن کا معجزہ

یہ قرآن کاروانِ انسانیت کو سفرِ زندگی میں وہ راہ دکھاتا ہے جو سب سے زیادہ توازن، ہڈش اور سیدھی ہے۔

إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي
لِلَّذِي هِيَ أَقْوَمُ ۝ ۱۶

قرآن جیسی کتاب اللہ کے سوا کوئی اور وضع کر ہی نہیں سکتا

یہ قرآن ایسا ضابطہ حیات نہیں ہے کہ جسے اللہ کے سوا کوئی اور اپنی طرف سے وضع کر سکے یہ ان تمام قوانین کو سچ کر دکھانے والا ہے جو قبل ازیں بذریعہ وحی دیے جاتے رہے پھر یہ اپنے قوانین کو اس طرح نکھار کر اور ابھار کر بیان کرتا ہے کہ ان میں نہ شک و شبہ کی گنجائش رہتی ہے اور نہ کوئی اضطراب اور ذہنی کشمکش یہ قوانین اس اللہ کی طرف سے دیے گئے ہیں جو تمام کائنات اور عالمگیر انسانیت کی نشوونما کا ضامن

وَمَا كَانَ هَذَا الْقُرْآنُ
أَنْ يُفْتَرَى مِنْ دُونِ اللَّهِ
وَلَكِنْ تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ
وَتَفْصِيلَ الْكِتَابِ
لَا رَيْبَ فِيهِ
مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ ۳۲

حیلج

کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ ضابطہ حیات اللہ کی طرف سے نہیں بلکہ رسول کا خود ساختہ ہے کہو تم اس ضابطہ حیات کی طرح کی ایک سوت بنا کر دکھاؤ اور اللہ کو چھوڑ کر جس کو چاہو اپنی ہڈ سکے بھی بلا لو اگر تم اپنے اس دعویٰ میں سچے ہو۔

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ
قُلْ فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِثْلِهِ
وَادْعُوا مَنِ اسْتِطَعْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ
إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ ۲۵

رسول کی سچائی کی شہادت ان کی سابقہ زندگی سے

کہو اگر اللہ نہ چاہتا تو میں تمہارے سامنے قرآن پیش نہ کرتا اور نہ تمہیں ان احکام و قوانین سے خبردار ہی کرتا دیکھو میں نے نبوت سے قبل ایک عمر تمہارے درمیان بسر کی ہے تم اندازہ کر سکتے ہو کہ وہ ایک سچے کی زندگی تھی یا جھوٹے کی

قُلْ لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا تَلَوْتُهُ عَلَيْكُمْ
وَلَا أَدْرَاكُمْ بِهِ
فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ
عُمَرًا مِّنْ قَبْلِهِ

أَفَلَا تَعْقِلُونَ
فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى
عَلَى اللَّهِ كَذِبًا
أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ
إِنَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الضَّالِّينَ ١٤-١٦

تم میرے کردار سے اچھی طرح واقف ہو لہذا عقل سے کام لو
میرے نزدیک اس سے بڑا ظالم اور کوئی نہیں جو اپنے پاس سے باتیں لٹے
اور اس جھوٹ کو اللہ سے منسوب کر دے
یا اللہ کے قوانین کی تکذیب کرے
ایسے مجرمن کی کبھی فلاح نہیں ہو سکتی۔

اللہ کا دیا ہوا ضابطہ قوانین مکمل ہو گیا ہے اب ہمیں کسی رد و بدل کی گنجائش نہیں

وَمَتَّ كَلِمَتُ رَبِّكَ
صِدْقًا وَعَدًا
لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَتِهِ
وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ١١٥

قرآن میں اللہ کا دیا ہوا ضابطہ قوانین مکمل ہو چکا ہے
تمام صداقتوں اور عدل و توازن کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے
اب اللہ کے ان قوانین میں کوئی تغیر و تبدل کرنے والا نہیں
یہ اس اللہ کا دیا ہوا ہے جو سب کچھ سُنتا اور ہر بات کا علم رکھتا ہے۔

قرآن کریم میں رد و بدل کے مطالبہ پر رسول کی جانب سے اللہ کا جواب

قَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا
أَنْتَ يَقُولُ غَيْرُ هَذَا
أَوْ بَدِّلْهُ
قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِنْ تِلْقَائِي
نَفْسِي إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ
إِنِّي أَخَافُ أَنْ عَصَيْتُ رَبِّي
عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ١١٥

جو لوگ ہمارے قانونِ مکافات کا سامنا کرنا نہیں چاہتے
کہتے ہیں اس قرآن کی جگہ کوئی دوسرا قرآن لے آؤ
یا اس میں کچھ رد و بدل ہی کر دو۔
کہو اس میں اپنی طرف سے رد و بدل کرنا میرے اختیار سے باہر ہے
میں تو خود ان احکام و قوانین کا تابع ہوں
اور ڈرتا ہوں کہ پروردگار کے قوانین سے اگر نجاتی کی تو
یومِ مکافات اس کی سزا بڑی سخت ہو گی۔

قرآن کا کوئی حصہ چھوڑا نہیں جاسکتا

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ
بَعْضَ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ ١١٦

لوگوں کی خوشنودی کی خاطر ایسا نہیں ہو سکتا کہ
تم وحی کا کوئی حصہ چھوڑ دو۔

کتاب اللہ کے قوانین کے شواہد کے لیے کوئی جاتے پناہ نہیں

اے نبی! لوگوں تک وہ وحی پہنچاتے رہو
جو تمہیں کتاب اللہ میں دی گئی ہے
یہ اللہ کے ابدی قوانین ہیں جنہیں کوئی نہیں بدل سکتا
اور نہ ان کے سوا کوئی اور جاتے پناہ ہی کہیں پاؤ گے۔

وَأَنزَلْنَا مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ
فَكَرِّرْ بِكَ
لِكَلِمَتِهِ
وَلَنُفِخَ فِي سُورَةٍ مِّنْهُ فَتَسْمَعُوا أَسْمَاءً ۝۱۶

قرآن کھلی ہوئی روشنی ہے

اے نوعِ انسان
تمہارے پروردگار کی جانب سے واضح دلائل و شواہد تمہارے پاس آ گئے
اور قرآن کی صوت میں ایک کھلی ہوئی روشنی تمہیں دے دی گئی ہے
لہذا جو لوگ اللہ کے اس ضابطہ حیات کو اپنی زندگی کا نصب العین
قرار دے کر اس کے ساتھ محکم طور پر وابستہ رہیں گے
تو ان پر اللہ کی رحمتوں اور خوشحالیوں کے دروازے کھل جائیں گے
اور انہیں ایک سیدھی اور متوازن روش زندگی کی
طرف رہنمائی حاصل ہو جائے گی۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ
قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكُمْ
وَأَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا
فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ
وَاتَّخَذُوا آيَاتِهِ
سَبِيلًا خَلِفُوا فِي رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ
وَيَهْدِي إِلَيْهِ
صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ۝۱۷

قرآن ایک روشن ضابطہ حیات ہے

تمہاری طرف اللہ کی جانب سے ایک روشن ضابطہ حیات آ گیا ہے
ایک ایسی واضح اور کھلی کھلی کتاب
جس سے نظامِ خلوندی کی طرف رہنمائی حاصل ہو جاتی ہے
ہر اس قوم کو جو اپنی زندگی ان قوانین سے ہم آہنگ رکھے
انہیں سلامتی کے راستے دکھاتا ہے
اور انہیں ہر قسم کی تاریکیوں سے نکال کر

قَدْ جَاءَكُمْ مِّنَ اللَّهِ نُورٌ
وَكِتَابٌ مُبِينٌ
يَهْدِي بِهِ اللَّهُ
مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ
سُبُلَ السَّلَامِ
وَيُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ

إِلَى النُّورِ

يُأَذِّنُ وَيَهْدِيهِمْ

إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ٥٠ ١٩-١٥

زندگی کی جھمکاتی روشنیوں میں لے آتا ہے
اور اپنے قانون کے مطابق رہنمائی کرتا ہے
ایک توازن بڈش روش زندگی کی طرف۔

یہ کتاب انسانیت کو زندگی کی تاریکیوں سے نکال کر روشنیوں میں لاتی ہے

كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ

لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ

إِلَى النُّورِ ١٣

یہ کتاب تم پر اس لیے نازل کی گئی ہے کہ
نوع انسان کو زندگی کی تاریکیوں سے نکال کر
علم و بصیرت کی روشنیوں میں لے آوے۔

اُن امور کی وضاحت کرتی ہے جن میں لوگ اختلاف میں مبتلا ہیں

وَمَا أَنْزَلْنَاهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ

إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي

اخْتَلَفُوا فِيهِ

وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ

يُؤْمِنُونَ ١٤ ١٦

یہ کتاب تمہاری طرف اس لیے نازل کی گئی ہے کہ
لوگوں پر واضح کر سکوں ان معاملات کو
جن میں وہ اختلاف میں مبتلا ہیں
اور اس میں رحمت و رہنمائی ہے اس قوم کے لیے
جو اس کے قوانین کو اپنا لیتی ہے۔

اس کتاب کا نزول انسانیت کے اللہ کی شفقت اور مہربانی ہے

هُوَ الَّذِي يُنْزِلُ عَلَى عَبْدِهِ

آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ

لِيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ

إِلَى النُّورِ

وَإِنَّ اللَّهَ بِكُمْ لَكَرِيمٌ ٥١ ٥٢

اللہ ہی ہے جو اپنے بندے پر نازل کر رہا ہے
صاف اور واضح قوانین
تاکہ تمہیں جہالت اور توہم کے اندھیرے سے نکال کر
علم و بصیرت کی روشنیوں میں لے آئے۔

دراصل اللہ تم پر بڑا ہی شفیق اور مہربان ہے۔

اب حق و صداقت پر ہی کتاب ہے

اور جو کتاب ہم نے تمہیں بذریعہ وحی دی ہے
وہی حق و صداقت پر ہے۔

وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ
هُوَ الْحَقُّ ۝ ۳۵

اب حق کا تعمیری دور آگیا ہے

اعلان کر دو کہ اب حق و صداقت کا تعمیری دور آگیا ہے
اور باطل کی تخریبی قوتوں کا دور ختم ہو گیا
بلاشبہ اب باطل نے تو بھاگنا ہی ہے۔

وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ
وَزَهَقَ الْبَاطِلُ
إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا ۝ ۱۷

آخر الامر نظامِ خداوندی نے ہی غالب آنا ہے

جو لوگ قرآنی نظامِ حیات سے انکار کریں
جب یہ ان کے سامنے پیش کیا جائے
تو انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ آخر الامر اسی نظامِ حیات نے غالب آنا ہے
باطل نظام اس پر غلبہ نہیں پاسکے گا
خواہ اس سے براہِ راست ٹکراؤ پیدا کرے
یا درپردہ سازشیں کرے
اس لیے کہ یہ اس اللہ کی طرف سے نازل ہوا ہے
جو بہترین تدبیر کا مالک اور ہر قسم کی حدودِ ستائش کا حامل ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالذِّكْرِ
لَمَّا جَاءَهُمْ
وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ
لَّا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ
مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ
وَلَا مِنْ خَلْفِهِ
تَنْزِيلٌ مِّنْ
حَكِيمٍ حَمِيدٍ ۝ ۴۱-۴۲

یہ شران تمہارے لیے بہت بڑا شرف ہے

حقیقت یہ ہے کہ یہ قرآن
تمہارے لیے اور تمہاری قوم کے لیے بہت بڑا شرف ہے۔

وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ
لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۝ ۴۳

اس کے ملنے پر خوشیاں مناؤ

کہو اس طرح کے ضابطہ حیات کا بل جانا اللہ کا فضل اور اس کی رحمت ہے
لہذا چاہیے کہ اس کے ملنے پر جشنِ مسرت مناؤ
یہ متاعِ گواں بہا بہتر ہے
ہر اس چیز سے کہ جسے تم جمع کرتے ہو۔

قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ
فَإِذَا لِكَ فَلَيْفَ حُوًّا
هُوَ خَيْرٌ
فَمَا يَجْمَعُونَ ○ ۵۸

اور قرآن کے سوا کسی اور الٰہیاء کی اطاعت نہ کرو

یہ کتاب جو تمہاری طرف نازل کی گئی ہے
تم اسے بلا جھجک لوگوں کے سامنے پیش کرو
اور اس کے ذریعے انہیں غلط روشِ زندگی کے نتائج سے آگاہ کر دو
اور مومنین کو ان کے فرائضِ زندگی یاد دلاتے رہو
تم سب اطاعت صرف اس قرآن کی کرو
جسے تمہارے رب نے تمہاری طرف نازل کیا ہے
اس کے علاوہ کسی اور اولیاء یا کارساز کی اطاعت نہ کرو۔

كِتَابٌ أَنْزَلَ إِلَيْكَ
فَلَا يَكُنْ فِي صَدْرِكَ حَرَجٌ
مِّنْهُ لِتُنذِرَ بِهِ
وَذِكْرًا لِّلْمُؤْمِنِينَ
اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ
إِلَيْكُمْ مِّنْ رَبِّكُمْ
وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ ○ ۶۲

رسول کو بھی قرآن کی اطاعت کرنے کی ہدایت

اے رسول اس ضابطہ حیات کا اتباع کرو
جو تمہارے پروردگار کی جانب سے وحی کیا گیا ہے
دیکھو اللہ کے سوا کسی اور کا قانونِ اطاعت کے لائق نہیں
اور ان سے کنارہ کشی اختیار کر لو
جو غیر اللہ کے قوانین کا اتباع کرتے ہیں۔

اتَّبِعْ مَا أُوحِيَ
إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
وَأَعِزُّ عَنِ
الْمُشْرِكِينَ ○ ۶۴

اسکی اطاعت سے دنیا و آخرت دونوں کی خوشگواریاں حاصل ہوں گی

اور جب متقین سے پوچھا جاتا ہے کہ
ان کے رب نے کیا نازل کیا
تو وہ جواب دیتے ہیں سراسر خیر و برکت
جو لوگ اس کے مطابق متوازن طرز زندگی اختیار کریں گے
ان کی اس دنیا کی زندگی بھی حسین و خوشگوار ہو گی
اور آخرت کی زندگی میں بھی ہر طرح کی بہتری۔

وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا
مَاذَا أَنْزَلَ رَبُّكُمْ
قَالُوا خَيْرًا
لِّلَّذِينَ أَحْسَنُوا
فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ
وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ ۝ ۱۶

انسانوں کے درمیان قرآن کے مطابق حکومت قائم کرو

اے نبیؐ یہ کتاب ہم نے تمہاری طرف حق کے ساتھ نازل کی ہے
تاکہ انسانوں کے درمیان ایسا نظام حکومت قائم کر سکو
جیسا کہ اللہ نے تمہیں اپنے احکام و قوانین کے ذریعے سمجھایا ہے۔

إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ
لِتُحْكَمَ بَيْنَ النَّاسِ
بِمَا أَرْسَلَ اللَّهُ ۝ ۱۵

نظام حکومت کی بنیاد قرآن پر رکھو

لوگوں کے درمیان ایسا نظام حکومت قائم کرو
جس کی بنیاد اللہ کے نازل کردہ قرآن پر ہو۔

فَأَحْكُمُوا بَيْنَهُمْ
بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ ۝ ۱۴

قرآن کے مطابق حکومت قائم نہ کرنے والے کافر ہیں

جو لوگ اپنا نظام حکومت قرآن کے مطابق قائم نہیں کرتے
وہی لوگ کافر ہیں۔

وَمَنْ لَّمْ يُحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ۝ ۱۳

قرآن کے مطابق حکومت قائم نہ کرنے والے فاسق ہیں

جو اپنا نظام حکومت قرآن کے مطابق قائم نہیں کرتے

وَمَنْ لَّمْ يُحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ

وہی لوگ فاسق ہیں۔

فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ○ ۳۴

بہر حال نظام خداوندی جبراً نہیں منوایا جائے گا

پوری نوع انسان کو بتا دو کہ
تمہارے پروردگار کی جانب سے حق پر مبنی ضابطہ جات آ گیا ہے
لہذا جو کوئی اس سے رہنمائی حاصل کرے گا
تو اس کا فائدہ بھی اُسے ہی ہو گا
اور جو کوئی گمراہی اختیار کرے گا تو اس کا نقصان بھی اُسے ہی ہو گا
بہر حال میں تم پر داروغہ بنا کر نہیں بھیجا گیا کہ زبردستی راہ راستی پر چلاؤں۔

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
قَدْ جَاءَكُمْ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ
فَمَنِ اهْتَدَى
فَأَنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ
وَمَنْ ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا
وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِكِيلٍ ○ ۳۵

تمہارا کام قرآن پیش کرتے جانے ہے جبراً متراٹھا نہیں جائے گا

تمہارا کام لوگوں سے جبراً بات نہ کرنا ہے
تمہارا کام قرآن پیش کیے جانا ہے
ہر اس کو جو ہمارے قانونِ مکافات سے ڈرتا ہے۔

وَأَنتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ
فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ
مَنْ يَخَافُ وَعِيدِ ○ ۳۶

لیکن نتائج تو اللہ کے قانون کے مطابق ہی نکلیں گے

دیکھو جو لوگ ہمارے قوانین کا اتباع کریں گے
وہ نہ تو گمراہ ہوں گے اور نہ جانکاه مشقتوں میں پڑیں گے
اور جو ہمارے قوانین سے اعراض برتیں گے
ان کی معیشت تنک ہو جائے گی۔

فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ
فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَى
وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي
فَأِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا ○ ۳۷-۳۸

بہر حال پاکیزہ ذہن کے لوگ ہی اس کی طرف متوجہ ہوں گے

قرآن کے خالق سے وہی لوگ صحیح معنوں میں مطلع ہو سکتے ہیں
جنہیں دل و دماغ کی پاکیزگی نصیب ہو۔

لَا يَمَسُّهُ
إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ○ ۳۹

کیسا عجیب حوصلہ ہے ان کا

جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قوانین کو
اپنی خود ساختہ شریعت کے پردہ میں چھپا لیتے ہیں
اور ان بیش بہا قوانین کو معمولی معمولی مفادات کی بھینٹ چڑھا دیتے ہیں
دراصل وہ لوگ اپنے پیٹوں میں
آگ بھڑ رہے ہیں

ظہورِ نتائج کے وقت قانونِ خداوندی سے ملنے والی سعادتی
اور خوشگواریاں ان سے بات تک نہیں کریں گی
اور ان کی صلاحیتوں کی نشوونما رک جائے گی
یہ بڑا ہی المناک عذاب ہو گا
اس وقت انہیں اندازہ ہو گا کہ انہوں نے شرفِ انسانیت کو
جن داموں بیچا تھا وہ کس قدر حقیر و کم مایہ تھے۔
انہوں نے نظامِ خداوندی کے تحفظ کے بدلے عذابِ مولِ یا
کیسا عجیب حوصلہ ہے ان کا زندگی کو پُر عذاب بنانے میں۔

اللہ کی بارگاہ میں رسولِ محمدؐ کی فریاد

اور رسولِ فریاد کرے گا
پروردگار یہ ہے میری قوم جس نے میرے بعد
اس مسترآن کو اپنی خود ساختہ شریعتوں میں
جکڑ کر بے بس کر دیا تھا۔

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ
مَا أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ
وَيَشْتَرُونَ بِهِ شَمًا قَلِيلًا
أُولَٰئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ
إِلَّا النَّارَ

وَلَا يَكْلَهُمُ اللَّهُ
يَوْمَ الْقِيَمَةِ
وَلَا يُزَكِّيهِمْ
وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ
أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرُوا
الضَّلَالََةَ بِالْهُدَى
وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ
فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ○ ۱۴۳-۱۴۵

وَقَالَ الرَّسُولُ
يُرَبِّ إِنِّي قَوْمِي
اتَّخَذُوا هَذَا الْقُرْآنَ
مَهْجُورًا ○ ۲۵

تلاوت

مادہ: ت ل و

تَلُوْنَهُ۔ تَلِيْتُهُ میں اس کے پیچھے چلا اَتَلِيْتُهُ اِيَّاهُ میں نے اس سے اس کی پیروی کرائی اسے اس کے پیچھے لگایا۔ تَلُوْهُ دُہ شخص جو ہمیشہ پیچھے چلے۔

تِلَاوَةُ کے معنی ہیں متابعت، جو کہیں جہانی طور پر ہوتی ہے اور کہیں احکام کا اتباع ہوتا ہے قرآن میں ہے وَالْقَمَرَ اِذَا تَلَّهَا ۱۹ جس کے معنی ہیں چاند سورج کے پیچھے پیچھے چلتا ہے اور اس سے روشنی کا اقتباس کرتا ہے۔

سُورَةُ بَقَرَةٍ میں ہے ”الَّذِيْنَ اَتَيْنَهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُوْنَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ ۝ ۱۲۱“ جن لوگوں کو ہم نے یہ کتاب دی ہے وہ اس کا اتباع کرتے ہیں جیسا کہ اتباع کرنے کا حق ہے، یہی لوگ ہیں جو اس کتاب پر ایمان رکھتے ہیں۔ اس آیت کریمہ نے تلاوت کے معنی واضح کر دیئے ہیں اس میں تلاوت کرنے والوں کے متعلق کہا گیا ہے کہ یہی لوگ ہیں جو اس پر ایمان رکھتے ہیں، ورنہ اگر اس کے معنی فقط پڑھنے کے ہوں تو قرآن کو تو غیر مسلم بھی پڑھتے ہیں جو اس پر ایمان نہیں رکھتے لہذا قرآن کی تلاوت سے مراد اس کے احکام کا اتباع ہے۔

چونکہ اس اتباع کے لیے ضروری ہے کہ پہلے ان احکام کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیا جائے اس لیے انہیں اس طرح پڑھنے کو یا اس غرض کے لیے پیش کرنے کو بھی تِلَاوَةُ کہتے ہیں۔ یاد رکھیے کہ محض پڑھنے کو ”قرأت“ کہا جائے گا لیکن پڑھ کر یا ویسے ہی احکام کی اطاعت کرنے کو تلاوت کہا جائے گا۔

قرآن کو پڑھا اس لیے جاتا ہے کہ اسے سمجھا جائے اور سمجھا اس لیے جاتا ہے کہ اس پر عمل کیا جاسکے لہذا قرآن کا اس طرح پڑھنا کہ وہ سمجھ میں نہ آئے یا اسے فقط سمجھ لینا اور اس پر عمل نہ کرنا کچھ فائدہ نہیں دے سکتا۔

قرآن کریم میں نبی کریم کے متعلق فرمایا گیا ہے کہ يَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِہٖ وَيُزَكِّیْہُمْ سُوْرٰتِہٖ ۳ ”وہ جماعت مومنین کے سامنے اللہ کے قوانین پیش کرتا ہے اور ان کے ذریعہ سے ان کی صلاحیتوں کی نشوونما کرتا ہے“ اس سے ظاہر ہے کہ تلاوت قرآن سے مقصود یہ ہے کہ اللہ کا نظام عملاً متشکل ہو جائے جس کے تعمیری نتائج محسوس صورت میں سامنے آجائیں۔

صرف قرآن پڑھ لینے کو تلاوت کہنا اور سمجھ لینا کہ اس سے مقصد حاصل ہو گیا ہے خود فریبی کے سوا کچھ نہیں۔ لہذا اچھی طرح سمجھ لیجیے کہ قرآن کا پڑھنا اس لیے ضروری ہے کہ اسے سمجھ لیا جائے اور سمجھا اس لیے ضروری ہے کہ اس پر عمل کیا جائے اگر قرآن کو سمجھا نہ جائے تو اس کا پڑھنا کچھ فائدہ نہیں دیتا اور اگر اس پر عمل نہ کیا جائے تو اس کا سمجھنا بھی بے کار ہے۔

تلاوتِ آیات کا مفہوم

دیکھو اللہ ایسا ہرگز نہیں کرتا کہ قوموں اور ملکوں کو یوں ہی اندھا دھند ہلاکت میں ڈال دے ہم پہلے اس کے مرکزی مقام میں اپنا رسول بھیجتے ہیں جو ان کے سامنے ہمارے قوانین پیش کرتا ہے۔ یاد رکھو! ہمارا قانون مکافات اس وقت تک کسی قوم کو ہلاکت میں نہیں ڈالتا جب تک کہ وہ ظلم کی روش اختیار نہ کرے۔

وَمَا كَانَ رَبُّكَ
مُؤَلِّكَ الْقُرْآنَ حَتَّىٰ
يَبْعَثَ فِي أُمَمٍ مِّنْكَ
يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا
وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرْآنِ
إِلَّا وَأَهْلُهَا ظَالِمُونَ ○ ۲۸/۵۹

تلاوتِ آیات کا مقصد عظیم

یہ اللہ کے وہ قوانین ہیں جو تمہیں دیے جا رہے ہیں حق و صداقت کے ساتھ اس لیے کہ یہ تو بڑا ظلم ہوتا کہ جن اصولوں کے تابع چلنے سے انسانی زندگی نے کامیاب ہونا تھا وہ اصول اہل عالم کو دیے ہی نہ جاتے۔

تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ
نَتْلُوهَا عَلَيْكَ
بِالْحَقِّ
وَمَا اللَّهُ
يُرِيدُ ظُلْمًا
لِّلْعَالَمِينَ ○ ۳۰/۱۰۸

قوانینِ خداوندی کے دیے جانے کے بعد اور کونسی حد ہوگی جس کی پیروی لوگ کریں گے؟

یہ اللہ کے وہ قوانین ہیں جو تمہیں دیے جا رہے ہیں حق و صداقت کے ساتھ۔ اب وہ کون سی حدیث یا بات ہوگی اللہ اور اس کے قوانین کے بعد کہ جس پر یہ لوگ ایمان لائیں گے۔

تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ
نَتْلُوهَا عَلَيْكَ
بِالْحَقِّ
فَبِأَيِّ حَدِيثٍ
بَعَدَ اللَّهُ وَآيَاتِهِ
يُؤْمِنُونَ ○ ۲۵/۶

اللہ کا بہت بڑا احسان

اللہ کا یہ بہت بڑا احسان ہے

اہل ایمان پر

کہ ان کی طرف اپنا ایک رسول بھیجا

جو انہی میں سے ہے۔

وہ ان کے سامنے ہمارے قوانین پیش کرتا ہے

جن سے ان کی صلاحیتوں کی نشوونما ہوتی ہے

وہ انہیں ہمارے نظام و قانون کی تعلیم دیتا

اور اس کی غرض و غایت سمجھاتا ہے

اللہ اگر ایسا انتظام نہ کرتا تو لوگ اسی طرح

گمراہیوں میں کھوئے رہتے جیسے پہلے کھوئے ہوئے تھے۔

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ

عَلَى الْمُؤْمِنِينَ

إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا

مِّنْ أَنفُسِهِمْ

يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ

وَيُزَكِّيهِمْ

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ

وَالْحِكْمَةَ

وَإِنْ كَانُوا مِن قَبْلُ

لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ○ ۱۶۴

اہلِ عِلم کی تلاوت

اس قرآن کو ہم نے حق کے ساتھ نازل کیا ہے

اور یہ حق کے ساتھ تم تک پہنچا ہے

اور اس قرآن کے لانے والے رسول کا فریضہ یہ ہے کہ وہ اس کے

مطابق زندگی بسر کرنے کے نتیجے میں آنے والی خوشگاریوں کی بشارت دے

اور اس کی خلاف ورزی کے نتیجے میں آنے والی تباہی سے آگاہ کرے

اور ہم نے اس کے حقائق کو الگ الگ نیکار کر بیان کر دیا ہے

تاکہ تم بٹھڑ بٹھڑ کر اسے لوگوں کے سامنے پڑھ سکو۔

لہذا ہم نے اسے بتدریج نازل کیا ہے

لوگوں سے کہو کہ تم خواہ اس کتاب کو مانو

خواہ نہ مانو اس کی صداقت میں کوئی فرق نہیں آ سکتا

وَبِالْحَقِّ أَنزَلْنَاهُ

وَبِالْحَقِّ نَزَّلَ

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا

نُبَشِّرًا

وَنَذِيرًا

وَقُرْآنًا فَرَقْنَاهُ

لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَى نُكْثٍ

وَنَزَّلْنَاهُ تَنْزِيلًا

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ

أَوْ لَا تَوْمِنُوا

یہ کتاب درحقیقت علم و بصیرت کی رو سے سمجھی جا سکتی ہے
لہذا جن لوگوں کے پاس پہلے سے علم ہے
ان کے سامنے جب یہ کتاب پیش کی جاتی ہے
تو وہ اس کے سامنے تسلیم خم کر دیتے ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ
أَوْفُوا الْعَهْدَ مِنْ قَبْلِهِ
إِذَا تِلَا عَلَيْهِمْ
يَخْرُؤْنَ لِلْأَذْقَانِ سُجَّدًا ۝۱۰۵

اے اہل عقل و بصیرت!

قوانینِ خداوندی کی پیروی کرو
اے اہل عقل و بصیرت
کہ جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اس مقصد کے لیے اللہ نے تمہاری طرف یہ ضابطہ قوانین نازل کیا ہے
اور یہ رسول تمہارے سامنے اللہ کے قوانین پیش کرتا ہے
جو اپنے مطالب میں بالکل واضح ہیں
تاکہ ان لوگوں کو جو ان قوانین پر ایمان رکھتے ہیں
اور ان کے مطابق اصلاحِ معاشرہ کے کام کرتے ہیں
بہالت اور ظلم کی تاریکیوں سے نکال کر
علم و بصیرت کی روشنیوں میں لے آئے۔
دیکھو جو لوگ اللہ کے قوانین کی صداقت پر ایمان لائے
اور اس کے متعین کردہ صلاحیتِ بخش پر کرم پر عمل پیرا ہوئے
تو وہ ایسے جنتی معاشرہ میں داخل ہو جاتے ہیں
جس کی تہ میں قوانینِ خداوندی کے چشمے رواں ہوتے ہیں
لہذا اس کی شادابیوں میں کبھی کمی نہیں آ سکتی
اللہ کا نظام انہیں نہایت ہی حین و متوازن انداز سے
سلمانِ زیت مہیا کر دیتا ہے۔

فَاتَّقُوا اللَّهَ
يَا أُولِي الْأَلْبَابِ
الَّذِينَ آمَنُوا
قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا
رَسُولًا يَتْلُو عَلَيْكُمْ
آيَاتِ اللَّهِ مُبَيِّنَاتٍ
لِيُخْرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
مِنَ الظُّلُمَاتِ
إِلَى النُّورِ
وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ
وَيَعْمَلْ صَالِحًا
يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ
تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا
قَدْ أَحْسَنَ اللَّهُ
لَهُ رِزْقًا ۝۱۰۶

تلاوت کتاب اور اقامتِ صلوٰۃ کا مفہوم

دیکھو! جو لوگ
کتابِ اللہ کی پیروی کرتے ہوتے
نظامِ خداوندی قائم کر لیتے ہیں
اور نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کے لیے
ہمارا دیا ہوا رزق وقف کر دیتے ہیں
پوشیدہ طور پر بھی اور اعلانیہ بھی
وہ ایسی تجارت کرتے ہیں
جس میں کبھی خسارہ نہیں ہو سکتا۔

إِنَّ الَّذِينَ
يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ
وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ
وَأَنفَقُوا
مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ
سِرًّا وَعَلَانِيَةً
يَرْجُونَ تِجَارَةً
لَّنْ تَبُورَ ۝ ۲۹

کیا یہ کتاب کافی نہیں؟

کیا ان کے لیے ہماری طرف سے نازل کردہ
یہ کتاب کافی نہیں
جو تم ان کے سامنے پیش کرتے ہو۔

أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا
أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ
يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ ۝ ۲۹

ہمارے قوانین کو مذاق میں تبدیل کر دینے کا نتیجہ

بربادی ہے ان سب کے لیے
جو اپنی مفاد پرستیوں کو جھوٹ و مکاری کے پردے میں چھپا دیتے ہیں
ان کی سہل انگاری نے ان میں اضمحلال پیدا کر دیا ہے۔
یہ لوگ اللہ کے ان قوانین کو سنتے تو ہیں
جو ان کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں

وَيُلْئِلُ لِكُلِّ
آفَاكٍ
أَنِيْمٍ
يَسْمَعُ آيَاتِ اللَّهِ
تَتْلَىٰ عَلَيْهِ

ثُمَّ يَصْرُ مُسْتَكْبِرًا

كَانَ لَمْ يَسْمَعْهَا

فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ

وَإِذَا عَلِمَ مِنْ أَوْتِنَا شَيْئًا

اتَّخَذَ هَاهُنَا

أُولَئِكَ لَهُمْ

عَذَابٌ مُهِينٌ

مِنْ وَرَائِهِمْ جَهَنَّمُ

وَلَا يُغْنِي عَنْهُمْ

مَا كَسَبُوا شَيْئًا

وَلَا مَا اتَّخَذُوا

مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ

وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿۳۵﴾

لیکن پورے استعمار کے ساتھ اپنے کفر پر اڑے رہتے ہیں
گویا کچھ سنا ہی نہیں

سو ان کے اس انکار و سرکشی کا نتیجہ الم انجیز تباہی ہے۔
ہمارے قوانین میں سے کوئی بات جب ان کے علم میں آتی ہے
تو یہ اسے مذاق میں تبدیل کر دیتے ہیں
جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ

ذلت و خواری کے عذاب میں مبتلا ہو جاتے ہیں
ان کے آگے جہنم ہے

اور ان کے کسی کام نہیں آئے گا وہ سب کچھ
کہ جو انہوں نے دنیا میں کمایا ہے۔

اور نہ وہ سرپرست ہی ان کے لیے کچھ کر سکیں گے
جنہیں انہوں نے اللہ کے بجائے اپنا اولیاء بنا رکھا ہے
ان کے لیے بڑا ہی سخت عذاب ہے۔

تلاوت کا غلط مفہوم لینے والوں کے احوال

لوگوں کے سامنے اس قوم کا حال بیان کرو

جسے ہم نے اپنے قوانین دیے تھے

پھر وہ قوم ان قوانین کی پابندی سے نکل گئی

ذاتی مفادپرستیاں ان پر غالب آ گئی تھیں

لہذا وہ بے راہ رو لوگوں میں شامل ہو گئے۔

اگر وہ قوم ہمارے قانونِ مشیت کے مطابق چلتی رہتی

تو ہم اسے ان قوانین کے ذریعے سے ارتقائی منازل طے کراتے

لیکن وہ تو پیشیوں سے ہی چپک کر رہ گئی

اور ہوا و ہوس نے اس کی حالت

وَأْتَلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي

آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا

فَأَنسَلَخْنَا مِنْهَا

فَاتَّبَعَهُ الشَّيْطَانُ

فَكَانَ مِنَ الْغَوِينَ

وَلَوْ شِئْنَا

لَرْفَعْنَاهُ بِهَا

وَلَكِنَّهُ أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ

وَاتَّبَعَ هَوَاهُ

اس کتے کی سی کر دی
 کہ اسے اُکساؤ اور دوڑاؤ تو بھی مانپے
 اور اگر ویسے چھوڑ دو تو بھی زبان شکائے اپنا رب
 یہ حالت ہو جاتی ہے اس قوم کی
 جو ہمارے قوانین کو عمل سے جھٹلا دیتی ہے
 لوگوں کے سامنے اس قوم کا حال بیان کرو
 تاکہ وہ غور و فکر سے کام لیں۔

فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ
 إِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ
 أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ
 ذَلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ
 كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا
 فَاقْصُصِ الْقَصَصَ
 لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿١٤٥﴾

تلاوت کا غلط مفہوم لینے والوں کا انجام

قیامت کے روز جب بیبیروں میں توانائیاں پڑھنی جائیں گی
 تو اس وقت نہ آپس کی رشتہ داریاں باقی رہیں گی
 اور نہ کوئی ایک دوسرے کا پُرساں مال ہو گا
 اس دن فیصلہ انسان کی ذاتی صلاحیتوں کے مطابق ہو گا
 جن کی صلاحیتوں کا پلڑا بخاری ہو گا
 وہی لوگ کامیاب و کامران ہوں گے
 اور جن کی صلاحیتوں کا پلڑا ہلکا ہو گا
 تو یہ وہ لوگ ہوں گے جن کی ذات کی نشوونما میں
 کمی رہ گئی ہو گی لہذا وہ آگے نہیں بڑھ سکیں گے
 وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے
 تباہی کی آگ کے شعلے ان کے چہروں کو جھلسا دیں گے
 اور ان کے بیڑے باہر نکل آئیں گے
 ان سے پوچھا جائے گا کیا ایسا نہیں ہو چکا کہ
 ہمارے قوانین تمہارے سامنے پیش کیے جاتے تھے
 اور تم ان کی تکذیب کرتے تھے۔

فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ
 فَلَا أَنسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ
 وَلَا يَتَسَاءَلُونَ
 فَمَنْ ثَقُلَتْ
 مَوَازِينُهُ
 فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ
 وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ
 فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ
 خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ
 فِي جَهَنَّمَ خَالِدُونَ
 تَلْفَحُ وُجُوهَهُمُ النَّارُ
 وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ
 أَلَمْ تَكُنْ
 آيَتِي تَتْلُو عَلَيْنَا
 فَاكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُونَ

قَالُوا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا

وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ

رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا

فَإِنْ عُدْنَا فَنَاظِمُونَ

قَالَ

اُخْسُوا فِيهَا

وَلَا تُكَلِّمُونِ ○ ۲۳
۱۰۸-۱۰۷

وہ کہیں گے پُروردگار ہماری بدبختی ہم پر مسلط ہو گئی تھی

ہم واقعی گمراہ لوگ تھے

اے پُروردگار اب ہمیں یہاں سے نکال دیجیے

پھر اگر ہم ایسا کریں تو واقعی ظالم ہوں گے۔

ان سے کہا جائے گا کہ زندگی کی وہ منزل پیچھے رہ گئی

اب تمہیں جہنم میں ذلت کی زندگی بسر کرنی ہوگی

اب ایسی باتیں کرنے سے کچھ فائدہ نہیں۔



۶ نبی آخر الزماں ﷺ

- قرآن حکیم نے رسول اکرمؐ کا تعارف کچھ اس طرح کرایا ہے۔
- ۱۔ آپ کا نام احمدؐ بھی تھا اور محمدؐ بھی۔
 - ۲۔ آپ نرم دل، نرم مزاج، نہایت شفیق اور رحیم تھے۔
 - ۳۔ آپ معزز، بلند اخلاق اور قابل اعتماد تھے۔
 - ۴۔ آپ نزول قرآن سے قبل لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے قرآن میں اس کی مصلحت یہ بیان کی گئی ہے کہ اگر آپ نزول قرآن سے قبل لکھنا پڑھنا جانتے ہوتے تو مخالفین قرآن کے بارے میں اور بھی شک میں پڑ جاتے کہ شاید یہ انہوں نے خود لکھ لیا ہے۔
 - ۵۔ لیکن نزول قرآن کے بعد آپؐ علم کی انتہائی بلندیوں پر پہنچ گئے تھے۔
 - ۶۔ آپؐ سے کہلوایا گیا کہو کہ میں خود بھی قرآنی احکام و قوانین کی اطاعت کرتا ہوں اور ان کی خلاف ورزی کے نتائج سے ڈرتا ہوں اور کہ اگر میں بھی ان قوانین کی خلاف ورزی کروں تو ظہور نتائج کے وقت اس کے عذاب سے بچ نہیں سکوں گا۔
 - ۷۔ آپؐ سے کہلوایا گیا کہو میرے پاس نہ خزانے ہیں اور نہ میں غیب کا علم ہی رکھتا ہوں۔
 - ۸۔ معجزوں کے سلسلہ میں بتایا گیا کہو میں نظام خداوندی پیش کرتا ہوں۔ جسے علی وجہ البصیرت سوچ سمجھ کر قبول کیا جاتے گا تاکہ لوگ دل کے پورے جھکاؤ سے اس نظام کے مطابق اپنی زندگیوں میں اصلاح شروع کر دیں اور کہ اللہ نے اگر لوگوں سے اپنا نظام زبردستی منوانا ہوتا تو اس کے لیے کچھ مشکل نہیں تھا۔ وہ انہیں پیدا ہی اس طرح کرتا کہ وہ اس پر چلنے کے لیے مجبور ہوتے لیکن اللہ نے ایسا نہیں کیا اور انسانوں کو عمل کی آزادی عنایت کی لہذا رسولؐ کے شایان شان نہیں کہ وہ اللہ کا دین معجزوں اور شعبدوں کے رعب سے منوائیں رسولؐ کا معجزہ تو اس کا نظام ہوتا ہے۔
 - ۹۔ ختم نبوت کے بارے میں بتایا گیا کہ آپؐ کے ساتھ ہی نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے اور اب قیامت تک نوع انسان کو نہایت دینے کے لیے قرآن ہی کافی ہے اور کہ قرآن کی حفاظت کا ذمہ ارخود اللہ ہے لہذا آپؐ کے بعد کسی نبی یا کائنات کی ضرورت نہیں۔

۱۰۔ آپ کی طرف امت کی شفاعت کے سلسلہ میں بتایا گیا کہ جن لوگوں نے اللہ کے نظام کا دامن چھوڑ دیا ان کے لیے کسی سفارش یا شفاعت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ فرمایا گیا اے رسول ان لوگوں کو معاف کرانے کے لیے اگر تم شرمزبہ بھی درخواست کرو تو اللہ انہیں ہرگز معاف نہیں کرے گا۔

حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذاتی کوائف

آپ کا نام احمد

عیسیٰ نے کہا میں تمہیں ایک رسول کی خوشخبری دیتا ہوں
جو میرے بعد آئے گا
اس کا نام احمد ہو گا۔

..... وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ
يَأْتِي مِنْ بَعْدِي
اسْمُهُ أَحْمَدُ ○ ۶۱

آپ کا نام محمد

محمد اللہ کے رسول ہیں۔

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ○ ۶۸

آپ نزولِ قرآن سے قبل لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے

تم نہ تو کتاب پڑھنا جانتے تھے
نزولِ قرآن سے قبل
اور نہ اپنے ہاتھ سے کچھ لکھ ہی سکتے تھے۔

وَمَا كُنْتُمْ تَتْلُوا
مِنْ قَبْلِهِ مِنْ كِتَابٍ
وَلَا تَخْطَوْنَ بِيَمِينِكُمْ ○ ۶۹

نبوت سے قبل آپ نہیں جانتے تھے کہ اللہ کی طرف سے نازل شدہ کتاب کیسا ہوتی ہے

ہم نے عالم امر سے تمہاری طرف قرآن وحی کیا

وَكَذَلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا

جس سے قبل تمہیں یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ
اللہ کی طرف سے نازل شدہ کتاب کیا ہوتی ہے
اور ایمان کسے کہتے ہیں۔

مِنْ أَمْرِنَا مَا كُنْتَ
تَدْرِي مَا الْكِتَابُ
وَلَا الْإِيمَانُ ○ ۴۲/۵۲

نبوت سے قبل آپ کے لکھنا پڑھنا نہ جاننے میں مصلحت

قبل از نبوت اگر تم لکھنا پڑھنا جانتے ہوتے تو وہ لوگ اور
بھی شک میں پڑ جاتے جو قرآن کو باطل قرار دیتے ہیں۔

إِذَا لَرْتَابِ
الْمُبْطِلُونَ ○ ۲۹/۳۸

آپ نرم دل اور نرم مزاج تھے

اے رسول! یہ اللہ کی بڑی رحمت ہے کہ تم
لوگوں کے لیے بہت نرم دل اور نرم مزاج واقع ہوئے ہو۔

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللَّهِ
لِنْتَ لَهُمْ ○ ۳۹/۱۵۹

آپ شفیق اور رحیم تھے

دیکھو تمہاری طرف یہ رسول آیا ہے
جو تم میں سے ہی ہے
تمہارا نقصان میں پڑنا اسے شاق گزرتا ہے
اور تمہاری فلاح کے لیے آرزومند رہتا ہے
اہل ایمان کے لیے نہایت شفیق اور رحیم ہے۔

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ
مِّنْ أَنْفُسِكُمْ
عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ
حَرِصٌ عَلَيْكُمْ
بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ○ ۹/۱۳۸

آپ معزز اور قابل اعتماد تھے

جو شخص یہ باتیں تم سے کہہ رہا ہے
وہ بلاشبہ ہمارا نہایت ہی معزز رسول ہے
اسے اس اللہ کی طرف سے وحی کی تائید و قوت حاصل ہے
جو کائنات کے مرکزی کنٹرول کو اپنے ہاتھ میں لیے ہوئے ہے

إِنَّهُ لَقَوْلُ
رَسُولٍ كَرِيمٍ
ذِي قُوَّةٍ
عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ

مُطَاعٍ

ثَوَامِيْنِ ○ ۲۱-۱۹

اس کی بات مانو اور اس کے فیصلوں کی اطاعت کرو
یہ بڑا ہی امین اور قابلِ اعتماد ہے۔

آپ اخلاق کی انتہائی بلندیوں پر تھے

بلاشبہ تم سیرت کی پختگی
اور اخلاق کی انتہائی بلندیوں پر ہو۔

وَ اِنَّكَ لَعَلَّ

خُلِقْتَ عَظِيْمٌ ○ ۶۸

آپ نہ شاعر تھے نہ کاہن

جو شخص یہ باتیں تم سے کہہ رہا ہے
وہ بلاشبہ ہمارا نہایت ہی معزز رسول ہے
اور جو کچھ پیش کرتا ہے وہ کسی شاعر کے تخیلات نہیں
کہ جن پر کم ہی یقین کیا جاتا ہے
اور نہ یہ کسی کاہن کے قیاسات ہیں
کہ جنہیں کم ہی توجہ کے قابل سمجھا جاتا ہے
یہ تو رب العالمین کی جانب سے نازل کردہ قوانین ہیں۔

اِنَّهُ لَقَوْلُ

رَسُولٍ كَرِيْمٍ

وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ

قَلِيْلًا قَاتُوْهُمْ فَنُوْنِ

وَلَا يَقُوْلُ كَاٰهِنٍ

قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ

تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ ۶۹-۶۸

شاعری آپ کے شایانِ شان ہی نہ تھی

ہم نے اپنے رسول کو شاعری نہیں سکھائی
نہ شاعری اس کے شایانِ شان ہی ہے۔

وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشَّعْرَ

وَمَا يَنْبَغِيْ لَهُ ○ ۷۶

تمہارا یہ رفیق شاعروں کی طرح اپنے جذبات کی ترجمانی نہیں کرتا بلکہ وحی بیان کرتا ہے

قسم ہے تارے کی جب وہ غروب ہوا
کہ تمہارا یہ رفیق نہ تو راستہ کی تلاش میں سرگرداں پھرتا ہے
اور نہ راستہ پانے کے بعد بھٹک ہی گیا ہے

وَالْجَمْعِ اِذَا هُوَ

مَاضٍ صٰحِبُكُمْ

وَمَا غَوٰى

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ

إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ○ ۵۳-۱

وہ اپنے جذبات کی ترجمانی نہیں کرتا
بلکہ اس وحی کو بیان کرتا ہے جو اس پر نازل کی جاتی ہے۔

سِرَاجِ مُبِيرٌ

وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ

وَسِرَاجًا مُّبِيرًا ○ ۵۳-۲

ہمارا یہ رسولؐ نوعِ انسان کو نظامِ خداوندی کی طرف دعوت دیتا ہے
اور انسانی زندگی کی تاریک رات میں سوچ کی سرج جلتا رہتا ہے۔

اور نزولِ قرآن سے بعد کی حالت

ذُورِ مَرَاتٍ

فَأَسْتَوِي

وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلَى

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّى

وَكَانَ قَابَ

قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ

فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ

مَا أَوْحَىٰ ○ ۵۳-۴

تعلیمِ خداوندی سے اس رسولؐ کی ذات میں ہلورا ہلورا توازن

پیدا ہوا اور پاکیزگی سے تاپنی انتہا تک پہنچ گئی۔

وہ علم کی ان بلندیوں پر پہنچا جہاں عقل کی رسائی ناممکن ہے

وہ خالق کائنات سے قریب تر اور قوانینِ خداوندی سے ہم رناب ہو گیا

وہ انسانی دنیا میں اللہ کے پروردگاروں کی تکمیل کے لیے اللہ کا رفیق بن گیا

اس سے نبیؐ کی رفاقت جو دو کمانوں کو ملا کر تیرہ چوڑے سے کی جاتی ہے

اس سرج اللہ نے اپنے بندے کی طرف وہ کچھ وحی کر دیا

جسے انسانی رہنمائی کے لیے دنیا مقصود تھا۔

علم کے اُفقِ مبین پر

تمہارا یہ رفیق باطل پر کی باتیں نہیں کرتا ہے

جو کچھ یہ کہتا ہے گویا آنکھوں دیکھا جاتا ہے

کیوں کہ اس نے اپنے آپ کو علم کے بلند ترین اور وسیع ترین مقام پر پایا ہے۔

وَمَا صَاحِبُكُمْ بِبَحِيلٍ

وَلَقَدْ رَآهُ

بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ ○ ۵۳-۵

علمِ وحی کے متعلق نبیؐ کی کیفیت

علمِ وحی کے متعلق نبیؐ کی کیفیت ایسی ہوتی ہے کہ جو کچھ وہ دیتا ہے

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ

اس پر اسے دل سے یقین ہوتا ہے اسے وہ فریبِ نظر نہیں سمجھتا۔

اور جو وحی اسے ملتی ہے اسے نہایت کشادہ ظرفی سے دوسروں تک پہنچاتا ہے

پھر جو کچھ اسے وحی کے ذریعے ملتا ہے
اسے وہ نہایت کشادہ ظرفی سے دوسروں تک پہنچاتا ہے۔

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ
بِضَنِينَ ○ ۲۴

آپ کو جس نظام کے قائم کرنے کے لیے بھیجا گیا

اے نبی! ہم نے تمہیں ایسا نظام قائم کرنے کے لیے بھیجا ہے
جو تمام نوعِ انسان کے اعمال کی نگرانی کرے
اور لوگوں کو بتا دے کہ نظامِ خداوندی کے کس قدر خوشگوار نتائج نکلیں گے
اور اس کی خلاف ورزی کے عواقب کس قدر تباہ کن ہوں گے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ
إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا
وَمُبَشِّرًا
وَنَذِيرًا ○ ۲۵

نوعِ انسانی کو بتا دو کہ اس نظام میں بق با شرف کی ضمانت ہوگی

اے رسول! پوری نوعِ انسان سے کہہ دو کہ
میں تمہیں اللہ کے قانونِ مکافات سے کھلے الفاظ میں آگاہ کرتا ہوں
لہذا جو لوگ نظامِ خداوندی کو قبول کر کے
اس کے صلاحیت بخش پروگراموں پر عمل پیرا ہوں گے
انہیں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہو جائے گا۔
اور عزت کی رُوزی ملے گی۔

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ
فَالَّذِينَ آمَنُوا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
لَهُمْ مَغْفِرَةٌ
وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ○ ۲۶-۲۷

نظامِ خداوندی کی صورت میں خیرِ کثیر عطا کی گئی

ہم نے تمہیں نظامِ خداوندی کی صورت میں خیرِ کثیر عطا کی ہے
تم اس نظام کے قیام کے سلسلہ میں اپنے فرائض پوری طرح
ادا کرو اور لوگوں کی خورد و نوش کا انتظام کرتے رہو

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ
فَصَلِّ لِرَبِّكَ
وَاغْنُ

إِنَّ شَأْنَكَ

هُوَ الْآبِتُّ ۝ ۴۸

تم دیکھو گے کہ آخر الامر اسی نظام نے آگے پلٹنا ہے
اور اس کے مخالفین کی جڑ کٹ جاتی ہے۔

عظیم نعتِ سلاب کی تیاری

اے وہ کہ جو ایک عظیم انقلاب کے لیے اپنے فرستادہ کار کی تنظیم درست ہو
ان کی تعلیم و تربیت کے لیے رات کا کچھ حصہ بھی صرف کیا کرو نصف
رات کے گگ بھگ تک اور راتوں کی ان مجالس میں اپنے ساتھیوں کو
قرآن اس طرح سمجھاؤ کہ اس کی تعلیمات ان میں رچ بس جائیں
یہ اس لیے ضروری ہے کہ اب ہم آپ پر ایک بہت بڑی ذمہ داری ڈالنے والے
ہیں۔ اب معاشرہ میں نظامِ خداوندی کی عملی تشکیل کا مسئلہ آ رہا ہے۔

يَا أَيُّهَا الْمَرْمِلُ

قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا ۖ نِّصْفَهُ

أَوْ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا ۖ أَوْ زِدْ عَلَيْهِ

وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا

إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ

قَوْلًا ثَقِيلًا ۝ ۴۹

انسانیت کو سنوارنے کا فیصلہ

اے وہ کہ جس کے ذمہ انسانیت کے سنوارنے کا فریضہ ہے
اُمّت اور دنیا کو غلط روش کے عواقب سے آگاہ کر دے
اور نظامِ خداوندی کا بول بالا کرے
اور اس تحریک کو ہر قسم کے ناپسندیدہ غمانہ سے پاک و صاف رکھو
اور ایسے رفقاء اپنے ساتھ لے کر جیل جن کے پائے استقلال میں کبھی لغزش نہ آنے پائے
اور جو نوعِ انسان کی کمیاں پوری کر کے ان پر احسان نہ دے سکیں۔
تم نے اللہ کے نظام کے قیام و استحکام کے لیے سبہ و استقامت سے دوڑ کر عمل رہنا ہے۔

يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ

قُمْ فَأَنْذِرْ

وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ

وَوَيْلًا لَّكَ فَطِرُهُمُ

وَالرُّجُزَ فَاهْجُرْ

وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ

وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۝ ۵۰

آپ کی مکہ سے مینہ کی طرف ہجرت کا واقعہ

پاک و بلند ہے وہ بستی
جو اپنے بندے کو راتوں رات نکال لے گیا
مرکزِ محترمِ اکبر سے

مُبْعَثُ الَّذِي

أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا

مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَا

الَّذِي بَرَكْنَا حَوْلَهُ

لِذَرِيَّةٍ مِنْ آدَمَ

إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ۝۱۴۰

دور کے ایک مرکز (مدینہ) کی طرف
جس کے گرد و پیش کو ہم نے بڑا بابرکت بنایا ہے
تاکہ اللہ اس آسمانی انقلاب کو ظاہر کرے جس کی تیاری کی جا رہی تھی
بلاشبہ وہ سب کچھ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

آپ سے مطالبہ کہ اپنا نظام سیاست چھری بنیادوں پر استوار کریں

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللَّهِ

لِنْتَ لَهُمْ

وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا

غَلِظَ الْقَلْبُ

لَا نَفَضُوا مِنْ حَوْلِكَ

فَاعْفُ عَنْهُمْ

وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ

فَإِذَا عَزَمْتَ

فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ ۝۱۵۹

اے رسول! یہ اللہ کی بہت بڑی رحمت ہے کہ
تم ان لوگوں کے لیے بہت نرم مزاج واقع ہوئے ہو
اگر تم سخت مزاج اور سنگدل ہوتے
اور انسانی کمزوریوں کی رعایت کھلیے تمہارے دل میں نرم گوشہ نہ ہوتا
تو تمہاری جماعت کے افراد تم سے الگ ہو کر منتشر ہو چکے ہوتے
لہذا ان کی نادانستہ کوتاہیوں سے درگزر کیا کرو
اور ان کے لیے ہر طرح کا تحفظ طلب کرتے رہو
اور حکومت کے مسائل باہمی مشاورت سے انجام دو۔
اور اس طرح مشاورت سے جب کسی بات کا فیصلہ کر لیا جائے
تو پھر قوانینِ خداوندی پر بھروسہ رکھ کر کاربند ہو جایا کرو
یہی روش ہے جو قانونِ خداوندی کی نگاہ میں پسندیدہ ہے۔

اور تمہارے نازل کردہ ضابطہ ہدایت کو تمام انسانوں تک بچاں طور پر پہنچاتے رہیں

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ

مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ

وَأِنْ لَّمْ تَفْعَلْ

فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ ۝۱۶۰

اے رسول! اس ضابطہ حیات کو جو تمہارے رب کی طرف سے
تم پر نازل کیا گیا ہے تمام انسانوں تک بچاں طور پر پہنچاتے رہو
اگر تم نے ایسا نہ کیا
تو یہ فریضہ رسالت کی عدم ادائیگی ہوگی۔

اور ان کی طرف ذرا بھی نہ جھکنا جو ظالم ہیں

اور دیکھو ان لوگوں کی طرف ذرا بھی نہ جھکنا
جو ظالم ہیں اور اللہ کے قوانین سے سرکشی برت رہے ہیں
ورنہ جہنم کی پیٹ میں آ جاؤ گے۔

وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى
الَّذِينَ ظَلَمُوا
فَتَسْكُمُوا النَّارَ ۝ ۱۱۳

ایسا انتظام کرو کہ تمہارے پروکار کی نعمتیں ہر کسی تک پہنچیں

کیا یہ واقعہ نہیں کہ تم یتیم، کمزور اور بے آسائے کہ
اللہ نے تمہارے لیے حفاظت اور پناہ کا سامان پیدا کر دیا۔
پھر کیا یہ بھی واقعہ نہیں کہ تم تلاش حقیقت میں حیراں و سرگرداں پیدا ہوتے
کہ اس نے بذریعہ وحی صحیح راستہ کی طرف تمہاری رہنمائی کر دی
اور کیا یہ بھی واقعہ نہیں کہ اللہ نے تمہیں ضرورت مند پایا تو
اتنا کچھ دیا کہ تم کسی کے محتاج نہیں رہے
لہذا ایسا معاشرہ قائم کرو جس میں کسی یتیم، کمزور اور
بے آسائے کو نہ تو دستکارہ جا سکے اور نہ دایا جا سکے۔
اور نہ کسی ضرورت مند کو ایسا حقیر سمجھا جائے کہ
ارباب ثروت کی جھڑکیاں اسے قابل نفرت مقام پر پہنچا دیں
اور ایسا انتظام کرو کہ تمہارے پروکار کی نعمتیں ہر کسی تک پہنچیں۔
اور اس نظام کا چرچا نام کرتے اور اسے دنیا میں پھیلاتے پتے جاؤ۔

الْوَيْبِدُ لِيَتِيمًا
فَاُولٰٓئِ
وَوَجَدَكَ ضَالًّا
فَهَدٰى
وَوَجَدَكَ عَائِلًا
فَاَغْنٰى
فَاَمَّا الْيَتِيْمَ
فَلَا تَقْهَرْ
وَاَمَّا السَّائِلَ
فَلَا تَنْهَرْ
وَاَقْبِلْ عَن رَّبِّكَ
فَخَبْرٌ ۝ ۱۱۴

اور دیکھو ایسا نہ ہو کہ کامیابی کے بعد تمہاری توجہ کسی اور طرف چلی جائے

کیا ایسا نہیں کہ جس روشنی کی تلاش میں تم حیراں و سرگرداں پیدا ہوتے
اللہ نے وحی کے ذریعے وہ روشنی دے کر تمہارے لیے زندگی کی تمام راہیں روشن کر دیں
پھر راستہ کی مشکلات اور ذمہ داریوں کے ان لوگوں کو ہکا کر دیا

الْمَرْشَرُ لَكَ
صَدْرَكَ
وَوَضَعْنَا عَنكَ وِشْرَكَ

الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ
وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ
فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا
إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا
فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ
وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَبْ ٩٢-١

جنہوں نے تمہاری کمر دہری کر رکھی تھی
اور اس طرح قرآن کا پیغام بلند سے بلند تر ہوتا گیا
اور تمہاری مشکلات میں آسانیاں پیدا ہوتی چلی گئیں
زندگی کا یہ اصول ہے کہ مشکلات کا ہمت و صبر سے مقابلہ نہیں آسان بنا دیتا ہے
اور دیکھو ایسا نہ ہو کہ کامیابیوں کے بعد تمہاری توجہ کسی اور طرف چلی جائے
یاد رکھو ہر حال میں تمہارا قدم اللہ کے مقرر کردہ پروگرام کی طرف اٹھنا چاہیے۔

مقصدِ زندگی

قُلْ إِن صَلَاتِي وَنُسُكِي
وَحَيَاتِي وَمَمَاتِي
لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
لَا شَرِيكَ لَهُ
وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ
وَ أَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ١١٣-٦

کہو میرے تمام فرائض زندگی اور ان کے ادا کرنے کے طور طریقے
میرا جینا اور میرا مرنا
سب کچھ اللہ کے تجویز کردہ پروگرام کی تکمیل کے لیے وقف ہے
میں اس میں کسی اور مقصد، جذبہ یا خواہش کو شریک نہیں کرتا
مجھے یہی حکم دیا گیا ہے
اور سب سے پہلے میں خود اس حکم کے سامنے تسلیم خم کرتا ہوں۔

مقام رسالت کی وضاحت

قُلْ مَا كُنْتُ بِدَاعٍ مِنَ الرُّسُلِ
وَمَا أَدْرِى مَا يُفْعَلُ بِي
وَلَا بِيكُمْ
إِنِ اتَّبِعُوا إِلَّا مَا يُوْحَىٰ إِلَيَّ
وَمَا أَنَا إِلَّا
نَذِيرٌ مُّبِينٌ ٢٦-٩

کہو میں کوئی نیا اور انوکھا رسول نہیں ہوں
میں نہیں جانتا کہ میرا ذاتی انجام کیا ہو گا
اور نہ یہ جانتا ہوں کہ تمہارے ساتھ کیا بیٹے گی
میرا کام تو یہ ہے کہ اپنی طرف نازل شدہ وحی کا اتباع کیے جاؤں
اور میں اس کے سوا کچھ نہیں کہ لوگوں کو
غلط روش کے تباہ کن نتائج سے واضح طور پر آگاہ کرتا رہوں۔

کہو نہیں بھی تو نہیں خداوندی کا اتباع کرتا ہوں

کہو میں خود بھی اللہ کے قوانین کا اتباع کرتا ہوں
اور اس میں کسی دوسرے قانون کو شریک نہیں کرتا
کہو مجھے کوئی ایسا اختیار یا اقتدار حاصل نہیں کہ
میں کسی قسم کا نفع یا نقصان پہنچا سکوں
کہو اگر میں بھی اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کروں تو
کوئی ایسا نہیں جو مجھے اس کی گرفت سے بچا سکے
اور نہ میں اس کے قانون کے ہوا اپنے لیے کوئی جائے پناہ ہی پاتا ہوں۔

قُلْ إِنَّمَا أَدْعُو رَبِّي
وَلَا أُشْرِكُ بِهِ أَحَدًا
قُلْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ
لَكُمْ ضَرًّا وَلَا رَشَدًا
قُلْ إِنِّي لَنْ يَخْذِرَنِي
مِنَ اللَّهِ أَحَدٌ وَلَنْ أَجِدَ
مِنْ دُونِهِ مُلْتَجَاً ○ ۲۰-۲۲

نبی کی ذاتی حیثیت اور منصب رسالت میں فرق کی وضاحت

کہو جب مجھ سے کوئی غلط کام سرزد ہو جاتا ہے
تو وہ میری اپنی تدبیری غلطی کی وجہ سے ہوتا ہے
اور جب میں صحیح روش پر چلا جا رہا ہوتا ہوں
تو یہ اس وحی کی رو سے ہوتا ہے جو میرے رب کی طرف سے ملی ہے۔

قُلْ إِن ضَلَلْتُ
فَإِنَّمَا أَضِلُّ عَلَىٰ نَفْسِي
وَإِن اهْتَدَيْتُ
فَمَا يُوجِئِي إِلَىٰ رَبِّي ○ ۲۳

کہو میں اپنی ذات کے لیے بھی قُدْرَت نہیں رکھتا

کہو میری تو یہ کیفیت ہے کہ اپنی ذات کے لیے بھی
کسی نفع یا نقصان کی قُدْرَت نہیں رکھتا ہوں
یہاں سب کچھ اللہ کے کائناتی قانون کے مطابق ہوتا ہے۔

قُلْ لَا أَمْلِكُ
لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا
إِنَّمَا شَاءَ اللَّهُ ○ ۲۴

کہو میرے پاس نہ خزانے ہیں نہ غیب کا علم ہے

کہو میں ہرگز نہیں جانتا کہ
یہ سے پاس اللہ کے خزانے ہیں

قُلْ لَا أَعْلَمُ الْغُيُوبَ
عِنْدَ رَبِّي خَزَائِنُ اللَّهِ

وَلَا تَنْتَهِ نَغِيبَ

وَلَا أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ

إِنْ أَتَيْتُمْ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ ۖ

اور نہ میں غیب کا علم ہی رکھتا ہوں
اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں کوئی فرشتہ ہوں
میں بھی تمہاری طرح اللہ کی وحی کی پیروی کرتا ہوں۔

کہو نہیں خود بھی قوانینِ خداوندی کی خلاف ورزی کے نتائج سے خوفزدہ رہتا ہوں

قُلْ إِنِّي أَخَافُ

إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي

عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ ۳۹

کہو میں خود اس بات سے خوفزدہ رہتا ہوں کہ
اگر اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کی تو
ظہورِ نتائج کے وقت اس کے عذاب سے بچ نہیں سکوں گا۔

کہو سب سے پہلے میں خود قوانینِ خداوندی کے سامنے تسلیمِ خم کرتا ہوں

قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ

أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ

مَنْ أَسْلَمَ

وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ ۴۰

کہو مجھے تو یہ حکم ملا ہے کہ
سب سے پہلے میں خود قوانینِ خداوندی کے
سامنے تسلیمِ خم کر دوں
اور اللہ کی حاکمیت میں بکھی اور کو شریک نہ کروں۔

کہو نہیں خالصتاً قوانینِ خداوی کی طاعت کرتا ہوں

قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ

أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ مُخْلِصًا

لَهُ الدِّينَ ۝ ۴۱

کہو مجھے تو یہ حکم ملا ہے کہ
قوانینِ خداوندی کی اطاعت اس طرح سے کروں کہ
اس میں کسی اور کی اطاعت اور فرماں پذیری کا شائبہ تک نہ ہو۔

کہو قوانینِ خداوندی کی طرف سے آنکھیں کھلی رکھنے اور ان کی طرف سے آنکھیں بند کر لینے کے نتائج سامنے آجائیں گے

قَدْ جَاءَكُمْ بَصَائِرُ

مِنْ رَبِّكُمْ

فَمَنْ أَبْصَرَ

کہو تمہاری طرف علم و بصیرت پر مبنی قوانین آگئے ہیں
تمہارے پروردگار کی جانب سے
اب جو کوئی ان کی طرف سے آنکھیں کھلی رکھے گا

فَلْيَنْفِسْ

وَمَنْ عَجَىٰ فَعَدَىٰ

وَإِنَّا عَلَيْكُمْ بِحَفِيفٍ ۝ ۱۰۵

تو اس کا فائدہ اسے ہی ہو گا
اور جو کوئی ان کی طرف سے آنکھیں بند کر لے گا تو اس کا نتیجہ بھی وہی بنتے گا
میں تم پر پاسبان نہیں مقرر کیا گیا ہوں کہ ہانک کر اس طرف اٹھوں۔

کہو میں لوہی نوع انسانی کی طرف نبی بن کر آیا ہوں

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ

إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ

إِلَيْكُمْ جَمِيعًا ۝ ۱۵۸

نام بنی نوع انسان کو پکار کر کہ دو
کہ میں اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں قومی، وطنی اور
مذہبی حدود سے بلند ہو کر تم سب کی طرف۔

جہلا سے کنارہ کش رہو، ان سے نہ الجھو

خُذِ الْعَفْوَ

وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ

وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ ۝ ۱۹۹

اے بنی نرمی اور درگزر کا طریقہ اختیار کرو
اور لوگوں کو اللہ کے قوانین دیتے جاؤ
اور جہلا سے نہ الجھو ان سے کنارہ کش رہو۔

جن لوگوں نے اللہ کے قوانین کے ساتھ دوسرے قوانین شامل کر لیے ہیں ان سے کنارہ کش ہو جاؤ

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ

وَأَعْرِضْ عَنِ

الْمُشْرِكِينَ ۝ ۱۵۹

اے رسول! لوگوں کے سامنے اللہ کے قوانین کھول کر پیش کرتے جاؤ
اور جن لوگوں نے قوانین خداوندی کے ساتھ دوسرے قوانین شامل
کر لیے ہیں ان سے نہ الجھو ان سے کنارہ کش ہو جاؤ۔

جو لوگ اپنی ضد پر اڑے ہوئے ہیں انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو

فَاصْفَحْ عَنْهُمْ

وَقُلْ سَلَامٌ

فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝ ۲۳

اے بنی! جو لوگ اپنی ضد پر اڑے ہوئے ہیں انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو
اور ان سے کہہ دو کہ میں جو کچھ کہتا اور کرتا ہوں اس سے تمہاری سلامتی مقصود ہے
بہر حال یہ لوگ عنقریب دیکھ لیں گے کہ ان کی غلط روش کا نتیجہ کیا نکلا۔

اپنا دامن ان خادار جھاڑیوں سے بچاتے ہوئے نہایت حسین انداز سے ان لوگوں سے الگ ہٹتے جاؤ

وَاصْبِرْ عَلَىٰ
مَا يَقُولُونَ
وَاجْهْهُمْ
هَجْرًا جَبِيلًا ۝ ۷۳

اے نبیؐ مخالفین کی کسی بات سے اثر پذیر نہ ہو بلکہ ان کی طرف سے صرف نظر کر کے اپنے پروگرام پر استقامت سے جمے رہو اور اپنے دامن کو ان خادار جھاڑیوں سے بچاتے جاؤ اور اس طرح نہایت حسین انداز سے ان لوگوں سے الگ ہٹتے جاؤ۔

اور ان کی طرف توجہ جو ہدایت حاصل کرنے کے خواہشمند ہیں

نظام خداوندی کی طرف دعوت دینے والا کیوں تیوری چڑھاتے اور منہ موڑے اس بات پر کہ اس کے پاس ہدایت لینے کے لیے کوئی غریب، معذور اور اندھا آ گیا ہے تمہیں کیا خبر کہ یہی اندھا تمہاری تعلیم سے کس قدر پاکیزہ اخلاق کا حامل بن جائے اور اس کی ذات کی اعلیٰ نشوونما ہو جائے۔

عَبَسَ وَتَوَلَّىٰ
أَنْ جَاءَهُ
الْعَمَىٰ
وَمَا يَذَّرُكَ
لَعَلَّكَ يَبْزُكُ ۝ ۷۴

اور جو ہدایت حاصل کرنے کے خواہمند ہی نہیں ان کے لیے جان نہ کھپاؤ

اس کے برعکس ایسا فرد جو اپنے آپ کو رشد و ہدایت سے مستغنی سمجھتا ہے تو تمہیں کیا پٹری ہے کہ اس کے لیے اپنی جان کھپاتے پھرو حالانکہ تم پر اس کا کچھ الزام نہیں آتا اگر ایسے لوگوں کی اصلاح نہ ہو سکے۔

أَقَامَنَ اسْتَغْنَىٰ
فَأَنتَ لَهُ تَصَدَّىٰ
وَمَا عَلَيْكَ
أَلَّا يَزُكَّىٰ ۝ ۷۵

البتہ ہدایت حاصل کرنے کے خواہمندوں سے رنجی برتی گئی تو یہ قابل گرفت ہوگا

البتہ الزام اس بات پر آتا ہے کہ کوئی فرد ہدایت حاصل کرنے کے لیے تمہارے پاس بھاگتا ہوا آئے اور اسے غلط روش زندگی کے تباہ کن نتائج کا خوف ہو

وَأَقَامَنَ
جَاءَكَ يَسْعَىٰ
وَهُوَ يَخْشَىٰ

فَإِنَّ عَنْهُ تَلَكَّى

كَأَنَّ

إِنَّمَا تَذَكَّرُ

فَمِنْ شَاءَ ذَكَرَهُ ۝ ۱۳۸

اور تم اس سے بے رخی برتو
ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہیے
قرآن ایک واضح اور کھلی ہوئی کتاب ہدایت ہے
لہذا جس کا جی چاہے اپنی مرضی سے اس کی طرف آئے۔

اور محنت الفتوں کے بیچ

وَإِنَّ لَنَا أَوْ مَعْبُدًا لِلَّهِ

يَذْكُرُونَ

كَذَوَائِكَ نُونِ

عَلَيْهِ لَبَدًا ۝ ۱۳۹

جب اللہ کا یہ بندہ (رسول) لوگوں کو قوانین خداوندی
کی طرف دعوت دینے کے لیے اُٹھ کھڑا ہوا
تو مفاد پرست لوگ مخالفتوں کے ہجوم کے ساتھ
اس پر یوں اُٹھ پڑے گویا اُسے کچل ہی ڈالیں گے۔

مخالفتیں کہہ کر تم اپنے پروگرام پر عمل پیرا رہو اور مجھے میرے پروگرام پر عمل کرنے کے نتائج خود بخود سامنے آجائیں گے

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ

لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ

وَأَنَا أَنْتُمْ عِبَادُونَ

مَا أَعْبُدُ

وَلَا أَنَا عَابِدٌ

فَلْعَبَدَتُمْ

وَلَا أَنْتُمْ عِبَادُونَ

مَا أَعْبُدُ

لَكُمْ دِينُكُمْ

وَلِي دِينِ ۝ ۱۴۰

منکرین نظام خداوندی سے بر ملا کہہ دو کہ
ہمارے اور تمہارے رستے بھی جدا جدا ہیں اور مقصد بھی الگ ہے
تمہارے معبود تمہارے ذہن کے تراشیدہ ہیں
اور ہمارا معبود خالق کائنات سے
تم اپنے معبودوں کی پرستش کرتے ہو
ہم اپنے معبود کے احکام و قوانین کی اطاعت کو اس کی عبادت سمجھتے ہیں
یہ اختلاف مٹ نہیں سکتا کیوں کہ تمہاری عبادت ان معبودوں کی پرستش
ہوگی اور میری عبادت اللہ کے قوانین کی اطاعت اور شکر ہے
یہ اختلاف امنٹ ہے لہذا تم اپنے پروگرام پر عمل پیرا رہو
اور مجھے میرے پروگرام پر چلنے دو نتائج خود بخود سامنے آجائیں گے۔

اور آئی پرگرام پر عمل کے سلسلے میں عجلت سے کام نہ لو بلکہ ہر معاملہ علم کی روشنی میں طے کرو

اور دیکھو ست آئی پرگرام پر عمل کے سلسلہ میں عجلت سے کام نہ لو بلکہ انتظار کرنا چاہیے کہ کسی معاملہ کے متعلق تمہیں وحی کی روش سے مکمل ہدایات مل جائیں اور تمہارے علم میں اضافہ ہو جائے اور ہر وقت اپنے پروگرام سے علم میں اضافہ کی استدعا کرتے رہو۔

وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ
مِنْ قَبْلِ أَنْ يُقْضَىٰ
إِلَيْكَ وَحْيُهُ
وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا ۝ ۲۴

یہ ہدایت آنے والی نسلوں کے لیے بھی ہے

یہ رسول ان لوگوں میں سے اٹھایا گیا ہے جنہیں پہلے آسمانی کتاب نہیں ملی تھی اور جاہل تھے یہ ان کے سامنے قوانینِ خداوندی پیش کرتا ہے اور ایسا عملی پروگرام دیتا ہے جس سے ان کی صلاحیتوں کی نشوونما ہوتی جاتی ہے یہ انہیں کتابِ خداوندی کی تعلیم دیتا ہے اور اس کے قوانین کی غرض و غایت اور حکمت سمجھاتا ہے چنانچہ رسول کی تعلیم و تربیت سے یہ قوم صحیح راہ پر گامزن ہو گئی جو قبل ازیں کھلی گمراہی میں مبتلا تھی بہر حال یہ رہنمائی ان نسلوں کے لیے بھی ہے جو بعد میں آنے والی ہیں اور یہ انتظام اس اللہ نے کیا ہے جو بڑے غلبہ اور حکمت والا ہے۔

هُوَ الَّذِي بَعَثَ
فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ
يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ
وَيُزَكِّيهِمْ
وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ
وَالْحِكْمَةَ
وَإِنْ كَانُوا مِنْ
قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ
وَأَخْرَجَ مِنْهُمْ لِمَا يُلْحَقُوا بِهِمْ
وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ ۲۵-۲۶

نوع انسان کیلئے موجبِ خیر

اے نوع انسان یہ رسول تمہاری طرف اللہ کا نظام لے کر حق و صداقت کے ساتھ آ گیا ہے اس نظام کو اپنی زندگی کا نصب العین بنا لو اسی میں تمہاری خیر ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ
قَدْ جَاءَكُمْ الرَّسُولُ
بِالْحَقِّ مِنْ رَبِّكُمْ
فَأَمِنُوا خَيْرًا لَكُمْ ۝ ۲۷

اگر یہ رسول اپنی کسی بات کو اللہ منسوب کر دیتا تو ہم اس کی لگ جان پر گرفت کرتے

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ
لَا خَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ
ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ
فَمَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ ○
۶۹
۳۳-۳۴

اگر یہ رسول اپنی طرف سے کوئی بات بنا کر ہماری جانب منسوب کر دیتا تو ہم اس کی ایسی گرفت کرتے کہ یہ بے بس ہو جاتا اور اس کے ثبات و استحکام کی قوتوں کو بے کار کر کے اس کی اکیسوں کو بے جان کر دیا جاتا اور کوئی نہیں جو ہمیں ایسا کرنے سے روک سکتا۔

فرائض رسالت کی وضاحت

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُم بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ أَصْرَهُمْ وَلَا تَلْلُ الْيَتَّى كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَاَلَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ○ ۷۵

جو لوگ اس رسول کی تعلیمات کی پیروی کریں گے جو قرآنِ بلنے سے پہلے لکھا پڑھنا بھی نہیں جانتا تھا اور جس کا ذکر لکھا ہوا پاؤ گے تورات میں بھی اور انجیل میں بھی جو قوانین خداوندی کو نافذ کرتا ہے اور غیر خدائی قوانین کے نفاذ کو روکتا ہے جو پاکیزہ اور خوشگوار چیزوں کو حلال قرار دیتا ہے اور خباثت کو حرام ٹھہراتا ہے اور انسانیت پر پڑے ہوئے جوڑا استبداد کے تمام بوجھ اتارتا ہے اور تعلیم و اوہام کی جن زنجیروں میں انسانی ذہن جکڑے ہوئے تھے انہیں توڑتا ہے لہذا جو لوگ اس کے لئے ہوئے نظام کو قبول کر لیں گے اور اس کے قیام و استحکام میں اس کی رفاقت اور مدد کریں گے اور اس کی طرف نازل شدہ روشنی کو اپنے لیے چراغِ راہ بنائیں گے تو یہی لوگ ہیں جن کی زندگیوں کا میاب و کامران ہوں گی۔

قیامِ نظامِ خداوندی کے بعد عملی شرک ختم ہو جائے گا

دراصل لوگوں نے اللہ کے متعلق صحیح صحیح اندازہ ہی نہیں لگایا اور سمجھا ہی نہیں کہ اس کا مقام کیا ہے۔
انسانی معاشرہ کے قوانین
قرآنی انقلاب کے دور میں
کائناتی قوانین سے ہم آہنگ ہو جائیں گے
اور یوں وہ عملی شرک ختم ہو جائے گا
جس سے اللہ بہت دُور اور بلند ہے۔

وَأَقْدَرُوا اللَّهَ
حَقَّ قَدْرِهِ
وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ
يَوْمَ الْقِيَمَةِ
وَالسَّمَوَاتُ مَطْوِيَّاتٍ بِيَمِينِهِ
سُبْحَنَهُ وَتَعَالَى
عَمَّا يُشْرِكُونَ ○ ۳۹/۶۷

قیامِ نظامِ خداوندی میں کامیابی کے بعد

اور دیکھو جب اللہ کے قانون کے مطابق تمہیں غلبہ و نصرت حاصل ہو جائے
اور لوگوں کی مخالفت ختم ہو کر دین کے دروازے ہر طرف سے کھل جائیں
اور تم اپنی آنکھوں سے دیکھ لو کہ لوگ کس طرح
حقوقِ درہوقِ نظامِ خداوندی میں داخل ہوتے پھلے جا رہے ہیں۔
تو تمہاری ذمہ داریاں اور بڑھ جائیں گی تمہیں اس نظام کی خاطر کے لیے
اور اسے مفاد پرستوں کی سازشوں سے بچانے کے لیے اور بھی سرگرم عمل رہنا ہوگا
تم یہ کرو گے تو اللہ کی تائید و نصرت اور تیزی سے تمہاری طرف بڑھ آئے گی۔

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ
وَالْفَتْحُ
وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ
فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا
فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ
وَاسْتَغْفِرْهُ
إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ○ ۳۱/۳

نظامِ اور شخصیت

دیکھو محمدؐ اس کے ہوا اور کچھ نہیں کہ ایک رسول ہے
جیسے اور بھی کئی رسول قبل ازیں گذر چکے
پھر اگر وہ مر جائے یا قتل کر دیا جائے
تو کیا تم اس نظام سے منحرف ہو جاؤ گے؟

وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ
أَفَأَمِنَ مَّنْ أُوْقِتِلَ
أَنقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ

یاد رکھو نظام شخصیات کے محتاج نہیں ہوتے لہذا جو کوئی ایسا کرے ہ
وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑے گا اپنا ہی نقصان کرے گا۔

وَمَنْ يَنْتَقِبْ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ
فَلَنُيَضِّرَنَّ اللَّهُ شَيْئًا ۝ ۱۳۳

اس وحی میں سے نہ تو کچھ چھوٹ سکتا ہے نہ بھلایا جاسکتا ہے

اے رسول! ہم نے یہ وحی تمہیں اس اتہام سے دی ہے کہ
اس میں سے نہ تو کچھ چھوٹ سکتا ہے اور نہ بھلایا ہی جاسکتا ہے
کیوں کہ اللہ کی مشیت ہی ایسی ہے
دیکھو یہ اس اللہ کی وحی ہے جو
انسان کی مضر صلاحیتوں اور کمالات سے خوب واقف ہے۔

سَنُقَرِّبُكَ
فَلَا تَنْتَسِبُ
إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ
إِنَّهُ يَعْلَمُ
الْغُيُوبَ ۝ ۱۳۴

مُعْجَزَهُ

نظامِ خداوندی معجزوں کے ذریعے سے نہیں منوایا جاتا

اے رسول! یوں نظر آتا ہے کہ تم اس غم میں کہ یہ لوگ
اس منابہ حیات کو قبول کیوں نہیں کرتے اپنی جان گنہگاروں کے
دیکھو یہ نظام اگر لوگوں سے زبردستی منوانا ہوتا تو
کچھ مشکل نہیں تھا کہ ہم آسمان سے کوئی معجزہ نازل کر دیتے
جس کے سامنے ان کی گردنیں جھک جاتیں لیکن یہ ایمان نہ
ہوتا کیوں کہ ایمان تو وہ ہے جو علی وجہ البینات لایا جائے۔

لَعَلَّكَ بِأَخْرَجَ نَفْسَكَ
أَلَّا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ
إِنْ نَشَاءُ نُنْزِلُ
عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ
آيَةً فَظَلَّتْ أَعْيُنُهُمْ
لِالْخُسْفَانِ ۝ ۱۳۵

معجزوں کا مطالبہ کرنے والوں کو جواب

یہ لوگ جتنے ہیں ہم اس وقت تک تمہاری بات ماننے کیلئے تیار نہیں ہونگے
جب تک کہ تم ہمیں اس قسم کے معجزے نہیں دکھا دو گے
مثلاً تم اشارہ کرو اور زمین سے ایک چشمہ پھوٹ جائے
یا تمہارے پاس کھجوروں اور انجوروں کا ایک باغ ہو

وَقَالُوا لَنْ نَبْرَأَ
لَكَ حَتَّى
تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْأَرْضِ يَنْبُوتًا
أَوْ تَكُونَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيلٍ وَعِنَبٍ

فَتَجَرَّ الْأَنْهَارُ خِلَالَهَا تَجْجِيرًا

أَوْ تَسْقُطُ السَّمَاءُ

كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسْفًا

أَوْ تَأْتِي بِاللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ قَبِيلًا

أَوْ يَكُونُ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرِفٍ

أَوْ تَرُقَىٰ فِي السَّمَاءِ

وَلَكِنْ تُوْمِنُ بِرُقِيَّتِكَ حَتَّىٰ

تُنْزَلَ عَلَيْنَا كِتَابًا نَقْرُؤُهُ

قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيَّ

هَلْ كُنْتُ

إِلَّا بَشَرًا رَسُولًا ۝ ۹۰-۹۳

اور اس میں تمہارے حکم سے پانی کی ندیاں جاری ہو جائیں

یا ہم پر آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گر پڑے

جیسا کہ تم ہمیں ڈرتے رہتے ہو

یا اللہ اور اس کے فرشتوں کو ہمارے سامنے لا کھڑا کر دو

یا تمہارے لیے سونے کا ایک محل تیار ہو جائے

یا تم آسمان پر چڑھ کر دکھا دو

اور آسمان پر چڑھنا ہی کافی نہیں بلکہ وہاں سے

ایک لکھی لکھائی کتاب اُتار لاؤ جسے ہم پڑھ کر دیکھیں

کہو سبحان اللہ میں نے کوئی خدائی کا دعویٰ تو نہیں کیا ہے

میں کون ہوتا ہوں جو یہ سب کچھ کر سکوں

میں تو محض ایک انسان ہوں جو اللہ کا پیغام لایا ہے۔

رسول کا مبعرہ اُس کا نظام ہوتا ہے

کہتے ہیں یہ کیا رسول ہے

جو کھانا بیٹا اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے

اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں ہے

جو لوگوں کو آگاہ کرتا کہ اس کی بات نہ مانی تو تباہ ہو جاؤ گے

یا اس کے پاس کوئی بہت بڑا خزانہ ہوتا

یا اس کے پاس کوئی باغ ہی ہوتا جس سے یہ اطمینان کی روزی حاصل کرتا۔

یہ ظالم لوگ اسی پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ لوگوں کو درغلالتے رہتے ہیں کہ

تم ایسے شخص کی پیروی کرتے ہو جس پر کسی نے جادو کر دیا ہے

دیکھتے جاؤ کہ تمہارے متعلق یہ لوگ کیا کچھ کہتے ہیں

ایسے بکے ہیں کہ کوئی ٹھکانے کی بات ہی ان کو نہیں سوجھتی

انہیں کون بتائے کہ اللہ کا نظام جسے یہ رسول قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہے

وَقَالُوا مَا هَذَا الرَّسُولُ

يَأْكُلُ الصَّعَامَ وَيَسْهِي فِي الْأَسْوَاقِ

لَوْلَا أَنْزَلَ إِلَيْهِ مَلَكٌ

فَيَكُونُ مَعَهُ نَذِيرٌ

أَوْ يُلْقَىٰ إِلَيْهِ كَنْزٌ

أَوْ تَكُونُ لَهُ جَنَّةٌ يَأْكُلُ مِنْهَا

وَقَالَ الظَّالِمُونَ

إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَّسْحُورًا

أَنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ الْأَمْثَالَ

فَضَلُّوا أَفَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا

تَبَارَكَ الَّذِي أَنْشَاءَ

جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذَلِكَ
جَنَّتِ بَحْرِيٌّ مِّنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
وَيَجْعَلُ لَكَ قُصُورًا ۝ ۲۵

اس قدر فراوانیوں کا حامل ہوگا جو ان کے مطالبے بدرجہا ہوتے ہوں گی
ایک چھوڑ ایسے کئی کئی بانگات ہوں گے جن میں نہری جاری ہوں گی
اور رہنے کے لیے شاندار مکانات ہوں گے۔

اللہ کا نظام علیٰ جمہوریت مانا جائے گا، شیعہوں سے نہیں

وَلَوْ أَن قُرْآنًا
سُورَتْ بِهِ الْجِبَالُ
أَوْ قُطِعَتْ بِهِ الْأَرْضُ
أَوْ كَلِمَ بِهِ الْمَوْتُ
بَلْ لِلَّهِ الْأَمْرُ جَمِيعًا
أَفَلَمْ يَأْتِ الْذِينَ آمَنُوا
أَن لَّوِ شَاءَ اللَّهُ
لَهَدَى النَّاسَ جَمِيعًا ۝ ۳۳

اگر ہم کوئی ایسا قرآن نازل کر دیتے
جس سے پہاڑ چلنے لگ جاتے
یا زمین کی دُور دراز مسافتیں آنکھ جھپکتے میں طے ہو جاتیں
یا مرنے بولنے لگ جاتے
اللہ یہ سب کچھ کر سکتا ہے لیکن اس کی سنت ایسی نہیں
کیا مومنین کی سمجھ میں انہی تک یہ بات نہیں آتی کہ
اگر اللہ نے اپنا نظام زبردستی منوانا، ہوتا تو اس کے لیے کچھ مشکل نہیں تھا کہ
لوگوں کو پیدا ہی اس طرح کرنا کہ وہ سب اس راہ پر چلنے کے لیے مجبور ہو جاتے۔

ختم نبوت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ
مِنْ رَسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ
إِلَّا إِذَا تَمَنَّى الْفَى الشَّيْطَانُ فِيْ أَنْفِيْهِ
فَيَنْسُخِ اللَّهُ مَا يُلْقَى الشَّيْطَانُ
ثُمَّ يُحْكِمُ اللَّهُ آيَاتِهِ
وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ ۴۲

تم سے قبل ہمیشہ ایسا ہوتا رہا کہ
ہمارے نبی اور رسول وحی لے کر آتے رہے لیکن ان کے دنیا سے
چلے جانے کے بعد مفاد پرست لوگ اس وحی میں آمیزش کر دیتے
لہذا اللہ مفاد پرستوں کی آمیزش شدہ اس وحی کو منسوخ کر دیتا
اور پھر سے ایک اور رسول کے ذریعے اپنے قوانین کو محکم کر دیتا
اس لیے کہ اللہ کو ہر بات کا علم ہوتا ہے اور اس کے سب کام حکمت پر مبنی ہوتے ہیں۔

لیکن قرآن کے ساتھ وحی کا سلسلہ مکمل کر دیا گیا

اور قرآن کے ساتھ تمہارے پروردگار کی وحی کا سلسلہ صدق و عدل کے ساتھ مکمل ہو گیا ہے۔
اب ان قوانینِ خداوندی میں کوئی تغیر و تبدل کرنے والا نہیں۔

وَمَتَّ كَلِمَتُ رَبِّكَ
صِدْقًا وَعَدًا
لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَتِهِ ۝ ۱۱۶

اور قرآن کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ نے لے لیا

قرآن کو ہم نے نازل کیا ہے
اور ہم ہی اس کی حفاظت کے بھی ذمہ دار ہیں۔

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ
وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝ ۱۵

لہذا محمد ﷺ کے ساتھ ہی نبوت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا

اور محمد کے متعلق یاد رکھو کہ وہ
تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں
مگر وہ اللہ کے رسول ہیں
اور نبوت کا سلسلہ ان کے ساتھ ختم ہو گیا ہے۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ
أَبًا أَحَدٍ مِّنْ نَّجَالِكُمْ
وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ
وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۝ ۳۳

شفاعت یا سفارش

خیانت کاروں کی وکالت بھی مت کرو

اے رسول! ایسا ہرگز نہ کرنا کہ
قوانینِ خداوندی سے خیانت کرنے والوں کی
وکالت کرنے لگ جاؤ۔

وَلَا تَكُنْ
لِّلْخَائِبِينَ
خَصِيمًا ۝ ۱۰۵

نظامِ خداوندی کی حدود باہر نکل جانے والوں کے لیے کسی سفارش کے قبول کیے جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

اے رسول! تم ان لوگوں کے لیے معافی کی درخواست کرو

اسْتَغْفِرْ لَهُمْ

یا نہ کرو برابر ہے
انہیں معاف کر دینے کے لیے اگر تم ستر مرتبہ بھی درخواست کرو گے
تو اللہ انہیں ہرگز معاف نہیں کرے گا
اس لیے کہ انہوں نے خلافِ رزی کی ہے
اللہ کے نظام کی
سوچو کہ ایسی قوم پر سعادت کی راہیں کس طرح کشادہ
ہو سکتی ہیں جو نظامِ خداوندی کی حدود سے باہر نکل جاتے۔

أَوْ لَا تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ
إِنْ تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً
 فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ
ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَفَرُوا
بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ
وَاللَّهُ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۝ ۹۱

جن لوگوں نے قوانینِ خداوندی کے ساتھ دوسرے قوانین کو شامل کر لیا ہے ان کے لیے مغفرت کی آرزو بھی نہ کرو

نبی کے لیے یہ جائز نہیں ہے
اور نہ اہل ایمان کے لیے، ہی جائز ہے کہ وہ
ان لوگوں کے لیے مغفرت چاہیں۔
جنہوں نے اللہ کے قوانین کے ساتھ دوسرے قوانین کو شامل کر لیا ہے
خواہ وہ ان کے قریبی رشتہ دار کیوں نہ ہوں
جب کہ ان پر یہ بات کھل چکی ہے کہ وہ
جہنم کے مستحق ہیں۔

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ
وَالَّذِينَ آمَنُوا
أَنْ يَسْتَغْفِرُوا
لِلْمُشْرِكِينَ
وَلَوْ كَانُوا أُولَىٰ قُرْبَىٰ
مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ
أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ۝ ۹۲

مغفرت کے سلسلہ میں والدِ ابراہیم کا ذکر

مغفرت کے سلسلہ میں تمہارے دل میں شاید یہ خیال پیدا ہو کہ
ابراہیم نے اپنے والد کی مغفرت کی آرزو کیوں کی تھی
اس کی وجہ یہ تھی کہ ابراہیم نے اس توقع پر کہ اس کا والد ایمان
لے آئے گا وعدہ کیا تھا کہ وہ اس کے لیے اللہ سے مغفرت چاہے گا
لیکن جب ابراہیم پر یہ حقیقت آشکارا ہو گئی کہ وہ
ایمان نہیں لائے گا بلکہ وہ نظامِ خداوندی کا دشمن ہے

وَمَا كَانَ
إِبْرَاهِيمَ لَدَيْهِ
إِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ
وَعَدَهَا آيَاتُهُ
فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ
أَنَّهُ عَدُوٌّ لِلَّهِ

تَبَرَّأْمَنَّهُ

إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ ۝۹۳

تو وہ اس سے بیزار ہو گیا
بلاشبہ ابراہیم بڑا ہی نرم دل اور بڑباد تھا۔

درود و سلام کی وضاحت

اللہ اور اس کی کائناتی قوتوں کی
تائید و نصرت شامل ہے نبیؐ اور اس کے مشن کے ساتھ
اے ایمان والو تم بھی اپنے عملِ پیہم سے رسولؐ کے مشن کو تقویت دو
اور اس کے دستِ بازو بن کر اس کے پروگراموں کو تکمیل تک پہنچاؤ
اور دل کے پوسے جھکاؤ سے اس کی اطاعت کرو۔

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ

يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

صَلُّوا عَلَيْهِ

وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝۳۳

سب سے اہم نصیحت

لوگوں سے کہو میں تمہیں صرف ایک نصیحت کرنا چاہتا ہوں
اللہ کے لینے کھڑے ہو جاؤ۔ اپنی روش سے ذرا رک جاؤ
اور پھر اجتماعی طور پر بھی اور انفرادی طور پر بھی
غور کرو۔ اپنی روشِ زندگی کے متعلق سوچو۔

قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ

أَنْ تَقُومُوا لِلَّهِ

مَشْنِي وَفِرَادَى

ثُمَّ تَتَفَكَّرُوا ۝۳۴

آپ کی دعائیں اور آرزوئیں

شیطانی قوتوں کے شر سے بچنے کے لیے

اور کہو اے پروردگار
بہمیں اپنے قانون کی پناہ میں لے لیجیے
شیطانی قوتوں کے شر سے بچا کر۔

وَقُلْ رَبِّ

أَعُوذُ بِكَ

مِنْ هَزَاتِ الشَّيَاطِينِ ۝۲۳

صدق و عدل کے لیے

اور کہو اے پروردگار

وَقُلْ رَبِّ

جہاں کہیں میرا قدم آگے بڑھے تو صدق و عدل کو لیے ہوئے بڑھے
اور جہاں کہیں میرا قدم پیچھے ہٹے تو بھی صدق و عدل کے ساتھ ہٹے
اور میں جہاں بھی ہوں مجھے اللہ کے قوانین کی رُس سے تائید و تکیہ حاصل ہو۔

اَدْخِیْنِیْ نَدْوٰی خَیْرِ صَدِّیْقٍ
وَ اَخْرِجْنِیْ مَخْرَجِ صَدِّیْقٍ
وَ اجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا
○ ۱۷۰

مُعَامَلَات کے فیصلے حق کے ساتھ ہوں

رسولؐ نے کہا پروردگار
ہمارے معاملات کے فیصلے حق کے ساتھ ہوں۔

قُلْ رَبِّیْ
اَحْكُمْ بِاَحْقَقِ ○ ۲۱
۱۱۲

اِصَافَہٗ عِلْمِ کے لیے

اور کہو پروردگار
میرے علم میں اضافہ فرما دیجیے۔

وَقُلْ رَبِّیْ
زِدْنِیْ عِلْمًا ○ ۲۱
۱۱۳

رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ

اور ہم نے تمہیں صرف اس لیے بھیجا ہے کہ
ہمارا یہ نظام ہر دور کے لوگوں کے لیے رحمت بن جائے۔

وَمَا اَرْسَلْنَا
رَاٰیضًا لِّلْعٰلَمِیْنَ ○ ۲۱
۱۰۷





مادہ : سن ن

لفظ سنت کے بنیادی معنی ہیں کسی چیز کا جاری رہنا اور یکے بعد دیگرے مسلسل آتے چلے جانا۔ یہیں سے اس کے معنی عادت، روش، طور طریق، مسلک و مشرب کے آتے ہیں اور آئین قانون کے بھی قرآن میں قانون کی جگہ پر سنت کا لفظ استعمال ہوا ہے اور قوانین خداوندی کو سنت اللہ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

سنتِ رسول

قرآن رسول پر نازل ہوا اور اسی کے ذریعہ سے آپ نے نوع انسان کو صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی دی اور آپ کا اپنا عمل بھی قرآن کریم کی تعلیمات پر ہی تھا۔ لہذا ظاہر ہے کہ سنتِ رسول بھی قرآن کی تعلیمات کو ہی کہا جائے گا۔

سنتِ رسول کی حقیقت

خود نبی کو تاکید کہ معاملہ کے فیصلے قرآن کے مطابق کیے جائیں

اے رسول! ہم نے یہ کتاب تمہاری طرف نازل کی ہے جو تمام ٹھوس حقیقتوں کو اپنی آغوش میں رکھتی ہے ان تمام وعدوں اور دعوؤں کو سچ کر دکھانے والی ہے جو کتب سابقہ میں کیے گئے تھے اور اس اصولی تعلیم کی جامع اور نگران و نگہبان ہے جو اس سے پہلے دی جاتی رہی

وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ
بِالْحَقِّ
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ
مِّنْ كِتَابٍ
وَمُحَمَّدٌ مِّنْ عِندِ

فَاَحْكُم بَيْنَهُمْ

بِمَا اَنْزَلَ اللَّهُ

وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاءَهُمْ

عَلَّاجَاءَكَ مِنَ الْحَقِّ ۝ ۳۸

لہذا تم لوگوں کے معاملات کے فیصلے

اللہ کی نازل کردہ اسی کتاب کے مطابق کیا کرو

اور لوگوں کی خواہشات و جذبات کی پیروی مت کرنے لگ جاؤ

جب کہ حق تمہارے پاس آ چکا ہے۔

لوگوں کے امور کے فیصلے ہماری نازل کردہ کتاب کے مطابق کرو

اے نبی! ہم نے حق پر مبنی یہ ضابطہ قوانین تمہاری طرف نازل کیا ہے

تاکہ تم انسانوں کے باہمی امور کے فیصلے

اس علم کے مطابق کرو جو اللہ نے تمہیں اس طرح عطا کیا ہے۔

اور دیکھو تم ہدایت لوگوں کی طرف سے جھگڑنے والے نہ بنو۔

اِنَّا اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ

لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ

بِمَا اَرْسَلَ اللَّهُ

وَلَا تَكُنْ لِلْخَائِبِينَ خَصِيْمًا ۝ ۱۰۵

ہماری نازل کردہ کتاب کے ذریعے نہایت کی رہائی کرو

اے رسول! ہم نے یہ کتاب اس لیے تمہاری طرف نازل کی ہے کہ

تم اس کے ذریعے سے نوع انسان کو تاریکیوں سے نکال کر

زندگی کی روشنیوں میں لے آؤ

اور ان کے پروردگار کے قانون کے مطابق انہیں

اس اللہ کے تجویز کردہ راستے پر ڈال دو

جو جلال و جمال اور حسن و قوت کا مالک ہے۔

كِتَابٌ اَنْزَلْنَاهُ اِلَيْكَ

لِخُرْجَةِ النَّاسِ مِنَ الظُّلُمَاتِ

اِلَى النُّوْرِ

بِاِذْنِ رَبِّهِمْ

اِلَى صِرَاطِ

الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝ ۱۴

ہماری نازل کردہ کتاب کے ذریعے سے لوگوں کے باہمی اختلافات دور کرو

اے رسول! یہ کتاب ہم نے تمہاری طرف اس لیے نازل کی ہے کہ

تم اس کے ذریعے سے لوگوں کے باہمی اختلافات کو ختم کر سکو

یہ کتاب رہنمائی اور رحمت ہے اس قوم کے لیے

جو اس کے قوانین کو مانتی ہے۔

وَمَا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ

اِلَّا لِتُبَيِّنَ لِبَنِي الْاِنْسَانِ الَّذِي اَخْتَلَفُوا فِيْهِ

وَهُدًى وَرَحْمَةً

لِقَوْمٍ يُؤْمِنُوْنَ ۝ ۶۴

ہم نامی صرف اللہ کی کتاب ہے

وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ
وَالْحِكْمَةَ
وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ
وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا ۝۲۳

اللہ نے تمہاری طرف کتاب نازل کی
اور اپنے قوانین کی حکمت اور غرض و غایت سے آگاہ کیا
اور تمہیں وہ کچھ سکھایا گیا جسے تم (تنہا عقل کی رُسے) کبھی سیکھ نہ سکتے
یہ اللہ کا بڑا ہی عظیم فضل ہے جو تم پر کیا گیا۔

نبی خود بھی وحی کی پیروی کرتا ہے

وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ
إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ۝۲۴

اے نبی تم صرف اس کی پیروی کرو
جو تمہارے پروردگار کی جانب سے تمہاری طرف وحی کیا گیا ہے۔

نبی اور مومنین اللہ کے نازل کردہ ضابطہ حیات کی پیروی کرتے ہیں

أَمَّا الرِّسُولُ
فَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ
وَالْمُؤْمِنُونَ ۝۲۵

رسول بھی اُسی ضابطہ حیات پر ایمان رکھتا ہے
جو اس کے پروردگار کی جانب سے اس پر نازل کیا گیا
اور مومنین بھی اُسی ضابطہ حیات پر عمل کرتے ہیں۔

نبی خود بھی جماعتِ مومنین کا ایک فرد ہوتا ہے

وَأَمَرْتُ أَنْ أَكُونَ
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
وَأَنْ أَقْرَوْ جَهَكَ
لِلدِّينِ حَنِيفًا
وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ
الْمُشْرِكِينَ ۝۱۰۴-۱۰۵

مکو مجھے تو یہ حکم ہے کہ میں اس جماعت میں رہوں
جو اللہ کے قوانین کی صداقت پر یقین رکھتی ہے
اور اپنی توجہات کو ہر طرف سے ہٹا کر
اللہ کے دیے ہوئے نظامِ زندگی پر مرکوز کر لوں
اور ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤں جو قوانینِ خداوندی کے
ساتھ غیر خدائی قوانین کو بھی شامل کر لیتے ہیں۔

مجھے حکم ملا ہے سب پہلے میں خود قوانین خداوندی کے سامنے تسلیم خم کروں

قُلْ رَبِّیْ أُمِرْتُ أَنْ
أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ سَلَّمَ
وَأَكُونَنَّ مِنَ الْمُسْلِمِينَ
قُلْ رَبِّیْ أَخَافُ أَنْ عَصَيْتُ رَبِّیْ
عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ○ ۱۴-۱۵

کہو مجھے تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ سب سے پہلے
میں خود قوانین خداوندی کے سامنے تسلیم خم کروں
اور ان قوانین کے سامنے کچھ اور شامل نہ کروں
کہو میں ڈرتا ہوں کہ ان قوانین کی خلاف ورزی کے نتیجہ میں
آئے والے عذاب سے میں بھی بچ نہ سکوں گا۔

نبی کے تمام فرائض زندگی، اس کا جینا مارنا، سب اللہ کے تجویز کردہ پروگرام کی تکمیل کے لیے وقف ہوتا ہے

قُلْ رَبِّیْ صَدَقَیْ
وَأَنصَبَیْ
وَأَخْبَرَنِي وَمَا كُنْتُ
بِشَيْءٍ مِّنْهُ غَافِلًا
وَبَدَلْتُ فُرُجَتُ
وَإِنِّي أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ○ ۱۴-۱۵

اے رسول کہو میرے تمام فرائض زندگی
اور ان کے ادا کرنے کے طور طریقے
میرا جینا اور میرا مارنا
سب اللہ کے تجویز کردہ پروگرام کی تکمیل کے لیے وقف ہیں
میں اس میں کسی اور مقصد، جذبہ یا خواہش کو شریک نہیں کرتا
یہی توبہ ہے اور اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے
اور سب سے پہلے میں خود اس حکم کے سامنے تسلیم خم کرتا ہوں۔

فصل پنجم کی ذاتی مرضی سے اس بلکہ اللہ کے قوانین کے مطابق ہوں گے

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ
أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ
وَيُعَذِّبُهُمْ
فَإِنَّمَا ظَلَمُونِ ○ ۱۴۸

اے پیغمبر تمہیں ذاتی طور پر بہت بڑی ذاتی اختیار حاصل نہیں ہے کہ
لوگوں کے ظلم پر انہیں اپنی مرضی سے معاف کر دو
یا اپنے طور انہیں سزا کا مستحق ٹھہراؤ
یہ سب کچھ اللہ کے قوانین کے مطابق ہو گا۔

اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کے نتائج سے نبی بھی ڈرتے ہیں

کہو یہ بات میرے جیٹے اختیار سے باہر ہے کہ میں
قوانینِ خداوندی میں کسی طرح کا رد و بدل کر سکوں
میں تو بس اس وحی کی پیروی کرتا ہوں
جو میری طرف نازل کی جاتی ہے
اور ڈرتا ہوں کہ ان قوانین کی خلاف ورزی کے نتیجہ میں
آنے والے عذاب سے میں بھی بچ نہیں سکوں گا۔

قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ
أَبْدِلَهُ مِنْ تِلْقَائِي نَفْسِي
إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا
مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ
إِنِّي أَخَافُ أَنْ عَصَيْتُ رَبِّي
عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ ۱۵

نبی خود بھی اللہ کے قوانین کی پیروی کرتا ہے اور دوسروں سے بھی کراتا ہے

اے رسول تم خود بھی نظامِ خداوندی پر مضبوطی سے قائم رہو
اور ان لوگوں کو بھی قائم رکھو جو غلط راستوں سے پلٹ کر اس طرف آگئے ہیں
اور توازن و اعتدال کو ہمیشہ ملحوظ رکھو اور حد سے تجاوز نہ کرو
اور یاد رکھو کہ اللہ کا قانون مکافات تمہارے اعمال پر کمری نگاہ رکھتا ہے۔

فَأَسْتَقِمُّ كَمَا أُصِرْتُ
وَمَنْ تَابَ مَعَكَ
وَلَا تَطْغَوْا
إِنَّهُم بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرُونَ ۝ ۱۶

رسول کی طاعت بھی قوانینِ خداوندی کی رو سے کی جاتی ہے

ہم نے جو رسول بھی بھیجا
اس کی اطاعت قوانینِ خداوندی کی رو سے کی جاتی تھی۔

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ
إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ ۝ ۱۷

وحی کے مقابلے میں نبی کی ذاتی حیثیت

کہو اگر مجھ سے کوئی غلط کام سرزد ہو جاتا ہے
تو وہ میری اپنی تدبیری غلطی کی وجہ سے ہوتا ہے
اور جب میں صحیح روش پر چلا جا رہا ہوتا ہوں تو وہ
اس وحی کی رو سے ہوتا ہے جو میرے پروردگار سے ملی ہے۔

قُلْ إِنْ ضَلَّتُ
فَأِنَّمَا أَضِلُّ عَلَىٰ نَفْسِي
وَإِنْ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا
يُوحَىٰ إِلَيَّ رَبِّي ۝ ۱۸

نبیؐ اور ان کے متبعین کی دعا، علیؑ وجہ البصیر ہوتی ہے

قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي
أَدْعُو إِلَى اللَّهِ
عَلَىٰ بَصِيرَةٍ
أَنَا وَ
مَنِ اتَّبَعَنِي ۝ ۱۲۸

کہو میرا راستہ تو یہ ہے کہ
میں نظامِ خداوندی کی طرف
علیٰ وجہ البصیرت دعوت دیتا ہوں
میں خود بھی ایسا کرتا ہوں
اور جو میرے متبعین ہوں گے وہ بھی ایسا ہی کریں گے۔

اور یہ ظالموں کے مارے دھتکائے ہوئے لوگ

ذٰلِكَ مِمَّا أَوْحَىٰ إِلَيْكَ
رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ
وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ
إِلٰهًا آخَرَ
فَتُلْقَىٰ فِي جَهَنَّمَ
مَلُومًا مَّدْحُورًا ۝ ۱۲۹

یہ وہ پُر از حکمت امور ہیں جو تیرے پروردگار کی طرف سے
تجھ پر وحی کیے گئے ہیں
اور دیکھو اللہ کے ساتھ کسی اور کی حاکیت تسلیم نہ کرو
اور نہ اس کے قوانین کے ساتھ دیگر قوانین کو شریک کرو
اگر ایسا کرو گے تو جہنم کی تباہیوں میں جا کر دو گے
ظالموں کے مارے اور دھتکائے ہوئے۔



۸ حدیث

اور دینِ خداوندی کے خلاف خطرناک سازش

مروجہ شرعی اصطلاح میں ”الْحَدِيثُ“ اس قول یا عمل کو کہتے ہیں جسے رسول اللہ کی طرف منسوب کیا گیا ہو (لیکن قرآن میں ایسی کوئی سند موجود نہیں۔)

رسول کریم پر صرف قرآن نازل ہوا اور آپ نے صرف قرآن ہی اُمت کے حوالے کیا لیکن معاشرہ کے مفاد پرست طبقہ کو کسی صورت بھی قرآن کا انقلابی نظام قبول نہیں تھا لہذا انہوں نے جب دیکھا کہ ان کی تمام ظاہری کوششیں اس نظام کو روکنے میں ناکام رہی ہیں تو وہ ایک سازش کے تحت اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مومنین کی صفوں میں داخل ہو گئے اور اس طرح سے جو کام وہ طاقت کے ذریعہ سے نہیں کر سکے تھے اسے سازش کے ذریعے سے انجام دینے میں مصروف ہو گئے (منافقین کے اس طبقہ کی سازشوں کا تفصیلی ذکر قرآن حکیم میں موجود ہے)

گو رسالت مآب کی زندگی میں اور آپ کے بعد خلافت راشدہ کے عہد میں بھی ان لوگوں کو کوئی زیادہ کامیابی حاصل نہیں ہو سکی تھی لیکن اس کے بعد یہ طبقہ زور پکڑ گیا اور آہستہ آہستہ قوت و اقتدار میں داخل ہوتا گیا۔ حتیٰ کہ کچھ عرصہ بعد اقتدار مکمل طور پر اس طبقہ کے ہاتھ میں چلا گیا اور اس نے قرآن کے انقلابی نظام کو آہستہ آہستہ مفاد پرستانہ نظام میں تبدیل کرنا شروع کر دیا قرآن حکیم کی حفاظت کا ذمہ چونکہ اللہ نے لیا ہوا تھا لہذا اس کے الفاظ میں تبدیلی کرنا تو ان کے بس میں نہ تھا۔ لیکن انہوں نے اس کا توڑ ایک طریقہ سے کیا انہوں نے نبی کریم کے دواڑھاتی سو سال بعد ”احادیث“ کے نام پر اپنی وضع کردہ باتوں کو حضور نبی کریم سے منسوب کیا اور انہیں ”احادیثِ رسول“ اور ”وحی غیر متلو“ کے طور پر مشہور کرنا شروع کر دیا۔ اس طرح سے نبی کریم کے نام کی آڑ لے کر اپنی پسند کی شریعت ایجاد کی اور پروپیگنڈے کے زور پر پوری اُمت کو اس کے پیچھے لگا لیا اور یوں اپنی عیش و کوشیوں اور مفاد پرستیوں کی خاطر اُمت کو قرآنی نظام کی برکتوں سے محروم کر کے تباہیوں اور بربادوں کے جہنم میں جھونک دیا۔

اور اب تک اس طبقہ کے شاطر لوگوں نے اس خود ساختہ شریعت کو سادہ لوح عوام کے سامنے اہل دین بنیاد دین بناتے رکھنے کے لیے دجل و فریب کے جال بھیل رکھے ہیں۔

تشکیل دین کے سلسلہ میں رسول کریم ﷺ کی ذاتی حیثیت

کہو مجھے حکم دیا گیا ہے کہ خالصتاً اللہ کے قوانین کی اطاعت کروں

اے رسولؐ لوگوں سے کہو مجھے حکم دیا گیا ہے کہ
اللہ کے قوانین کی اطاعت کروں
خالصتاً اس کے دیے ہوئے نظام حیات کی خاطر
اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ
سب سے پہلے میں خود نظام خداوندی کے سامنے تسلیم خم کر دوں
کو میں خود بھی اس بات سے ڈرتا ہوں کہ
اگر میں نے اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کی تو
اس کے نتیجہ میں آنے والے عذاب سے بچ نہ سکوں گا۔

قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ
أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ
فُخْلِصَ إِلَهُ الدِّينِ
وَأُمِرْتُ لِأَنْ
أَكُونَ أَوَّلَ الْمُسْلِمِينَ
قُلْ إِنِّي لَخَافُ
إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي
عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ ۱۲-۱۳

کہو میں تمہیں خالصتاً اللہ کے قوانین کی طرف دعوت دیتا ہوں

اے رسولؐ لوگوں سے کہو
میں تمہیں خالصتاً اللہ کے قوانین کی طرف دعوت دیتا ہوں
اور ان میں کسی دوسرے قانون یا فیصلے کو شریک نہیں کرتا
کہو میں کوئی ایسا اختیار نہیں رکھتا
کہ تمہیں کسی قسم کا نفع یا نقصان پہنچا سکوں
کہو میں بھی اگر اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کروں
تو کوئی قوت ایسی نہیں جو مجھے اس کی گرفت سے بچا سکے
اور نہ اس کے قوانین کے ہوا
میرے لیے کوئی پناہ ہی ہے
میرا کام تو صرف یہ ہے کہ اللہ کے قوانین

قُلْ إِنَّمَا
أَدْعُوا رَبِّي
وَلَا أَشْرِكُ بِهِ أَحَدًا
قُلْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ
لَكُمْ خَيْرًا وَلَا أَرْشَدًا
قُلْ إِنِّي لَنْ يُخَيِّرَنِي
مِنْ اللَّهِ أَحَدٌ
وَلَنْ أَجِدَ مِنْ دُونِهِ
مُلْتَجَاً
إِلَّا بِلَاغٍ مِنَ اللَّهِ

وَرِسَالَتِهِ ۝ ۲۰-۲۳

اور اس کا پیغام تم تک پہنچا دوں۔

کہو میں تو اپنی ذات کے لیے کسی نفع نقصان کا اختیار نہیں رکھتا

اے رسولؐ لوگوں سے کہو میں اپنی ذات کے لیے بھی
 کسی نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتا
 یہاں سب کچھ اللہ کے کائناتی قانون کے مطابق ہوتا ہے
 اور اگر مجھے غیب کا علم ہوتا تو میں
 اپنے لیے بہت سے فائدے حاصل کر لیتا
 اور مجھے کبھی کوئی تکلیف چھو نہ سکتی
 میری بلورشن تو صرف اتنی ہے کہ

قوانینِ خداوندی کی خلاف ورزی کے نتائج سے آگاہ کر دوں
 اور ان قوانین کی اطاعت کے خوشگوار نتائج کی خوشخبری دے دوں
 ان لوگوں کو جو اللہ کے قوانین پر یقین رکھتے ہیں۔

قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي
 نَفْعًا وَلَا ضَرًّا
 إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ
 وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبِ
 لَأَسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ
 وَمَا مَسْنِيَ السُّوءُ
 إِنْ أَنَا إِلَّا
 نَذِيرٌ
 وَبَشِيرٌ
 لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝ ۱۸۸

کہو میں خود بھی ڈرتا ہوں کہ قوانینِ خداوندی کی خلاف ورزی کی تو اس کے نتائج سے بچ نہ سکوں گا

اے رسولؐ لوگوں سے کہو میں خود بھی ڈرتا ہوں کہ
 اگر میں نے اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کی تو
 ظہورِ نتائج کے وقت اس کی سزا سے بچ نہ سکوں گا۔

قُلْ إِنِّي أَخَافُ
 أَنْ عَصَيْتُ رَبِّي
 عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ ۱۸۹

کہو میں صرف وحیِ خداوندی کی ترجمانی کرتا ہوں

اے رسولؐ لوگوں سے کہو
 میں جو تمہیں تمہاری روش کے انجام و عواقب سے آگاہ کرتا ہوں
 تو یہ وحی کی رو سے کرتا ہوں۔

قُلْ إِنَّمَا
 أُنْذِرُكُمْ
 بِالْوَحْيِ ۝ ۲۱

اور رسول کریم پر صرف قرآن وحی کیا گیا

کہو اللہ گواہ ہے
میرے اور تمہارے درمیان کہ
میری طرف جو کچھ وحی کیا گیا ہے
وہ صرف یہ قرآن ہے
تاکہ اس کے ذریعے تمہیں بھی غلط روش کے نتائج سے آگاہ کروں
اور انہیں بھی جن تک یہ بعد از اس پہنچے۔

قُلْ لِلّٰهِ شَہَادَةٌ
بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ
وَأُوحِيَ إِلَيَّ
هٰذَا الْقُرْآنُ
لَا أُزِيدُكُمْ مِنْهُ
وَمَنْ يَبْلُغْ

○ ۶/۱۹

نبی کریم صلی علیہ وسلم نے صرف قرآن پیش کیا

قسم ہے ان حقائق کی
جو محسوس شکل میں تمہارے سامنے آچکے ہیں
اور ان کی جو پردہ اٹھا میں ہیں کہ
یہ قرآن جو ایک معزز رسول تمہارے سامنے پیش کر رہا ہے
نہ تو کسی شاعر کے تخیلات ہیں
کہ جن پر کم ہی یقین کیا جاتا ہے
اور نہ یہ کسی کاہن کے قیاسات ہیں
کہ جنہیں کم ہی توجہ کے قابل سمجھا جاتا ہے
یہ تو پروردگار عالم کا نازل کردہ ہے
اگر اس رسول نے اپنی طرف سے کوئی بات کہہ کر
ہماری طرف منسوب کی ہوتی تو
ہم اس کی اس قدر سخت گرفت کرتے کہ
اس کی ثبات و استحکام کی قوتوں کو بے کار کر کے رکھ دیتے
اور تم میں کوئی ایسا نہ ہوتا

فَلَا أُفِئِدُكُمْ
بِمَا تُبْصِرُونَ
وَمَا لَا تُبْصِرُونَ
إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ
وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ
قَلِيلًا لَّاتُؤْتُونَ مِنْهُ
وَلَا يَقُولُ كَاذِبٍ
قَلِيلًا لَّامَاتٌ دُكَرُوا
تَنْزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ
وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا
بَعْضُ الْأَقَاوِيلِ
لَاخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ
ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ
فَمَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ

عَنْهُ حِجْرَيْنِ ○ ۳۸-۳۹

جو ہمیں ایسا کرنے سے روک سکتا۔

اللہ کا دیا ہوا ضابطہ قوانین قرآن میں مکمل ہو گیا ہے

وَمَتَّ

كَلِمَتُ رَبِّكَ

صِدْقًا

وَعَدُ لَا

لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَتِهِ ○ ۳۵

قرآن میں مکمل طور پر دے دیا گیا ہے
 تمہارے پروردگار کا ضابطہ قوانین
 تمام صداقتوں کو اپنے اندر لیے ہوئے
 اور عدل و توازن کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے
 اب اللہ کے ان قوانین میں کوئی تغیر و تبدل کرنے والا نہیں

اور قرآن کا جمع رکھنا، اسکی حفاظت کرنا اور اس کے مطابق کی وضاحت کرنا اللہ کے دئے ہے

إِن عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ

فَإِذَا قُرِئَهُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ

إِنَّهُ أَنْ عَلَيْنَا لَآبَاءُ ○ ۴۵-۴۶

دیکھو قرآن کا جمع رکھنا اور اس کی حفاظت کرنا ہمارے ذمہ ہے
 تمہارے ذمے اس کے احکام و قوانین کا اتباع کرنا ہے
 پھر اس کے مطالب کی وضاحت کا ذمہ بھی ہمارا ہے۔

قرآن ہر بات کی صاف صاف وضاحت کرتا ہے

وَنَزَّلْنَاهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ

تَبْيَانًا لِّلْحُلُمِ شَيْءٍ ○ ۸۹

ہم نے یہ کتاب تمہاری طرف نازل کر دی ہے
 جو ہر بات کی صاف صاف وضاحت کر دیتی ہے۔

رسول کریم کی طرف کی گئی وحی پس نہ کچھ چھوٹ سکتا ہے اور نہ بھلایا جاسکتا ہے

سَنُقَرِّئُكَ

فَلَا تَنْسَى

إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ

إِنَّهُ يَعْلَمُ

الْجَهْرَ وَمَا يَخْفَى ○ ۸۶-۸۷

اے رسول! ہم نے یہ وحی تمہیں اس اہتمام سے دی ہے کہ
 اس میں سے نہ تو کچھ چھوٹ سکتا ہے اور نہ بھلایا جاسکتا ہے
 کیوں کہ اللہ کی مشیت ہی ایسی ہے
 دیکھو یہ وحی اس اللہ کی ہے جو خوب واقف ہے
 انسان کی مضر صلاحیتوں اور ممکنات سے۔

اور دین کی بنیاد صرف قرآن ہے

اے رسول! لوگوں کے سامنے صرف قرآن پیش کرو

اے رسول! لوگوں کے سامنے صرف وہ پیش کرو جو ہم نے تمہاری طرف کتابِ اللہ میں وحی کیا ہے اللہ کے ان ابدی قوانین میں کسی کو رد و بدل کرنے کا اختیار نہیں اور اللہ کے ان قوانین کے سوا تمہارے لیے کوئی بات پناہ بھی نہیں۔

وَأَشْرَأُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ
مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ
كَامْتَبَرًا يَكْفِيهِ
وَلَنْ يَجْعَلَ مِنْ دُونِهِ
مُلْتَحَدًا ۝ ۱۸

اور اے نبی! خود بھی قرآن کی پیروی کرو

اے نبی! اللہ کے قوانین کی پیروی کرو اور کافروں اور منافقوں کی پیروی نہ کرو بلاشبہ ہمارا قانون مکافات ہر بات کا ظلم رکھتا ہے اور ہماری ہر تدبیر حکمت پر مبنی ہوتی ہے تو صرف اس وحی کا اتباع کرو جو تیرے رب کی طرف سے تمہیں ملتی ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللَّهَ
وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ
إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا
حَكِيمًا
وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ
إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ۝ ۲۳

کہو، اپنے ہر اختلاف کا فیصلہ قرآن سے لو

کہو تمہارے درمیان جس معاملہ میں بھی اختلاف ہو تو اس کا فیصلہ اللہ کے قانون کی روش سے کیا جائے گا اس اللہ کے قانون کی روش سے جو میرا پروردگار ہے۔

اسی پر میرا مہروسہ ہے اور میں ہر معاملہ میں اسی کے قانون کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ
فَحُكُّمُهُ إِلَى اللَّهِ
ذَلِكَ اللَّهُ رَبِّي
عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ
وَالْيَئِزُّ أُنِيبُ ۝ ۴۲

زندگی کے ہر مسئلہ کا حل قرآن سے ملے گا

زندگی کا جیسا مسئلہ بھی تمہیں پیش آئے
تو قرآن پڑھے حق و صداقت کے ساتھ اس کا حل تمہیں دے گا
اور اس کی نہایت ہی احسن تفصیل تمہارے سامنے پیش کر دے گا۔

وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ
إِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ
وَاحْسَنَ تَفْسِيرًا ○ ۲۵
۳۳

تمہاری تمام نفسیاتی اور معاشرتی خرابیوں کا علاج قرآن میں موجود ہے

اے بنی نوع انسان
وہ ضابطہ حیات تمہاری طرف آ گیا ہے
تمہارے پُروردگار کی جانب سے
جس میں تمہاری ان تمام نفسیاتی اور معاشرتی خرابیوں کا علاج موجود ہے
جو تمہارے ذہنوں کو وقفِ اضطراب رکھتی ہیں۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ
قَدْ جَاءَكُمْ مَوْعِظَةٌ
مِّن رَّبِّكُمْ
وَشِفَاءٌ لِّمَا
فِي الصُّدُورِ ○ ۱۰۴

اور قرآن ہی اُسے سخت خلافات دے سکتے ہیں

دیکھو ہم نے یہ کتاب تمہاری طرف اس لیے نازل کی ہے کہ
ان باتوں کو واضح کر دے
جن کے اندر لوگ اختلاف میں پڑے ہوئے ہیں۔

وَمَا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ
إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ
الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ ○ ۱۶
۶۴

قرآنی تعلیمات کے تعمیری نتائج کو اہل علم سمجھ سکتے ہیں

اہل علم لوگوں کو صاف نظر آ جائے گا کہ
تمہارے پُروردگار نے جو کچھ تمہاری طرف نازل کیا ہے
وہ مٹھوس تعمیری نتائج کا حامل اور حقیقتِ ثابتہ ہے۔

وَيَرَى الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ
الَّذِي أَنزَلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ
هُوَ الْحَقُّ ○ ۳۴
۴۴

اور اتباع صرف قرآن کا کرو

اللہ کے قوانین پر مبنی شریعت چھوڑ کر علم لوگوں کی شریعت کا اتباع مت کرو

ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَىٰ شَرِيعَةٍ
مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا
وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ
الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۝ ۲۵
جو شریعت اللہ کے قوانین پر مبنی ہے
تم اس شریعت کا اتباع کرو
اور ان لوگوں کے خیالات کا اتباع مت کرو
جنہیں حقیقت کا علم نہیں۔

اگر اللہ کے دیے ہوئے ضابطہ قوانین کے بجائے دوسروں کا اتباع کیا تو بے یار و مددگار ہو جاؤ گے

أَنزَلْنَاهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا
وَلَكِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ
بَعْدَ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ
مَا لَكَ مِنَ اللَّهِ مِن وَّارٍ
وَلَا وَاقٍ ۝ ۳۲
یہ ضابطہ قوانین ہم نے نہایت واضح طور پر نازل کر دیا ہے
اگر تم نے اس علم کے پالینے کے بعد بھی ان راہ نم کردہ
لوگوں کے خیالات کا اتباع کیا تو سمجھ لو کہ
قانون خداوندی کے مقابلہ میں نہ تمہارا کوئی دوست اور
کارساز ہو سکتا ہے اور نہ اس کی گرفت سے تمہیں کوئی بچا سکتا ہے۔

کیا اللہ کی طرف سے نازل کردہ یہ کتاب کافی نہیں؟

أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَا
أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ
يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ ۝ ۲۹
کیا ان لوگوں کے لیے یہ کتاب کافی نہیں
جو ہم نے تمہاری طرف نازل کی
اور جسے تم ان کے سامنے پیش کرتے ہو۔

کہو میں خود بھی مشران ہی کا اتباع کرتا ہوں

إِنِ اتَّبِعُ
إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ ۝ ۶
کہو میں بھی اسی کا اتباع کرتا ہوں
جو میری طرف وحی کیا گیا ہے۔

جن لوگوں کو اللہ کے قوانین ناگوار گزرتے ہیں

اے رسول جن لوگوں کو ہم نے یہ کتاب دی ہے
وہ جشنِ مسرت مناتے ہیں
ہر اس بات پر جو تیری طرف نازل کی جاتی ہے
لیکن بعض گروہ ایسے بھی ہیں
جن پر اس کے بعض قوانین ناگوار گزرتے ہیں۔
تم کہو مجھے تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ
صرف اللہ کے قوانین کی اطاعت کروں۔
اور ان میں کسی اور کے قوانین کو شریک نہ کروں
میں اسی کی طرف تمہیں دعوت دیتا ہوں
اور خود بھی اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ
يَفْرَحُونَ
بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ
وَمِنَ الْأَحْزَابِ
مَنْ يُنْكِرُ بَعْضَهُ
قُلْ إِنَّمَا أُمِرْتُ
أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ
وَلَا أُشْرِكَ بِهِ
إِلَيْهِ أَدْعُوا
وَاللَّهُ قَابِ ۝ ۱۳۶

رسول کریم سے ان سازشیوں کا مطالبہ کہ خود ان کی مرضی کے مطابق قوانین وضع کر لیں

اے رسول جب تم ان لوگوں کی مرضی کے مطابق
قوانین پیش نہیں کرتے تو کہتے ہیں
تم خود ایسے قوانین وضع کیوں نہیں کر لیتے۔

وَإِذَا تَأْتِيهِمْ
بِآيَةٍ قَالُوا
لَوْ لَا اجْتَبَيْنَاهَا ۝ ۲۳

قرآن میں رد و بدل کے مطالبہ پر رسول کی نجاست سے اللہ کا جواب

جو لوگ ہمارے قانونِ مکافات کا سامنا کرنا نہیں چاہتے کہتے ہیں
اس قرآن کی جگہ کوئی دوسرا قرآن لے آؤ
یا اس میں کچھ رد و بدل ہی کر دو
کہو یہ بات میرے اختیار سے باہر ہے
کہ میں اس میں کوئی رد و بدل کر سکوں

قَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا
إِنَّتِ بَعْدَ أَنْ غَيْرِ هَذَا
أَوْ بَدِّلْهُ
قُلْ مَا يَكُونُ لِي
أَنْ أُبَدِّلَهُ مِنْ تِلْقَائِي

نَفْسِي أَنْ أَتَّبِعَ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ ۝۱۵ میں تو خود ان قوانین کا تابع ہوں جو میری طرف نازل کیے گئے ہیں۔

سازشیوں کوئی کسرٹھا نہیں رکھی تھی کہ تمہیں اللہ کی وحی پھیر دیں

اے رسول! ان لوگوں نے اس کوشش میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی کہ تمہیں فتنہ میں ڈال کر ہماری دی ہوئی وحی سے پھیر دیں تاکہ تم ہمارے نام پر اپنی طرف سے کوئی بات گھڑو اگر تم ایسا کرتے تو وہ ضرور تمہیں اپنا دوست بنا لیتے اور اگر ہم تمہیں مضبوط نہ رکھتے

تو بعید نہ تھا کہ تم کچھ نہ کچھ ان کی طرف جھک ہی جاتے اور اگر تم ایسا کرتے تو ہم تمہیں دنیا میں بھی دہرے عذاب کا مزا چکاتے اور موت کے بعد بھی دہرے عذاب کا پھر ہمارے مقابلہ میں تم کوئی مددگار نہ پاتے۔

وَأِنْ كَادُوا لَيَفْتِنُونَكَ
عَنِ الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ
لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَةً
وَإِذَا اتَّخَذُوا خَلِيلًا
وَلَوْ لَا أَنْ تَبْتَئِنَّاكَ

لَقَدْ كَذَبْتَ
تَزَكُّنُ إِلَيْنَا شَيْئًا قَلِيلًا
إِذَا الْآذَانُ نَدَىٰ
وَضَعَفَ الْأَشْيَاءُ
وَضَعَفَ الْمَنَاسِكُ

ثُمَّ رَأَىٰ أَن يَحْدُلَكَ عَلَيْنَا نَصِيرًا ۝۱۶-۱۵

اور پھر رسول کریمؐ کے بعد سازش کا مہیا ہو گئی

یہ مفاد پرست گروہ ایسا ہے جو اپنی طرف سے باتیں وضع کرتے ہیں اور پھر انہیں وحی خداوندی کے ساتھ اس طرح بٹ دیتے ہیں کہ وہ دونوں مل کر ایک ہی نظر آئیں اور یوں انسانوں کی باتیں اللہ کے قوانین بن جائیں حالانکہ وہ اللہ کے قوانین نہیں ہیں یہ لوگ پوری دیر دلیری سے کہتے ہیں کہ یہ سب اللہ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے نہیں ہے وہ اپنا یہ جھوٹ اللہ سے منسوب کر دیتے ہیں

وَأَنَّ مِنْهُمْ لَفِرَيقًا
يَقُولُونَ السَّيِّئَاتُ بِالْكِتَابِ
لِيَحْسَبُوهُ
مِنَ الْكِتَابِ
وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتَابِ
وَيَقُولُونَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ
وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ
وَيَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبُ

اللہ کے قوانین اور رسول کے قوانین کا نام لینے والوں کا اصل مقصد

کچھ لوگ اس انداز سے انکار کرتے ہیں

نظامِ خداوندی کا

کہ وہ تقسیر کی پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں

اللہ کے قوانین کے نام سے اور رسول کے قوانین کے نام سے

مطلب اس سے یہ ہوتا ہے کہ نظامِ خداوندی کے جس حصہ پر

چاہیں عمل کریں اور جس پر چاہیں عمل نہ کریں

لہذا وہ اپنی پسند کے مطابق

بین بین کی کوئی راہ اختیار کرنا چاہتے ہیں

یاد رکھو ایسے لوگ پکے کافر ہوتے ہیں

اور ہم نے تیار کر رکھا ہے ایسے کافروں کے لیے

ذلت آمیز عذاب۔

بِالنَّارِ يَكْفُرُونَ

بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ

وَيُرِيدُونَ أَنْ يُفَرِّقُوا

بَيْنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ

وَيَقُولُونَ نُوْهُنُ مِنْ بَعْضِ

وَنَكْفُرُ بِبَعْضِ

وَيُرِيدُونَ أَنْ يَتَّخِذُوا

بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا

أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ حَقًّا

وَأَعَدْنَا لِلْكَافِرِينَ

عَذَابًا مُهِينًا ۝ ۱۵۰-۱۵۱

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ”لھو الحدیث“ (حدیث کا تماشہ) چاکر دین کا مذاق بنا ڈالا

اور ایسے لوگ بھی ہیں

جنہوں نے حدیث کا تماشا رچا رکھا ہے

تاکہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکا دیں بغیر علم کے

اور دین کو مذاق بنا ڈالیں

دیکھو ان لوگوں کے لیے ذلت آمیز عذاب ہے

ان کے سامنے جب ہمارے قوانین پیش کیے جاتے ہیں

تو وہ نہایت متکبرانہ انداز سے منہ پھیر لیتے ہیں

گویا انہوں نے کچھ سنا ہی نہیں

وَمِنَ النَّاسِ

مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ

لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ

وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا

أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا

وَلَّى مُسْتَكْبِرًا

كَأَنَّ لَمْ يَسْمَعْهَا

كَانَ فِي أَذُنَيْهِ وَقَرًا
فَبَشَّرَهُ
بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ ۳۱

جیسے کہ ان کے کانوں پر ڈاٹ لگ رہے ہوں
ان لوگوں کو آگاہ کر دو کہ
ان کی یہ روش انہیں بڑے الماک غدا میں مبتلا کر دے گی۔

ان لوگوں کو اللہ کے قوانین پر سہ سے یقین ہی نہیں

إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ
لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ
وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَذِبُونَ ۝ ۱۶

قوانین خداوندی کے سلسلہ میں اپنے پاس سے جھوٹ کٹھ لینے والے لوگ
وہ ہیں جنہیں ان قوانین پر سہ سے یقین ہی نہیں ہے
لیکن اپنے انکار پر پردہ ڈالنے کے لیے جھوٹ گھڑتے رہتے ہیں۔

اور یہ سب کچھ ذریعہ معاش کے طور پر کرتے ہیں

فَلَا أُفْسِدُ بِمَوْعِدِ النُّجُومِ
وَأَنَّهُ لَقَسْمٌ لَّوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ
إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ
فِي كِتَابٍ مَّكْنُونٍ
لَّا يَسْتَهْزِئُ بِهِ
الْمُطَهَّرُونَ
تَنْزِيلُ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ
أَفِي هَذَا الْحَدِيثِ
أَنْتُمْ مُدْهِنُونَ
وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ
أَنْتُمْ تُكْذِبُونَ ۝ ۵۶-۵۷

قسم ہے ستاروں کی گذرگاہوں کی
اگر سمجھ سکو تو یہ بہت بڑی قسم ہے
کہ یہ بلند پایہ و متبرک
ایک محفوظ کتاب کی صوت میں دیا گیا ہے
اس کے خالق کو وہی لوگ پاسکتے ہیں
جنہیں قلب و نگاہ کی پاکیزگی نصیب ہو
یہ رب العالمین کا نازل کردہ ہے
پھر کیا تم اپنے خود ساختہ خیالات کو اس کی طرف منسوب کر کے
لوگوں کو صحیح مقام سے پھیلانا چاہتے ہو
اور یہ سب اس لیے کرتے ہو کہ تمہاری روزی کا سلسلہ چلتا رہے
تم اس کی تکذیب کو اپنے لیے ذریعہ معاش بناتے ہو۔

دین میں خود ساختہ شریعتیں وضع کرنے والے اللہ کے شریک

أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ
كَمَا لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ

کیا لوگوں نے ان مذہبی پیشواؤں کو اللہ کا شریک بنا لیا ہے

شَرُّهُم مِّنَ الدِّينِ
مَا لَهُ يَازَنُ بِهِ اللَّهُ
وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ
لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۝ ۴۲

جو ان کے لیے دین میں شریعتیں وضع کرتے ہیں
ایسی شریعتیں جو اللہ کے قوانین کے خلاف ہیں
اگر اللہ کا قانون مہلت کا فرما نہ ہوتا تو ان خود ساختہ
شریعتوں کے نتائج فوراً سامنے آجاتے اور یوں قصہ تمام ہو جاتا۔

یہ لوگ نظامِ خداوندی کے ثمرات سے محروم ہو جاتے ہیں

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ
مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ
وَالْهُدَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ
لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ
أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ
وَيَلْعَنُهُمُ
اللَّعِينُونَ ۝ ۴۳

جو لوگ چھپاتے ہیں
ہماری نازل کردہ روشن تعلیمات کو
بعد اس کے کہ ہم نے اسے اپنی کتاب میں وضاحت سے بیان کر دیا
ہے پوری نوعِ انسان کی رہنمائی کے لیے
تو ایسے لوگ نظامِ خداوندی کے ثمرات سے محروم ہو جاتے ہیں
اور ان قوتوں کی تائید و نصرت سے بھی محروم ہو جاتے ہیں
جو اس کے نتائج مرتب کرنے میں معاون بن سکتی ہیں۔

یاد رکھو ذہنِ انسانی کی تراشیدہ شریعت کامیاب نہیں ہو سکتی

قُلْ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ
عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ
لَا يُفْلِحُونَ
مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا
ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ
ثُمَّ نَذِقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيدَ ۝ ۴۴

کہو جو لوگ اپنے ذہن کے تراشیدہ عقائد کو
جھوٹ کا سہارا دے کر اللہ سے منسوب کر دیتے ہیں
وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے
اس قسم کی خانہ ساز شریعت سے انہیں کچھ دنیاوی مفادات تو حاصل ہو جائیں گے
لیکن آخر کار انہیں ہمارے قانونِ مکافات کا سامنا کرنا ہو گا
اور پھر شدید ترین عذاب کا مزا چکھنا پڑے گا۔

کافر

جو لوگ اپنے معاملات کے فیصلے قرآن کے مطابق نہیں کرتے

وَمَنْ لَّمْ يُخْلِمْ بِمَا آتَاكَ اللَّهُ

وہی تو کافر ہیں۔

فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ○ ۴۴

ظالم

جو لوگ اپنے معاملات کے فیصلے قرآن کے مطابق نہیں کرتے
وہی تو ظالم ہیں۔

وَمَنْ لَّمْ يُحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ○ ۴۵

فاسق

جو لوگ اپنے معاملات کے فیصلے قرآن کے مطابق نہیں کرتے
وہی تو فاسق ہیں۔

وَمَنْ لَّمْ يُحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ○ ۴۶

رسول کی شریعت

اور یہ رسولؐ شریعت کرے گا اسے پروردگار
میرے بعد میری قوم نے اس قرآن کو
اپنی خود ساختہ شریعتوں میں جکڑ کر بے بس کر دیا تھا۔

وَقَالَ الرَّسُولُ يُرَبِّ
إِنْ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَذَا الْقُرْآنَ
مَاجُورًا ○ ۴۷

قسم ہے کہ ان سے جواب طلب کیا جائیگا

جن لوگوں نے قرآن کو
جنت منتر بنا دیا
قسم ہے تیرے پروردگار کی
ہم ضرور ان سب سے جواب طلب کریں گے۔

الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ
عِضِينَ
فَوَرَّيْكَ
لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ○ ۴۸

مہجوراً

۹

مادہ: ۵ ج س

اس مادہ کے بنیادی معنی قطع و جدائی اور کس کر باندھنا ہیں۔
 آپ کو اگر دیہات میں چرواہوں کو چراگاہ میں مویشی چراتے ہوتے دیکھنے کا اتفاق ہوا ہو تو دیکھا ہو گا کہ بعض
 تیز طرار مویشیوں کو اپنی مرضی کا پا بند بنانے کے لیے یا انہیں بھاگ دوڑ سے روکنے کے لیے ان کے ایک پاؤں کے ساتھ
 رسی باندھ دیتے ہیں اور رسی کا دوسرا سرا برا جانور کی گردن میں یا سینگ کے ساتھ باندھ دیا جاتا ہے اور رسی اتنی چھوٹی
 رکھتے ہیں کہ جانور کا سر بہت جھکا رہتا ہے اور وہ یوں جکڑا جاتا ہے کہ آزادی سے ایک قدم بھی نہیں اٹھا سکتا عرب
 لوگ گھوڑے اور اونٹ کو اسی طرح جکڑ کر باندھ دیتے تھے اس طرح بندھے ہوئے جانور کو مہجوراً کہا جاتا تھا۔
 الہجاء اس رسی کو کہتے تھے جس سے جانور کو اس طرح جکڑا جاتا تھا پنا پنچہ قرآن میں ہے۔

وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا ۚ ۲۵ اور رسول
 فرمادے گا پروردگار! یہ ہے میری قوم جس نے میرے بعد اس قرآن کو مہجور بنا دیا تھا، یعنی انہوں نے قرآن کو اپنے
 خود ساختہ عقائدات، خیالات، رسومات، روایات، تفاسیر اور قوانین وغیرہ کی رسیوں سے جکڑ کر بے بس کر دیا
 تھا جس سے وہ ایک قدم بھی آزادی سے نہیں اٹھا سکتا تھا۔ انہوں نے قرآن کریم کو عام معنوں میں چھوڑا نہیں تھا
 بلکہ سینوں سے لگا رکھا تھا لیکن اس کی ساری آزادیاں سلب کر لی تھیں اور اسے اتنا ہی چلنے کی اجازت دی جاتی تھی
 جتنی ان کے خود ساختہ مذہب و شریعت کی رسی مناسب سمجھتی تھی یعنی یہ قرآن کے تابع نہیں تھے بلکہ قرآن کو اپنے
 تابع کر رکھا تھا۔

قرآن کو مہجور بننے کا یہ انداز

یہ مفاد پرست گروہ ایسا ہے جو اپنی طرف سے باتیں وضع کرتے ہیں اور پھر انہیں وحی خداوندی کے ساتھ اس طرح بٹ دیتے ہیں کہ وہ دونوں مل کر ایک ہی نظر آئیں اور یوں انسانوں کی باتیں اللہ کے قوانین بن جائیں حالانکہ وہ اللہ کے قوانین نہیں ہیں۔ یہ لوگ پوری دیوہ دیری سے کہتے ہیں کہ یہ سب اللہ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے نہیں ہے وہ اپنا یہ جھوٹ اللہ سے منسوب کر دیتے ہیں دیوہ دانستہ اور جانتے بوجھتے ہوئے۔

وَأَنَّ مِنْهُمْ لَفِرِّقًا
يَتْلُونَ السُّورَاتِ بِالْكِتَابِ
لِيَحْسَبُوهُ
مِنَ الْكِتَابِ
وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتَابِ
وَيَقُولُونَ
هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ
وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ
وَيَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ
وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ ۳۸

ان کی یہ کاریگری

یہ لوگ اس گروہ سے تعلق رکھتے ہیں جو اللہ کے احکام و قوانین کو سُنے اور سمجھنے کے بعد ان میں ایسی تبدیلیاں کر دیتے ہیں کہ بات کچھ کی کچھ بن جاتی ہے اور یہ سب کچھ وہ جان بوجھ کر کرتے ہیں۔

وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِنْهُمْ
يَسْمَعُونَ كَلِمَ اللَّهِ
ثُمَّ يَخْرِقُونَهُ
مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ
وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ ۳۹

اللہ کی رضا اور سچی راہ میں پیچ و خم پیدا کر کے لوگوں کو اس طرف آنے سے روکتے ہیں

سنو! اللہ کی لعنت ہے ان ظالم لوگوں پر جو اپنی خود ساختہ شریعت کو اللہ سے منسوب کر کے

أَلَا لعنة الله على الظَّالِمِينَ
الَّذِينَ يَصُدُّونَ

عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ

وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا ۝ ۱۸-۱۹

لوگوں کو اللہ کے سچے راستہ کی طرف آنے سے روکتے ہیں
اور اس کی صاف و سیدھی راہ میں پیچ و خم پیدا کر دیتے ہیں۔

اپنے ذہن کے تراشیدہ عقائد کو جھوٹ کا سہارا دے کر اللہ سے منسوب کر دیتے ہیں

قُلْ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ

عَلَى اللَّهِ الْكُذِبَ

لَا يُفْلِحُونَ

مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا

ثُمَّ لَيَنَالَنَّ جُذُومُهُمْ

ثُمَّ لَيَذُوقُنَّ الْعَذَابَ الشَّدِيدَ ۝ ۲۰-۲۱

کہو جو لوگ اپنے ذہن کے تراشیدہ عقائد کو
جھوٹ کا سہارا دے کر اللہ سے منسوب کر دیتے ہیں
وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے

اس قسم کی خانہ ساز شریعت سے انہیں کچھ دنیاوی مفادات حاصل ہو جائیں گے
لیکن آخر کار انہیں ہمارے قانونِ مکافات کا سامنا کرنا ہو گا
اور پھر شدید ترین عذاب کا مزا چکھنا پڑے گا۔

اللہ کے نام پر دھوکہ دینے والے فریبکار

اور دیکھو ان دغا بازوں کے فریب میں نہ آ جانا
جو اللہ کے نام پر دھوکا دیتے ہیں۔

وَلَا يَغْنَصُوكُمْ

بِاللَّهِ الْغَرُورُ ۝ ۲۲

جن کی عطا تم کرتے ہو وہ اس کے سوا کیا ہیں کچھ نام ہیں جن کی سند نے نہیں اتاری

قوانینِ خداوندی کے بجائے جن کی اطاعت تم کرتے ہو
وہ اس کے سوا کیا ہیں کہ کچھ نام ہیں
جو تم نے اور تمہارے اسلاف نے رکھ لیے ہیں
اور جن کے متعلق اللہ نے کوئی سند نہیں اتاری
یاد رکھو حق حکومت صرف اللہ کو حاصل ہے

فَاتَعَبُدُونِ مِنْ دُونِهِ

إِلَّا أَسْمَاءَ

سَمِيحًا نَتَّبِعُ آبَاءَكُمْ

مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنْ سُلْطَانٍ

بِهِنَّ الْحُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ

وَمَا أَتَيْنَاكَ
بِشَيْءٍ إِلَّا نَقِيضًا ۝

اور اس کا فرائض ہے کہ دعوتِ نبیؐ اس کے قوانین کی کڑی
یسی دینِ قیام اور زندگی کا یہاں راستہ ہے۔

رسولؐ کی مشرطہ

وَقَدْ بَرَّسْنَا
بَيْنَ يَدَيْ قَوْمٍ
النَّجْدَ وَهَذَا الْقُرْآنَ
مَنْجُورًا ۝

اور رسولؐ فریاد کرے گا
ہم نے یہ کام یہاں قوم جس نے میرے بعد
اس قرآن کو اپنی خود ساختہ شریعتوں میں
جبر کر کے پس کر دیا تھا۔



عبادت

مادہ: ۶ ب د

عَبْد کے معنی محکوم اور مطیع کے ہوتے ہیں لہذا اللہ کی عبودیت یا عبادت کے معنی ہوں گے اللہ کی اطاعت اور محکومیت اور ظاہر ہے کہ اللہ کی اطاعت اور محکومیت اس کے قوانین کے ذریعہ سے ہی کی جاسکتی ہے لہذا اللہ کی عبادت سے مراد ہوگا اللہ کے قوانین کی اطاعت و محکومیت اختیار کرنا

چنانچہ قرآن کریم نے "اللہ کی عبادت" کی اصطلاح ٹھیک ان معنوں میں استعمال کی ہے جن معنوں میں آج کل "حکومت" کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ سورۃ کہف میں ہے۔ وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ۱۸ "ان کو چاہیے کہ وہ اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کریں۔" اور دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ہے کہ وَلَا يُشْرِكْ فِي حُكْمِهِ أَحَدًا ۱۸ "وہ اپنی حکومت میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔" اسی طرح سورۃ یوسف میں پہلے کہا گیا کہ۔ اِنْ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۱۲ "حکومت اللہ کے سوا کسی کی نہیں ہو سکتی۔" اور اس کے بعد کہا گیا۔ اَمْرًا لَا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ ۱۲ "اس نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبودیت اور محکومیت اختیار نہ کرو۔"

آپ نے دیکھا کہ قرآن کریم کس طرح "حکومت" اور "عبادت" کے الفاظ مرادف معانی میں استعمال کرتا ہے۔ قصہ حضرت موسیٰؑ میں ہے کہ آپؑ نے فرعون سے کہا۔ تم جو اپنے احسانات جتا رہے ہو تو وہ ان کے سوا کیا ہیں کہ اَنْ عَبَدْتُ بِخِْتِ اِسْرَآئِيْلَ ۲۶ "کہ تم نے نبی ہر ایل کو اپنا محکوم بنا رکھا ہے۔"

قرآن کریم نے واضح الفاظ میں کہا ہے کہ جماعتِ مومنین کو حکومت اس لیے دی جاتی ہے کہ ان کے دین کا تمکین ہو سکے اور یہ اللہ کی "عبادت" کر سکیں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں ۲۶ ظاہر ہے کہ اگر عبادت سے مراد پرستش ہو تو اس کے لیے اپنی حکومت کا ہونا ضروری نہیں ہوتا۔ پرستش تو ہر حکومت میں ہو سکتی ہے۔ غلامِ قریں بھی دوسروں کی محکومی میں رہتے ہوئے اپنے اپنے طور پر پرستش کرنے کے لیے تو آزاد ہوتی ہیں لیکن وہ دوسروں کی محکومی میں رہتے ہوئے اللہ کے قوانین نافذ نہیں کر سکتیں۔ لہذا اللہ کے قوانین کے نفاذ کیلئے اپنی حکومت ضروری ہوتی ہے۔ لہذا اللہ کی عبادت سے مفہوم اس کے قوانین کی محکومیت اختیار کرنا اور ان کے مطابق حکومت قائم کرنا ہے۔

قوانین خداوندی کی محکومیت اختیار کرنے سے مقصد یہ ہوتا ہے کہ انسان کو اس دنیا میں جنت کی خوشگوار زندگی نصیب ہو جائے اور اس کی ذات کی ایسی نشوونما ہو کہ جس سے یہ مرنے کے بعد زندگی کی مزید ارتقائی منازل طے کرنے کے قابل ہو سکے اور یہ ”محکومی“ حقیقت زندگی کی بلند مستقل اقدار کو از خود اپنے اوپر عائد کرنا ہوتا ہے کسی کی خارج سے عائد کردہ پابندیاں نہیں ہوتیں نہ اس میں پرستش کا وہ مفہوم ہوتا ہے جسے زمانہ قدیم کے انسان نے فطرت کی قوتوں سے ڈر کر انہیں خوش کرنے کے لیے اپنے ذہن سے وضع کیا تھا۔

لہذا قرآن حکیم میں جہاں اللہ کی عبادت کا ذکر ہوگا۔ وہاں اس کے معنی قوانین خداوندی کی برضا و رغبت اطاعت ہونگے اور جہاں طاغوت اور شیطان کی عبادت کا ذکر ہوگا۔ وہاں اس سے مفہوم یا تو انسان کے خود اپنے جذبات کی اطاعت ہوگی۔ یا دوسرے انسانوں کے احکام کی اطاعت ان میں مستبد حکمرانوں کی محکومیت اور مذہبی پیشواؤں کی عقیدت مندانہ اطاعت شامل ہوگی۔

اور جہاں بتوں یا دیوی دیوتاؤں کی عبادت کا ذکر ہوگا۔ وہاں ان کی توہم پرستانہ پرستش مفہوم ہوگا۔ ان کی پرستش کا جذبہ محرکہ بھی وہی ہوتا ہے۔ جو بادشاہوں کے سامنے جھکنے کا ہے۔

اور عِبَادُ الرَّحْمٰن کے معنی ہوں گے وہ لوگ جو صرف قوانین خداوندی کی اطاعت میں جو اپنی تمام قوتوں اور صلاحیتوں کو اس راستہ پر ڈال دیں جو اللہ کے قانون نے متعین کیا ہے اسی سے اِيَّاكَ نَعْبُدُ کا مفہوم واضح ہے یعنی ہم صرف تیرے قوانین کی اطاعت کرتے ہیں۔ ہم صرف تیری محکومیت اختیار کرتے ہیں۔ ہم اپنی تمام قوتوں اور صلاحیتوں کو اس مقصد کے حصول کے لیے صرف کرتے ہیں جو تو نے ہمارے لیے مقرر کیا ہے۔

نَحْنُ لَهُ عِبْدُونَ کا مفہوم

کہو ہم اللہ پر ایمان رکھتے ہیں
اور اس ضابطہ حیات پر جو اس نے ہماری طرف نازل کیا ہے
یہ ضابطہ حیات اپنی اصل میں ویسا ہی ہے جیسا اس سے قبل نازل کیا
گیا تھا ابراہیم۔ اسمعیل۔ اسحاق
یعقوب اور دیگر انبیائے بنی اسرائیل کی طرف

قَوْلَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ
وَمَا اُنْزِلَ الْكِتٰبُ
وَمَا اُنْزِلَ اِلٰی رِجْسٍ
وَرِجْسٍ وَاَسْمٰعٰلَ
وَيَعْقُوْبَ وَاٰسَافَ

وَمَا أَوْفَىٰ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ

وَمَا أَوْفَىٰ النَّبِيُّونَ مِنْ رَّبِّهِمْ

لَا تَفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ

وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ

فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ

مَا آمَنْتُمْ بِهِ

فَقَدْ خَسِرُوا

وَرِنْ تَوَلَّوْا

فَوَيْلٌ لَهُمْ فِي شِقَاقِ

فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ

وَهُوَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ

صِبْغَةَ اللَّهِ

وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً

وَنَحْنُ لَهُ عَبِيدُونَ ○

۱۳۷-۱۳۸

اور عبادین کی حقیقت

ہم نے ہر کتاب وحی میں متعلقہ امور کو سامنے لانے کے بعد

بطور قانون اساسی کے لکھ دیا تھا کہ

دنیا کی فرمانروائی میرے ان بندوں کے حصہ میں آئے گی

جن میں اس کی صلاحیت ہوگی

یہ اساسی قانون حیات اپنے اندر درس حقیقت رکھتا ہے

ہر اس قوم کے لیے جو ہمارے قوانین کے تابع زندگی بسر کرتی ہے۔

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ

مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ

أَنَّ الْأَرْضَ يَرْثُهَا

عِبَادِي الصَّالِحُونَ

إِنَّ فِي هَذَا بَلَاغًا

لِقَوْمٍ عَابِدِينَ ○ ۱۰۵-۱۰۶

اللہ کی عبادت اور طاغوت کی عبادت کی وضاحت

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ
رَّسُولًا
أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ
وَأَجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ
فَمِنْهُمْ مَّنْ
هَدَى اللَّهُ
وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ
الضَّلَالَةُ
فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ
فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ
عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ١٦٩

دیکھو ہم نے ہر قوم میں
کسی نہ کسی رسول کو بھیجا
اور تاکید کی کہ صرف اللہ کے قوانین کی اطاعت کریں
اور ہر غیر خدائی اقتدار کی محکومیت اور سلاطین پادشاهی سے باز رہیں
سو ان میں سے بعض نے
اللہ کے قانون کے مطابق صحیح راستہ اختیار کر لیا
اور بعض نے اس سے انکار کیا تو
گمراہی ان پر ثبت ہو گئی
سو تم دنیا میں گھوم پھر کر دیکھو
اور اقوام عالم کے تاریخی واقعات و آثار پر غور کرو کہ
قوانین خداوندی کے جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا؟

شیطان کی عبادت کا مفہوم

الَّذِينَ عِبَدُوا إِلَهًا غَيْرَ اللَّهِ
أَن لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ
إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ
وَأَنِ اعْبُدُونِي
هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ
وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا
أَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ
هَذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي
كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ١٧٠-١٦٩

اے بنی آدم کیا ہم نے تمہاری طرف یہ حکم نہیں بھیجا تھا
کہ تم سرکش قوتوں اور اپنے مفاد پرستانہ جذبات کا اتباع نہ کرو
اس لیے کہ یہ تمہارے کھلے ہوئے دشمن ہیں
اور یہ کہ اطاعت صرف ہمارے قوانین کی کرنا
یہی وہ توازن بڈش راہ ہے جو تمہیں منزل مقصود تک پہنچائے گی
اس کے باوجود تمہاری اکثریت بھیج راہ سے ہٹ گئی
کیا تم عقل و فکر سے کام نہیں لیتے تھے؟
اس کا نتیجہ یہ جہنم ہے۔
جس سے تمہیں بار بار آگاہ کیا جاتا تھا۔

عبادت یا اطاعت و محکومی کی وضاحت

محسسی انسان کو یہ حق حاصل نہیں
اللہ نے اس کے سپرد خواہ قانونی امور کی انجام دہی کر رکھی ہو
اور خواہ انتظامی امور کی
حتاکہ وہ نبوت جیسے بلند مقام پر فائز کیوں نہ ہو
کہ وہ دوسرے انسانوں سے مطالبہ کرے
کہ وہ اس کے محکوم بن جائیں
بجائے اللہ کی محکومیت کے۔

مَا كَانَ لِبَشَرٍ
أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ
وَالْحُكْمَ
وَالنُّبُوَّةَ
ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ
كُونُوا عِبَادًا لِّي
مِنْ دُونِ اللَّهِ ۝ ۳۹

قومِ شاپدون سے عبادت کا مفہوم

پھر ہم نے بھیجا
موسیٰ اور اس کے بھائی ہارون کو
اپنے قوانین اور واضح دلائل کے ساتھ
فرعون اور اس کے اکابرین قوم کی طرف
انہوں نے اس سے سرکشی اور تکبر برتا
وہ تھے ہی بڑے مغرور، سرکش اور برنود غلط لوگ
کہنے لگے کیا ہم ان دو آدمیوں کی بات مان لیں
جو عام انسانوں جیسے ہی ہیں
اور جن کی قوم ہماری محکوم ہے۔

ثُمَّ أَرْسَلْنَا
مُوسَىٰ وَآخَاةَ هَارُونَ
بِآيَاتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِينٍ
إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ
فَاسْتَكْبَرُوا
وَكَانُوا قَوْمًا عَالِينَ
فَقَالُوا أَنُؤْمِنُ
لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا
وَقَوْمَهُمَا لَنَا عِبْدُونَ ۝ ۲۳-۳۵

عَبَدَتِ بَنِي إِسْرَءِيلَ سے عبادت کی وضاحت

موسیٰ نے فرعون سے کہا تم نے میری ذات پر
احسانوں کا ذکر کیا ہے تو کیا اس کا

وَتِلْكَ نِعْمَةٌ
تَمُنُّهَا عَلَيَّ

أَنْ عَبَدْتَ

بَنِي إِسْرَءِيلَ ○ ۲۶

مطلب یہ ہے کہ تم اس کے بدلے میں
بنی اسرائیل کو اپنا محکوم بنائے رکھو۔

غیر اللہ کی عبادت کا مفہوم

تَنْزِيلُ الْكِتَابِ

مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ

الْحَكِيمِ

إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ

يَا نَحْيٍ

فَاعْبُدِ اللَّهَ

مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ

آلَا

لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ

وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ

أَوْلِيَاءَ

مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا

لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ

إِنَّ اللَّهَ يَخْلُقُ بَيْنَهُمْ فِي

مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۚ

إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي

مَنْ هُوَ كَذِبٌ

كَفَّارٌ ○

یہ ضابطہ قوانین نازل کیا گیا ہے

اس اللہ کی طرف سے جو ہر شے پر غالب ہے

اور تمام سلسلہ کائنات کو کمال تدبیر و حکمت سے چلا رہا ہے

اس نے تمہاری طرف یہ ضابطہ قوانین نازل کیا ہے

صحیح تعمیری نتائج پیدا کرنے کے لیے

لہذا تم ان قوانین کی اطاعت کرو

خالصتاً اس کے دیے ہوئے نظام کی خاطر۔

یاد رکھو

نظام حیات خالصتاً اللہ کے قوانین پر مبنی ہو گا

اس سلسلہ میں جو لوگ قوانین خداوندی کے ہوا

دیگر اولیاء اور کارسازوں کا دامن پکڑتے ہیں

وہ ان کی اطاعت و محکومیت اس لیے اختیار کرتے ہیں

کہ وہ ان کا وسیلہ بن کر انہیں اللہ کا مقرب بنا دیں گے

بہر حال اللہ نے قرآن میں ان تمام امور کا فیصلہ کر دیا ہے

جن کے اندر یہ لوگ اختلافات میں پڑے ہوئے ہیں

یاد رکھو انہیں اللہ کی رہنمائی حاصل نہیں ہو سکتی

جو ہماری طرف کسی قسم کی جھوٹی بات منسوب کرتے ہیں

یا ہمارے نازل کردہ قوانین پر پڑے ڈالتے ہیں۔

جاہلانہ بات

دیکھو اس کائنات کی بندگیوں و پستیوں کے
اختیارات و اقتدار اللہ کے قبضہ میں ہیں
سو جو لوگ اللہ کے قوانین کے خلاف چلیں گے
وہ نقصان اٹھائیں گے
ان سے پوچھو کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں اللہ کے قوانین
کو چھوڑ کر اوروں کی اطاعت کروں؟
تمہارا یہ مطالبہ بڑا ہی جاہلانہ ہے۔

لَهُ مَقَالِيدُ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ
أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ
قُلْ أَفَغَيْرَ اللَّهِ
تَتَأَمَّرُونَ لِيَّ أَعْبُدُ
أَيُّهَا الْجَاهِلُونَ ○ ۶۳-۶۴

عبودیت اور رکوع و سجود کا مفہوم

اللہ کے نظام نے ایک معاہدہ کے تحت خرید لیے ہیں
مومنین سے
ان کی جائیں اور ان کے اموال
اور اس کے معاوضہ میں انہیں جنتی زندگی کی ضمانت دی جاتی ہے
یہ لوگ قیام نظام خداوندی کے لیے جنگ لڑنی پڑے تو لڑتے ہیں
ماتے بھی ہیں اور مرتے بھی ہیں
اللہ کے ذمہ ان کے لیے جنتی زندگی کا پختہ وعدہ ہے
جو سابقہ آسمانی کتابوں تورات و انجیل میں بھی مذکور تھا
اور اب اس کی تجدید قرآن میں کی گئی ہے
ظاہر ہے کہ اللہ سے بڑھ کر اپنے عہد پورا کرنے والا اور کون ہو گا
سوائے جماعت مومنین۔ تم اس سوے پر جو تم نے
نظام خداوندی سے کیا ہے خوشیاں مناؤ
اس لیے کہ یہی زندگی کی سب سے بڑی کامرانی ہے

إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ
بِأَنَّهُمْ لَهِمُ الْجَنَّةِ
يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ
وَعَدًا عَلَيْهِ حَقًّا
فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ
وَالْقُرْآنِ
وَمَنْ أَوْفَى بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ
فَأَسْتَبْشِرُوا بِنِعْمَتِ اللَّهِ
الَّذِي بَايَعْتُم بِهِ
وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ

اس معاشرہ کے لوگ اپنی غلطیوں کی اصلاح کرتے ہیں	التَّائِبُونَ
وہ قوانینِ خداوندی کی پوری پوری اطاعت کرتے ہیں	الْعَبِيدُونَ
اور ان قوانین کے قابلِ حمد و ستائش ہونے کے دل سے قائل ہوتے ہیں	الْحَمِيدُونَ
اور قیامِ نظامِ خداوندی کے سلسلہ میں دُنیا کی سیاحت کرتے ہیں	السَّائِحُونَ
وہ اللہ کے قوانین کے سامنے جھکتے ہیں	الزَّكُّونَ
اور دل کے پورے ارادہ سے ان کے سامنے تسلیمِ خم کیے رکھتے ہیں	السَّجِدُونَ
وہ دُنیا میں اللہ کے قوانین کا نفاذ کرتے ہیں	الْأَمْرُونَ بِالْمَعْرُوفِ
اور غیرِ خدائی قوانین کے نفاذ کو روکتے ہیں	وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ
اور قوانینِ خداوندی کی قائم کردہ تمام حُدود کی نگہداشت کرتے ہیں	وَالْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ
یہ ہیں وہ مومنین جن کے لیے دنیا و آخرت کی زندگی میں بشارتیں ہیں۔	وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ○ ۱۱۱-۱۱۲

قیامِ نظامِ خداوندی وہ عبادت ہے جس کی خاطر اگر جان بھی چلی جائے تو سوا مہنگا نہیں

اے میرے وہ بندے	يَعْبَادِي الَّذِينَ
جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے	آمَنُوا
اگر کسی خطہ زمین پر نظامِ خداوندی قائم نہ ہو سکے	إِنْ أَرْضِي
تو گمبھارنے کی کوئی بات نہیں ہماری زمین وسیع ہے	وَاسِعَةٌ
کسی ایسے خطہ زمین کی طرف چلے جاؤ جہاں حالات سازگار ہوں	فَأَيُّكُمْ
اور وہاں تم قوانینِ خداوندی کے مطابق معاشرہ قائم کر سکو	فَاعْبُدُونِ
اس جدوجہد میں زیادہ سے زیادہ یہی ہو گا کہ بان دے دو کے	كُلُّ نَفْسٍ
سو یہ کوئی بڑی بات نہیں ہر ذی نفس نے ایک دن یہ ذائقہ تو چکھنا ہی ہے	ذَاقَةُ الْمَوْتِ
تمہارا ہر قدم ہماری مقرر کردہ منزل کی طرف اٹھنا چاہیے	ثُمَّ إِلَيْنَا تَرْجَعُونَ
جو لوگ نظامِ خداوندی کو قبول کر کے	وَالَّذِينَ آمَنُوا
ہمارے تجویز کردہ صلاحیتِ بخش پر عمل پیرا ہوں گے	وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
تو ہم انہیں ایسے خوشخواروں و سرفرازیوں کے حامل جنتی معاشرہ میں داخل کر	لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا

تَجْرَىٰ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

خَالِدِينَ فِيهَا

نِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ

الَّذِينَ صَبَرُوا

وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ○

۲۹
۵۹-۵۶

دیں گے جس کی تہ میں قوانینِ خداوندی کے چشتے رواں ہوں گے
اور وہ ہمیشہ اس سدا بہار معاشرہ میں رہیں گے
دیکھو کام کرنے والوں کو ان کے کام کا کتنا اچھا اجر دیا جاتا ہے
یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہر طرح کے حالات کا صبر و استقامت سے
مقابلہ کیا اور اپنے رب کے نظام پر بھروسہ قائم رکھا۔

اِخْتِلَافُ فِي الْأَرْضِ أَوْ يُعْبَدُ وَنَنِي كَاتَعْلَقُ

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ

آمَنُوا بِمُنْكَرٍ

بِتَوْبِهِمُ الصَّالِحِينَ

لِيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ

كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ

وَلِيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ

الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ

وَلِيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا

يَعْبُدُونَنِي ○ ۲۳
۵۵

اللہ وعدہ کرتا ہے تم میں سے ان لوگوں کے ساتھ
جو نظامِ خداوندی کو قبول کر لیں گے
اور اس کے اصلاحِ معاشرہ کے پروگراموں پر عمل پیرا ہوں گے
کہ انہیں دُنیا میں اقتدار و استخلاف سے نوازا جائے گا
جس طرح قبل ازیں ایسی اقوام کو نوازا جاتا رہا ہے
اور ان کے اس نظامِ زندگی کو مستحکم کر دیا جائے گا
جس نظامِ زندگی کو ہم نے ان کے لیے پسند کیا ہے
اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ان کے خوف کی حالت امن سے بدل جائے گی
اور وہ پورے اطمینان کے ساتھ ہمارے قوانین کی اطاعت کر سکیں گے۔

ذَلِكَ دِينُ الْقَيِّمِ

فَاتَّعَبُدُونِ مِنْ دُونِهِ

إِلَّا أَسْمَاءَ

سَمِيَّتُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ

مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ

إِنَّ الْحُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ

أَمْرًا

دیکھو اللہ کے سوا جن کی تم محکومی اختیار کرتے ہو
وہ اس کے سوا کیا ہیں کہ چند نام ہیں
جو تم نے اور تمہارے اجداد نے رکھ چھوڑے ہیں
اللہ نے ان کے لیے کوئی سند نازل نہیں کی
یاد رکھو حق حکومت اللہ کے سوا کسی کو حاصل نہیں
اس کا فرمان ہے کہ

تَعْبُدُوا إِلَّا لِيَاكُ
ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ ۝ ۱۲۱

اس کے سوا کسی اور کی محکومیت و اطاعت اختیار نہ کی جائے
یہی مستحکم دین یا نظام حیات ہے۔

اس عبادت سے اللہ کا اپنا کوئی مفاد وابستہ نہیں

اور قوانین خداوندی کو جماعتِ مومنین کے سامنے مسل و قائم
لاتے رہو۔ یہ طریق کار ان کے لیے بڑا نفع بخش ثابت ہو گا
یاد رکھو انسانی تخلیق کی غرض و غایت اس طرح پوری ہو گی
وہ خواہ غیر ترقی یافتہ اقوام ہوں
اور خواہ ترقی یافتہ مہذب اقوام
کہ وہ اللہ کے نظام کی اطاعت کریں
دیکھو اس نظام کی تشکیل سے اللہ کا اپنا کوئی مفاد وابستہ نہیں
اسے اپنے لیے نہ تو سامانِ زیست چاہیے اور نہ سامانِ خورد و نوش
وہ تو خود ساری مخلوق کو سامانِ رزق مہیا کرتا ہے
اور بڑی محکم قوتوں کا مالک ہے۔

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَ
تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ
وَمَا خَلَقْتُ
الْجِنَّ
وَالْإِنْسَ
إِلَّا لِيَعْبُدُونِ
مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ مِنْ
رِزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَنْ يُطِيعُونِ
إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ
ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ ۝ ۵۸-۵۹

مفاد پرستوں کا اندازِ عبادت یا اطاعت

انسانوں میں ایسے بھی ہیں
جو قوانینِ خداوندی کی اطاعت اس طرح کرتے ہیں
گویا کناٹے پر کھڑے ہوں
اگر کسی قانون کی اطاعت میں کوئی فوری فائدہ نظر آجائے
تو مطمئن ہو جاتے ہیں
لیکن اس طرح کا کوئی فائدہ اگر نظر نہ آئے
تو بلا تامل منہ موڑ لیتے ہیں

وَمِنَ النَّاسِ
مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ
عَلَى حَرْفٍ
فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ
اطْمَأَنَّ بِهِ
وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ
انْقَلَبَ عَلَى وَجْهِهِ

خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

ذَلِكَ هُوَ الْخَيْرُ إِنَّ الْمُبِينُ ۝۲۲

اس روش کا نتیجہ دنیا میں بھی خوار ہے اور آخرت میں بھی
اور یہ ایسا کھلا ہوا خوار ہے جس کے لیے کھسی دلیل کی بھی ضرورت نہیں۔

خسارہ اٹھانے والے جاہلوں کا تصورِ عبادت

ان جاہلوں سے کہو کیا تم چاہتے ہو کہ میں نظامِ خداوندی
کو چھوڑ کر کسی اور نظام کی اطاعت شروع کر دوں
جبکہ یہ نظام تمہیں بذریعہ وحی دیا جا چکا ہے
اور تم سے قبل کے لوگوں کو بھی دیا گیا تھا
اس تاکید کے ساتھ کہ اللہ کے قوانین کے ساتھ دوسرے قوانین کو شریک نہ
کیا جائے ورنہ تمہارے سب کیے دھرے پر پانی پھر جائے گا
اور تم سخت خسارہ اٹھانے والوں میں شامل ہو جاؤ گے۔

قُلْ أَغْفِرُ اللَّهُ تَأْمُرُونِي

أَعْبُدُ أَيُّهَا الْجَاهِلُونَ

وَلَقَدْ أَوْحَى إِلَيْكَ

وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ

لَئِنْ أَشْرَكَتَ

لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ

وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝۳۹-۶۵



۱۱ رکوع و سجود

رکوع - مادہ: سرکع

رکع کے معنی ہوتے ہیں منہ کے بل جھکنا یا گر جانا خواہ اس میں گھٹنے زمین پر لگیں یا نہ لگیں۔ البتہ سر ضرور جھک جائے۔ بوڑھے شخص کے لیے جو کمزور و نحیف ہو جائے رکع الشیخ کہتے ہیں۔ کیونکہ ایسی کمزوری میں انسان ذرا جھک جاتا ہے یا جس کی حالت سقیم و خستہ ہو جائے اس کے لیے بھی رکع فلان بولا جاتا ہے۔ یہ لفظ کبھی بالخصوص جسمانی شکل میں جھکنے کے لیے اور کبھی محض عاجزی اور انکاری کے لیے بولا جاتا ہے خواہ وہ عبادت ہو یا بغیر عبادت کے یعنی کسی کے حکم کے آگے سر جھکا دینے کے لیے۔ چونکہ انسان کے جسم کی حرکات اس کے دلی جذبات کی ترجمان ہوتی ہیں مثال کے طور پر جب ہم "نہیں" کہتے ہیں تو اس کے ساتھ ہی ہمارا سر خود بخود دائیں باتیں بل جاتا ہے اور جب "ہاں" کہتے ہیں تو اس کی حرکت خود بخود اوپر نیچے ہو جاتی ہے ہمارے ہاں نماز میں رکوع و سجود کا مقصد یہی ہے یعنی اللہ کے قوانین کے سامنے تسلیم و رضا کا اقرار لیکن کوئی شخص نماز میں تو رکوع و سجود کرے مگر اپنی زندگی غیر خدائی قوانین کے تابع بسر کرے تو اس کے یہ رکوع و سجود منشاۓ خداوندی کے مطابق نہیں ہوں گے بلکہ یہ تو منافقت ہوگی۔

سجدہ - مادہ: سجد

اس مادہ کے بنیادی معنی جھکنے کے ہیں۔ نَخَلَةٌ سَاجِدَةٌ جھکا ہوا درخت بالخصوص وہ جو پھل کے بوجھ سے جھک جاتے۔ سَجَدَ لِبَعِيْرٍ اونٹ نے سر جھکا دیا تاکہ سوار اس پر بیٹھ جائے۔ اس مادہ کے معنی طبعی طور پر (PHYSICALLY) انسان کے سر یا کسی چیز کے جھک جانے کے ہیں۔ لیکن انسانی جسم کی حرکات و سکنات کے پیچھے ایک فلسفہ کار فرما ہے جسے دورِ حاضر کی علمی اصطلاح میں متوازیات یا (PARALLELISM) کہتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کے نفس (MIND) کے ارادے اور اس کے جسم (BODY) کی حرکت میں گہرا تعلق ہوتا ہے اور یہ دونوں

متوازی چلتے ہیں۔ مثلاً جب آپ لیٹے لیٹے کسی کام کا ارادہ کرتے ہیں تو اس خیال کے ساتھ ہی اٹھ بیٹھتے ہیں اور جب آپ آرام کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو بیٹھ یا لیٹ جاتے ہیں یا جب آپ کسی بات پر ہاں کہتے ہیں تو ساتھ ہی سر ہلا دیتے ہیں جب آپ کسی کا احترام کرتے ہیں تو ادب سے ہاتھ اٹھا دیتے ہیں۔ یا سر جھکا دیتے ہیں اس حقیقت کا اثر زبان پر بھی پڑتا ہے اور ان الفاظ سے جن کا بدیہی مفہوم جسم کی طبعی حرکت ہوتا ہے۔ اس جذبہ کا اظہار مقصود ہوتا ہے جو اس حرکت کا سبب ہے مثلاً جب ہم کہتے ہیں کہ اس نے میرے حکم کے سامنے ”سر جھکا دیا“ تو اس سے مراد ہوتی ہے کہ اس نے اس حکم کو تسلیم کر لیا۔ اور اس کی تعمیل کر دی اور جب ہم کہتے ہیں کہ اس نے حکومت کے قانون سے سرکشی اختیار کی تو اس سے مراد ہوتا ہے کہ اس نے اس قانون کے ماننے سے انکار کر دیا۔ اور حکومت کے خلاف بغاوت کر دی۔

قرآن کریم بھی چونکہ ایک خاص زبان عربی میں بات کرتا ہے لہذا اس کے ہاں بھی اظہار مطالب کا یہی انداز ہے اس اعتبار سے اس نے سجدہ کا لفظ اطاعت اور فرمان پذیری کے معنوں میں استعمال کیا ہے مثلاً سورہ نحل میں ہے **وَاللّٰهُ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ وَالْمَلٰئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ** ۱۶ اور جو جاندار کائنات کی پستیوں اور بلندیوں میں ہیں اور ملائکہ سب اللہ کے سامنے سر بسجود ہیں اور وہ سرکشی اختیار نہیں کرتے۔ یہاں **يَسْجُدُ** کا مفہوم **لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ** نے واضح کر دیا یعنی وہ تو انین خداوندی سے سرکشی اختیار نہیں کرتے بلکہ ان کی اطاعت کرتے ہیں۔ اس کی مزید وضاحت اس سے اگلی آیت نے کر دی جہاں کہا کہ **وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ** ۱۷ ”انہیں جو کچھ حکم دیا جاتا ہے وہ اس کے مطابق عمل کرتے ہیں“

جب بن انسانی اپنے عہد طفولیت میں تھا تو وہ بچے کی طرح محسوس اشیاء ہی کو سمجھ سکتا تھا اور اپنے خیالات کا اظہار بھی بیشتر محسوس طور پر کرتا تھا۔ آج کل کی علمی اصطلاح میں یوں کہیے کہ اس کا علم حواس (SENSE-PERCEPTION) کے دائرے میں محدود تھا وہ ہنوز تصورات (CONCEPTS) کے ذریعے حصول علم یا اظہار خیال کی منزل تک نہیں پہنچا تھا۔ یہ وجہ تھی کہ اس کا اس زمانے کا مذہب محسوسات کے دائرے میں گھرا ہوا تھا۔ یعنی وہ (FORMELISM) کی منزل میں تھا اس نے اللہ کے لیے محسوس پیکر تراش رکھے تھے۔ پوجا پاٹ کے طریق اور دیگر مذہبی رسوم و تقاریب میں بھی سارا زور شکل (FORM) پر دیا جاتا تھا۔ بلکہ (FORM) ہی کو مقصود بالذات سمجھا جاتا تھا۔

قرآن کریم نے اپنی تعلیم میں انسان کو بالغ تصور کیا ہے یا یوں کہیے کہ وہ اسے عہد طفولیت سے نکال کر بن شعور و بلوغت میں لانا چاہتا ہے وہ علم بالحواس (PERCEPTUAL KNOWLEDGE) کے ساتھ تصوراتی علم یعنی (CONCEPTUAL KNOWLEDGE) پر بھی زور دیتا ہے اور دین کے معاملہ میں بھی شکل (FORM) کے بجائے معنویت یا مقصود و مفہوم کی اہمیت کو نمایاں کرتا ہے۔

انسان کا محسوس طور پر اللہ کے سامنے سر جھکا دینا اس کے اس جذبہ اور ارادہ کا محسوس مظاہرہ ہو گا کہ وہ قوانینِ فزنی کے سامنے تسلیم خم کرتا ہے۔ یعنی وہ اللہ کی کامل اطاعت کا عہد کرتا ہے اگر اس کا محسوس سجدہ اس کے اس پندوس جذبہ کا بے ساختہ مظہر نہیں اور محض (FORM) ہی (FORM) ہے۔ تو اس سجدہ کے کوئی معنی نہیں یہی وہ حقیقت ہے جس کے لیے قرآن نے واضح طور پر کہہ دیا ہے کہ لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُولُوا وَجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَكِنَّ الْبِرَّ بِمَا

”نیکی اور کثاد کی راہ یہ نہیں ہے کہ تم اپنا رخ مشرق کی طرف کرتے ہو یا مغرب کی طرف بلکہ نیکی اور کثاد کی راہ اس کی ہے جو اللہ، آخرت، ملائکہ، کتب اور انبیاء پر ایمان رکھنا ہے اور مال و دولت کو اس کی محبت کے باوجود وقف کر دیتا ہے اپنے قریب والوں کے لیے اور ان کے لیے جو مشاعرہ میں کمزور بے آسرا رہ جائیں اور ان کے لیے جو مندور و بیروزگار ہو جائیں نیز مسافروں و محتاجوں اور محکموں کے لیے یعنی سجدہ حقیقت انسان کے جذبہ فرمان پذیری اور اطاعت کا محسوس مظہر ہے۔ اگر انسان اللہ کے قوانین کی اطاعت تو نہ کرے اور صرف اس محسوس شکل کو مقصود بالذات سمجھے تو اللہ کی میزان میں اس کا کوئی وزن نہیں ہو گا۔ بلکہ اس کے برعکس قرآن کریم کہتا ہے۔ قَوْلٍ لِلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ الَّذِينَ هُمْ كِبَاءٌ وَنَ يَمْشُونَ الْمَاعُونَ

”ہلاکت ہے ایسے نمازیوں کے لیے جو صلوٰۃ کی حقیقت سے بے خبر ہیں یہ لوگ ایک طرف تو دکھاوے کی نمازیں پڑھتے ہیں اور دوسری طرف رزق کے سرچشموں کے آگے بند لگا کر نوع انسان کو سامانِ زلیت سے محروم کر دیتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ قرآن کریم کی رو سے سجدہ سے کیا مفہوم ہے۔

کائنات کی ہر شے اللہ کے قوانین کے آگے سربسجود ہے

ہر شے اللہ کے قوانین کے سامنے تسلیم خم کیے ہوئے ہے
خواہ وہ آسمانوں میں ہے خواہ زمین میں
خوشی سے ہو یا بھجوی سے۔

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ
فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
طَوْعًا وَكَرْهًا ۝

اشیائے کائنات، جاندار مخلوق اور ملائکہ کا سجدہ

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ

مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ

مِنْ دَابَّۃٍ وَّلَا يَكْفُرُ

وَمَنْ لَا يَسْتَغِيْرُ

بِحُجُوْبِ رَبِّهِمْ فَاَنْزِلْهُمْ

وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝ ۱۶-۵۰

ہر شے اللہ کے قوانین کے سامنے تسلیم خم کیے ہوئے ہے

خواہ وہ آسمانوں میں ہے خواہ زمین میں

جاندار مخلوق بھی اور کائناتی قوتیں بھی

ان میں سے کسی کو بھی مجال سربازی نہیں

وہ اپنے رب کے قوانین کی خلاف ورزی کے نتائج سے ڈرتی ہیں

لہذا جس راہ پر انہیں لگا دیا گیا ہے سر جھکائے اس پر چلتی رہتی ہیں۔

چاند، سوج پہاڑوں اور درختوں کا سجدہ

الَّذِيْ تَرٰ اَنَّ

اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهُ

مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ

وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ

وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ

وَكُلٌّ مِّنَ الْخٰلِقِ ۝ ۲۲-۱۸

تم نے غور کیا کہ کس طرح ہر شے

اللہ کے قوانین کے سامنے تسلیم خم کیے ہوئے ہے

خواہ وہ آسمانوں میں ہے خواہ زمین میں

سوج، چاند، تارے

پہاڑ، درخت اور جاندار مخلوق

اور بہت سے انسان بھی۔

ستاروں اور شجرہ کا سجدہ

الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ

وَالنُّجُوْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدْنَ ۝ ۵-۵۵

سوج اور چاند ایک مقررہ حساب کے مطابق چل رہے ہیں

اور تارے اور درخت اس کے قوانین کے سامنے سجدہ ریز ہیں۔

رکوع وسجود کے مفہوم کی وضاحت

مُحَمَّدًا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهُ

اَشَدُّ اَعْلٰی الْكُفٰرِ

اللہ کا رسول محمد اور اس کے ساتھی ایسے لوگ ہیں

جو حق کے مخالفین کے مقابلہ میں پٹان کی طرح سخت

سُحَاءَ بَيْنَهُمْ

رَبُّهُمْ رُكْعًا

سُجْدًا

يَتَّبِعُونَ فَضْلًا

مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا

سَيَأْتِيهِمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ

ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ

كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْئَهُ

فَأَنزَرَ سَوَاهُ فَأَسْتَغْلَظَ

فَأَسْتَوَىٰ عَلَىٰ سَوْقٍ

يُعْجِبُ الزَّرَّاعَ

لِيُغْضِبَ بِهِمُ الْكَفَّارَ

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ

مَغْفِرَةً

وَأَجْرًا عَظِيمًا ○ ۴۹

اور باہم دگر بڑے ہی نرم دل اور ہمدرد ہوتے ہیں
 دیکھو کہ کس طرح ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھانے کے لیے جبکہ جانتے ہیں
 اور نظام خداوندی کے سامنے پیکر تسلیم و رضا بن جاتے ہیں
 وہ سامانِ زینت کی تلاش میں مشغول نہ رہتے ہیں
 وہ قوانینِ خداوندی سے ہم آہنگ اور صفاتِ خداوندی سے یک ہو جاتے ہیں
 اس سے انہیں جو کون قلب حاصل ہوتا ہے اس کے اثرات انکے چہرے نمایاں نظر آتے ہیں
 ان کی یہ علامات سابقہ کتبِ آسمانی تورات و انجیل میں بھی مذکور تھیں
 اس نظام کی مثال ایک کھیتی کی مانند ہے جس کی پہلی کونپلیں نرم و نازک ہوتی ہیں
 پھر جوں جوں اس کی جڑ مضبوط ہوتی ہے اس کی نال موٹی ہوتی جاتی ہے
 حتا کہ وہ اپنے سہارے آپ محکم اور استوار طریق پر قائم ہو جاتی ہے
 جب کاشت کار اپنی محنت کو اس طرح ثمر بار دیکھتا ہے تو خوشی سے جھوم اٹھتا ہے
 لیکن یہی چیز نظامِ خداوندی کے مخالفین کے سینے پر سانپ بن کر لوٹنے لگتی ہے
 اللہ وعدہ کرتا ہے ہر اس جماعت سے جو اس نظام کو قبول کر کے
 اس کے مطابق اصلاحِ معاشرہ کے پروگراموں پر عمل پیرا ہو گی کہ
 انہیں اللہ کے نظام میں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہو جائے گا
 اور ان کی کوششوں کا انہیں بہترین اجر ملے گا۔

نظامِ خداوندی کے سامنے سجدہ پڑھنے کی وجہ

ہمیں معلوم ہے کہ

یہ لوگ جو کچھ کہتے ہیں اس سے تمہارے قلب حساس کو تکلیف ہوتی ہے۔
 لیکن تم ایسی باتوں کی پڑا ہمت کرو اور اللہ کے نظام کو جو بہترین تہذیب بنانے میں مشغول رہو
 اور قوانینِ خداوندی کی کامل اطاعت کرتے جاؤ
 اور اس طرح اپنے پروگرام کی محکومیت پورے طور پر اختیار کر لو
 یہاں تک کہ یہ نظام ایک محسوس حقیقت کی شکل میں دنیا کے سامنے آ جائے۔

وَلَقَدْ نَعْلَمُ

أَنَّكَ يَصْمِتُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ

وَكُن مِّنَ السَّاجِدِينَ

وَاعْبُدْ رَبَّكَ

حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ ○ ۵۰-۴۹

اہل ایمان کے سجدہ رکوع کی وضاحت

اہل ایمان اپنی غلطیوں کی اصلاح کرتے ہیں
اور قوانینِ خداوندی کی پوری پوری اطاعت کرتے ہیں
وہ علی وجہ البصیرت اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ کائنات کی ہر چیز اپنے خالق کی حمد و ستائش
کی منہ لپیتی تصویر ہے۔ وہ دنیا کی سیاحت کر کے انسانی معاملات کا مطالعہ کرتے ہیں
وہ دل کے پورے جھکاؤ سے نظامِ خداوندی کے سامنے تسلیمِ خم کیے رکھتے ہیں
وہ قوانینِ خداوندی کو نافذ کرتے

اور غیر خدائی قوانین کے نفاذ کو رکتے ہیں
اور اللہ کی مقرر کردہ حدود کی حفاظت کرتے ہیں
دنیا و آخرت کی زندگی میں خوشگاریوں کی بشارتیں
ان ہی اہل ایمان کے لیے ہیں۔

لَا يَبْتَغُونَ

الْحَيْدُونَ

الْحَمْدُونَ

سُبْحَانَ

الْحَمْدُونَ

لَا يَبْتَغُونَ

وَالْحَمْدُونَ

وَالْحَمْدُونَ

وَالْحَمْدُونَ

وَالْحَمْدُونَ

زندگی ساز پروگراموں کے حوالے سے صلوٰۃ اور رکوع و سجدہ کے مفہوم کی وضاحت

کعبہ کو ایسا مرکز قرار دیا گیا ہے
جہاں پوری انسانیت اپنے مسائل کے حل کے لیے جمع ہو
اور دنیا سے ہر قسم کے خطرات کو دور کر کے امن و امان کی زندگی بسر کرے
ابراہیمؑ کے اس مقام و مقصد کو حاصل کرنے کے لیے
اس کے مسلک و منہاج کی پیروی کرو۔

ہم نے معمارانِ جسمِ ابراہیمؑ و اسمعیلؑ کو تاکید کی تھی کہ
اس مرکز کو انسانوں کے خود ساختہ تصورات و معتقدات سے پاک و صاف رکھا جائے
اور اسے ان کے لیے وقف کیا جائے جو پوری انسانیت کے نگران و پاساں ہیں
اور انسانیت کے اُلجھے ہوئے معاملات کو سناریں اور انکے بکھرے ہوئے شیرازہ کو مجتمع کریں
اور نظامِ خداوندی کے سامنے اپنا تسلیمِ خم کیے رکھیں۔

وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ

مَثَابَةً لِّلنَّاسِ

وَأَمْنًا

وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ رَبِّكُمْ

مُصَدِّقًا

وَعِذِّ ذُرِّيِّ الرَّحْمٰنِ

لِّطَائِفِينَ

وَالْعَاقِبِينَ

وَالْحَمْدُونَ

وَالْحَمْدُونَ

قوانین خداوندی کے سامنے تسلیم خم کر دینے والے

یہ وہ لوگ تھے جنہیں اللہ نے اپنی نعمتوں سے نوازا تھا
یہ سب نسل آدم سے یعنی انسان تھے
اور ان لوگوں کی نسل سے جنہیں ہم نے نوح کے ساتھ کشتی پر سوار کرایا تھا
اور ابراہیم اور یعقوب کی نسل سے
انہیں ہم نے رہنمائی عطا کی تھی اور منصب نبوت کے لیے چن لیا تھا
انکی کیفیت یہ تھی کہ ان کے سامنے جب قوانین خداوندی آتے تو
وہ دل کے پوسے گداز کے ساتھ ان کے سامنے جھک جاتے۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ
مِّنَ النَّبِيِّينَ مِنْ ذُرِّيَّةِ آدَمَ
وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ
وَمِمَّنْ ذُرِّيَّةَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْرَءِيلَ
وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا
إِذِ اتَّخَذُوا عَلَيْهِمْ أَيُّتُ الرَّحْمَنِ
خُرُوجًا وَاجْتَدَافًا ۝ ۱۸

اہل علم قرآنی تعلیمات کے سامنے تسلیم خم کر دیتے ہیں

کہو خواہ تم قرآنی تعلیمات کو مانو یا نہ مانو
لیکن جن لوگوں کے پاس پہلے سے علم ہے
ان کے سامنے جب یہ تعلیمات پیش کی جاتی ہیں
تو وہ ان کی عظمت کو پہچان کر ان کے سامنے تسلیم خم کر دیتے ہیں۔

قُلْ إِنِّي أُمِّيٌّ أَوْ لَا تُؤْمِنُوا
إِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مِن قَبْلِهِ
إِذِ امْتَلَأَتْ عَلَيْهِمُ
يَخْرُجُونَ لِلْذِّكْرِ مُجَدِّدًا ۝ ۱۹

نوع انسانی کی کھلائی کے کام کرو اور نظام خداوندی کے سامنے تسلیم خم کیے رکھو

اے وہ لوگو جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہے
تم اس نظام کے سامنے تسلیم خم کیے رکھو
اور اپنے پروردگار کے قوانین کی اطاعت کرتے رہو
اور ایسے کام کرو جن سے نوع انسان کا بخلا ہو
تاکہ تمہیں کامیابیاں و کامنیاں نصیب ہوں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا
وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ
وَافْعَلُوا الْخَيْرَ
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝

قوانین خداوندی کی زیادہ سے زیادہ طاعت سے منزل مقصود کے قریب ہو جاؤ گے

تمہیں اس کی قطعاً ضرورت نہیں ہے کہ
باطل نظاموں کے ساتھ کسی قسم کی منافقت کرو
تم قوانین خداوندی کی زیادہ سے زیادہ اطاعت کیے جاؤ
اس طرح تمہارا ہر قدم تمہیں منزل مقصود سے قریب تر کرتا جائے گا۔

كَلَّا
لَا تُضِغْهُ
وَأَسْجُدْ
وَاقْتَرِبْ ۝ ۹۶

عقل کے ایسے اندھے وضع دلائل کے باوجود سر تسلیم خم نہیں کرتے

ہم قسم کھاتے ہیں شفق کی
اور رات کی اور سو کچھ وہ سمیٹ لیتی ہے اس کی
اور چاند کی کہ جب وہ مہ کامل ہو جاتا ہے
کہ تم زندگی کی اوقتانی منازل طے کرتے ہوئے منزل بمنزل آگے بڑھتے جاؤ گے
حیرت ہے کہ اس قدر واضح دلائل کے باوجود یہ لوگ ہمارے نظام کو قبول نہیں کرتے
اور جب ان کے سامنے قرآن پیش کیا جاتا ہے تو
اس کے آگے سر تسلیم خم نہیں کرتے۔

فَلَا أَفْسَحُكَ الشَّفَقُ
وَاللَّيْلُ وَمَا وَسَقَ
وَالْقَمَرُ إِذَا تَلَقَّ
لَتَرَ كُنُفً طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ
فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ
وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ
لَا يَسْجُدُونَ ۝ ۸۴-۸۶

سجدہ عرت و تعظیم کے معنوں میں

وہ جب یوسفؑ کے پاس پہنچے تو
اس نے اپنے والدین کو خاص اپنے پاس ٹھہرایا
اور باقی اہل خاندان سے بھی کہا کہ اب تم مصر میں انشاء اللہ آرام سے رہو گے
یوسفؑ نے اپنے والدین کو عرت و تکویم کی بلند منڈوں پر بٹھایا
اور تمام متعلقین اور اہلکاروں وغیرہ نے یوسفؑ کی وجہ سے ان کی تعظیم کی۔

فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَى يُوسُفَ
أَوَىٰ إِلَيْهِ أَبُوهُ
وَقَالَ ادْخُلُوا مِصْرَ إِن شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ
وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ
وَخَرَّوَالَهُ سُجَّدًا ۝ ۹۱-۹۲

الصَّلَاة

۱۲

مادہ وصل و دی

صَلَاة کا بنیادی مفہوم | الصَّلَا پشت کے درمیانی حصہ کو کہتے ہیں کو لھے کا ڈھلوان یا وہ حصہ جس پر جانور کی دُم لگے دونوں جانب کے حصے صَلَوَات کہلاتے ہیں اس کی جمع صَلَوَات

یا اَصْلَاء آتی ہے۔

الصَّلَا کی نسبت صَلَّی الْفَرَسُ تَصْلِيَةً اس حالت کو کہتے ہیں کہ گھوڑ دوڑ میں اول نمبر والے گھوڑے کے پیچھے دوسرے نمبر والا گھوڑا اس طرح آ رہا ہو کہ اس کی کنتیاں پہلے نمبر والے کی سرین سے مل رہی ہوں اس طرح سے جو گھوڑا آگے جا رہا ہو اسے سابق کہتے ہیں اور جو دوسرے نمبر پر اس کے پیچھے جا رہا ہو اسے الْمَصَلِّي کہتے ہیں اس سے صَلَّی کے معنی ہیں اگلے کے ساتھ ملے ہوئے پیچھے پیچھے آنا۔

ان تصریحات سے صَلَاة کا بنیادی مفہوم واضح ہو جاتا ہے لیکن اس کے سمجھنے کے لیے پہلے ایک مختصر سی تمہید

سمجھ لینا ضروری ہے۔

سوال یہ ہے کہ اللہ اور بندے کا تعلق کیا ہے؟ اللہ اس ذات (PERSONALITY) کا نام ہے جو بلند ترین مکمل ترین مستحکم ترین اور حسین ترین ہے اس نے انسان کو بھی ذات (PERSONALITY) عطا کی ہے اور اسے "رُوحًا" کہہ کر پکارا ہے۔ یہ ذات اللہ کی ذات کے مقابلہ میں محدود اور کم درجہ کی ہے اسے اپنی نشوونما کے لیے اللہ کی صفات کو اپنے سامنے بطور نصب العین رکھنا ہوتا ہے اور ان صفات کو اپنے اندر جاگر کرتے جانا۔ انسانی ذات کی نشوونما کا موجب بننا ہے۔ لہذا انسان کو اپنی ذات کی نشوونما کے لیے صفات خداوندی کو بطور معیار اپنے سامنے رکھ کر ان کے پیچھے پیچھے چلنا چاہیے۔

قرآن کریم کی سب سے پہلی سورۃ میں ہمیں جو دُعا سکھائی گئی ہے یعنی جس نصب العین کے حصول کو ہمارے لیے مقصد زندگی تجویز کیا ہے وہ ہے۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ یعنی اس توازن بدوش راستہ کی طرف رہنمائی کی تمنا جو ہمیں انسانیت کی منزل مقصود تک لے جائے اور سورۃ ہود میں ہے۔ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

”میرا رب صراطِ مستقیم پر ہے۔“ یعنی جس صراطِ مستقیم پر چلنے کے لیے انسان کو کہا گیا ہے وہ وہی راستہ ہے جس پر اللہ کائنات کو چلا رہا ہے اور انسان اس راستہ پر کتاب اللہ کے ساتھ وابستہ رہنے سے چل سکتا ہے۔ لہذا صلوٰۃ کا بنیادی مفہوم ہے کتاب اللہ کے ساتھ پوری پوری وابستگی سے اپنے اندر علیٰ حدِ بشریت صفاتِ خداوندی کا منعکس کیے جانا۔

صلوٰۃ، فرائضِ منصبی کے معنوں میں

سُورَةُ تُورِیْنَ هِيَ التَّوْرَانِ اللّٰهُ یَسِّحُ لَهُ مَنْ فِی

السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّیْرُ صَفَّتْ كُلُّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ

وَتَسْبِيحَهُ ۲۴ ”غور کرو کہ کس طرح کائنات کی ہر شے اللہ کی تسبیح میں مصروف ہے اور پر پھیلاتے ہوئے پرندے بھی دیکھو کائنات کی ہر شے اپنی اپنی صلوٰۃ اور تسبیح سے واقف ہے۔“ یعنی کائنات کی ہر شے اپنی فطری جبلت کی رو سے جانتی ہے کہ اس کے فرائضِ منصبی کیا ہیں۔ اسے کس راستہ پر چلنا ہے اور کس منزل پر پہنچنا ہے اس کی جدوجہد کے دائرہ کون سے ہیں اسی چیز کو ان کی صلوٰۃ اور تسبیح سے تعبیر کیا گیا ہے۔

لیکن انسان کو ان چیزوں کا علم دیگر اشیائے کائنات کی طرح جلی طور پر نہیں دیا گیا اسے یہ کچھ وحی کے ذریعے بتایا گیا ہے جہاں تک اس کی طبعی ضروریات کا تعلق ہے انسان ان چیزوں کا علم عقل و فکر اور تجربہ و مشاہدہ سے حاصل کر سکتا ہے اور جہاں تک اس کی ”انسانیت“ کے تقاضوں کا تعلق ہے یہ چیز وحی کے ذریعے ہی معلوم ہو سکتی ہے۔ لہذا انسان کو یہ جاننے کے لیے کہ اس کی صلوٰۃ و تسبیح کیا ہے وحی کا ماننا اور جانتا ضروری ہے اور اس مقصد کی تکمیل کے لیے وحی کے دیتے ہوتے پروگرام پر عمل کرنا لازمی ہے اسے قرآن کریم نے ”اقامت صلوٰۃ“ کی جامع اصطلاح سے تعبیر کیا ہے۔

قرآن کریم میں صَلَّی کے مقابلہ میں تَوَلَّی کا لفظ آیا ہے ۳۱-۳۲ تَوَلَّی کے معنی ہیں صحیح راستہ سے روگردانی کرنا گریز کی راہیں نکالنا۔ پھر جانا منہ موڑ لینا لہذا صَلَّی کے معنی ہوتے قوانینِ خداوندی کے مطابق صحیح راستہ پر چلتے جانا نظامِ خداوندی کے متعین کردہ فرائضِ منصبی کو ادا کرتے جانا۔

ان فرائضِ منصبی کا دائرہ بہت وسیع ہے اور زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جس کو یہ محیط نہ ہو۔ چنانچہ سورۃ ہود میں ہے کہ حضرت شعیبؑ سے ان کی قوم نے کہا۔ اَصْلُوْتُكَ تَأْمُرُكَ اَنْ تَتْرَكَ مَا یَعْبُدُ اَبَاؤُنَا اَوْ اَنْ تَفْعَلَ فِیْ اَمْوَالِنَا مَا نَشَآؤُ ۱۱ ”کیا تمہاری صلوٰۃ کا یہ حکم ہے کہ ہم انہیں چھوڑ دیں جن کی اطاعت ہمارے باپ دادا کرتے آئے ہیں اور ہم اپنا مال بھی اپنی مرضی کے مطابق خرچ نہ کریں۔“ یعنی ان کی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی تھی کہ یہ کسی صلوٰۃ ہے جو معاشیات تک کو اپنے دائرہ کے اندر لے لیتی ہے اس سے بھی صلوٰۃ کا مفہوم واضح ہو جاتا ہے یعنی زندگی کے ہر شعبے میں قوانینِ خداوندی کے مطابق عمل کرنے کا نام صلوٰۃ ہے۔

اقامت صلوٰۃ یعنی وحی کے دیتے ہوئے پروگرام پر عمل پیرا ہونا انفرادی طور پر ممکن نہیں۔ یہ صرف اجتماعی نظام کے

صلوٰۃ، نظامِ خداوندی کے معنوں میں

تحت ہو سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے اس کے لیے جمع کے صیغے استعمال کیے ہیں۔ حتیٰ کہ ایک قرآنی مملکت کا فریضہ ہی یہ بتایا ہے۔ الَّذِينَ اِنْ مَكَثُوهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَآمَرُوا بِاَلْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۚ ۲۲ ”وہ لوگ ہیں کہ جب انہیں زمین میں اقتدار حاصل ہوگا تو یہ اقامتِ صلوٰۃ اور اتیانے زکوٰۃ کریں گے اور معروف کا حکم دیں گے اور منکر سے روکیں گے۔“ انہی کو دوسری جگہ الرُّكْعُونَ السُّجَّدُونَ ۹ کہا ہے یعنی رکوع کرنے والے۔ سجدہ کرنے والے اور یہی وجہ ہے کہ دوسری جگہ اقامتِ صلوٰۃ اور امورِ مملکت کے لیے باہمی مشاورت کا اکٹھا ذکر کیا ہے اَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآمَرُوهُمْ بِشُورَىٰ بَيْنَهُمْ ۳۲ ”وہ اقامتِ صلوٰۃ کرتے ہیں اور ان کے معاملات باہمی مشاورت سے طے پاتے ہیں۔“ اور چونکہ اہل ایمان کی زندگی کے تمام امور قوانینِ خداوندی۔ (کتاب اللہ) کے مطابق سر انجام پاتے ہیں لہذا سورۃ اعراف میں تَمَسَّكَ بِالْكِتَابِ اور اقامتِ صلوٰۃ کو ساتھ ساتھ رکھا گیا ہے ۱۱ لہذا اقامتِ صلوٰۃ سے مفہوم ہے ایسا نظام یا معاشرہ قائم کرنا جس میں تمام افراد قرآن کریم کے قوانین کا اتباع کرتے چلے جائیں اور یوں کتاب اللہ کے ساتھ وابستہ رہیں۔

حقیقت میں بات سمٹ سمٹا کر یہاں آجاتی ہے کہ انسان اپنے معاملات کے فیصلے اپنی خواہشات اور جذبات کے مطابق کرنا چاہتا ہے یا وحیِ خداوندی کے مطابق؟ اپنے تمام معاملات کو وحیِ خداوندی کے مطابق رکھنے کا نام اقامتِ صلوٰۃ ہے چنانچہ سورۃ مریم میں ”اقامتِ صلوٰۃ“ اور ”اتباعِ جذبات“ کو ایک دوسرے کے مقابل لاکر اس مفہوم کو واضح کر دیا ہے ارشاد ہے۔ فَخَلَفَ مِنْ اٰفَافٍ خَلْفًا اَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهْوَاتِ ۱۹ پھر ایسے ناخلف پیدا ہو گئے جنہوں نے صلوٰۃ کو ضائع کر دیا اور اپنے جذبات و خواہشات کی پیروی کرنے لگ گئے۔ گویا انسان کا اپنی خواہشات کی پیروی کرنا۔ صلوٰۃ کو ضائع کر دینا ہے اور قوانینِ خداوندی کی پیروی کرنا صلوٰۃ کو قائم رکھنا ہے سورۃ النعام میں ”محافظة صلوٰۃ“ کو آخرت اور کتاب اللہ پر ایمان رکھنے کے مترادف قرار دیا گیا ہے ۶ لہذا قرآن حکیم میں قیامِ نظامِ خداوندی کے لیے اقامتِ صلوٰۃ کی جامع اصطلاح استعمال کی گئی ہے۔

اجتماعاتِ صلوٰۃ کے معنوں میں

قرآن کریم میں صلوٰۃ کا لفظ ان اجتماعات کے لیے بھی آیا ہے جنہیں عام طور پر نماز کے اجتماعات کہا جاتا ہے (نماز کا لفظ عربی زبان

کا نہیں فارسی کا ہے) ان اجتماعات کے سلسلہ میں ایک بات خاص طور پر سمجھنے کے قابل ہے کہ قرآن کریم کی رو سے ”اللہ کی عبادت“ سے مفہوم اس قسم کی پرستش یا پوجا پاٹ نہیں جو عام طور پر اہل مذہب کے ہاں پائی جاتی ہے قرآن کریم کی رو سے عبادت کا مفہوم اللہ کے قوانین کی اطاعت یا اللہ کی محکومیت اختیار کرنا ہے بظاہر ہے کہ اللہ کی یہ محکومیت زندگی کے ہر سانس اور کاروبارِ حیات کے ہر شعبہ میں اختیار کی جائے گی۔ اس کی عملی شکل وہ نظامِ مملکت ہے جو قرآنی اصولوں کے مطابق متشکل کیا جاتا ہے اسی نظام کے حاملین کے متعلق فرمایا۔ وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ

وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ۝۲۸ ”یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کی اطاعت کرتے ہوئے نظام خداوندی قائم کر لیتے ہیں اور اپنے معاملات کو باہمی مشاورت سے طے کرتے ہیں اور ہمارے دیتے ہوئے رزق کو نوع انسان کی پرورش و نشوونما کے لیے عام کر دیتے ہیں۔“ ان آیات میں اطاعت خداوندی اقامتِ صلوٰۃ اور امور مملکت کے طے کرنے کے لیے باہمی مشاورت کا ارتباط غور طلب ہے ظاہر ہے کہ قوانین خداوندی کے عملی نفاذ کے متعلق ضروری امور کا فیصلہ کرنے کے لیے باہمی مشاورت کی ضرورت ہوگی اور مشاورت کے اجتماعات بھی ضروری ہونگے جن میں ہر شعبہ زندگی کے متعلق عملی پروگرام بنائے جائیں گے اور ان کی راہ میں آنے والی رکاوٹوں اور مشکلات پر غور و خوض کیا جائے گا۔

اجتماعاتِ صلوٰۃ کا دوسرا اور بہت ہی اہم مقصد اہل ایمان کے قلوب پر قرآنی تعلیمات کی تخم ریزی کرنا ہے سورۃ منزل میں فرمایا وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا ۝۲۹ یعنی ان اجتماعات میں قرآن کریم کو خوب اچھی طرح سے ٹھہر ٹھہر کے اور سمجھ کر پڑھو اور اس کے مطالب کو ذہن نشین کرتے جاؤ اللہ چاہتا ہے کہ اس کی کتاب کجی اس کثرت کے ساتھ سمجھ کر پڑھا جائے کہ اس کی تعلیمات اہل ایمان کے قلوب پر ثبت ہو جائیں۔ تاکہ وہ جب بھی زندگی کے کسی معاملہ میں کوئی قدم اٹھانے لگیں تو اس کے متعلقہ اللہ کے دیتے ہوئے احکام و قوانین قرآن ان کے سامنے آجائیں اور وہ ان کی روشنی میں اپنا قدم اٹھائیں۔

ان اجتماعات کی اہمیت کے پیش نظر قرآن کریم نے انہیں کِتَابًا مَوْقُوتًا ۝۳۰ کہا ہے اس کے ایک معنی ہیں ”خاص طور پر مقرر کردہ فریضہ“ اور دوسرے معنی ہیں ”ایسا فریضہ جو وقت پر ادا کیا جاتا ہے“ اجتماعات کے لیے وقت کی پابندی جس قدر ضروری ہے وہ ظاہر ہے اسی لیے سورۃ الجمعہ میں فرمایا ہے کہ جب اس اجتماع کے لیے بلایا جائے تو اسے تمام دیگر مصروفیات پر ترجیح دو تمام کاروبار چھوڑ کر فوراً اس طرف آ جاؤ اور جب تک اس سے فارغ نہ ہو جاؤ کسی اور کام کی طرف دھیان مت دو ایسا نہ ہو کہ تمہارا امیر تمہارے سامنے ضروری معاملات پیش کر رہا ہو۔ ان کی اہمیت سمجھا رہا ہو تم اسے کھڑا چھوڑ کر کاروبار کے لیے باہر نکل جاؤ۔ ۝۳۱

یوں تو اہل ایمان کی ساری زندگی دن رات صبح شام قوانین خداوندی کی اطاعت اور ان کے نفاذ کی تگ دو میں گذرتی ہے لیکن اجتماعات کے لیے خاص اوقات کا تعین ضروری ہوتا ہے خواہ یہ اجتماعات معمولاً منعقد ہوں یا ہنگامی طور پر بلائے جائیں اس سلسلہ میں فرمایا۔ اَقِمْ الصَّلَاةَ لِذُلُوْلِ الشَّمْسِ اِلَى غَسَقِ الْاَيْلِ ۝۳۱ ”تم دُلُوکِ شمس سے رات کی تاریکی تک اقامتِ صلوٰۃ کر سکتے ہو۔“ اور ”دُلُوکِ“ میں صبح سے شام تک کا سارا وقت آ جاتا ہے اسی آیت کا اگلا حصہ ہے وَ قُرْآنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا ۝۳۲ ”اور علی الصباح بھی قرآنی حقائق پر غور و تدبر کیا کرو بلاشبہ فجر کے سکوت میں قرآنی حقائق محسوس و مشہود شکل میں سامنے آ سکتے ہیں۔“

صلوٰۃ کیسے اور کیسے نہیں

إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسْجِدَ اللَّهِ
مَنْ أَمَنَ بِاللَّهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
وَأَقَامَ الصَّلَاةَ
وَاتَى الزَّكَاةَ
وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللَّهَ
فَعَسَىٰ أُولَٰئِكَ أَنْ يَكُونُوا
مِنَ الْمُهْتَدِينَ
أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجَةِ
وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
كَمَنْ أَمَنَ بِاللَّهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
لَا يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللَّهِ
وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
الظَّالِمِينَ
الَّذِينَ
أَمَنُوا
وَهَاجَرُوا
وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ
أَعْظَمَ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ

اللہ کی مساجد آباد کرنے کا حق صرف انہیں حاصل ہے
جو قوانینِ خداوندی کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں
اور یومِ آخرت پر یقین رکھتے ہیں
اور اللہ کا نظام قائم کر کے (صلوٰۃ)
نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کرتے ہیں (زکوٰۃ)
اور اللہ کے سوا کسی اور سے نہیں ڈرتے
ایسے ہی لوگوں سے توقع کی جاسکتی ہے کہ
راہِ راست پالیں گے۔
کیا تم سمجھتے ہو کہ محض حاجیوں کو پانی پلا دینا
اور مسجد الحرام کی آبادی کا کوئی کام کر دینا ایسے نیک کام ہیں
جیسے قوانینِ خداوندی کے مطابق زندگی بسر کرنا
اور اللہ کے قانونِ مکافات اور یومِ آخرت پر یقین رکھنا
اور قیامِ نظامِ خداوندی کے لیے جدوجہد کرنا
بلاشبہ اللہ کے نزدیک دونوں قسم کے یہ کام برابر نہیں ہو سکتے
یاد رکھو ایسی قومیں اللہ کی رہنمائی سے فیضیات نہیں ہوا کرتیں
جو اشیاء کو ان کا صحیح مقام نہیں دیتیں۔
دیکھو اس رہنمائی سے فیضیاب وہ لوگ ہو سکتے ہیں
جو نظامِ خداوندی کو قبول کر لیتے ہیں
اور اس کے قیام کے سلسلہ میں اگر وطن چھوڑنا پڑے تو چھوڑ دیتے ہیں
اور نظامِ خداوندی کے قیام و استحکام کے لیے جدوجہد کرتے ہیں
اپنے اموال کے ذریعے بھی اور اپنی جانوں کے ذریعے بھی
یہی ہیں جن کے مدارج اللہ کے نزدیک بلند ہیں

وَأُولَٰئِكَ هُمُ

الْفَائِزُونَ ○ ۲۰۰-۱۸

اور یہی ہیں وہ لوگ

جو کامیاب و کامران اور فائز المرام ہونے والے ہیں۔

اللہ اور آخرت ایمان کیسے اور صلوٰۃ کیا

فَيُظْلَمُ مِنَ الَّذِينَ هَادُوا

حَرَمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبَاتٍ

أُحِلَّتْ لَهُمْ

وَبَصَلِّ هُمْ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ كَثِيرًا

وَأَخَذِ هُمُ رَبُّوَا

وَقَدْ نُهُوا عَنْهُ

وَأَكْلِهِمْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ

وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا

لَكِنَّ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ

وَالْمُؤْمِنُونَ

يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ

وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ

وَالْمُقِيمِينَ الصَّلَاةَ

وَالْمُؤْتُونَ الزَّكَاةَ

وَالْمُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

أُولَٰئِكَ سَنُؤْتِيهِمْ أَجْرًا عَظِيمًا ○

۱۹۰-۱۹۲

میٹولیوں کی ظالمانہ روش کی بنا پر

ان کے لیے بعض ایسی جائز باتوں کی بھی مانعت کر دی گئی تھی

جو عام حالات میں تو ان کے لیے جائز ہی تھیں

انہوں نے نظام خداوندی کے آگے بہت سی رکاوٹیں کھڑی کی ہوتی تھیں

اور سرمایہ کا نفع لینے والا استحصالی نظام قائم کر رکھا تھا

حالانکہ اس سے انہیں منع کیا گیا تھا

وہ لوگوں کا مال کھانے کے لیے ہر ناجائز ہتھکنڈا استعمال کر لیتے تھے

ایسے غلط کار لوگ بڑے دردناک عذابوں میں مبتلا ہو جایا کرتے ہیں

لیکن ان میں سے جو لوگ ذاتی تحقیق سے علم میں نیچگی حاصل کر کے

علم کے ذریعے قوانین خداوندی کو حاصل کر لیتے ہیں

اور اس طرح سے ان قوانین کو جو تم پر نازل کیے گئے ہیں

یا تم سے قبل نازل کیے گئے تھے سب کو اپنا لیتے ہیں

اور ان کے مطابق نظام خداوندی (صلوٰۃ) قائم کرتے ہیں

اور نوع انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کرتے ہیں

تو گویا اللہ پر اور یوم آخرت یا قانون مکافات پر ایمان لے آتے ہیں

یہی لوگ ہیں جنہیں عظیم الشان اجر ملنے والا ہے۔

صلوٰۃ ایسا نظام جس میں اللہ کا دیا ہوا رزق نوع انسانی کی پرورش اور نشوونما پر خرچ ہوتا ہے

یہ قرآن ایسی کتاب ہے

جو ہر طرح کے شک و شبہ سے بالاتر ہے

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ

لَا رَيْبَ فِيْهِ

یہ ان لوگوں کی رہبری کرتا ہے
جو غلط راستوں کے خطرات سے بچنا چاہیں
یہ لوگ قوانینِ خداوندی کے ان دیکھے نتائج پر یقین رکھتے ہیں
اور ان کے مطابق ایسا نظام قائم کرتے ہیں (صلوٰۃ)
جس میں ہمارا دیا ہوا رزق
نوع انسان کی پرورش و نشوونما پر خرچ ہوتا رہے۔

هُدًى
لِّلْمُتَّقِينَ
الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ
وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ
وَمِمَّا سَأَدَقْنَاهُمْ
يُنْفِقُونَ ○ ۲۲-۳

اقتدار کے حوالے سے صلوٰۃ کے مفہوم کی وضاحت

یہ وہ لوگ ہیں کہ
انہیں اگر دنیا میں اقتدار حاصل ہوا
تو نظامِ خداوندی (صلوٰۃ) قائم کریں گے۔
اور نوع انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کریں گے (زکوٰۃ)
اور معاشرہ میں اللہ کے قوانین نافذ کریں گے
اور باطل قوانین کا نفاذ روکیں گے۔

الَّذِينَ
إِنْ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ
أَقَامُوا الصَّلَاةَ
وَأَتُوا الزَّكَاةَ
وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ
وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ○

۲۲
۳۱

نظامِ حکومت کے حوالے سے صلوٰۃ کے مفہوم کی وضاحت

یہ وہ لوگ ہیں
جو اپنے پروردگار کی دعوت قبول کرتے ہوئے
نظامِ خداوندی (صلوٰۃ) قائم کرتے ہیں
اور اپنا نظامِ حکومت مشاورت کی بنیادوں پر چلاتے ہیں
اور ہمارا دیا ہوا رزق
نوع انسان کی پرورش و نشوونما کے لیے کھول دیتے ہیں

وَالَّذِينَ
اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ
وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ
وَأَمَرُوا سُورَىٰ بَيْنَهُمْ
وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ
يُنْفِقُونَ ○

۲۲
۳۸

معاشرے کو سنوارنے والے نظام سے صلوة کے مفہوم کی وضاحت

جو لوگ متمسک رہیں گے
اللہ کی کتاب اور اس کے قوانین سے
اور نظام خداوندی قائم کر لیں گے (صلوة)
تو ایسے لوگوں کا اجر خالص نہیں ہونے دیا جائے گا
جو معاشرہ کو سنارتے ہیں۔

وَالَّذِينَ يُسْتَكُونُونَ
بِالْكِتَابِ
وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ
إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ
الْمُصْلِحِينَ ○ ۱۴۰

صلیٰ اور توتلی کے تقابل سے مفہوم کی وضاحت

اس نے نہ تو قوانین خداوندی کی تصدیق کی
اور نہ ان کے پیچھے چلا
بلکہ ان کی تکذیب کی
اور ان کے خلاف چلا۔

فَلَا صَدَقَ
وَلَا صَلَّٰهُ
وَلَكِنْ كَذَّبَ
وَتَوَلَّى ○ ۳۱-۳۲

حضرت ابراہیمؑ کی دعائیں صلوة کا مفہوم

اے میرے پروردگار میں نے
اپنی اولاد کا ایک حصہ آباد کر دیا ہے
اس بے آب و گیاہ بنجر وادی میں
اس محترم مرکز نظام خداوندی کے پاس
تاکہ یہاں اللہ کا نظام (صلوة) قائم کریں۔
پروردگار ایسا کر دیجیے کہ
لوگوں کے دل ان کی طرف مائل ہو جائیں۔

رَبَّنَا إِنِّي
أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي
بُوعِدٍ غَيْرِ ذِي زُرْعَةٍ
عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ
رَبَّنَا لِيقِمْ صَلاَتَنَا
فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ
النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْنَا ○

حضرت لقمان کی نصیحت میں صلوٰۃ کا مفہوم

اے میرے بیٹے
اللہ کا نظام (صلوٰۃ) قائم کرو
اور معاشرہ میں اللہ کے قوانین نافذ کرو
اور باطل قوانین کا نفاذ روکو
اور ثابت قدمی سے مقابلہ کرو
ان مشکلات کا جو اس جد جہد کی راہ میں پیش آئیں
بلاشبہ بڑے حوصلہ اور عزم کی ضرورت ہوتی ہے
ان امور میں۔

يٰٓبُنَيَّ
اقِمِ الصَّلَاةَ
وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ
وَأَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ
وَاصْبِرْ عَلَىٰ
مَا أَصَابَكَ
إِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ
الْأُمُورِ ۝ ۳۱

استحصال سے پاک معاشرہ اور صلوٰۃ کا تعلق

اللہ چاہتا ہے کہ مٹا دیا جائے
سرمایہ کا نفع لینے والے استحصالی نظام کو۔
اور فروغ دیا جائے
انسانی فلاح و بہبود پر خرچ کرنے والے نظام کو
دیکھو اللہ ایسے نافرمانوں کو پسند نہیں کرتا
جو معاشرہ کو پسماندہ اور مضلل بنا دیتے ہیں
لہذا جو لوگ نظام خداوندی کو قبول کر کے
اس کے مطابق معاشرہ کی اصلاح کر لیتے ہیں
اور نظام خداوندی (صلوٰۃ) کو عمل قائم کرتے
اور نوع انسان کی پڑرٹ و نشوونما کا انتظام کرتے ہیں
اللہ انہیں اس کا اجر ایسے معاشرہ کی صورت میں دیتا ہے
جس میں ہر طرح کی ضمانت ہوتی ہے لہذا کوئی خوف باقی نہیں رہتا
اور ہر طرح کی پریشانیاں اور غم ختم ہو جاتے ہیں۔

يَسْحَقُ اللَّهُ
الرِّبَا
وَيُرِي
الصَّدَقَاتِ
وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ
أَثِيمٍ
إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ
وَاتُوا الزَّكَاةَ
لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ
وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ ۲۴۶-۲۴۷

صلوٰۃ سے منع کرنے کا مفہوم

یوں نہیں ہونا چاہیے
انسان نظامِ خداوندی سے سرکشی کر کے دولت جمع کرتا ہے
اور پھر اپنے آپ کو دوسروں کی ضروریات سے بے نیاز بنا لیتا ہے۔
یاد رکھو انسان کے لیے اللہ کے نظام کی طرف پلٹے بنا چارہ نہیں
اور ایسے لوگوں کی کیفیت پر غور کرو
جو نہ صرف خود اس نظام کی طرف نہیں آتے
بلکہ دوسروں کو بھی اس کی طرف آنے سے روکتے ہیں۔

کَلَّا
إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ
أَن رَّاهُ لَسْتَغْنَى
إِنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الرُّجْعَىٰ
أَرَأَيْتَ الَّذِي
يَنْهَى
عَبْدًا إِذَا صَلَّىٰ ۖ

صلوٰۃ فرائض منصبی کے معنوں میں

پرندوں اور بادلوں کے فرائض منصبی یا صلوٰۃ و تسبیح

تم نے غور کیا کہ کس طرح اللہ کی طرف سے
عائد کردہ فرائض کی انجام دہی میں مصروف ہے
ہر وہ چیز جو کائنات کی بندگیوں اور پستیوں میں موجود ہے
ان پرندوں کو دیکھو کس طرح فضا میں پر پھیلاتے مصروف کار ہیں
کائنات کی ہر شے اپنے فرائض زندگی (صلوٰۃ) کو
اور اپنے دائرہ عمل (تسبیح) کو پہچانتی ہے
اور جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ کو اس سب کا علم ہوتا ہے
اس پوری کائنات پر اللہ ہی کی حکومت ہے
اور ہر شے کا قدم اللہ کے قانون کی طرف اٹھ رہا ہے
تم نے غور کیا کہ کس طرح اللہ کا قانون
بادلوں کو ہنکاتا ہے
اور پھر کس طرح ان کا ایک ٹکڑا دوسرے میں مدغم ہو جاتا ہے

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ
يَسْبِغُ لَكَ
مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَالظُّلُمُ صَفِيتُ
كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ
وَتَسْبِيحَهُ
وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ
وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَالِی اللّٰہِ الْمَصِیْرُ
أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ
يُنْزِلُ السَّحَابَ
ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهُ

اور جب یہ اس طرح تہ بہ تہ ہو جاتے ہیں
تو تم دیکھتے ہو کہ ان میں سے
بارش برسنے لگتی ہے۔

ثُمَّ يَجْعَلُهُ رُكَّاتًا
فَذَرَى الْوَدْقَ
يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ ۝ ۳۱-۳۲

صبح سے شام تک اپنے فرائض منہی (صلوٰۃ) کی انجام دہی میں مصروف رہو

دیکھو قیامِ نظامِ خداوندی کے سلسلہ میں تمہارے جو فرائض منہی ہیں
انکی انجام دہی کے لیے صبح سے شام تک اپنے پروگرام پر عمل پیرا رہو
اور علی الصبح قرآنی حقائق پر غور و تدبر کیا کرو
بلاشبہ فجر کے سکوتِ اسنا وقت میں قرآنی حقائق
محسوس و مشہود شکل میں سامنے آ سکتے ہیں۔

أَقِمِ الصَّلَاةَ
إِذْ لَوْلَا الشَّمْسُ إِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ
وَقُرْآنَ الْفَجْرِ
إِنْ قُرْآنَ الْفَجْرِ
كَانَ مَشْهُودًا ۝ ۳۸

مرکزی فریضہ زندگی یا صلوٰۃ الوسطیٰ

دیکھو ہر معاملہ میں اپنے فرائض منہی کی نگہداشت کرو
تمہارا مرکزی فریضہ زندگی یہ ہے کہ
زندگی کے ہر شعبہ میں قوانینِ خداوندی کی
اطاعت میں کمر بستہ کھڑے رہو
خواہ تم خوف کی حالت میں ہو یا امن کی حالت میں
پا پیادہ ہو یا سواری پر
ہر حال میں قوانینِ خداوندی کو اپنے سامنے رکھو
جس طرح تمہیں ان کا علم دیا گیا ہے
پہلے تم ان قوانین کا علم نہیں رکھتے تھے۔

حُفِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ
وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى
وَقُومُوا لِلَّهِ
قَانِتِينَ
فَإِنْ خِفْتُمْ فِرْجَآلًا
أَوْ رُكْبَانًا فَإِذَا أَمِنْتُمْ
فَادْكُرُوا اللَّهَ
كَمَا عَلَّمَكُم مَّا لَمْ
تَكُنُوا تَعْلَمُونَ ۝ ۳۸-۳۹

ترجیب

اگر حالات کا تقاضا زیادہ کا ہو تو
رات کا کچھ حصہ بھی ان کاموں میں صرف کرو

وَمِنَ اللَّيْلِ
فَتَهَجَّدْ بِهِ

نَافِلَةً

لَكَ ۝ ۱۹

بہر حال یہ اضافہ

صرف تمہارے لیے ہے کہ (میرکاروں کی ذمہ داریاں زیادہ ہوتی ہیں)۔

صلوٰۃ نظام خداوندی کے معنوں میں

نظام خداوندی یا صلوٰۃ کی عملی تشکیل کی تشریح

لے اہل ایمان

اللہ کے قوانین کے سامنے جھکو

اور اس کے نظام ربوبیت کی اطاعت کرو

اور ایسے کام کرو جن سے نوع انسان کا بھلا ہو

تاکہ تمہیں کامیابیاں اور کامراناں نصیب ہوں

اور قیام نظام خداوندی کے لیے اس طرح جدوجہد کرو

جس طرح کہ جدوجہد کرنے کا حق ہے

اس نے تمہیں اس منصبِ جلیلہ کے لیے منتخب کیا ہے

لہذا قیام نظام خداوندی کی جو ذمہ داری تم پر ڈالی گئی ہے

اسے بوجھ اور بیگار تصور مت کرو

یہ وہی نظام ہے جسے تمہارے موشِ اعلیٰ ابراہیم کے ہاتھوں قائم کیا گیا تھا

اور اس نے اس نظام کے قائم کرنے والی جماعت کا نام "مسلم" رکھا تھا

اور اب قرآن میں بھی یہی نام تجویز کیا گیا ہے

اس نظام کے قیام کا عملی پروگرام اس طرح ہے کہ

تمہارے اعمال کی نگرانی تمہارا رسول یا مرکزِ ملت کرے

اور تم تمام نوع انسان کے اعمال کی نگرانی کرو

لہذا نظام خداوندی (صلوٰۃ) قائم کرو

اور اس کے ذریعہ سے نوع انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کرو

اور اللہ کے نازل کردہ ضابطہ حیات (قرآن) کو مضبوطی سے تمہارے رکھو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا

وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ

وَفَعَلُوا الْخَيْرَ

لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ

حَقَّ جِهَادِهِ

هُوَ اجْتَبَاكُمْ

وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ

مِنْ حَرَجٍ

مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ

هُوَ سَمَّكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ

وَفِي هَذَا

لِيَكُونَ

الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ

وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ

فَأَقِمْوُا الصَّلَاةَ

وَاتُوا الزَّكَاةَ

وَاعْتَصِمُوا بِاللهِ

دیکھو اللہ ہی تمہارا کارساز۔ نگراں اور حاکم ہے
وہ بہت ہی اچھا کارساز ہے
اور بہت ہی اچھا مددگار بھی۔

هُوَ مَوْلَاكُمْ
فَنِعْمَ الْمَوْلَى
وَنِعْمَ النَّصِيرُ ○ ۴۴-۴۸

نظامِ غازی سلوۃ کی عملی تشکیل کا پروگرام

بھلا یہ کس طرح ممکن ہے کہ وہ جو
تمہارے رب کی طرف سے نازل کردہ اس کتاب کو
حق جانتا ہے برابر ہو جائے اس کے جو
اس حقیقت کی طرف سے بالکل اندھا ہے
لیکن ان مثالوں سے انہی لوگوں کے سامنے حقیقت آ سکتی ہے
جو عقل و دانش سے کام لیتے ہیں
اور یہ اہل عقل و دانش وہ ہیں
جو اللہ سے کیے ہوئے عہد کو پورا کرتے ہیں
اور اپنے اقرار کو کبھی نہیں توڑتے
اور ان کی روش یہ ہوتی ہے کہ انسانیت کے ان رشتوں کو
جوڑتے ہیں جن کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے
اس لیے کہ وہ ڈرتے ہیں کہ اگر ایسا نہ کیا گیا
تو اس کا نتیجہ تباہی اور بربادی ہو گا
وہ نہایت ثبات و استحکام سے سرگرم عمل رہتے ہیں
اس مقصدِ عظیم کے حصول کے لیے جو ان کے رب نے تعین کر رکھا ہے
وہ نظامِ غازی سلوۃ (صلوۃ) متشکل کرتے ہیں
اور انسانی پُرش و نشوونما پر خرچ کرتے ہیں
ہمارے دیے ہوئے رزق اور صلاحیتوں کو
حسبِ ضرورت پوشیدہ بھی اور اعلانیہ بھی

أَفَمَنْ يَعْلَمُ
أَنَّمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ
الْحَقُّ كَمَنْ
هُوَ أَعْمَى
إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ
أُولُو الْأَلْبَابِ
الَّذِينَ
يُؤْفُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ
وَلَا يَنْقُضُونَ الْمِيثَاقَ
وَالَّذِينَ يَصِلُونَ
مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ
وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ
وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ
وَالَّذِينَ صَبَرُوا
ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ
وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ
وَأَنفَقُوا
مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ
سِرًّا وَعَلَانِيَةً

وَيَذَرُونَ بِالْحَسَنَةِ

السَّيِّئَةِ

أُولَٰئِكَ لَهُمْ عُقُوبَةُ الدَّارِ

جَنَّتْ عَذْرَائِ

يَدْخُلُونَهَا ۝ ۱۹-۲۳

یوں معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کر کے

اس کی ناہمواریوں کو دور کرتے ہیں

یہی وہ لوگ ہیں جن کی زندگی کا انجام نہایت اچھا ہو گا

یعنی دنیا میں جنتی معاشرہ اور آخرت میں جنت ابدی

جن میں وہ داخل ہوں گے۔

”مصلّین“ کے اموال میں تسلیم شدہ حق ہوتا ہے ہر ضرورت مند اور محروم کا

جس معاشرہ میں کوئی ضمانت نہ ہو وہاں انسان کے اندر

تھردلا پن آ جاتا ہے

ان حالات میں اس پر اگر تنگی آ جائے

تو واویلہ پھاتے گا

اور اگر فسادِ داخلی اور خوشحالی نصیب ہو تو

بُخل سے کام لے گا اور دوسرے کسی کو کچھ بھی نہ دے گا

لیکن جو لوگ نظامِ خداوندی قائم کر لیتے ہیں (مصلّین)

(جس میں کہ ہر طرح کی ضمانت ہوتی ہے) اور پھر وہ

اس نظام کو مستقلاً قائم رکھتے ہیں تو ان میں

کسادہ ظنی پیدا ہو جاتی ہے اور وہ اپنے اموال میں

تسلیم شدہ حق سمجھنے لگ جاتے ہیں

ہر ضرورت مند اور محروم کا۔

إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ

هَلُوعًا

إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ

جَزُوعًا

وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ

مَنُوعًا

إِلَّا الْمَصْلِينَ

الَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ

دَائِمُونَ

وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ

حَقٌّ مَّعْلُومٌ

لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ۝ ۱۹-۲۵

قیم نظامِ خداوندی (صلوۃ) کھیل شدہ بین دیا ہوا مال الہی سرمایہ کاری ہے جس میں کبھی خسران نہیں ہوتا

دیکھو جو لوگ

کتاب اللہ کی پیروی کرتے ہوئے

نظامِ خداوندی (صلوۃ) قائم کر لیتے ہیں

إِنَّ الَّذِينَ

يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ

وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ

وَأَنْفَقُوا مِنْ رِزْقِنَا

سِرًّا وَعَلَانِيَةً

يَرْجُونَ تِجَارَةً

لَنْ تَبُورَ

لِيُوفِيَهِمْ أَجْرَهُمْ

وَيَزِيدَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ

إِنَّهُ غَفُورٌ

شَكُورٌ ○ ۳۵-۳۴

اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اسے اس مد میں خرچ کرتے ہیں
خاموشی سے بھی اور اعلانیہ بھی۔

یہ لوگ ایسی تجارت کر رہے ہیں

جس میں کبھی خسارہ نہیں ہوتا

اس نظام میں انہیں نہ صرف یہ کہ محنت کا پورا پورا معاوضہ

ملتا ہے بلکہ بفضلِ ایزدی اس سے زیادہ اور بہت کچھ ملتا ہے

بلاشبہ نظامِ خداوندی میں ہر طرح کا تحفظ بھی ہے

اور محنتوں کے بھرپور نتائج بھی۔

”فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ“ کا مفہوم

ہم نے تمہیں قرآن جیسی نعمت عطا کی

جو سرچشمہ ہے دنیا بھر کی بھلائیوں اور خوشگوار یوں کا

پس تم اللہ کا نظامِ ربوبیت قائم کرنے کے لیے اپنے فرائضِ منہی ادا کرو

اور اپنے افرادِ معاشرہ کے لیے کھانے پینے کا انتظام کرو۔

إِنَّا آعْطَيْنَاكَ

الْكَوْثَرَ

فَصَلِّ لِرَبِّكَ

وَانْحَرْ ○ ۳۸-۳۷

نظامِ خداوندی (صلوٰۃ) میں فارشہ دولت

لوگ آپ سے دریافت کرتے ہیں

فاضلہ دولت کے متعلق

کہو فاضلہ دولت نظامِ خداوندی کی تحویل میں رہے گی

لہذا تم قوانینِ خداوندی کی نگہداشت کرو

اور آپس میں معاملات درست رکھو

اور نظامِ خداوندی کی اطاعت کرتے رہو

یہی اہل ایمان کا شعار ہے

دیکھو اہل ایمان کی تو خصوصیت ہی یہ ہے کہ

يَسْأَلُونَكَ

عَنِ الْإِنْفَالِ

قُلِ الْإِنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ

فَاتَّقُوا اللَّهَ

وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ

إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ

إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ

وَجَلَّتْ قُلُوبُهُمْ

وَإِذَا تَلَيْتَ عَلَيْهِمُ آيَتَهُ

زَادَتْهُمْ إِيمَانًا

وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ

الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ

وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ

يُنْفِقُونَ

أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا

لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ

وَمَغْفِرَةٌ

وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿١٠٠﴾

جب قوانینِ خداوندی کا مجموعی تصور ان کے سامنے لایا جاتا ہے
تو انکی خلاف ورزی کے نتائج کے احساس سے ان کے دل کانپ اٹھتے ہیں

اور جب ان قوانین کی تفصیلات ان کے سامنے آتی ہیں

تو ان پر ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے

اور وہ اپنے پڑرگار کی رہنمائی پر پورا پورا بھروسہ رکھتے ہیں

یہ لوگ اللہ کا نظام (صلوٰۃ) قائم کرتے ہیں

اور ہمارے دیے ہوئے رزق کو

نوع انسان کی پرورش و نشوونما کے لیے وقف کر دیتے ہیں

یہی لوگ ہیں جو حقیقی مومنین ہیں

ان کے رب کے ہاں ان کے لیے بہت بلند مدارج ہیں

اس معاشرہ میں انہیں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہوگا

اور عزت کی روزی ملے گی۔

صلوٰۃ کے متعلق حضرت شعیبؑ کی وضاحت

اور اہل مدین کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیبؑ کو بھیجا

اس نے کہا اے میری قوم اللہ کے قوانین کی اطاعت کرو

اللہ کے سوا کوئی اور تمہارا حاکم نہیں ہے

اور اپنے معاشی نظام کے نقائص و ناہمواریوں کو دور کرو

اور ہر کسی کو اس کا پورا پورا حق دو

اور لوٹ کھسوٹ کے ذریعے سے حاصل کردہ تماری اس مصنوعی خوشحالی کو

دیکھ کر مجھے اس کے نتیجہ میں آنے والی تباہی و بربادی سے خوف آتا ہے۔

اے میری قوم

تم اپنے معاشی نظام کی بنیاد عدل و انصاف پر رکھو

اور انسانوں کے حقوق میں کمی کر دینے والے نظام کو چھوڑ دو

وَالِیٰ مَدَیْنٍ آخَاهُمْ شُعَيْبًا

قَالَ يَقُومِ اعْبُدُوا اللَّهَ

مَا لَكُمْ مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ

وَلَا تَنْقُصُوا

الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ

إِنِّي أَرَاكُمْ بِخَيْرٍ وَإِنِّي

أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيطٍ

وَيَقُومِ

أَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ

وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ

وَلَا تَعْتَوِی الْاَرْضَ مُفْسِدِیْنَ
 بِقِیَّتِ اللّٰهِ خَیْرٌ لَّكُمْ
 اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ
 وَاَنَا عَلَیْكُمْ بِحَفِیْظٍ
 قَالُوْا یٰشُعِیْبُ
 اَصْلُوْتَكَ تَاْمُرُكَ
 اَنْ نَّذْرُكَ مَا یَعْبُدُ اٰبَاؤُنَا
 اَوْ اَنْ تَفْعَلَ فِیْ اَمْوَالِنَا مَا نَشَآءُ
 اِنَّكَ لَانتَ الْحَلِیْمُ الرَّشِیْدُ
 قَالِ یَقُوْمُ اَرَءَیْتُمْ
 اِنْ كُنْتُ عَلٰی بَیْنَتٍ مِّنْ رَبِّیْ
 وَرَازِقْنِیْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا
 وَمَا اُرِیْدُ اَنْ اُخَالِفَکُمْ
 اِلٰی مَا اَنْهَیْتُكُمْ عَنْهُ
 اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ
 مَا اسْتَطَعْتُ ۝ ۸۴-۸۸

اور معاشرہ میں ناگہوریاں اور فساد پیدا نہ کر دو
 دیکھو ثبات و دوام صرف ان مفادات کو حاصل ہوتا ہے
 جو قوانین خداوندی کے مطابق حاصل ہوتے ہیں
 بہر حال میں تم پر کوئی داروغہ بھی مقرر نہیں کیا گیا ہوں
 انہوں نے کہا اے شعیبؑ

کیا تمہاری صلوٰۃ کا یہ حکم ہے کہ
 ہم اپنے اسلاف کے مسک کو چھوڑ دیں
 اور اپنے مالی معاملات بھی اپنی مرضی سے نہ کریں
 کیا دنیا میں تمہی ایک بہرہ انصاف پسند اور راست باز آگئے ہو
 شعیبؑ نے کہا اے میری قوم ذرا غور تو کرو
 اللہ نے جب غفل و بھتیر کے نمایاں راستے ہمارے سامنے کشادہ کر دیے ہیں
 اور ہم لوٹ کھسوٹ کے بغیر متوازن ذرائع سے بھی رزق حاصل کر سکتے ہیں
 تو پھر کیوں میں تمہیں اس متوازن روش کی طرف نہ بلاؤں
 میں یوں تو نہیں کر سکتا کہ تمہیں تو نیک علی کی دعوت دوں اور خود
 بے عملی کروں۔ میں تمہارے معاشرہ کی اصلاح چاہتا ہوں
 اور استطاعت بھر اس کے لیے کوشش کرتا رہوں گا۔

دنیا بھر کے مظلوموں کی مدد کرنا نظامِ آدمی (صلوٰۃ) کے فرائض میں شامل ہے

تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ
 اللہ کی راہ میں جنگ نہیں کرتے ہو
 ان مظلوم مردوں، عورتوں اور بچوں کی خاطر
 جنہیں مظلوم و محکوم بنا دیا گیا ہے
 وہ اللہ سے فریاد کرتے ہیں کہ پروردگار ہمیں اس ملک سے
 نکال لیجیے جس کے باشندے اس قدر ظالم ہیں

وَمَا لَكُمْ
 لَا تُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ
 وَ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ
 وَ النِّسَاءِ وَ الْوِلْدَانِ
 الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اَخْرِجْنَا
 مِنْ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا

وَأَجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا
وَأَجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا
الَّذِينَ آمَنُوا يَتْلُونَ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ
وَالَّذِينَ كَفَرُوا يَتْلُونَ
فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ
فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ
إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا
الْمُتَرَاتِلِ الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ
كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ
وَأَقِمُوا الصَّلَاةَ
وَأَتُوا الزَّكَاةَ
فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ
الْقِتَالُ
إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُمْ
يَخْشَوْنَ النَّاسَ
خَشْيَةَ اللَّهِ
أَوْ أَشَدَّ خَشْيَةً ۚ

اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا حمایتی و مددگار بنا
دیکھیے اور کسی طرف سے ہمیں مدد پہنچا دیکھیے
دیکھو اہل ایمان کی جنگ ہوتی ہے
اللہ کی راہ میں اس کے مظلوم بندوں کے لیے
اور باطل نظاموں کے مائل لوگ جھگیں کرتے ہیں
اپنے استبداد کے فروغ کے لیے
لہذا تم شیطان کے ان ساتھیوں کے ساتھ جنگ کرو
اور یقین رکھو کہ شیطان کی چالیں نہایت کمزور ہوا کرتی ہیں
اور انہیں دیکھو جنہیں انقلاب کے ابتدائی مراحل میں
مستبد قوتوں کے ساتھ ٹکراؤ سے ہاتھ روکے رکھنے کی تاکید کی گئی تھی
تاکہ پہلے نظامِ خداوندی (صلوٰۃ) کو مستحکم کر لیا جائے
اور افرادِ معاشرہ کی پرورش و نشوونما کے انتظامات درست ہو جائیں۔
اور اب جب کہ ظلم کے مٹانے کے لیے مستبد قوتوں سے
ٹکراؤ کا مرحلہ آ گیا ہے
تو ان میں سے کچھ لوگ
انسانوں سے اس طرح خوف کھانے لگ گئے ہیں
جس طرح کہ اللہ سے ڈرنا چاہیے
بلکہ یہ تو اس سے بھی کچھ زیادہ ہی خوفزدہ ہیں۔

نظامِ اندیشیِ صلوٰۃ قائم کرنے والوں اور اس سے روگردانی والوں کی حالت کا بیان

اللہ نے فرمایا ہم تمہارے ساتھ ہوں گے
اگر تم نظامِ خداوندی (صلوٰۃ) قائم کر کے
نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کرتے رہے
ہمارے رسولوں کی تعلیمات کو پیچ مانا

وَقَالَ اللَّهُ إِنِّي مَعَكُمْ
لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ
وَاتَيْتُمُ الزَّكَاةَ
وَأَمَنْتُمْ بِرُسُلِي

اور ان کے پروگراموں میں ان کے مددگار ہوئے
 اور قیامِ نظامِ خداوندی کے سلسلہ میں اپنا مال
 بطور قرضِ حسنہ کے اس نظام کے حوالے کر دیا
 تو تمہارے معاشرہ کی ناہمواریاں دور ہو جائیں گی
 اور تمہیں ایسی خوشگوار جنتی زندگی نصیب ہو جائے گی
 جس کی تمہ میں قوانینِ خداوندی کے چشمے رواں ہوں گے
 لیکن اس کے بعد اگر انہوں نے نظامِ خداوندی سے منہ موڑ لیا
 اور اس متوازن روشِ زندگی سے کنارہ کش ہو گئے تو
 اس عہد شکنی کی وجہ سے وہ خوشگوار یوں سے محروم ہو کر
 اللہ کی رحمتوں سے دور ہٹ جائیں گے
 ان کے دل سخت ہو جائیں گے اور وہ اپنی مفاد پرستیوں کے
 لیے اللہ کے کلام میں بھی رد و بدل کریں گے
 اور جہاں بدل نہ سکے تو ویسے ہی عمل چھوڑ دیں گے
 اور بجز محدودے چند کے ان کی خیانتوں اور
 بددیانتیوں کے چرچے دنیا بھر میں سنائی دیں گے
 لہذا ایسے لوگوں کو نظر انداز کر کے اپنا پروگرام جاری
 رکھو۔ بلاشبہ اللہ کے پسندیدہ لوگ وہی ہیں
 جو معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کرتے ہیں۔

وَعَزَّزْتُمُوهُمْ
 وَأَقْرَضْتُمُ اللَّهَ
 قَرْضًا حَسَنًا
 لَّا كُفْرَانَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ
 وَلَا دُخْلَكُمْ جَنَّتٍ
 تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
 فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ مِنْكُمْ
 فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ
 فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِيثَاقَهُمْ
 لَعْنَهُمْ
 وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَاسِيَةً
 يُخَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ
 وَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ
 وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلَى
 خَآفَةٍ مِنْهُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ
 فَأَعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفُ
 إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ
 الْمُحْسِنِينَ ○ ۱۳-۱۴

اور جن ناخلفوں نے نظامِ خداوندی (صلوٰۃ) کو ضائع کر دیا

یہ ان لوگوں میں سے تھے جنہیں ہم نے رہنمائی عطا کی اور برکذیہ کیا
 ان کی کیفیت یہ تھی کہ جب ان کے سامنے قوانینِ خداوندی آتے
 تو وہ دل کے پوسے گزار کے ساتھ ان کے سامنے جھک جاتے
 لیکن ان کے بعد ایسے ناخلف ان کے جانشین ہوئے

وَمِنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا
 إِذِ امْتَلَىٰ عَلَيْهِمُ آيَةُ الرَّحْمَنِ
 خَرُّوا سُجَّدًا أَوْ بِكِيًا
 فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ

جنہوں نے نظامِ خداوندی (صلوٰۃ) کو ضائع کر دیا
اور اپنے اپنے مفادات و خواہشات کے پیچھے لگ گئے
اور بھٹک کر تباہیوں و بربادیوں سے دوچار ہو گئے۔

فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۝ ۵۸-۵۹

اور جنہوں نے دینِ خداوندی کو کفر میں بدل ڈالا

ان (مذہبی پیشواؤں) کی حالت پر غور کیا
جنہوں نے دینِ خداوندی کو کفر میں بدل ڈالا
اور کاروانِ ملت کو تباہیوں کے گھاٹ پر جا آتارا
اور انہیں بربادیوں کے جہنم میں جھونک دیا
کیسا بُرا مقام ہے جو انہوں نے منتخب کیا
انہوں نے دینِ خداوندی کے بجائے ایسے مذہب کو اپنا لیا
جس نے انہیں اللہ کی راہ سے ہٹا کر گمراہیوں کے گڑھے میں جا گرایا
کہو ان مفاد پرستیوں کا عارضی فائدہ تو اٹھا لو گے
لیکن آخر کار تمہارا ٹھکانہ جہنم ہو گا
بہر حال میرے ان بندوں سے کہو
جن کا قوانینِ خداوندی پر ایمان قائم ہے
کہ وہ ان قوانین کے مطابق نظام قائم کریں (صلوٰۃ)
اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اسے قیامِ نظامِ خداوندی کے سلسلہ میں
خرچ کریں خاموشی سے بھی اور اعلانیہ بھی
قبل اس کے کہ نتیجہ نکلنے کا وقت آجائے
اور پھر تم اس جس کو نہ تو کسی بازار سے خرید کر لا سکو
اور نہ کوئی دوست اور مددگار ہی پاؤ۔

کیا ان معاملات میں تم عقل و فکر سے کام نہیں لو گے؟

(اے مذہبی پیشواؤ) مت فروخت کرو

الَّذِينَ آمَنُوا
بَدَّلُوا نِعْمَتَ اللَّهِ كُفْرًا
وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ
جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا
وَنَدَّاسُ الْقَرَارِ
وَجَعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا
لِّيُضِلُّوا عَنْ سَبِيلِهِ
قُلْ تَسْعَوْا
فَإِنَّ مَصِيرَكُمْ إِلَى النَّارِ
قُلْ لِعِبَادِيَ الَّذِينَ
آمَنُوا
يُقِيمُوا الصَّلَاةَ
وَيُنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ
سِرًّا وَعَلَانِيَةً
مِّن قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ
لَّا بَيْعُ فِيهِ
وَلَا خِلَالٌ ۝ ۳۱-۳۸

وَلَا تَشْتَرُوا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَلِيلًا
وَأَيَّامًا فَاتَّقُوا
وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ
وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ
وَأَقِمُوا الصَّلَاةَ
وَأَتُوا الزَّكَاةَ
وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ
أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ
وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ
وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ
أَفَلَا تَعْقِلُونَ ○ ۴۱-۴۲

ہمارے قوانین کو حقیر حقیر مفادات کے عوض
اور ان قوانین کی خلاف ورزی کے نقصانات سے بچو
اور حق و باطل، صبح و غلط کو آپس میں گڈمڈ مت کرو
اور نہ حق کو جان لینے کے بعد اسے چھپاؤ ہی۔
نظامِ خداوندی (صلوٰۃ) قائم کرو۔
اور نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کرو
اور دوسروں کے ساتھ تم بھی قوانینِ خداوندی کے سامنے جھک جاؤ
تعجب ہے تم دوسروں کو جن نیک کاموں کی نصیحت کرتے ہو
خود ان پر عمل کرنا بھول جاتے ہو
حالانکہ تم اللہ کی کتاب کا مطالعہ بھی کرتے ہو
کیا تم عقل و فکر سے کام نہیں لو گے؟

نظامِ خداوندی صلوٰۃ، سرِ دارانہ نظام کے وحش کو روک دیتا ہے

أَتُلُمَّا
أَوْحَى إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ
وَأَقِمِ الصَّلَاةَ
إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى
عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ ○ ۲۹
دیکھو اپنے پیشِ نظر رکھو
اللہ کی کتاب میں وحی کے گئے قوانین کو
اور ان کے مطابق اللہ کا نظام قائم کرو
بلاشبہ یہ نظام ان بُرائیوں اور فحاشیوں کو روک دے گا
جو دولت سمیٹنے کی ہوس اور بخل سے پیدا ہو جاتی ہیں۔

صلوٰۃ، اجتماعات کے معنوں میں

اجتماعاتِ صلوٰۃ کا مقصد

إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ
أَنَّكَ تَقُومُ أَذْنًا مِنْ
ثَلَاثِي اللَّيْلِ وَنِصْفَهُ وَثُلَاثُهُ
اللہ کو اس بات کا علم ہے کہ
تم اپنے رفقاء کار کی تعلیم و تربیت کے لیے
تہائی رات نصف شب اور دو تہائی رات تک مشرفِ کار رہتے ہو

وَمَا يَفْعَلُ مِنَ الَّذِينَ مَعَكَ
وَاللَّهُ يَقْدَرُ

الَّيْلَ وَالنَّهَارَ

عَلِمَ أَنَّ لَنْ تُحْصَوۡهُ

فَتَابَ عَلَيْكُمُ

فَاقْرَءُوا

مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ

عَلِمَ أَنَّ سَيَكُونُ مِنْكُمْ ذَرَّيٌّ

وآخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ

يَبْتَغُونَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ

وآخَرُونَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ

وَأَقِمْو الصَّلَاةَ

وَاتُوا الزَّكَاةَ

وَأَقْرِضُوا اللَّهَ

قَرْضًا حَسَنًا

وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُمْ

مِّنْ خَيْرٍ يَّجْزِيَهُ

عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ وَأَعْظَمُ أَجْرًا

وَأَسْتَغْفِرُ وَاللَّهُ

إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ ۴۳

اور ساتھیوں کی ایک جماعت بھی تمہارے ساتھ ہوتی ہے
اللہ نے رات و دن کے پیمانے کچھ اس طرح بنائے ہیں کہ
رات آرام کے لیے ہے اور دن کام کے لیے۔
اللہ کو معلوم ہے کہ یہ روش زیادہ دیر تک نبھائی نہیں جاسکے گی
اور اللہ تمہارے لیے آسانی چاہتا ہے

لہذا اپنے ساتھیوں کے قلوب پر قرآنی تعلیمات کی تخم ریزی
جس قدر بھی آسانی سے کر سکتے ہو وہ کرو

تم میں سے بعض کی صحت کمزور ہوگی

بعض ایسے بھی ہونگے جنہیں تلاشِ معاش میں

دوسرے مقامات کی طرف سفر کرنا ہوتا ہے

اور بعض اللہ کی راہ میں جگ میں مصروف ہوتے ہیں

لہذا قرآن کا اتنا ہی حصہ ذہن نشین کرو جو جتنا آسانی سے ہو سکے

اس طرح آہستہ آہستہ نظامِ خداوندی (صلوٰۃ) قائم کرتے

اور نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کرتے جاؤ

اور اس مقصد کے لیے اپنا مال اللہ کو بطورِ قرضِ حسنہ دے دو

(اس نظام میں یہ سب کچھ تمہاری اپنی بہبود پر ہی خرچ کیا جائے گا)

دیکھو تم اپنے مستقبل کی حفاظت کے لیے

جس قدر بھی پیش بندی کرو گے

اللہ کی جانب سے اس کا بہترین صلہ پاؤ گے

اللہ نے یہ انتظام تمہارے ہی تحفظ کی خاطر کیا ہے

بلاشبہ وہ بڑا ہی حفاظت دینے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

اجتماعِ صلوٰۃ کا مقصد یہ ہے کہ ہرگز نہ بھولیں اور نہ ہی غافل رہیں

اور اجتماعِ صلوٰۃ منعقد کیا کرو

دن کی دونوں اطراف میں یعنی صبح و شام

وَأَقِمْ الصَّلَاةَ

طَرَفَيِ النَّهَارِ

وَزُلْفًا مِّنَ اللَّيْلِ

إِنِ احْسَنَتْ

يَدَاهِ بِنَ السَّيِّئَاتِ

ذَلِكَ ذِكْرِي

لِلذِّكْرِ بَيْنَ

وَأَصْبِرْ

فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ

الْمُحْسِنِينَ

فَلَوْ لَا كَانَ مِنَ الْقُرُونِ

مِنْ قَبْلِكُمْ أُولُوا بَقِيَّةٍ يَنْهَوْنَ

عَنِ الْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ ۝۱۱۴

اور رات کے کچھ سہتہ میں بھی۔

اگر معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کر لیا جائے

تو ناسموریاں اور خرابیاں خود بخود دور ہو جاتی ہیں

یہ اصولِ محکم ان لوگوں کے لیے ہے

جو قوانینِ خداوندی کو اپنے سامنے رکھنا چاہتے ہیں۔

اور صبر و استقامت کے ساتھ اس پروگرام پر کاربند رہو

بلاشبہ اللہ ان لوگوں کا اجر ضائع نہیں کرتا

جو معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کرنے والے ہیں

پھر دیکھو گزشتہ ادوار کے بااثر لوگوں نے ایسے پروگرام

کیوں نہ بنائے جن کے ذریعے دنیا میں

فساد اور ناسموریوں کا خاتمہ ہو جاتا۔

ان اجتماعات میں شرکت ایسی حالت میں کرنی چاہیے کہ کہا جائے اسے سمجھ بھی لو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

لَا تَقْرُبُوا الصَّلَاةَ

وَأَنْتُمْ سُكَرَىٰ

حَتَّىٰ

تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ ۝۱۱۵

اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے

اجتماعاتِ صلوٰۃ میں شمولیت کے لیے اس وقت تک نہ جاؤ

جب تک کہ تمہارے ہوش و حواس درست حالت میں نہ ہوں

ان اجتماعات میں شرکت ایسی حالت میں کرنی چاہیے

کہ جو کچھ کہا جائے اسے سمجھ بھی لو۔

اگر جنابت کی حالت میں ہو تو اجتماعاتِ صلوٰۃ میں باقاعدہ شمولیت کے لیے نہ جاؤ

وَلَا جُنُبًا

إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ

حَتَّىٰ

تَغْتَسِلُوا ۝۱۱۶

اگر جنابت کی حالت میں ہو تو اجتماعاتِ صلوٰۃ میں شمولیت کے لیے نہ جاؤ

ہاں ویسے ہی اگر راستہ گزرتے ہیں کچھ دیر کے لیے ٹھہر گئے تو کوئی بات نہیں

لیکن باقاعدہ شمولیت کے لیے

ایسی حالت میں غسل کر کے شمولیت اختیار کرو۔

پاک و صاف ہو کر اجتماعاتِ صلوٰۃ میں شامل ہوا کرو

اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
جب اجتماعاتِ صلوٰۃ کی طرف جانے لگو
تو اپنا منہ دھو لیا کرو
اور کہنیوں تک ہاتھ بھی
اور سروں کو پونچھ لیا کرو
اور ٹخنوں تک پاؤں بھی دھو لیا کرو
اور اگر جنابت کی حالت میں ہو تو پاک صاف ہو کر شامل ہوا کرو
اگر بیماری یا سفر کی حالت میں ہو
یا تم میں سے کوئی رفع حاجت سے فارغ ہوا ہو
یا جنسی عمل کیا ہو
اور پانی نہیں ملتا تو تیمم کر لیا کرو
یعنی پاک و صاف مٹی سے آلاش صاف کر لی
اور منہ ہاتھ ویسے پونچھ لے
دیکھو اللہ تم پر کوئی
خواہ مخواہ کی سنجی عائد کرنا نہیں چاہتا
وہ تو فقط یہ چاہتا ہے کہ تم پاک و صاف رہو
اور ایک شائستہ جماعت بن کر اس کی نعمتوں کے حق دار بن جاؤ
اور تمہاری کوششیں بھرپور نتائج مرتب کر سکیں۔

ہفتہ وار اجتماعات

اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
جب تمہیں بلایا جائے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ
فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ
وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ
وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ
وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ
وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا
وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ
أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُم مِّنَ الْغَايِطِ
أَوْ لَمَسْتُمُ النِّسَاءَ
فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا
صَعِيدًا طَيِّبًا
فَامْسَحُوا بِوُجُوْهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِّنْهُ
مَا يُرِيدُ اللَّهُ
لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ
وَلَكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ
وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٥﴾

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
إِذَا نُودِيَ

ہفتہ واری اجتماعِ صلوٰۃ کے لیے
تو لپک کر آ جایا کرو۔ اللہ کے قوانین و ہدایات کی طرف
اس وقت کاروبار بند کر دیا کرو
اسی میں تمہاری بہتری ہے
اگر تم علم و بصیرت سے کام لو۔

لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ
فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ
وَذَرُوا الْبَيْعَ
ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ
إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۹﴾

ان اجتماعات میں پوری توجہ اور کیسوتی کے ساتھ شرکت کرو

اور ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ کسی تجارتی منافع کو دیکھ کر
یا کسی کھیل تماشہ کے شوق میں
تمہیں کھڑا چھوڑ کر سب اس طرف لپک پڑیں
انہیں سمجھائیے کہ جو کچھ تمہیں نظامِ خداوندی سے ملے گا
وہ زیادہ خوشگوار ہے ہر کھیل تماشہ سے
اور زیادہ نفع بخش ہے ہر تجارت سے
اور اللہ کا نظام بہترین رزق دینے والا ہے۔

وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً
أَوْ لَهْوًا
انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا
قُلْ مَا عِنْدَ اللَّهِ
خَيْرٌ مِنَ اللَّهِو
وَمِنَ التِّجَارَةِ
وَاللَّهُ خَيْرُ الرَّزَاقِينَ ﴿۱۰﴾

اور اجتماعاتِ صلوٰۃ کی کاروائی درمیانہ آواز میں کی جائے

اور اجتماعاتِ صلوٰۃ میں اپنی آواز نہ زیادہ بلند کرو
اور نہ زیادہ مدھم
اس سلسلہ میں درمیان کی راہ اختیار کی جائے۔

وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ
وَلَا تُنَافِتُ بِهَا
وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا ﴿۱۱﴾

ان اجتماعات میں پابندیِ وقت کی تاکید

دیکھو اجتماعاتِ صلوٰۃ ایسا فریضہ ہے
اہل ایمان کے لیے
کہ جس میں مقررہ وقت پر شامل ہونا چاہیے۔

إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ
عَلَى الْمُؤْمِنِينَ
كِتَابًا مَوْقُوتًا ﴿۱۲﴾

اجتماع سے فراغت کے بعد زندگی کے معاملے میں قوانین خداوندی کو اپنے سامنے رکھو

فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ

اور اجتماعاتِ صلوٰۃ سے فراغت کے بعد

فَانتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ

زمین میں پھیل جاؤ

وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ

اور حصولِ معاش میں مصروف رہو

وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا

اور زندگی کے ہر معاملہ میں قوانینِ خداوندی کو اپنے سامنے رکھو
تاکہ تمہیں کامیابی اور منسلاح نصیب ہو۔

لَعَلَّكُمْ تَفْلَحُونَ ﴿۱۰﴾

اور زندگی کے ہر حال میں بھی ہوا اللہ کے قوانین سے غافل نہ ہو جاؤ

فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ

جب تم اجتماعِ صلوٰۃ سے فارغ ہو جاؤ

فَاذْكُرُوا اللَّهَ

تو ہر حال میں قوانینِ خداوندی کو اپنے سامنے رکھو

قِيَمًا وَقُودًا

خواہ کھڑے ہو یا بیٹھے ہو

وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ ﴿۱۱﴾

یا لیٹے ہو کسی حال میں بھی ہو ان قوانین سے غافل نہ ہو جاؤ۔

خطرہ یا نفر کی حالت میں اجتماعات مختصر کیے جاسکتے ہیں

وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ

اگر تم لوگ دنیا میں کسی جگہ سفر کی حالت میں ہو

فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ

تو اس بات میں کوئی ہرج نہیں

أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ

اگر اجتماعاتِ صلوٰۃ کو مختصر کر لیا جائے

إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يُفْتِنَكُمْ

اور جب تم جنگ کے لیے نکلو اور تمہیں دشمن کی طرف سے

الَّذِينَ كَفَرُوا ﴿۱۲﴾

ضرر رسانی کا خطرہ ہو تو بھی اجتماعات کو مختصر کر لیا کرو۔

خطرہ کی حالت میں اجتماعات میں احتیاط

وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ

اے رسول جب تم خود اپنی جماعت کے ساتھ ہو

فَأَقِمْ لَهُمْ الصَّلَاةَ

اور خطرہ کی حالت میں اجتماعِ صلوٰۃ کا انتظام کرو

تو چاہیے کہ جماعت کا ایک حصہ اجتماع میں	فَلْتَقِمَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ
تمہارے ساتھ شامل ہو جائے	مَعَكَ وَلِيًّا
مع اسلحہ کے اور دوسرا حصہ پہرہ دے	خُذْ وَاسْلِحْهُمْ
اور جب یہ شمولیت کر چکیں	فَإِذَا سَجَدُوا
تو پیچھے پہرہ پر چلے جائیں	فَلْيَكُونُوا مِنْ وَرَائِكُمْ
اور دوسرا حصہ جو ابھی اجتماع میں شامل نہیں ہوا تھا	وَلَتَاتِ طَائِفَةٌ أُخْرَى لَمْ يُصَلُّوا
تمہارے ساتھ اجتماع میں شامل ہو جائے	فَلْيَصَلُّوا مَعَكَ وَلِيًّا
یہ بھی اسی طرح احتیاط برتیں اور اپنے ہتھیار سنبھالے رکھیں	خُذْ وَاجْزِهِمْ وَاسْلِحْهُمْ
اس لیے کہ تمہارے مخالفین تو دل سے چاہتے ہیں	وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَالتَّوَّغُّفُلُونَ
کہ تم اپنے اسلحہ اور سامان سے ذرہ بھی غافل ہو تو	عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ
وہ یکجہاں حملہ کر دیں	فَيَسِيلُونَ عَلَيْكُمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً
ہاں اگر تمہیں بارش وغیرہ کی وجہ سے کوئی تکلیف ہو	وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ
یا تم میں سے کوئی بیمار ہو	أَذَى مِنْ مَطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَرْضَى
تو وہ اپنا اسلحہ اتار سکتا ہے	أَنْ تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ
لیکن اس صورت میں بھی اپنی حفاظت سے غافل نہیں ہونا چاہیے۔	وَخُذْ وَاجْزَهُمْ ۝ ۱۰۴



صلوة کے زندہ نظام سے فرار کی ایک صورت

الْكِسْلُ

مادہ: یک سل

الْكِسْلُ، کسی ایسے کام میں واماندگی اور گراںباری کا اظہار کرنا جس میں گراںباری اور تکان کا اظہار نہیں کرنا چاہیے۔
الْكِسْلُ، روئی دُھننے کی کمان کی تانت جو کمان سے الگ کر دی گئی ہو۔ ظاہر ہے اس حالت میں بھی کمان اور

تانت موجود تو ہوتی ہیں لیکن ان میں باہمی رابطہ نہ رہنے سے رُوئی نہیں دھنی جاسکتی، دونوں بیکار ہوتی ہیں۔ اس لفظ کے بنیادی معانی کو سامنے رکھتے اور پھر اس آیت پر غور کیجئے جس میں کہا گیا ہے۔

وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُتَالًا ۚ

یہ لوگ نظام کے بغیر صلوٰۃ کے نام پر جو کچھ کرتے ہیں وہ ایسا ہے جیسے رُوئی دھننے والی کمان سے تانت الگ کر کے رُوئی دھننے کی کوشش کی جائے۔

گزشتہ صفحات میں صلوٰۃ کے موضوع کے تحت دی گئی آیات سے یہ بات پوری طرح واضح ہو جاتی ہے کہ صلوٰۃ، اللہ کی طرف سے دیا ہوا وہ انسانیت ساز نظام ہے جو انسان کی پوری زندگی کو محیط ہوتا ہے، انسانی زندگی کے تمام انفرادی و اجتماعی معاملات اس نظام کے دائرہ میں آتے ہیں اور اس فریضہ کی ادائیگی اس صورت میں ہو سکتی ہے کہ ان تمام فرائض منصبی کو ادا کیا جائے جو نظام خداوندی کی جانب سے فرد اور معاشرہ پر عائد ہوتے ہیں۔ اس کے بغیر صلوٰۃ کے نام پر جو کچھ کیا جائے گا وہ ایسا ہی ہوگا جیسے کمان سے تانت الگ کر کے رُوئی دھننے کی کوشش کی جائے۔



نظام کے بغیر صلوٰۃ کی قسم جسے اللہ کو دھوکا دینا اور دین کو جھٹلانا قرار دیا گیا

عبادت کے نام پر اللہ کو دھوکہ دینے کی کوشش

یہ لوگ جن کے کہنے اور کرنے میں فرق ہے۔
اللہ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔
حالانکہ دھوکہ تو وہ خود اپنے آپ کو دے رہے ہیں۔
یہ لوگ نظام کے بغیر صلوٰۃ کے نام پر جو کچھ کرتے ہیں۔
وہ ایسا ہے جیسے رُوئی دھننے کی کمان سے۔
تانت الگ کر کے رُوئی دھننے کی کوشش کی جائے۔
ان کی یہ بے نتیجہ عبادتیں محض دکھاوا ہی دکھاوا ہیں۔

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ
يُخَادِعُونَ اللَّهَ
وَهُوَ خَادِعُهُمْ
وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ
قَامُوا
كُتَالًا
يُرَاءُونَ النَّاسَ ۚ ○ ۱۴۲

ہلاکت ہے، اُن نمازیوں کے لیے جن کے عمل سے دینِ خداوندی کی تکذیب ہو رہی ہے

دین کے ان دعویداروں کی حالت پر غور کیا
جن کی وجہ سے ہمارے دین کی تکذیب ہو رہی ہے
یہ وہ لوگ ہیں
جن کے معاشرے میں کمزور و بے آسرا کو دھکے پڑتے ہیں
اور جن کے ہاں کوئی انتظام نہیں
معذور و بیروزگار کی روزی کا
لہذا ہلاکت ہے ایسے نمازیوں کے لیے
جو صلوٰۃ کی حقیقت سے بے خبر ہیں
یہ لوگ ایک طرف تو دکھاوے کی نمازیں پڑھتے ہیں
اور دوسری طرف رزق کے سرچشموں کے آگے بند لگا کر
نوع انسان کو سامانِ زلیت سے محروم کر دیتے ہیں۔

أَرَأَيْتَ الَّذِي
يَكْذِبُ بِالذِّينِ
فَذَلِكَ الَّذِي
يَدْعُ الْيَتِيمَ
وَلَا يَحْضُ عَلَى
طَعَامِ الْمُسْكِينِ
فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ
الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ
الَّذِينَ هُمْ بِأَعْيُنٍ
وَيَسْتَعْمُونَ
الْمَاعُونَ ○ ۱۰۷

کچھ آوازیں، کچھ حرکتیں

ان کی صلوٰۃ اس کے سوا کچھ نہیں
بیت اللہ میں کہ
کچھ آوازیں ہیں
اور کچھ حرکتیں ہیں۔

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ
عِنْدَ الْبَيْتِ
إِلَّا مُكَاً
وَتَصْدِيَةً ○ ۱۰۸

جو صرف باتیں بناتے رہے

اہل جنت دریافت کریں گے
مجرمین سے کہ
تمہیں کس جہنم میں دوزخ آنا پڑا؟

فِي جَنَّتٍ يَتَسَاءَلُونَ
عَنِ الْجُرُجِينَ
فَأَسْلَكُكُمْ فِي سَفَرٍ

قَالُوا

لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ

وَلَمْ نَكُ نَطْعِمُ الْمِسْكِينَ

وَكُنَّا نَحْوُ مَعَ الْخَائِضِينَ

وَكُنَّا نَكْذِبُ بِيَوْمِ الدِّينِ

حَتَّىٰ آتَيْنَا الْيَقِينَ

فَمَا تَنْفَعُهُمْ

شَفَاعَةُ الشَّفِيعِينَ ○ ۴۰-۴۸

وہ کہیں گے

ہم نظام خداوندی (صلوٰۃ) قائم کرنے والوں میں سے نہ تھے
 ہم نے مسکینوں و بیوزگاروں کی روزی کا کوئی انتظام نہ کیا
 اور اس سلسلہ میں دوسروں کے ساتھ مل کر صرف باتیں بناتے رہے
 اور یوں آخرت اور قانونِ مکافات کی عملاً تکذیب کر دی
 تھا کہ ہمارے اعمال کے نتائج ہمارے سامنے آگئے
 اور ہمیں کچھ فائدہ حاصل نہ ہو سکا
 کسی شفاعت کرنے والے کی شفاعت کا۔



المسجد

ماوہ : س ج د

اَلْمَسْجِدُ پشانی کو کہتے ہیں جو زمین پر رکھی جاتی ہے۔
اور اَلْمَسْجِدُ اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں سجدہ کیا جاتے یہ اسم طرف ہے جس کے معنی ۔ سجدہ کرنے کی
جگہ اور سجدہ کا وقت دونوں ہو سکتے ہیں۔ سورۃ کہف میں ہے کہ لوگوں نے ان نوجوانوں کے غار کے مقام پر مسجد
بنادی ۱۸ یعنی وہ مجاہد تھے لیکن بعد میں لوگوں کی نگاہوں سے یصوتو او جھل ہو گیا۔ اور جیسا کہ اکثر ہوتا ہے
ان کی یادگار میں ایک خانقاہ یا مقبرہ تعمیر کر دیا گیا جو سجدہ گاہ انا م ہو گیا۔

سورۃ بنی اسرائیل میں یہودیوں کے ہیکل کو مسجد کہ کر پکارا گیا ہے ۱۶ سورۃ التوبہ میں ان مساجد کا بھی ذکر
ہے جن کی بنیاد تقویٰ پر رکھی جاتی ہے ۹ اور ان مساجد کا بھی جن کا مقصد مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کرنا ہوتا ہے۔ اور
جسے قرآن کریم نے کفر سے تعبیر کیا ہے اور مخالفین نظام خداوندی کے لیے پناہ گاہ کہ کر پکارا گیا ہے ۹ قرآن کریم نے
فرقہ بندی کو شرک قرار دیا ہے ۳۱ اور واضح طور پر کہ دیا ہے کہ مشرکین کو اس کا حق حاصل نہیں کہ وہ اللہ کی مساجد کو
آباد کریں۔ اس نے اعلان کر دیا کہ اَنَّ الْمَسْجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۱۲ مساجد صرف اللہ کے لیے ہیں
سو اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو۔ فرقہ بندی شرک اس لیے ہے کہ اس میں خالص اللہ کے قوانین کی اطاعت نہیں ہوتی بلکہ
قوانین خداوندی کی اطاعت کرنے سے امت میں اختلاف اور تفرقہ پیدا ہو ہی نہیں سکتا کیوں کہ قرآن کریم نے اپنے منجانب
اللہ ہونے کی دلیل ہی یہی ہے کہ اس میں کوئی اختلافی بات نہیں

جس طرح سجدہ سے مراد صرف سر کو زمین پر رکھنا نہیں بلکہ اس کا مفہوم قوانین خداوندی کے سامنے سر جھکا دینا بھی
ہے۔ اسی طرح مسجد سے مراد بھی بالخصوص وہ عمارت نہیں جس میں نماز ادا کی جاتی ہے اس سے مراد وہ مقام ہے جو اس
نظام کا مرکز ہے جس کی رو سے قوانین خداوندی کی اطاعت کی یا کرائی جاتی ہے۔

کعبہ مسجد الحرام کہا گیا ہے ۳۸ تو اس جہت سے نہیں کہ وہ ایسی عمارت ہے جس میں سجدہ کیا جاتا ہے بلکہ اس لیے
کہ وہ اللہ کے نظام کا مرکز ہے وہ اس امت کا مرکز محسوس ہے جس کی خصوصیت مُسْلِمَةٌ تَکُ ۱۱ بتائی گئی ہے یعنی
قوانین خداوندی کے سامنے جھکنے والی۔

چونکہ نبی اکرمؐ کی مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کے بعد مدینہ کو حکومتِ خداوندی کا مرکز قرار پانا تھا۔ لہذا قرآن کریم میں شبِ ہجرت کے تذکرہ کے سلسلہ میں مدینہ کو مسجدِ قحطی (دور کی مسجد) کہہ کر پکارا گیا ہے سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَا الَّذِي بَرَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنَ الْآيَاتِنَا ۚ وَهُدًى لِّقَوْمٍ يُعْلَمُونَ (سجۃ ۱۰۰)۔ یہ آیتیں مدینہ کی طرف ہجرت کے بعد مدینہ کو بنانا تھا۔ یعنی جماعتِ مومنین کو باطل قوتوں پر غلبہ کا مرانی۔

اس سے یہ حقیقت بھی ہمارے سامنے آجاتی ہے کہ مسجد کی عمارت صرف نماز پڑھنے کے کام کے لیے مخصوص نہیں اس میں اسلامی مملکت کے مختلف امور سرانجام دیتے جاسکتے ہیں۔

اہل یہ ہے کہ قرآن کریم کی رو سے عبادت اور عام دنیاوی امور میں فرق ہی نہیں کیا جاسکتا۔ عبادت کے معنی اطاعت کے ہیں اور دنیا کا کوئی کام جو قوانینِ خداوندی کے مطابق کیا جائے عبادت ہو جاتا ہے اور اجتماعاتِ صلوٰۃ بھی چون کہ قانونِ خداوندی کی اطاعت ہے اس لیے وہ بھی عبادت ہے اور اس عبادت کے لیے کسی ایسے الگ مکان کی ضرورت نہیں جس میں اور کچھ نہ کیا جاسکے۔

مکہ کے مرکز مدینہ کے مرکز کی طرح ہجرت کے واقعہ میں ان مراکز کے لیے لفظ مسجد کا استعمال

اللہ کی اسکیمیں بڑی بلند و برتر ہیں
چنانچہ وہ اپنی اسکیم کے مطابق اپنے بندے کو
ایک رات مکہ کے مرکز محترم سے نکال کر
ایک دور کے مرکز (مدینہ) کی طرف لے گیا

سُبْحَانَ الَّذِي
أَسْرَى بِعَبْدِهِ
لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَا

جس کا ماحول بابرکت
اور فضا نظامِ خداوندی کے لیے بڑی سازگار ہے
تاکہ آشکارا کر دیا جائے اللہ کے قوانین کو۔

الَّذِي بَرَكْنَا
حَوْلَهُ
لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا ۝ ۴۶

مسجدِ اطاعتِ قوانینِ خداوندی کے معنوں میں

کو میرا پروردگار حکم دیتا ہے
عدل و توازن کی زندگی بسر کرنے کے لیے
تم اپنی تمام توجہات کو قوانینِ خداوندی پر مرکوز رکھو
اور ان کے سامنے اپنا سر تسلیم خم کر دو۔

قُلْ أَصْرَاتِي
بِالْقِسْطِ
وَأَقِيمُوا وَجْهَكُمْ
عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ ۝ ۴۷

اطاعت و فرمان پذیری صرف اللہ کے قوانین کے لیے ہے

دیکھو اطاعت و فرماں پذیری
صرف اللہ کے قوانین کے لیے ہے
لہذا ہرگز اطاعت نہ کرو
اللہ کے قوانین کے ساتھ کسی اور کے قوانین کی۔

وَإِنَّ الْمَسْجِدَ
لِلَّهِ
فَلَا تَدْعُوا
مَعَ اللَّهِ أَحَدًا ۝ ۴۸

زیب و زینتِ خداوندی میں حائل نہیں ہوتی (اس آیت میں لفظ مسجد کا استعمال ملحقہ ہے)

اے بنی نوع انسان
تم دنیاوی زیب و زینت سے لطف اندوز ہو سکتے ہو
زیب و زینتِ اطاعتِ خداوندی میں حائل نہیں ہوتی
لہذا تم کھاؤ پیو اور اشیائے کائنات سے فائدہ اٹھاؤ
لیکن ان حد سے تجاوز نہ کرو جو اللہ نے مقرر کر رکھی ہیں۔

يَبْنَىٰ آدَمَ
خُذُوا زِينَتَكُمْ
عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ
وَكُلُوا وَاشْرَبُوا
وَلَا تُسْرِفُوا ۝ ۴۹

اور منافرت و فسقہ بازی کے گڑھ مسجدیں

یہ لوگ مسجد تعمیر کرتے ہیں کہ
نظام خداوندی کو نقصان پہنچائیں
اور کھڑکی راہیں کشادہ کریں
اور مومنین کے درمیان فسقہ بازی پیدا کر دیں
اور کین گاہیں مہیا کر دیں
نظام خداوندی کے دشمنوں کے لیے
یہ لوگ ہزار تسلیاں دیں گے کہ
ان کا مقصد نیک ہے
لیکن اللہ شہادت دیتا ہے کہ
یہ لوگ جھوٹے ہیں
لہذا ہرگز ایسی کسی مسجد میں قدم نہ رکھنا
یاد رکھو یہ حکم ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہے۔

وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا
ضَرَارًا
وَكُفْرًا
وَتَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ
وَارْصَادًا لِّلْمَن
حَارَبَ اللّٰهُ وَرَسُولَهُ مِنْ قَبْلُ
وَيُخَلِّفُنَّ اِنَّ
اَرْدُنَا اِلَّا الْخُسْفٰ
وَاللّٰهُ يَشْهَدُ
اِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ
لَا تَقُمْ فِيهِ
اَبَدًا ۝ ۱۰۷-۱۰۸

جس مسجد کی بنیاد ہی غلط مقاصد پر رکھی گئی ہو

دیکھو جس عمارت کی بنیاد ہی غلط مقاصد پر رکھی گئی ہو
وہ لوگوں کے دلوں میں بے یقینی اور اضطراب بڑھاتی رہے گی
تاکہ ان کے دل باہمی حسد و بغض سے پارہ پارہ ہو جائیں گے
یہ وہ خالق ہیں جو اللہ کے علم و حکمت پر مبنی ہیں۔

لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِي
بَنَوْا رِيبَةً فِي قُلُوبِهِمْ
اِلَّا اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ
وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ ۱۱۰

اور جس مسجد کی بنیاد قوانین خداوندی کی اطاعت پر رکھی گئی ہو

اور جس مسجد کی بنیاد پہلے روز سے ہی
قوانین خداوندی کی اطاعت پر رکھی گئی ہو

لَمَسْجِدٍ اُسِّسَ عَلٰى
التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ

أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ فِيهِ

فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ

أَنْ يَتَطَهَّرُوا

وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ ○ ۹/۸

وہ اس بات کی مستحق ہے کہ اس میں قدم رکھا جائے
اس میں وہی لوگ آتے ہیں جو فرقہ بندی
اور گروہ سازی سے پاک و صاف رہتے ہیں
اور اللہ ایسے پاکباز لوگوں کو پسند کرتا ہے۔

دو شرح کی مساب

أَفَمَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ

عَلَى تَقْوَى مِنَ اللَّهِ

وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ

أَمْ مَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ

عَلَى شَفَا جُرْفٍ هَائِلٍ

فَأَنهَارِيهِ فِي نَارٍ جَهَنَّمَ

وَاللَّهُ لَا يَهْدِي

الْقَوْمَ

الظَّالِمِينَ ○ ۹/۹

پھر کیا وہ بہتر ہے کہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد
قوانینِ خداوندی کی پیروی پر
اور منشاءِ خداوندی سے ہم آہنگی پر رکھی
یا وہ بہتر ہے جس نے اپنی عمارت کی بنیاد
ایک ایسی کھائی کے کنارے پر رکھی ہو
جو اسے لے کر جہنم کی آگ میں جا گرے
یاد رکھو زندگی کی کامرانیوں کی راہیں
ان قوموں پر نہیں کھلا کرتیں
جو پیچروں کو ان کا صحیح مقام نہیں دیتیں۔

وہ لوگ جنہیں اللہ کی منشا آباد کرنے کا حق ہی نہیں

کوئی حق نہیں پہنچتا ہے ان لوگوں کو
جو اللہ کے قوانین کے ساتھ دوسرے قوانین بھی شامل کر لیتے ہیں
کہ اللہ کی مساجد کو آباد کریں
ان کا تو وجود ہی اس حقیقت کی شہادت ہے
کہ وہ نظامِ خداوندی کے خلاف ہیں
ان کا کیا کرایا سب ضائع چلا گیا
اور انہوں نے ہمیشہ کے لیے نارِ جہنم میں جلنا ہے۔

مَا كَانَ

لِلْمُشْرِكِينَ

أَنْ يَعْمُرُوا مَسْجِدَ اللَّهِ

شَاهِدِينَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ

بِالْكَفْرِ

أُولَئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ

وَفِي النَّارِهِمْ خَالِدُونَ ○ ۹/۱۰

اور وہ لوگ جنہیں اللہ کی مساجد آباد کرنے کا حق ہے

مساجد یعنی نظامِ خداوندی کے قیام و نفاذ کے مراکز کی
آبادی کے حقدار وہ لوگ ہیں
جو اللہ کے قوانین کی صداقت پر ایمان رکھتے
اور یومِ آخرت اور قانونِ مکافاتِ عمل پر یقین رکھتے ہیں
وہ نظامِ خداوندی قائم کرتے
اور نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کرتے ہیں
ان کے دلوں میں کسی کا ڈر نہیں ہوتا
ماسوا قانونِ خداوندی کی خلاف ورزی کے
یہ ہیں وہ لوگ جو اپنے سامنے
سعادت و خوشگواہی کی راہ کھلی دیکھ لیں گے۔

إِنَّمَا يَعْمُرُ
مَسْجِدَ اللَّهِ
مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
وَأَقَامَ الصَّلَاةَ
وَأَتَى الزَّكَاةَ
وَلَمْ يَخْشَ
إِلَّا اللَّهَ فَعَسَى
أُولَٰئِكَ أَنْ يَكُونُوا
مِنَ الْمُهْتَدِينَ ○ ۹/۱۸



الزکوٰۃ

۱۶۷

مادہ : شل و

زَكَاَ الْمَالُ وَالزَّيْعُ يُزَكُّوْا زُكُوًا وَ اَزَكَى جانوروں کا اور کھیتی کا پھلنا۔ بڑھنا نشوونما پانا۔ اَزَكَى الْمَالُ وَ زَكَاهُ۔ اللہ نے مال کی نشوونما دی بڑھایا زَكَاَ الرَّجُلُ يُزَكُّوْا آدمی آسودہ اور خوشحال ہو گیا۔ اس کی صلاحتوں میں نشوونما آگئی اس کی زندگی سرسبز و شاداب ہو گئی۔

لہذا زکا کے بنیادی معنی نشوونما پانا، بڑھنا، پھولنا، پھلنا ہیں قرآن میں ہے فَلْيَنْظُرْ آيَتَهَا اَزَكَى طَعَامًا ۱۸ ”دیکھو کہ کونسا کھانا ایسا ہے جس میں نشوونما دینے کی زیادہ صلاحیت ہے جو زیادہ (NUTRITIOUS) ہے۔“

الزَّكُوۃُ کے معنی نشوونما بالیدگی، پھولنا پھلنا کے علاوہ پاکیزگی کے بھی ہیں لیکن اس کے بنیادی معنی نہیں قرآن کریم میں ایک ہی آیت میں اَزَكَى اور اَطْهَرُ کے الفاظ الگ الگ آئے ہیں۔ اَزَكَى لَكَوْا وَاَطْهَرُ ۲۳۲

اس میں اَطْهَرُ تو پاکیزگی کے لیے ہے اور اَزَكَى نشوونما کے لیے پاکیزگی (طہارت) ایک سلبی صفت (NEGATIVE VIRTUE) ہے یعنی نقائص اور خرابیوں سے دور رہنا لیکن زَكُوۃُ ایجابی صفت (POSITIVE VIRTUE) ہے یعنی بڑھنا پھولنا، پھلنا نشوونما اور بالیدگی حاصل کرنا اس میں بالیدگی اور ارتقاء کا پہلو مضمر ہوتا ہے اَرْضُ زَكِيَّةٌ کے معنی ہیں سرسبز زمین جس میں خوب نشوونما ہو۔

سورۃ شمس میں زَكَا کے مقابلہ میں دَسَّهَا کا لفظ آیا ہے ۹۱ تَدَّ سَيِّئَةً کے معنی ہوتے ہیں دبا دینا کسی کو زندہ دفن کر دینا۔ ۱۶۹ اس کی نشوونما کو روک دینا۔ لہذا تَزَكِيَّةٌ کے معنی ہوں گے ان تمام موانع کو دور کر کے جو کسی کی راہ میں حائل ہوں اس کی نشوونما کے لیے حالات کو مساعد کرنا۔

قرآن کریم میں اَقِمْوُ الصَّلٰوۃَ وَآتُوُ الزَّكٰوۃَ کے الفاظ بار بار آئے ہیں حقیقت یہ ہے کہ قرآنی نظام کے یہی دوتوں ہیں ”اقامتِ صلوٰۃ“ سے مراد ہے ایک ایسا معاشرہ قائم کرنا جس میں افراد معاشرہ قوانین خداوندی کا اتباع کرتے ہوئے اپنی منزل مقصود تک جا پہنچیں اس سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس قسم کا معاشرہ قائم کرنے سے مقصود کیا ہے؟ مقصود ہے ”ایسا ہے زکوٰۃ“ ایسا۔ کے معنی ہیں دینا اور زکوٰۃ کے معنی ہیں نشوونما یعنی نوع انسان کی نشوونما (GROWTH) کا سامان

ہم پہنچانا۔ اس "نشوونما" میں انسان کی طبعی زندگی کی پرورش اور اس کی ذات یا روح کی نشوونما دونوں شامل ہیں۔
 سورۃ حج میں ہے: الَّذِينَ اِنْ مَكَّنَّهٗمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَآتَوُا الزَّكٰوةَ ۚ ۲۲ یہ وہ لوگ ہیں جب انہیں زمین میں اقتدار حاصل ہوگا تو یہ اقامتِ صلوٰۃ اور ایستائے زکوٰۃ کریں گے۔ یعنی قرآنی مملکت کا فریضہ ایستائے زکوٰۃ ہوگا یعنی دوسروں کو نشوونما دینا اپنے افراد معاشرہ اور دیگر نوع انسان کی نشوونما کا سامان ہم پہنچانا! اسی کے متعلق دوسرے مقام پر ہے کہ مومن وہ ہیں هُوَ لِلزَّكٰوةِ فَاعْلَمُوْنَ ۲۳ جو زکوٰۃ یعنی نوع انسان کی پرورش و نشوونما کے لیے جدوجہد کرتے ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ مملکتِ قرآنی یا نظامِ خداوندی اپنے اس عظیم فریضہ کو سرانجام کس طرح سے دے گی؟ ظاہر ہے کہ اس مقصد کے لیے اولاً ذرائع پیداوار مملکت کی تحویل میں رہیں گے۔ تاکہ وہ رزق کی تقسیم لوگوں کی ضرورت کے مطابق کر سکے اور دوسرے یہ کہ افراد معاشرہ جو کچھ کمائیں وہ اسے اس طرح کھلا رکھیں کہ مملکت اس میں سے جس قدر ضرورت سمجھے "ایستائے زکوٰۃ" یعنی دوسروں کی پرورش و نشوونما کے لیے لے لے اس مقصد کے لیے قرآن کریم نے نہ کوئی شرح مقرر کی ہے نہ نصاب اس میں سوال ضرورت پوری کرنے کا ہے حتیٰ کہ اس ضمن میں یہ بھی کہ دیا کہ جو کچھ نجی ضروریات پورا ہونے کے بعد بچ جائے۔ عند الضرورت وہ سب کا سب مملکت کی تحویل میں لے لیا جاسکتا ہے ۲۴ اس نقطہ نگاہ سے دیکھتے تو مملکتِ قرآنی کی تمام آمدنی "ایستائے زکوٰۃ" کے مقصد کو پورا کرنے کا ذریعہ ہوگی۔

لیکن اس قسم کا قرآنی نظام بدرجہ قائم ہوگا جس عرصہ میں یہ ہنوز زیرتشکیل ہوگا! اس عرصہ میں جماعت کے افراد سے آج کی اصطلاح میں چندے اور عطیے لیے جائیں گے یا ہنگامی ٹیکس ٹانڈے کیے جائیں گے انکے لیے قرآن کریم نے صدقہ کی اصطلاح استعمال کی ہے ان تصریحات سے یہ بھی ظاہر ہے کہ یہ سب چیزیں قرآنی مملکت کے شعبے ہیں۔ انفرادی چیزیں نہیں ہیں! انفرادی طور پر انسان جو کچھ ضرورت مندوں کو دے گا وہ خیرات ہوگی قرآنی نظام میں خیرات لینے یا دینے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی کیونکہ تمام ضرورت مندوں کی ضروریات زندگی کا پورا کرنا مملکت کا فریضہ قرار پا جاتا ہے۔

انسانی معاشے میں جو نظام اللہ قائم کرنا چاہتا ہے

اللہ چاہتا ہے کہ ہر اس نظام کو مٹا دیا جائے جس میں سرمایہ جمع کر کے اس کا منافع کمایا جاتا ہے اور ایسے نظام کو فروغ دیا جائے

يَسْحَبُ اللّٰهُ
الزُّبُرَا
وَيُزِيلُ

جس میں سرمایہ لوگوں کی فلاح پر خرچ کر دیا جاتا ہے
 دیکھو اللہ ایسے نامہ مانوں کو پسند نہیں کرتا
 جو اپنی صلاحیتوں کو منہوج کر کے پسماندگی میں مبتلا ہو جاتے ہیں
 اور جو لوگ نظام خداوندی کو قبول کر لے
 اس کے مطابق معاشرہ کی اصلاح کرتے
 اور اللہ کے نظام (صلوۃ) کو عملاً قائم کر لیتے ہیں
 اور نوع انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کرتے ہیں
 تو اللہ کی طرف سے انہیں اس کا یہ اجر ملتا ہے کہ
 ان کے معاشرے ہر طرح کا خوف ختم ہو جاتا ہے
 اور وحشی کی کوئی پریشانی اور فخر باقی نہیں رہتی۔

الصَّدَقَاتُ
 وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ
 أَثِيمٍ
 إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا
 وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
 وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ
 وَآتَوُا الزَّكَاةَ
 لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ
 وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
 وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ○ ۲۴۶-۲۴۷

اور انبیائے کرام اسی مقصد کی تکمیل کے لیے بھیجے جاتے تھے

ہم نے ابراہیم کو اسحاق بیسا بیٹا
 اور یعقوب بیسا پوتا عطا کیے
 اور ان سب کو عمدہ صلاحیتوں کا مالک بنایا
 اور ہم نے انہیں لوگوں کی امامت یا ایڈر شپ عطا کی
 وہ ان کی رہنمائی ہمارے قوانین کے مطابق کرتے
 ہم نے انہیں وحی کے ذریعے ہدایت دی تھی کہ
 فلاح انسانی کے لیے کام کریں
 اور نظام خداوندی قائم کر کے
 نوع انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کریں
 اور وہ سب ہمارے نظام و قوانین کی اطاعت کرتے تھے۔

وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ
 وَيَعْقُوبَ نَافِلَةً
 وَكُلًّا جَعَلْنَا صَالِحِينَ
 وَجَعَلْنَاهُمْ آيَةً
 يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا
 وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ
 فِعْلَ الْخَيْرَاتِ
 وَإِقَامَ الصَّلَاةِ
 وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ
 وَكَانُوا الْتَاغِيينَ ○ ۲۴۸-۲۴۹

حضرت اسماعیل کے آنے کا مقصد عظیم
 اور اس کتاب میں اسماعیل کا ذکر ہے

وَإِذْ كُنَّا فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ

إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ

وَكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا

وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ

بِالصَّلَاةِ

وَالزَّكَاةِ ۝ ۱۹ ۵۴-۵۵

وہ اپنے قول کا سچا
اور ہمارا بھیجا ہوا نبی تھا
وہ اپنے ساتھیوں کو تلقین کرتا تھا کہ
معاشرہ میں اللہ کا نظام (صلوٰۃ) قائم کریں
اور بنی نوع انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کریں۔

حضرت عیسیٰ کا مشن کبیر

قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ

أَتْنِي الْكِتَابَ

وَجَعَلَنِي نَبِيًّا

وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا

أَيْنَ مَا كُنْتُ

وَأَوْصَانِي

بِالصَّلَاةِ

وَالزَّكَاةِ ۝ ۱۹ ۳۱-۳۲

عیسیٰ نے کہا میں اللہ کا بندہ ہوں
اللہ نے مجھے کتاب دی
اور اپنا نبی مقرر کیا ہے
اس نے مجھے بابرکت بنایا ہے
زندگی کے ہر گوشے میں
اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ
معاشرہ میں اللہ کا نظام (صلوٰۃ) قائم کروں
اور بنی نوع انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کروں۔

اور بنی آخر الزمان کے بھیجے جانے کا مقصد

كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ

رُسُلًا مِّنكُمْ

يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا

وَيُزَكِّيْكُمْ ۝ ۲۱ ۱۵۱

اسی طرح ہم نے تمہارے درمیان بھیجا
اس رسول کو جو تمہی میں سے ہے
یہ ہمارے قوانین تم تک پہنچاتا ہے
اور تمہاری پرورش و نشوونما کا انتظام کرتا ہے۔

بنی اسرائیل سے لیا گیا پختہ عہد

اور ہم نے پختہ عہد لیا تھا

وَإِذَا اخَذْنَا مِيثَاقَ

بَنِي إِسْرَآئِيلَ

لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ

وَيَا لَوِ الدِّينَ إِحْسَانًا

وَذِي الْقُرْبَىٰ

وَالْيَتَامَىٰ

وَالْمَسْكِينِ

وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ

وَاتُوا الزَّكَاةَ ○ ۸۳

بنی اسرائیل سے

کہ اللہ کے قوانین کے ہوا اور کسی کی اطاعت نہیں کرو گے

اور کیاں دُور کر کے حُسن و توازن پیدا کرو گے اپنے

والدین اور رشتہ داروں کی زندگیوں میں

اور ان کی زندگیوں میں جو معاشرہ میں کمزور و بے آسرا رہ جائیں

اور جو معذور و بیروزگار ہو جائیں

اور لوگوں کے ساتھ خوش معاملگی اور خوش گفتاری سے پیش آؤ گے

اور اللہ کا نظام (صلوٰۃ) قائم کرو گے

اور نوعِ انسان کی پُرش و نشوونما کا انتظام کرو گے۔

اور اہل ایمان کی عظیم فہم داری

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا

وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ

وَفَعَلُوا الْخَيْرَ

لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ

حَقَّ جِهَادِهِ

مُؤَاجِتِبِكُمْ

وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ

مِنَ الْبَيْتِ بَرَاهِيمَ

مُوسَىٰ ۖ الْمَسِيدِ فِيهِ مِنَ الْقَبْلِ

وَفِي هَذَا

لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ

اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے

تم اللہ کے قوانین کے سامنے سجدو اور انکی پوری پوری اطاعت کرو

اور اس طرح اپنے پروردگار کی محکومیت اختیار کرو

اور ایسے کام کرو جن سے نوعِ انسان کا بھلا ہو

تاکہ تمہیں کامیابیاں و کامرئیاں نصیب ہوں

اور نظامِ خداوندی کے قیام و بقا کے لیے سسل جُہد کرتے رہو

جیسا کہ جُہد کرنے کا حق ہے۔

دیکھو اللہ نے تمہیں اس منصبِ جلیل کے لیے منتخب کیا ہے

یہ وہی نظام ہے جسے تمہارے موثِ اعلیٰ ابراہیم نے قائم کیا تھا

اور صالحینِ نظامِ خداوندی کا نام پہلے بھی مسلم رکھا گیا تھا

اور اب اس قرآن میں بھی یہی نام تجویز کیا گیا ہے

تمہارا رسول یا مرکزِ ملت تمہاری نگہبانی کرے گا

وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ
فَاقِيمُوا الصَّلَاةَ
وَأَتُوا الزَّكَاةَ ۝ ۷۲-۷۴

اور تم بحیثیت ملت نوع انسان کی نگہبانی کرو گے
لہذا نظامِ خداوندی قائم کرو
اور نوع انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کرو۔

زندگی کی آسودگیوں اور دشواریوں کے متعلق اللہ کا قانون

وَاللَّيْلِ
إِذَا يَغْشَى
وَالنَّهَارِ
إِذَا تَجَلَّى
وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ
وَالْأُنثَى
إِنْ سَعَيْكُمْ لَشَيْءٌ
فَأَمَّا مَنْ
أَعْطَى
وَأَتَّقَى
وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى
فَسَنِّيئِرُهُ
لِلْعُسْرَى
وَأَمَّا مَنْ
بَخِلَ
وَأَسْتَغْنَى
وَكَذَّبَ
بِالْحُسْنَى
فَسَنِّيئِرُهُ
لِلْعُسْرَى

دیکھو ایک طرف رات ہے
کہ اس کی تاریکی ہر شے پر پڑے ڈال دیتی ہے
اور دوسری طرف دن ہے
کہ اس کا اُجالا ہر شے کو ابھار کر سامنے لے آتا ہے
جانداروں میں ایک طرف نر ہیں
اور دوسری طرف مادہ جن کے طبعی وظائف مختلف ہیں
اسی طرح انسانی سعی و عمل کے دائرے بھی مختلف ہوتے ہیں
لہذا زیادہ کمائی کرنے والے لوگ اگر اپنی ضرورت سے زائد مال
دوسروں کی ضروریات پورا کرنے کے لیے دے دیں
اور اس طرح اللہ کے قوانین کی پیروی کریں
اور نظامِ خداوندی کے حسن و توازن کو عملاً پیچ کر دکھائیں
تو ہمارا قانون ربوبیت انہیں زندگی کے مراحل
نہایت آسانی سے طے کراتا جاتے گا
اور اس کے برخلاف جو لوگ بخل کرتے ہوئے سب کچھ اپنے لیے سمیٹ لیتے ہیں
اور دوسروں کی ضروریات سے بے نیاز ہو جاتے ہیں
اور اس طرح تکذیب کرتے ہیں
حسن و توازن کے حامل نظامِ خداوندی کی
تو ہمارا قانون مکافات ان کے لیے زندگی کی راہوں کو
دُشوار بنا دیتا ہے

وَمَا يَغْنِي عَنْهُ مَالُهُ

إِذَا تَرَدَّى

إِنَّا عَلَيْنَا لَلْهُدَىٰ

وَإِنَّا لَنَالُ الْآخِرَةَ

وَالْأُولَىٰ

فَأَنْذَرْتُكُمْ

نَارًا تَلْقَٰ

لَا يَصْلُهَا إِلَّا الْآسِفَةُ

الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ

وَسَيَجْزِيَنَّ

الْآتِقَىٰ

الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ

يَتَزَكَّىٰ

وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ

مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزَىٰ

إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ

رَبِّهِ الْأَعْلَىٰ

وَلَسَوْفَ يَرْضَىٰ ۝ ۹۲

اور اس طرح جب وہ تباہیوں کے گڑھے میں فرماتے ہیں
تو ان کا جمع کیا ہوا مال و دولت ان کے کسی کام نہیں آتا۔
دیکھو اس باب میں صحیح رہنمائی وحی کے ذریعہ ہی مل سکتی ہے
اس لیے کہ وحی کے سامنے آخرت کی خوشگواریاں بھی ہوتی ہیں
اور دنیاوی خوشگواریاں بھی

لہذا ہم نے تمہیں آگاہ کر دیا ہے۔

سرمایہ دارانہ نظام کی بھڑکائی ہوئی آگ سے

اس جہنم میں وہی بد بخت بگرتے ہیں

جو نظام خلافت کی تکذیب کر کے کرپری کی راہیں نکالتے ہیں

لیکن ان لوگوں کو اس تباہی سے دور رکھا جاتا ہے

جو ہمارے قوانین کی نگہداشت کرتے ہیں

اور اپنا سب کچھ (فائل) دے دیتے ہیں

نوع انسان کی پرورش و نشوونما کے لیے۔

اور یہ دینا اس لیے نہیں ہے کہ

کسی کے احسان کا بدلہ چکایا جا رہا ہو

بلکہ یہ دینا تو صرف اس لیے ہے کہ اللہ کا متعین کردہ

عالمگیر نظام ربوبیت قائم ہو جائے

یہی ان کا بہترین سلسلہ ہے جس سے انہیں حقیقی مسرت حاصل ہوتی ہے۔

مال میں حقیقی صرفہ

کیا تم نے غور نہیں کیا کہ

رزق کی مسرورانی اللہ کے قانون مشیت کے مطابق ہوتی ہے

اور اس میں تنگی بھی اس کے قانون مشیت کے مطابق ہی۔

ان امور میں نشانیاں موجود ہیں

أَوَلَمْ يَرَوْا

أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ

لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ

لَقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ

فَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ

وَالْمَسْكِينِ

وَابْنِ السَّبِيلِ

ذَٰلِكَ خَيْرٌ لِلَّذِينَ

يُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ

وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

وَمَا آتَيْتُم مِّن رِّبًا

لِيَرْبُوَ فِي أَمْوَالِ النَّاسِ

فَلَا يَرْبُوا عِنْدَ اللَّهِ

وَمَا آتَيْتُم مِّنْ

زَكَاةٍ

تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ

فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُضْطَرُّونَ ﴿٣٩﴾

اس قوم کے لیے جو نظام خداوندی پر یقین رکھتی ہے

لہذا اپنا مال دو بطور ان کے حق کے اپنے قریب والوں کے لیے

اور ان کے لیے جو بیروزگار ہوں یا کمانے کے قابل نہ رہیں

اور باہر سے آئے ہوئے لوگوں اور مسافروں کے لیے۔

دیکھو یہ روش بہترین نتائج کی حامل ہوگی ان کے لیے

جو اللہ کی خوشنودی چاہتے ہیں

اور یہی ہیں جن کی سعی و عمل کی کھیتیاں پروان چڑھیں گی

اور جو مال لوگوں کو تم محض اپنے منافع کی خاطر دیتے ہو کہ

ان کی محنت کی کمائی میں سے حصہ لے کر تم اپنے مال میں اضافہ کر سکو

تو یاد رکھو اللہ کا قانون مال میں اس انداز کے اضافہ کو تسلیم نہیں کرتا

البتہ جو کچھ تم اس لیے دیتے ہو کہ اس سے

نوع انسان کی پرورش اور ان کی صلاحیتوں کی نشوونما ہو سکے

اور تمہاری زندگی قوانین خداوندی سے ہم آہنگ ہو جائے

تو یہ ہیں وہ لوگ جن کے اموال میں حقیقی اضافہ ہوتا ہے۔

دوسروں کی نشوونما کے لیے دینا اللہ کو قرض دینے کے مترادف ہے

اور نظام خداوندی قائم کرو

اور نوع انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کرو

اور اس سلسلہ میں اپنا مال اللہ کو بطور قرض حسنہ دے دو

دیکھو جو کچھ بھی تم اس نظام کو دو گے وہ تمہارے لیے ہی ہوگا

جو اللہ کے یہاں سے بہت بہتر شکل میں

تمہیں واپس مل جائے گا

اور اللہ سے حفاظت طلب کرتے رہا کرو

جو بڑا ہی حفاظت دینے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

وَأَقِصُوا الصَّلَاةَ

وَاتُوا الزَّكَاةَ

وَأَقِصُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا

وَمَا تَقْدِرُوا إِلَّا أَنْفُسَكُمْ مِّنْ خَيْرٍ

تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ

هُوَ خَيْرٌ وَأَعْظَمُ أَجْرًا

وَأَسْتَغْفِرُ وَاللَّهُ

إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٤٠﴾

جو دوسروں کی پرورش و نشوونما کیلئے تیار ہے اس سے اس کی اپنی ذات کی نشوونما ہو جاتی ہے

إِنَّمَا تُذَرُّ الَّذِينَ
يَخْشَوْنَ
رَبَّهُمُ بِالْغَيْبِ
وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ
وَمَنْ تَزَكَّى
فَأِنَّمَا يَتَزَكَّى لِنَفْسِهِ ۝ ٣٥
دیکھو اس تنذیر سے وہی لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں
جو اپنے غلط اعمال کے عواقب سے ڈرتے ہیں
اور اللہ کے قانونِ مکافات کے ان دیکھے نتائج پر یقین رکھتے ہیں
یہ لوگ اللہ کا نظام (صلوٰۃ) قائم کرتے ہیں
انہیں معلوم ہے کہ جو دوسروں کی پرورش و نشوونما کرتا ہے
اس سے خود اس کی اپنی ذات کی نشوونما ہو جاتی ہے۔

وہ نظامِ انسانی کے قیام و استحکام کی ضمانت ہے

وَمَا أَمْرٌ إِلَّا
لِعِبْدِ اللَّهِ فَخُلُوصٌ
لَّهُ الدِّينِ حُنَفَاءَ
وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ
وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ
وَذَٰلِكَ دِينُ
الْقِيَمَةِ ۝ ٩٨
تمہارے لیے اللہ کا حکم صرف یہ ہے کہ
ہر طرف سے بٹ کر خالصتاً قوانینِ خداوندی کے
اطاعت گزار بن جاؤ
اور اللہ کا دیا ہوا نظام قائم کرو
اور نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کرو
دیکھو یہی وہ نظامِ زندگی ہے
جو انسانیت کے قیام و استحکام کا نام ہے۔

انسانی ذات اور صلاحیتوں کی نشوونما اللہ کے قانون سے ہوتی ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ
وَمَنْ يَتَّبِعْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ
فَإِنَّهُ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ
وَالْمُنكَرِ
اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
دیکھو تم اپنے مفاد پرستانہ بنیاد کی پیروی نہ کرو
جو کوئی مفاد پرستانہ بنیاد کی پیروی کرتا ہے
تو یہ بنیاد اسے نحل اور دولت سمیٹنے بیسی فحاشی میں مبتلا کر دیتے ہیں
اور وہ اللہ کی متعین کردہ راہ سے بٹ جاتا ہے۔

وَأَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ
وَرَحْمَتُهُ

فَازِي مِنْكُمْ مَنْ أَحَدًا أَبَدًا
وَلَكِنَّ اللَّهَ يُزَكِّي

مَنْ يَشَاءُ

وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ○ ۲۲

دیکھو تم پر اگر اللہ کا فضل نہ ہوتا
اور اس کی رحمت اس کی رہنمائی کی شکل میں تمہیں نہ ملتی
تو تم میں سے کسی ایک فرد کی بھی صلاحیتیں نشوونما نہ پاسکتیں
اس لیے کہ انسانی صلاحیتوں کی نشوونما
اللہ کے قانونِ مشیت کے مطابق ہی ہو سکتی ہے
اس اللہ کے قانون کے مطابق جو سب کچھ سننا اور جانتا ہے۔

اللہ کا بہت بڑا احسان

اللہ کا یہ بہت بڑا احسان ہے

اہل ایمان پر

کہ اس نے ان کی طرف اپنا ایک رسول بھیجا

جو انہی میں سے ہے

وہ ان کے سامنے ہمارے قوانین پیش کرتا ہے

اور ان کی ذات اور صلاحیتوں کی نشوونما کرتا ہے۔

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ

عَلَى الْمُؤْمِنِينَ

إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا

مِّنْ أَنفُسِهِمْ

يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ

وَيُزَكِّيهِمْ ○ ۳۱

نوع انسانی کی پرورش اور نشوونما کا انتظام نہ کرنے والے مشرک ہیں

اور بربادی ہے ایسے مشرکین کے لیے جو نوع انسان کی
پرورش اور انکی صلاحیتوں کی نشوونما کا انتظام نہیں کرتے
یہ لوگ دراصل اخروی زندگی پر یقین ہی نہیں رکھتے۔

وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ الَّذِينَ

لَا يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ

وَهُم بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ○ ۴۱

اور جن کی ذات نشوونما پا جائے گی

اور جو لوگ اس کے حضور آئیں گے

ایمان اور عملِ صالح کی متاع گراں بہا کے ساتھ

تو یہی لوگ ہیں جن کے درجے بلند ہوں گے

وَمَنْ يَأْتِهِ

مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصَّالِحَاتِ

فَأُولَٰئِكَ لَهُمُ الدَّرَجَاتُ الْعُلَى

جَنَّتْ عَدْنٌ مِّنْ جَبَرُوتٍ مِّنْ مَّحَبَّتِهَا
 الْاَلَمُ مَخْلُودٌ فِيهَا
 وَذَلِكَ جَزَاءُ
 مَّنْ تَزَكَّى ○ ۲۰-۷۶

ان کے رہنے کے لیے جنت کے ایسے بانات ہوں گے
 جن کی شادابیوں میں کبھی کمی نہیں آئے گی
 اور یہ نتیجہ ہو گا اس بات کا کہ
 انہوں نے اپنی ذات کی نشوونما کر لی۔

اور جن کی ذات غیر نشوونما یافتہ رہ جائے گی

إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ
 بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ
 شَتَا قَلِيلًا
 أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ
 وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ
 وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 وَلَا يُزَكِّيهِمْ
 وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ○ ۳-۷۷

جنہوں نے فروخت کر دیے
 اللہ سے کیے ہوئے عہد اور قسمیں
 معمولی معمولی فائدوں کے عوض
 ان کا آخرت کی زندگی میں کوئی حصہ نہیں ہو گا
 قیامت کے روز اللہ کی رحمت ان کی بات بھی نہیں پوچھے گی
 اور ان کی طرف نگاہ اٹھا کر ہی دیکھا جائے گا
 ان کی صلاحیتیں غیر نشوونما یافتہ رہ جائیں گی
 جس کی وجہ سے وہ سخت عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

کامیاب کون ہوا اور ناکام کون رہا

یقیناً کامیاب و کامران ہوا وہ
 جس کی صلاحیتیں نشوونما پا گئیں
 اور بلاشبہ ناکام و نامراد ہوا وہ
 جس کی صلاحیتیں دبی رہ گئیں۔

قَدْ أَفْلَحَ
 مَن زَكَّاهَا
 وَقَدْ خَابَ
 مَن دَسَّاهَا ○ ۹۱-۱۰



امتیاز

۱۵

مادہ: ق ب ل

اس لفظ کے اصل معنی جہت یا سمت کے ہوتے ہیں۔

دین کے نظام میں قبلہ کو خاص اہمیت حاصل ہے ہر نظام، ہر مملکت، ہر حکومت کا ایک مرکز ہوتا ہے جس کی طرف تمام افراد معاشرہ کی نگاہیں اٹھتی ہیں۔ جو ان میں وحدت فکر و عمل پیدا کرتا ہے یہ دراصل نشان (SYMBOL) ہوتا ہے اس نظام یا حکومت کا جسے ہر وقت پیش نظر رکھنا ہوتا ہے اور اسے پیش نظر رکھنے سے مقصود اس نظام یا حکومت سے اپنی وابستگی اور وفا شعاری کا اظہار ہوتا ہے۔ مثلاً جب ہم کہتے ہیں کہ فلاں کی نگاہوں کا رخ ماسکو کی طرف ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ روس کی اشتراکیت کا موید ہے۔

قرآن نے ایک نظریہ زندگی عطا کیا۔ اور اس کے مطابق ایک امت اور ایک مملکت کا وجود عمل میں آیا ہے اس نظریہ یا نظام کا مرکز محسوس کعبہ تھا جو مکہ میں واقع ہے۔ قرآن نے جماعت مومنین سے کہا ہے کہ تم دنیا کے کسی حصہ میں بھی تہمائی نگاہوں کا رخ کعبہ کی سمت رہنا چاہیے۔ بالفاظ دیگر تمہارا نصب العین حیات وہ نظام ہونا چاہیے جس کی محسوس علامت کعبہ ہے جو شے اس طرح نگاہوں کے سامنے ہے اسے قبلہ کہا جاتا ہے۔

قرآن کریم کے پیش نظر چونکہ تمام نوع انسان کو ایک مرکز پر جمع کرنا تھا۔ لہذا اس نے اس مقصد کے لیے جس مقام کو منتخب کیا اسے مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا ۝۱۴ قرار دیا یعنی ”تمام نوع انسان کے لیے مرجع پناہ گناہ اور جائے امن“ اور جہاں تک جماعت مومنین کا تعلق ہے تعین قبلہ کا مقصد یہ بتایا گیا ہے کہ وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ۝۱۳ ”اور اس طرح ہم نے تمہیں ایک بین الانسانی امت بنا دیا۔ تاکہ تم تمام بنی نوع انسان کے حقوق و فرائض کی نگرانی کرو اور تمہارا مرکز ملت یا رسول تمہارے حقوق و فرائض کی نگرانی کرے۔“

یہ ہے اس مقام کی اصل حیثیت اور وجہ تقدس اس کے علاوہ اس مقام کے ساتھ جن مذہبی تعلقات اور تقدسات کو وابستہ کیا جاتا ہے ان کی حیثیت اس کے سوا کچھ نہیں کہ لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهُكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ۚ ۝۱۲ ”نیکوئی اس میں نہیں کہ تم اپنا رخ مشرق کی طرف کرتے ہو یا مغرب کی طرف“

تعیین قبلہ کے متعلق ایک غلط فہمی

نبی اکرمؐ نے مدینہ میں ایک مملکت قائم کی لیکن اس کا مرکز محسوس کعبہ
تدارے دیا گیا جو اس نظام کا ترجمان تھا جس کے مطابق یہ مملکت

وجود میں لائی گئی تھی اُس وقت کعبہ یا مکہ مشرکین عرب کے قبضہ میں تھا۔ فطری طور پر یہ آرزو حضورؐ کے دل میں موجزن رہتی تھی
کہ نظام خداوندی کے مرکز محسوس کا نظم و نسق بھی اس مملکت کے ہاتھ میں ہونا چاہیے۔ آپؐ سے اس کا وعدہ کیا گیا جو فتح مکہ
کے ساتھ پورا ہوا۔ یوں کعبہ اس امت کی توجہات کا مرکز اور قبلہ قرار پایا یہ ہے کعبہ کے قبلہ ہونے کا مطلب یہ خیال کہ پہلے
قبلہ بیت المقدس تھا اور بعد میں کعبہ قرار پایا صحیح نہیں۔ قرآن اس کی تائید نہیں کرتا۔ کعبہ تو امت مسلمہ کا قبلہ حضرت ابراہیمؑ
کے زمانہ میں قرار پا چکا تھا اور نبی اکرمؐ اور جماعتِ مومنین کو ملتِ ابراہیمی کا پیرو قرار دیا گیا تھا اس لیے ان کا قبلہ پہلے
دن سے ہی کعبہ تھا۔

بیت المقدس یہودیوں کے لیے اجتماعی مرکز تھا لیکن یہودیوں نے دینِ خداوندی کو مذہب میں تبدیل کر کے اسے
اپنی نسل تک محدود کر لیا تھا۔ لہذا یہ مرکز بھی ان کا قومی مرکز بن کر رہ گیا تھا۔ عالمگیر انسانی برادری کا مرکز نہ رہا۔ ایک یہود
پر ہی کیا موقوف اس وقت دُنیا کے کسی مذہب یا قوم کے سامنے بھی عالمگیر انسانیت کی وحدت کا تصور نہیں تھا۔ ان کے برعکس
قرآن کریم کے پیش نظر تمام نوعِ انسان کو ایک مرکز پر جمع کرنا تھا۔ لہذا وہ مختلف قومی مراکز میں سے کسی کو بھی اپنا مرکز قرار نہیں
دے سکتا تھا۔ مابرا اس مرکز محترم کے جس کی بنیاد ابراہیمؑ نے اس مقصد کے لیے رکھی تھی۔

موجودہ حالات میں تعین قبلہ | جب تک نظامِ خداوندی قائم رہا تعین قبلہ کا منشا پورا ہوتا رہا جب یہ نظام نگاہوں
سے اوجھل ہو گیا تو نہ اس امت کا وہ مقام رہا نہ اس کے قبلہ کی وہ حیثیت۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب نظام گم ہو جائے اور قوم انفرادی زندگی بسر کر رہی ہو۔ لیکن اس کے دل میں اس
نظام کے قیام کی آرزو ہو تو اس وقت قبلہ کسے بنایا جائے؟ یعنی اس وقت اجتماعی زندگی کی ابتدا کہاں سے کی جائے
قرآن کریم نے داستانِ بنی اسرائیل کے سلسلہ میں اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے جہاں کہا کہ ہم نے موسیٰ کی طرف وحی
کی کہ ایسے حالات میں **وَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قِبْلَةً وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ** ”اپنے گھروں کو اپنی تنظیم کا مرکز بناؤ اور
وہیں سے نظامِ خداوندی کی ابتدا کرو۔“ یعنی ایسے حالات میں اس نظام کا آغاز اپنے اپنے گھروں سے کر دو اس طرح
رفتہ رفتہ یہ نظام پوری کی پوری قوم کو محیط ہو جائے گا اور پھر سب کے لیے ایک قبلہ قائم ہو جائے گا۔

قرآن کریم کی موجودگی میں اس نظام کا احیا کچھ بھی مشکل نہیں قرآن کو ہمیشہ کے لیے محفوظ اسی لیے رکھا گیا ہے کہ اگر
نظام کسی وقت موجود نہ ہے تو اس کی دوبارہ تشکیل کی جا سکے دنیا اب اپنی قومی تنگناؤں سے دل برداشتہ ہو کر کسی عالمگیر نظام کی
متنہی ہوتی جا رہی ہے اس نظام کے لیے ایک مشترکہ ضابطہ حیات کی ضرورت ہے اور ضابطہ حیات قرآن کریم کے علاوہ اور کوئی
نہیں ہو سکتا جس نے دُنیا نے اس حقیقت کو سمجھ لیا عالمگیر نظامِ حکومت کے خواب کی تعبیر سامنے آجائے گی۔

پہلا بین الاقوامی مرکز

یہ پہلا مرکز ہے جو پوری نوعِ انسان کے لیے
منہ کے مقام پر بنایا گیا ہے
جہاں سے عالمگیر انسانیت کو خیر و برکت و رہنمائی حاصل ہوگی
یہ رہنمائی بڑی بین اور واضح ہے
جس سے ابراہیم کو مقامِ بلند حاصل ہوا تھا
جو قوم اس تنظیم میں داخل ہوگی
اسے امن نصیب ہو جائے گا۔

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ
لَلَّذِي بِبَكَّةَ
مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ
فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ
مَّقَامُ إِبْرَاهِيمَ
وَمَنْ دَخَلَهُ
كَانَ آمِنًا ۝ ۹۶-۹۷

اس مرکزِ انسانی کا مقصد دنیا میں امن و سلامتی قائم کرنا تھا

یہ مرکز اس لیے قائم کیا گیا ہے کہ
نوعِ انسان یہاں جمع ہو کر اپنے اجتماعی معاملات پر غور و فکر کرے
اور دنیا میں امن و سلامتی قائم ہو جائے
لہذا اس مرکز سے منسلک ہو جاؤ
اور منسلک ابراہیمی کی پیروی کرو۔

وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ
مَثَابَةً لِّلنَّاسِ
وَأَمْنًا
وَآخِذُوا مِن مَّقَامِ
إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّٰٓةً ۝ ۱۲۵

اس مرکز کے قیام کا مقصد اقوامِ عالم کی نگرانی کرنا اور ان کے اچھے ہوئے معاملات کو سنوارنا تھا

اور جب ابراہیم کے ہاتھوں اس مرکزِ نظامِ خداوندی کی
تاسیس عمل میں آتی تھی
تاکہ اللہ کے قوانین کے ساتھ کسی اور قانون کی شرکت نہ ہو
اور اللہ کے اس گھر کو تمام خود ساختہ تصورات و معتقدات سے پاک و صاف رکھے
ان لوگوں کے لیے جو اقوامِ عالم کی نگرانی و پاسبانی کرنے والے ہوں
اور دنیا کے معاملات کو ہموار اور درست رکھیں

وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ
مَكَانَ الْبَيْتِ
أَنْ لَا تُشْرِكَ بِي شَيْئًا
وَطَهَّرَ بَيْتِي
لِلطَّائِفِينَ
وَالْقَائِمِينَ

وَالزُّكُّمُ السُّجُودُ ○ ۲۲/۲۶

اور قوانینِ خداوندی کے سامنے جھکے رہیں۔

جائے امن

اور ابراہیمؑ نے جب اس مرکز کی بنیاد رکھی تو التجا کی پروردگار دیا کر دیجیے کہ یہ مقام ساری دنیا کے ستائے ہوئے انسانوں کے لیے امن اور پناہ کی جگہ بن جائے۔

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ
رَبِّ اجْعَلْ هَذَا بَلَدًا
أَمِنًا ○ ۲۲/۲۶

اس مرکز کے قیام کا مقصد قوامِ عالم کے تنازعہ کو مٹانا تھا

تم جب بھی کسی معاملہ میں کوئی اقدام کرنے لگو تو اس مرکز محترم کو اپنے سامنے رکھ کر فیصلہ کرو اور دنیا میں جہاں کہیں بھی تم ہو تمہاری توجہ کا مرکز یہی مرکزِ انسانیت ہونا چاہیے تاکہ انسانوں کے باہمی تنازعات کی گنجائش ہی نہ رہے سوائے ان کے جنہوں نے ظلم کو ہی اپنا وطیرہ بنایا ہوا ہے لیکن ایسے لوگوں سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ڈرنا تو تمہیں صرف قوانینِ خداوندی کی خلاف ورزی سے چاہیے اس نظام کے دینے کا مقصد ہی یہ ہے کہ تمہیں اپنی نعمتوں سے مالا مال کر دیں اور تمہارا ہر قدم منزلِ مقصود کی طرف اُمتا جائے۔

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ
فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا
وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ
إِنَّمَا يَكُونُ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ
إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ
فَلَا تَخْشَوْهُمْ
وَاحْشَوْنِي
وَلَا تَتَّبِعُوا نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ
وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ○ ۲۲/۲۵

اس مرکز محترم کے قیام کا مقصد قیامِ للناس تھا

اللہ نے کعبہ کو ایک بین الانسانی مرکز کا درجہ کر اسے ایک واجب الاحترام مقام بنا دیا ہے جس سے مقصود یہ ہے کہ تمام نوع انسان اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے قابل ہو جائے۔

جَعَلَ اللَّهُ الْكَعْبَةَ
الْبَيْتَ الْحَرَامَ
قِيَامًا لِلنَّاسِ

○ ۲۵/۹۴

اس مرکزِ محترم کے قیام کا مقصد فلاحِ انسانی کی طرف پیش قدمی کرنا تھا

ویسے تو ہر قوم نے اپنے لیے کوئی نہ کوئی مقصد حیات متعین کر رکھا ہے جس کی طرف وہ رجوع کرتی ہے لیکن تمہارا مقصد حیات فلاحِ انسانی کی طرف پیش قدمی کرنا ہے اگر تم نے اس مقصد کو سامنے رکھا تو تم جہاں بھی ہوتے اللہ کا قانونِ مکافات تمہارے اندر چھپنے لگتا اجتماعیت پیدا کر دے گا بلاشبہ اللہ نے ہر شے کے لیے بیمانے اور قوانین مقرر کر رکھے ہیں لہذا تم دنیا کے کسی معاملہ میں بھی کوئی قدم اٹھاؤ تو تمہاری توجہ اس مرکزِ محترم کی طرف ہونی چاہیے تمہارے لیے تمہارے پڑوسکار کا یہی پیغام ہے اور وہ تمہارے کاموں سے غافل نہیں ہے۔

وَلِكُلِّ وُجْهَةً
هُوَ مُوَلِّيًا
فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ
إِنَّ مَا تَكُونُوا
يَأْتِي بِكُمْ اللَّهُ جَمِيعًا
إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ
فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ
وَمَا لِلَّهِ مِنْ غَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ○ ۱۳۸-۱۳۹

عالمگیر انسانیت کے قیام سے انسان اللہ کی شفقت و رحمت حاصل کرے گا

اس مرکزِ انسانیت کے مقرر کیے جانے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ معلوم ہو جائے کہ کون ہیں جو دیگر تمام نسبتوں کو چھوڑ کر اتباعِ رسولؐ میں خالص انسانی نسبت اختیار کرتے ہیں اور کون ہیں جو اس سے منہ موڑ کر قومی تنگناؤں میں گھرے رہیں گے جو لوگ قومی تنگناؤں سے لپکنا نہیں چاہتے ان پر یہ مرکزِ انسانی گراں گزے گا لیکن جنہوں نے قوانینِ خداوندی سے رہنمائی حاصل کی وہ اس پر راضی ہوں گے یاد رکھو عالمگیر انسانیت کی فلاح و بہبود پر تمہارا ایمان ضائع نہیں جاتے گا بلاشبہ اللہ انسانوں پر بڑا ہی شفیق اور بڑا ہی رحم کرنے والا ہے۔

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي
كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ
مَنْ يَتَّبِعِ الرَّسُولَ
فِيمَنْ يَنْقَلِبُ عَلَى عَقْبَيْهِ
وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةٌ
إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ
وَمَا كَانَ اللَّهُ
لِيُضِلَّ إِيمَانَكُمْ
إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ
لَعَرُوفٌ رَحِيمٌ ○ ۱۴۳

مذہبی گروہ بندیوں کے بجائے عالمگیر دین کی طرف دعوت

یہودی کہتے ہیں ان کی مذہبی گروہ بندی میں شامل ہونے سے ہدایت ملے گی اور عیسائی کہتے ہیں ان کی مذہبی گروہ بندی میں شامل ہونے سے تم کو کیوں نہ ہم ان گروہ بندیوں سے نکل کر ملتِ ابراہیمی کا اتباع کریں جس نے تمام گروہ بندیوں سے منہ موڑ کر دینِ خداوندی کو اپنا لیا تھا اور جو قانونِ خداوندی کے ساتھ کسی اور قانون کو شریک نہیں کرتا تھا کہو ہم ایمان لائے اللہ پر

اور ان قوانین پر جو ہماری طرف نازل کیے گئے اور ان پر جو نازل ہوئے تھے۔ ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ، یعقوبؑ اور ان کی اولاد پر اور ان قوانین پر جو ملے تھے موسیٰؑ و عیسیٰؑ کو اور ان قوانین پر بھی جو تمام انبیائے کرام کو دیے گئے تھے ان کے پیروکار کی جانب سے

ہم ان سب انبیاء کرام میں کسی طرح کا کوئی فرق نہیں کرتے یہ ہے وہ مسلک جس کی رو سے ہم قوانینِ خداوندی کی اطاعت کرتے ہیں لہذا دوسرے لوگ بھی اگر اسی طرح ایمان لے آئیں تو وہ ہدایت یافتہ ہوں گے۔

اس مرکز پر تمام نوعِ انسانی کا یکساں حق ہے

جو لوگ نظامِ خداوندی کی خلاف ورزی کرتے اور اس کے آگے رکاوٹیں کھڑی کرتے ہیں اور لوگوں کو اس نظام کے مرکز کی طرف آنے سے روکتے ہیں حالانکہ اس مرکز پر تمام نوعِ انسان کا یکساں حق ہے

وَقَالُوا كُونُوا هُودًا

أَوْ نَصْرًا تَهْتَدُوا

قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ

حَنِيفًا

وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ

وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا

وَمَا أُنْزِلَ إِلَّا بِالْحَقِّ

وَالْحَقُّ وَبِيعْقُوبَ وَالْإِسْحَاقَ

وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ

وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ

مِنْ رَّبِّهِمْ

لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ

وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ

فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ

فَقَدْ اهْتَدَوْا

○ ۱۳۵-۱۳۶

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا

وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ

وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِي

جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَاءً

الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَاكِ
وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِالْحَاكِ
يُظْلَمْ

ثِيَابُهُ مِنْ عَذَابِ الْيَوْمِ ۝ ۱۲

خواہ وہ یہاں کے رہنے والے ہوں یا باہر سے آنے والے
یاد رکھو جو لوگ صحیح روش سے ہٹ جائیں گے
اور ظلم کی روش اختیار کر لیں گے
تو وہ دردناک عذاب کے مستحق قرار پائیں گے۔

اہمیت کسی مقام کو حاصل نہیں بلکہ نظم و نظام کو حاصل ہے

سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ
كَاوَلَهُمُ عَنْ قِبَلَتِهِمْ
الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا
قُلْ لِلَّهِ

الشَّرْقُ وَالْمَغْرِبُ
يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ

إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ
وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ

أُمَّةً وَسَطًا

لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ

وَيَكُونَ الرَّسُولُ

عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ۝ ۱۳

بعض عقل و بصیرت سے محروم لوگ اعتراض کریں گے کہ
ایک نیا قبلہ قائم کرنے کی ضرورت کیا تھی
جب کہ اہل کتاب کا ایک قبلہ موجود تھا
کہو سوال کسی مقام کے قبلہ مقرر کرنے کا نہیں بلکہ نظام حیات کا ہے
لہذا کسی مقام یا سمت، مشرق و مغرب کی کوئی اہمیت نہیں
اللہ کے قانونِ مشیت کی رو سے جو چاہے رہنمائی حاصل کرے
اس متوازن نظام حیات کی طرف
اس طرح ہم تمہیں ایک ایسی قوم بنانے کی کوشش کر رہے ہیں
جو تمام اقوامِ عالم میں مرکزی حیثیت رکھتی ہو
اور تمہارا یہ نظام نوعِ انسان کے حقوق و فرائض کی نگہبانی کرے
اور تمہارا رسول یا مرکزِ ملت
تمہارے اس نظام کی نگہبانی کرے۔

اس مرکزِ محترم کے قرب و جوار میں جنگ کرنے کی ممانعت

اور مت جنگ کرو کسی کے ساتھ
اس مرکزِ محترم کے قرب و جوار میں
جب تک کہ تم اس کے لیے مجبور نہ کر دیے جاؤ۔

وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ

عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

حَتَّى يُقَاتِلَوكُمْ فِيهِ ۝ ۱۴

تعمیر کعبہ کے دوران حضرت ابراہیمؑ کی دعائیں

تعمیر کعبہ کے دوران ابراہیمؑ دعائیں مانگ رہے تھے
پُروردگار میں اس بستی میں جو مرکز قائم کرنے لگا ہوں
اسے انسانیت کے لیے بنائے امن و پناہ بنا دیجیے۔

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ
رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ
أَمِنًا ۝ ۱۲۵

حضرت ابراہیمؑ کی التجائیں

پُروردگار میں نے اپنی اولاد کے ایک حصہ کو لا کر آباد کر دیا ہے
اس بے آب و گیاہ بنجر علاقہ میں
آپ کے اس مرکز محترم کے قریب
تاکہ یہاں نظام خداوندی قائم کریں
سو اسے پُروردگار ایسا کر دیجیے کہ
لوگوں کے دل ان کی طرف مائل ہو جائیں۔

رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي
بُيُوتًا غَيْرَ ذِي نَرَارٍ
عِنْدَ بَيْتِكَ الْحَرَامِ
رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ
فَلَجَعَلْ آفِئَةً مِنَ
النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ

۱۲۵ ○

نظام کی عدم موجودگی میں جبکہ قوم انفرادی زندگی بسر رہی پھر مرکزیت کی طرف اترنے کی صورت

غلامی کی حالت میں جب بنی اسرائیل کی مرکزیت ختم ہو چکی تھی
تو موسیٰؑ اور ان کے بھائی کی طرف وہی فی کھن کی کہ
موجودہ حالات میں تنظیم و تربیت قوم کے لیے
مصر میں اپنے کمروں کے اندر ہی
تربیتی مراکز بنا لو
اور اس طرح قیام نظام خداوندی کی ابتدا کردو
اور اہل ایمان کو اس نظام کے نتائج و ثمرات کی خوشخبری دیتے رہو۔

وَأَوْحَيْنَا
إِلَىٰ مُوسَىٰ وَآخِيهِ
أَنْ تَبْنُوا الْقَوْمَ مَكْمًا
بِهِمْ
وَجَعَلُوا بُيُوتَهُمْ قِبَلَةً
وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ
وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ۝ ۱۲۶

الحج

۱۶

ماہ: ۳۷۷

الْحَجُّ عَالَمِ انسانی کا وہ عالمگیر اجتماع ہے جو انسانیت کے مرکزِ محسوس کعبہ میں اس غرض کے لیے منعقد ہوتا تھا کہ انسانیت کے تمام اجتماعی امور کا حل قرآنی دلائل و حجت کی روش سے تلاش کیا جائے اس طرح انسان اپنے فائدے کی باتوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ لیں۔ لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ ۚ تاکہ یہ اپنے فائدے کی باتوں کو اپنے سامنے محسوس شکل میں دیکھ لیں۔ نظام کے قیام کے لیے مرکزی اجتماعات نہایت ضروری ہوتے ہیں غور فرمائیے کہ قرآن نے اس زمانے میں مشاورتی نظام اور اس کے اجتماعات کا تصور دیا۔ جب ساری دنیا پر شخصی حکومتوں کا نظام مسلط تھا اور بادشاہوں کو ایشور کا اوتار اور خدائی اختیارات کا حامل سمجھا جاتا تھا۔

صلوٰۃ کے مقامی اجتماعات سے لے کر حج کے عالمگیر اجتماع تک ہر اجتماع کی غرض یہ ہے کہ اُمت کے نمائندے باہمی مشاورت سے قرآنی نظام کے استحکام اور نوع انسان کی بہبود کے سامان ذرائع پر غور کریں۔ حج کے ساتھ استعمال ہونے والی بعض دیگر اصطلاحات کا ذکر علیحدہ علیحدہ کیا جا رہا ہے تاکہ اس موضوع پر زیادہ واضح طور پر روشنی پڑ سکے۔

اس بین الانسانی کانفرنس کے متعین سالانہ اجتماعات کو حج کہا جاتا ہے اور ہنگامی ضرورت کے تحت منعقد کیے جانے والے مزید اجتماعات کو عمرہ کہہ کر پکارا جاتا ہے۔

عمرہ

نَسَكَ الثَّوْبَ "اس نے کپڑے کو دھو کر پاک صاف کر لیا" اس لفظ کے اصل معنی دھونے اور صاف کرنے کے ہیں۔ باقی تمام معانی اسی اصول پر متفرع ہیں۔ اَرْضٌ نَاسِكَةٌ سرسبز و شاداب زمین جس پر نئی نئی بارش ہوئی ہو۔

مناسک

اس بنیادی معنی کی روش سے اس سے مراد کسی معاملہ کو درست اور ٹھیک کر لینا ہوتا ہے نَسَكَ السَّبْخَةَ کے معنی ہیں اس نے شور زمین کو درست کر لیا اور اس پر مداومت کی۔

راستہ اختیار کر لینے کی جہت سے کلام عرب میں مَنَسَكٌ ہر اس مقام کو کہتے ہیں جس کی طرف آنے جانے کے لوگ عادی ہو چکے ہوں۔ خواہ یہ خیر میں ہو یا شر میں۔ اس کے بعد امور و مراسم حج کو مَنَاسِكُ کہنے لگے اور تَشَكُّ یا تَشِيكَةً ذبیحہ کو یا خون کو۔

اس کے بعد یہ لفظ ہر اس بات کے لیے بولا جانے لگا جو اللہ کی طرف سے واجب ہوتی ہو۔ لہذا مَنَاسِكُ کے معنی واجباتِ خداوندی کے طور طریقے ہو گئے۔

سُورۃ النعام میں ہے۔ قُلْ اِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۶۳﴾ ”کہو میری صلوٰۃ اور میرے نُسُک میری زندگی اور میری موت سب اللہ کے عالمگیر نظامِ ربوبیت کے لیے ہیں۔“ ظاہر ہے کہ یہاں صلوٰۃ سے مراد جملہ احکامِ خداوندی کی اطاعت ہے اور نُسُک سے مراد زندگی کا ہر طور طریقہ۔

سُورۃ حج میں ایک جامع آیت ہے لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنَسَكًا هُوَ نَاسِكُوهُ فَلَا يُنَازِعُكَ فِي الْأَمْرِ وَاذْعُ إِلَىٰ رَبِّكَ ﴿۲۲﴾ ”ہم نے ہر امت کے لیے ایک طریقہ مقرر کر دیا تھا۔ جس پر انہیں چلنا تھا سو یہ لوگ تم سے ”امر“ کے معاملہ میں جھگڑانہ کریں تم انہیں اپنے رب کی طرف دعوت دیتے رہو۔“ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ”امر“ تو اہل قانون ہے جو ہمیشہ غیر متبدل رہا ہے اور مناسک اس کی وہ جزئیات و فروعات یا طہر طریقے ہیں جو زمان و مکان کے تقاضوں کے مطابق اس امر کو نافذ کرنے کے لیے اختیار کی جاتی ہیں مناسک تو مختلف ہے ہیں لیکن ”امر“ متنازعہ قطعی نہیں ہو سکتا۔ دین کی دعوت بنیادی طور پر اس ”امر“ کی طرف تھی جسے اہل مذاہب نے چھوڑ کر مناسک کو دین بنا لیا ہے۔

طواف یا طائفین | طَوْفُ کے معنی گھومنے اور چکر لگانے کے ہیں الْمَطَافُ گھومنے کی جگہ الطَّائِفُ چوکیدار یا محافظ جورات کو حفاظت کے لیے پہرہ ہے۔

سُورۃ بقرہ میں ہے کہ خانہ کعبہ طائفین اور عاکفین کے لیے مرکزی مقام ہے ﴿۱۲۵﴾ یہاں طائفین کے معنی بولنے نوع انسان کے چوکیدار وہ لوگ جو انسانیت کے حقوق کی حفاظت کرنے والے ہوں اور عاکفین کے معنی بائیں بائیں جو نوع انسان کے شیرازہ کو بکھرنے نہ دے بلکہ اسے ایک رشتہ میں پردے رکھے ان کے معاملات کو درست رکھے دنیا کے معاملات میں درستگی اور آراستگی پیدا کرے۔

قرآن کریم نے جماعتِ مومنین کو ایک بین الانسانی جماعت قرار دیا ہے جس کا فریضہ یہ ہے کہ وہ تمام نوع انسان کے احوال و کوائف اور اعمال و افعال کی نگرانی کرے اور ان کے معاملات کو درست رکھے اس مقصد کے لیے وہ جس نظام کی تشکیل کرتے ہیں۔ اس کا مرکز کعبہ کو قرار دیا ہے ﴿۱۲۵﴾ لہذا اس نظام کو قائم کرنے والی جماعت طائفین کی جماعت

ہے یعنی نوع انسان کی چوکیداری کرنے والی حقوق انسانی کی حفاظت کرنے والی۔

عَلَفَ يَاعَافِينَ

عَلَفَ کسی چیز کو بھرنے سے بچانے کے لیے لڑی میں پرو دینا جس طرح موتیوں کو

پرو دیا جاتا ہے عَلَفَ الْجَوْهَرُ فِي النَّظْمِ گوہر لڑی میں پرو گیا شَعْرٌ مَعْكُوفٌ

کنگی کے ہوتے گندھے ہوتے بال۔ (برخلاف پریشان اور بھرے ہوتے بالوں کے) لِهَذَا عَكَفَ کے معنی ہیں معاملات کو درست کرنا۔

کعبہ کے متعلق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ اور اسمعیلؑ سے کہا کہ اسے طائفین اور عافین کے لیے پاکیزہ بنا دیں ۱۳۵ عافین کے معنی ہیں وہ جماعت جو نوع انسان کا شیرازہ بھرنے نہ دے بلکہ انہیں ایک شتہ میں پرو کر ان کے معاملات کو درست حالت میں رکھے گیسوئے انسانیت کو الجھنے اور بھرنے سے بچا کر ان کی مشاطگی کرے یہ ہے منصب قرآنی جماعت کا جسے شَهِدَاءُ عَلَى النَّاسِ کہا گیا ہے ۱۳۶ یعنی تمام نوع انسان کے حقوق و فرائض کی نگرانی لیکن مسلمانوں نے جب اللہ کے دینے ہوئے زندہ دین کو اپنے خود ساختہ بے جان مذاہب میں تبدیل کر لیا تو اس کے زندگی بخش پروگراموں صوم و صلوٰۃ اور حج و زکوٰۃ کو بھی بے روح رسوم بنا دیا گیا۔ چناں چہ اب ہمارے ہاں بھی دیگر خود ساختہ مذاہب کی طرح نہ تو قبلہ کا مرکز انسانی کا تصور باقی رہا ہے اور نہ حج و عمرہ ہی بین الانسانی اجتماعات کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ابراہیمؑ نے بھی دیگر مذاہب کی طرح خانہ کعبہ کی عمارت اور اس کے پتھروں کو تقدس دے دیا ہے۔ اب اس عمارت کے پتھروں کو منوں عطر پھیل سے غسل دیا جاتا ہے اور ان پر پلٹس و کنوایاں کے غلاف چڑھائے جاتے ہیں۔ ہم لوگ ہر سال لاکھوں کی تعداد میں ان کی زیارت یا تیرتھ یا ترا کے لیے جاتے ہیں اور اس عمارت کے پتھروں کو چومتے اور ان کے گرد طواف کرتے ہیں۔ بقول شاعر

پتھری پوچھا ہندی اے کی کعبے تے کی بُت خانے وچ
ہے فرق دُہاں وچ ایناں ای اک گھڑیا اے تے اک ان گھڑیا



پوری نوع انسانی کو اس تنظیم کے اجتماعات میں شرکت کی دعوت دی جائے

پوری نوع انسان کو دعوت دی جائے کہ وہ
اس بین الانسانی تنظیم کے اجتماعات میں شامل ہوں
بیدل یا بُری بھلی جیسی بھی سواریاں بیسر ہوں ان پر
دور و نزدیک کے مقامات سے
اور خود مشاہدہ کریں کہ
انکی بھلائی کھلے اس مرکز میں کیا کچھ کیا جا رہا ہے۔

وَإِذْ نُنَاقِشُ
بِالْحَجِّ يَا تَوَكَّ
رَجَا لَا وَ عَلَى كُلِّ ضَامِي
يَأْتِيَنَّ مِنْ كُلِّ فِجْ عَمِي
لَيْشَهْدُوا
مَنَافِعَ لَهُمْ ○ ۲۲

اجتماعات حج کا مقصد

ان اجتماعات میں باہمی مشاورت سے ایسی تدبیریں سوچیں
جن سے انسانی معاشرہ کی کثافتیں دور ہو جائیں
اور وہ ان ذمہ داریوں سے عہدہ بردہ ہو سکیں
جو انسانی منسلح کے سلسلہ میں ان کے ذمہ ہیں
اور اس مرکز کے ذریعے سے سخاوت و نجہانی ہوتی رہے
نوع انسان کی حریت و آزادی کی۔

ثُمَّ لِيَقْضُوا
تَفَتُّهُمْ
وَلِيُوفُوا
نُدُورَهُمْ
وَلِيُطَوَّفُوا بِالْبَيْتِ
الْحَقِيقِ ○ ۲۳

نظام خداوندی کے مختلف گوشوں پر غور و فکر

پھر جب تمام تعارف میں باہمی تعارف سے فارغ ہو چکے تو
مشعر الحرام کے قریب نظام خداوندی کے مختلف گوشوں پر
اللہ کے قوانین کی روشنی میں غور و فکر کرو
ان معاملات پر جن میں پہلے تم
گمراہی میں پڑ گئے تھے۔

فَإِذَا أَقَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ
فَاذْكُرُوا اللَّهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ
وَاذْكُرُوا كَمَا هَدَاكُمْ
وَأَنْ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلِهِ
لَمِنَ الضَّالِّينَ ○ ۲۴

اجتماع حج کے ایجنڈا میں اُمّوجن میں تعاون کیا جائے اور وہ اُمّوجن میں تعاون نہ کیا جائے

وَتَعَاوَنُوا
عَلَى الْبِرِّ
وَالْتَّقْوَى
وَلَا تَعَاوَنُوا
عَلَى الْإِثْمِ
وَالْعُدْوَانِ
وَاتَّقُوا اللَّهَ
إِنَّ اللَّهَ
شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ ۲

اور دیکھو ایک دوسرے سے تعاون کرو ان امور میں
جو انسانیت کی فلاح و بہبود کی راہیں کشادہ کریں
اور قوانینِ خداوندی کی پیروی کا موجب بنیں
لیکن ان امور میں ہرگز کسی سے تعاون نہ کرو
جو انسانی ترقی کی راہ میں رکاوٹ کا موجب ہوں
یا اللہ کی قائم کردہ حدود سے تجاوز کا باعث بنیں
تم ہمیشہ اللہ کے قوانین کی پیروی کرو
اور اس حقیقت کو پیش نظر رکھو کہ اللہ کے
قانونِ مکافات کی گرفت بڑی سخت ہوتی ہے

اجتماع حج میں صرف منفعتِ انسانی کی بات کرو

فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ
فَلَا رَفَثَ
وَلَا فُسُوقَ
وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ
وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ
يَعْلَمُهُ اللَّهُ ۝ ۲

اجتماع حج میں شمولیت کرنے والوں کو احتیاط کرنی چاہیے
کہ وہاں کوئی بات پایہِ ثقاہت سے گھری ہوئی نہیں ہونی چاہیے
نہ فحش کلامی یا دیگر جنسی میلانات کی باتیں
نہ باہمی مشاورت میں مناظرہ بازی کی جگہ و جدل
وہاں صرف منفعتِ انسانی کی بات کرو
اور جو کچھ بھی کرو گے اللہ اسے دیکھ رہا ہوگا۔

اجتماع حج کے مہینے حسبِ ضرورت متعین کیے جائیں

لِحَجِّ أَشْهُرٍ
مَّعْلُومَاتٍ ۝ ۲

دیکھو اجتماع حج کے مہینے
حسبِ ضرورت متعین کر لیے جائیں۔

ان اجتماعات سے اللہ کا اپنا کوئی مفاد وابستہ نہیں بلکہ وحدتِ انسانی اور اجتماعاتِ حج خود انسانی مفاد کے لیے ہیں

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ
حِجُّ الْبَيْتِ
مَنْ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا
وَمَنْ كَفَرَ
فَاِنَّ اللّٰهَ
غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ ۝ ۲۷

اللہ کی طرف سے دعوت ہے پوری نوعِ انسان کو
کہ وہ اس مرکز کے سالانہ اجتماعات میں شامل ہوں
یہ دعوتِ عام ہے کہ جو بھی استطاعت رکھتا ہو وہ شامل ہو جائے
اور جو لوگ وحدتِ انسانی کے تصور سے انکار کریں گے
تو وہ اپنا ہی نقصان کریں گے اللہ کا اس سے کچھ نہیں بگڑے گا
وہ تو تمام جہانوں سے بے نیاز ہے۔

اس مرکز کے اجتماعات کا مقصدِ عالم کی نگرانی و پاسبانی کرنا اور ان کے اچھے ہوئے معاملات کو سنوارنا ہے

وَعَزَّذْنَا لَیْ
اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ
اَنْ طَهَّرَا بَیْتِیْ
لِلطَّائِفِیْنَ
وَالْعٰکِفِیْنَ
وَالزَّکَّیْنَ السُّجُوْدِ ۝ ۲۵

ہم نے تباہی کی بھٹی معمارانِ حرم
ابراہیم اور اسمعیل سے کہ وہ اس مقام کو
انسانوں کے خوشنماختہ تصورات و معتقدات سے پاک و صاف رکھیں
ان لوگوں کے لیے جو اقوامِ عالم کی نگرانی و پاسبانی کرنے والے ہوں
اور ان کے اچھے ہوئے معاملات کو سنواریں
اور قوانینِ خداوندی کے سامنے جھکے رہیں۔

کافر نس کے دورانِ معاشی فوائد کا حصول

لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا
فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ۝ ۲۸

اس میں کوئی ہرج کی بات نہیں ہے اگر ان اجتماعات کے دوران تم
معاشی وسائل کے سلسلہ میں کسی قسم کے فوائد بھی حاصل کرو۔

میزبان قوم کی ذمہ داری

وَلَا یَجِزِیْ مَبْنٰی شَنَاں قَوْمٍ
اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہیے کہ کسی قوم کی دشمنی کی وجہ سے
یا اس وجہ سے کہ اس نے تمہیں اس مرکز کے قائم کرنے سے روکا تھا

أَنْ تَعْتَدُوا ۝ ۵۰

ان کے ساتھ کسی قسم کی زیادتی کرو۔

حج کے دوران شکار کی ممانعت

تمہارے لیے شکار حلال نہیں ہے
جب کہ تم حج میں ہو۔

غَيْرِ حِلِّي الصَّيْدِ
وَأَنْتُمْ حَرُمٌ ۝ ۵۱

البتہ حج کے دوران دریائی شکار کی اجازت ہے

البتہ دریائی شکار تمہارے لیے حلال ہے
جہاں تم ٹھہرو وہاں بھی کھا سکتے ہو
اور قافلہ کے لیے زائد راہ بھی بنا سکتے ہو
لیکن خشکی کا شکار تمہارے لیے حرام ہوگا
جب تک کہ تم حج میں ہو۔

أَحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ
وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ
وَلِلسَّيَّارَةِ
وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ
مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ۝ ۵۲

حج سے فارغ ہو کر شکار کر سکتے ہو

اور جب حج سے فارغ ہو جاؤ
تو شکار کر سکتے ہو۔

وَإِذَا حَلَلْتُمْ
فَأَصْطَادُوا ۝ ۵۳

اجتماعات حج میں قیام کی مدت

قوانینِ خلافت کی ترویج کے یہ اجتماعات
ایک متعین مدت تک جاری رہنے چاہئیں
پھر اگر کسی کو جلد واپس جانا ہو
تو اس میں کوئی ہرج نہیں اگر وہ دودن کے بعد ہی چلا جائے
اور جو زیادہ دیر ٹھہر سکتا ہے وہ زیادہ دیر ٹھہرے
تو اس میں بھی کوئی ہرج نہیں

وَاذْكُرُوا اللَّهَ
فِي أَيَّامٍ مَّعْدُودَاتٍ
فَمَنْ تَعَجَّلَ
فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ
وَمَنْ تَأَخَّرَ
فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ

اصل چیز تو اللہ کے قوانین کی نگہداشت ہے
لہذا تمہاری نگاہ اس مقصد پر رہنی چاہیے
اور اسے سمجھ لینا چاہیے کہ تمہارے اجتماعات کی آخری
منزل اور غایت وہ ہے جو تمہارے اللہ نے تمہارے لیے
مقرر کی ہے تمہارا ہر قدم اس کی طرف اٹھنا چاہیے۔

لَمَنِ اتَّقَى
وَاتَّقَى اللَّهَ
وَأَعْلَمُوا
أَنَّكُمْ إِلَيْهِ
تُحْشَرُونَ ○ ۲۰۳

پھر کانفرنس کے خاتمہ کے بعد

پھر کانفرنس کے خاتمہ کے بعد
سب لوگ اپنے اپنے ہاں واپس چلے بنائیں
اور اللہ کی خانیت میں آنے والے پروگراموں پر عمل درآمد شروع کر دیں
بلاشبہ اللہ کے نظام میں ہر طرح کا تحفظ
اور سامان نشوونما ہے۔

ثُمَّ أَفِيضُوا
مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ
وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ
إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ
رَحِيمٌ ○ ۲۰۴

ان اجتماعات میں شرکت کیلئے زادراہ لے کر چلا کرو، اے اہل عقل و دانش!

اور اپنے ساتھ زادِ راہ لے کر چلا کرو
گو کہ بہترین زادِ راہ قوانینِ خداوندی کی پیروی کرنا ہے
لہذا قوانینِ خداوندی کی پیروی کرو
اے اہل عقل و دانش۔

وَتَزَوَّدُوا
فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى
وَاتَّقُوا
يَا أُولِي الْأَلْبَابِ ○ ۲۰۵

ہدایتہ اس تحفہ کو کہتے ہیں جو بغیر معاوضہ کے دیا جائے اور ضرورت پڑنے
سے پہلے دے دیا جائے۔ اس اعتبار سے ہدایہ ان جانوروں اور دیگر سامان

ہدایہ یا تحائف

کو کہتے ہیں جو حج کے موقع پر بیت اللہ میں مہمانوں کی تواضع کے لیے بطور تحفہ بھیجے جاتے تھے۔
ہر اجتماع کے لیے کھانے پینے کی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے حج کے اجتماعات مکہ کی بے برگ و گیاہ
وادی میں منعقد ہوتے تھے جہاں کھانے پینے کو کچھ نہیں ملتا تھا۔ اس سلسلہ میں ہدایات دی گئیں کہ حج میں شرکت
کرنے والے کچھ فالتو جانور اپنے ساتھ لائیں۔ جنہیں وہاں ذبح کر کے خود بھی کھائیں اور دوسروں کو بھی گھلائیں۔

جو لوگ حج کے لیے خود نہ جائیں وہ اپنی طرف سے کچھ تحائف عازمین حج کے ہمراہ کر دیں۔ خواہ یہ جانوروں کی شکل میں ہوں یا کھانے پینے کی اور چیزیں۔

اس موضوع کے تحت درج آیات سے اس روایتی قربانی کی حقیقت بھی معلوم ہو جائے گی جس کے نام پر حج کے موقع پر لاکھوں جانور ذبح کر کے گڑھوں میں دبا دیئے جاتے ہیں اور پھر اس نام پر دنیا بھر میں گلی گلی جانور ذبح کیے جاتے ہیں اور ان کے ساتھ طرح طرح کے خود ساختہ تصورات وابستہ کر رکھے ہیں۔



اہلِ کافرنس کے لیے تحفہ

وَاتَّبِعُوا الْحَجَّ
وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ
فَإِنْ أَحْصَرْتُمْ
فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۝ ۲۱

قیامِ نظامِ خداوندی کے سلسلہ میں حج اور عمرہ کی
بڑی چھوٹی کافرنسوں میں شرکت کھلیے بلایا کرو
اگر کبھی ایسا ہو کہ تم وہاں جانے سے روک دیے جاؤ
تو جو کچھ آسانی سے ہو سکے تحفہ وہاں بھیج دیا کرو۔

حج کے موقع پر جانور ذبح کرنے کا مقصد

وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ
فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَةٍ
عَلَىٰ مَآرِزَ قُهُم مِّنْ
بِهِمْ إِلَّا نَعَامٌ
فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعَمُوا
الْبَائِسَ الْفَقِيرَ ۝ ۲۲

اللہ کا نام لے کر ذبح کیے جائیں
کافرنس کے مقررہ دنوں میں
ناندوں کی ممانداری کے لیے
ہمارے دیے ہوئے جانور
اور ان کا گوشت منڈیوں کے علاوہ
دیگر ضرورت مند لوگوں کو بھی کھلایا جائے۔

ہدیٰ جانوروں کی حیثیت اس کے سوا کچھ نہیں کہ ان سے کام لیا جائے اور ان کا گوشت کھایا جائے

وَالْبُذْنُ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ
مِّنْ شَعَائِرِ اللَّهِ

اس موقع پر ذبح کیے جانے والے جانور
اطاعتِ خداوندی کی علامت کی حیثیت رکھتے ہیں

بہر حال یہ جانور تھامے فائدے لے لیے ہیں
سو اللہ کا نام لے کر انہیں نصف در نصف ذبح کر دو
اور جب ذبح ہو جائیں تو
ان کا گوشت خود بھی کھاؤ
اور دوسرے ضرورت مندوں کو بھی کھاؤ۔

لَكُمْ فِيهِ دَخِيرٌ
فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافٍ
فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا
فَكُلُوا مِنْهَا
وَاطْعُوا الْقَائِنَةَ وَالْمُعْتَرَّةَ ۝ ۳۲

اور جانوروں کے ذبح کرنے کا مقام صرف خانہ کعبہ ہے

دیکھو بدئی کے جانور روایتی قربانی کے جانوروں کی طرح مقدس نہیں ہو جاتے
تم ان کے ذبح ہونے تک ان سے ہر طرح کا کام لے سکتے ہو
پھر ان کے ذبح کرنے کا مقام
خانہ کعبہ ہے۔

لَكُمْ فِيهَا
مَنَافِعُ اِلَىٰ اَجَلٍ مُّسَمًّى
ثُمَّ يَحِلُّهَا لَكُمْ
الْبَيْتِ الْعَتِيقِ ۝ ۳۳

اور حج کے موقع پر ذبح کیے جانے والے جانوروں کے متعلق کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو جانا

اور دیکھو اس معاملہ میں کسی غلط فہمی میں بھی مبتلا نہ ہو جانا
ان جانوروں کا نہ گوشت ہم تک پہنچتا ہے نہ خون
ہم نے تو صرف یہ دیکھا ہے کہ
تم ہمارے قوانین کی پیروی کس حد تک کرتے ہو۔

لَنْ يَنَالَ اللَّهُ لُحُومُهَا
وَلَا دِمَآؤُهَا
وَلَكِنْ يَنَالُهُ
التَّقْوَىٰ مِنْكُمْ ۝ ۳۴

شعار الحج

شعارِ جنگ میں جو الفاظ بطور علامت (CODE WORD) استعمال ہوتے ہیں۔ یا سفر میں اپنے
قافلہ کو پہچاننے کے لیے جو نشان مقرر کیا جاتا ہے انہیں شعار کہتے ہیں۔ اسی طرح حج میں لے جانے والے
جانور پر نشان لگانے کو اشعار کہتے تھے۔ اور اس جانور کو شعیرہؑ اس کی جمع شعائر ہے
حج کے مناسک و اعمال اور آثار و اعمال کو شعائر الحج کہتے ہیں۔ نیز تمام وہ اعمال حج جو اللہ کی
اطاعت کا اظہار کرنے کے لیے ادا کیے جاتے ہیں۔ ان اعمال و علامات کے مقام کو مشعر کہتے ہیں۔

سورہ مائدہ میں ہے لَا تَحِلُّوا شَعَائِرَ اللَّهِ ۝ ”شعائر اللہ کی بے حرمتی مت کرو“ اسلام ایک دین یا نظام حیات ہے جو مملکت کی شکل میں متمکن ہوتا ہے۔ ایک مملکت کے کچھ شعائر یعنی علامات یا (SYMBOLS) ہوتے ہیں جن کی تعظیم کے معنی یہ ہیں کہ آپ اس مملکت کا احترام کرتے ہیں۔ مثلاً کسی مملکت کا جھنڈا۔ جھنڈا ویسے تو کپڑے کے ایک ٹکڑے سے عبارت ہوتا ہے لیکن یہ نشانی ہوتا ہے اس مملکت کی۔ جھنڈے کے احترام کے معنی یہ ہیں کہ آپ اس مملکت کا احترام کرتے ہیں انہی علامات کو شعائر کہا جاتا ہے لہذا شعائر اللہ سے مراد اس مملکت کی محسوس علامات ہوں گی جو اللہ کے نظام کے نفاذ کے لیے دنیا میں قائم ہو۔ ان شعائر کا احترام درحقیقت اللہ کے قوانین کا احترام ہوگا۔ واضح رہے کہ ان شعائر کی پرستش نہیں کی جائے گی صرف ان کا احترام کیا جائے گا اور وہ بھی اس حقیقت کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ یہ شعائر یا علامات فی ذاتہ کوئی حیثیت نہیں رکھتے ان کا احترام قوانین خداوندی کے احترام کا محسوس طریق ہے اور بس۔

شعائر اللہ کا احترام

اے وہ لوگو جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اس نظام کی محسوس علامات کی بے حرمتی نہ کرو
اور جو مہینے جنگ کی بندش کے لیے مقرر کیے جائیں ان کا احترام کرو
اور اس بین الانسانی کانفرنس کے موقع پر ارسال کیے جانے والے
تمائف اور جانوروں کا بھی احترام کرو
اور ان لوگوں کا بھی احترام کرو جو اس میں شرکت کے لیے آئیں
کہ ایسی تدبیریں سوچیں
جن سے نوع انسان کے لیے معاشی فوائد حاصل ہوں
اور انسانی زندگی قوانین خداوندی سے ہم آہنگ ہو سکے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
لَا تَحِلُّوا شَعَائِرَ اللَّهِ
وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ
وَلَا الْهَدْيَ
وَلَا الْقَلَائِدَ
وَلَا أَمِينَ الْبَيْتِ الْحَرَامِ
يَبْتَغُونَ
فَضْلًا مِّن رَّبِّهِمْ
وَرِضْوَانًا ۝ ۵

شعائر اللہ کے احترام کا مقصد

جو کوئی احترام کرے

وَمَن يُعَظِّمْ

شَعَائِرَ اللَّهِ

فَاتَّهَامَنَّ

تَقْوَى الْقُلُوبِ ○ ۲۲

نظامِ خداوندی کے محسوس نشانات کا

تو یہ اس امر کا اظہار ہو گا کہ

اس کے دل میں قوانینِ خداوندی کی پیروی کا احساس موجود ہے۔

صفا و مروہ کی حیثیت

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ

مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ

فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا

وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا

فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ

عَلِيمٌ ○ ۲۸

صفا و مروہ کے درمیان چکر لگانے کی رسم

اطاعتِ خداوندی کی محسوس علامت کے طور پر کی جاتی ہے

لہذا جو کوئی حج یا عمرہ کی کافروں میں شرکت کے لیے بنائے

اور یہ چکر بھی لگا دے تو اس میں کوئی گناہ نہیں ہے

بہر حال اصل مقصد تو فلاحِ انسانی کے معاملات ہیں

اور اس سلسلہ میں کی گئی کوششوں کو اللہ نتیجہ خیز بنا دے گا

اور وہ ہر بات سے باخبر ہے۔



صوم

۱۷

مادہ : صوم

صَامَ رُكَّ جَانَا، ٹھہر جانا، باز رہنا۔ صَامَ عَنِ الْكَلَامِ بات کرنے سے رُکا، خاموش رہا۔ صَامَ عَنِ النِّكَاحِ نکاح سے باز رہا۔ صَامَ عَنِ السَّيْرِ چلنے سے رُکا۔ صَامَ الْمَاءُ پانی کھڑا ہو گیا۔

لفظ صوم جمع صیام کے معنی عام طور پر روزہ کیے جاتے ہیں لیکن ”روزہ“ اس لفظ کے مفہوم کو پوری طرح بیان نہیں کرتا۔ اس کے معنی اس سے زیادہ وسیع ہیں! اس کا ترجمہ ”روزہ“ کے بجائے ضبطِ نفس یا ڈسپلن کیا جائے تو وہ قرآنی مفہوم سے زیادہ قریب ہو گا۔

دین کا مقصد یہ ہے کہ نوع انسان کو ہر قسم کی غلامی سے نجات دلا کر انہیں صرف قوانینِ خداوندی کا پابند بنایا جائے اس مقصد کے لیے اس نے ایک جماعت تیار کی جو ہر اس قوت کا مقابلہ کرے جو انسانیت کو محکوم و مغلوب رکھتا چاہتی ہو

ہمارے زمانے میں ہر حکومت کے پاس اپنی مستقل فوج (STANDING ARMY) ہوتی ہے قدیم زمانہ میں بھی نسبتاً متدین ممالک میں یہی کیفیت ہوتی تھی۔ لیکن قرآنِ کریم نے یہ تصور دیا کہ اُمت کا ہر فرد قابلِ مجاہد سپاہی ہے ظاہر ہے کہ یہ تمام افراد اُمت مستقل فوج کی طرح چھاؤنیوں میں تو نہیں رہیں گے، یہ اپنے اپنے گھروں میں رہیں گے اور مختلف کام کاج کرتے رہیں گے جب جنگ کے لیے بلایا جائے گا تو یہ فوج کی شکل اختیار کر لیں گے۔

اس کے لیے ضرورت ہوگی کہ سال میں کچھ عرصہ ایسا رکھا جائے جس میں انہیں سپاہیانہ زندگی کا خوگر بنایا جائے عسکری تربیت دی جائے جس طرح آج کل ریزرو فوج کے سپاہیوں کو سال میں کچھ وقت ٹریننگ کیمپوں میں جا کر تربیت حاصل کرنی ہوتی ہے! اس طرح قرآنِ کریم نے مجاہدین کی تربیت کے لیے رمضان کا مہینہ تجویز کیا ہے کیوں کہ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن کا نزول شروع ہوا۔ فرمایا گیا کہ اس نعمت کے ملنے پر تم جشنِ مسرت مناؤ اور اس جشن کے منانے کا طریق وہ بتایا جو دنیا جہان سے نرالا اور منفرد تھا۔

فرمایا اس ماہ میں تم میں سے جو گھر پر موجود ہو وہ اس ٹریننگ میں شامل ہو اور اگر وہ بیمار ہے یا حالتِ سفر

میں ہے تو اس مدت کو بعد میں پورا کر دے مملکت کا عسکری نظام ایسے لوگوں کے لیے خصوصی کورس کا انتظام کرے گا۔ ٹریننگ کے یہ کورس تندرست اور جوان لوگوں کے لیے ہوں گے نچے، بوڑھے اور دائم المریض لوگ ان کورسوں سے مستثنیٰ ہوں گے۔

روزہ قرآن کریم نے کھانے پینے کی چند چیزوں کو حرام قرار دیکر باقی چیزوں کو حلال و طیب کہا ہے ۲/۱۱۶ حرام اشیا پر تو بجز ضروری حالت کے مطلق پابندی ہے لیکن سپاہیانہ زندگی ایسی ہے جس میں ایسے حالات پیدا ہو سکتے ہیں جن میں حلال و طیب چیزوں کے استعمال سے بھی رکنا پڑتا ہے حالت جنگ میں یا تو وہ ملتی ہی نہیں۔ یا کھانے پینے کی فرصت ہی نہیں ملتی سپاہیانہ زندگی کا خورگہ ہونے کے لیے ضروری ہوگا کہ حالت امن میں ان چیزوں کے استعمال پر کچھ وقت کے لیے پابندی عائد کر لی جائے تاکہ قوت برداشت بڑھے۔

صیام کے پروگرام میں دن کے وقت کھانے پینے اور جنسی اختلاط پر پابندی ہوگی جس سے مقصد یہ ہے کہ اہل ایمان میں ایسا ضبط نفس پیدا ہو جائے کہ وہ زندگی میں ہر جائز اور ناجائز میں تمیز کر سکیں۔ اور ان کی خواہش نفس یا مفاد پرستی کا تقاضا خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو ناجائز کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھیں۔

اعتمکاف عَمَّكَفَ کے معنی ہیں کسی چیز کو بکھرنے سے بچا کر لڑی میں پرودینا معاملات کو درست کرنا لہذا عَمَّكَفُونَ کے معنی ہوں گے وہ لوگ جو مملکت کے الجھے ہوئے معاملات کو سنوارنے کے لیے یکسوئی کے ساتھ مصروف غور و فکر ہوں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ صیام کے پروگرام میں عام شرکت کرنے والوں کو تو اجازت ہوگی کہ وہ چاہیں تو رات کو اپنے گھر چلے جایا کریں لیکن ایسے ارباب فکر و نظر اور اصحاب حل و عقد جن سے خصوصی مشاورت کی ضرورت ہوگی انہیں عند الضرورت راتوں کو بھی روک لیا جائے گا اسے اعتمکاف سے تعبیر کیا گیا ہے۔

صیام کی غایت قرآن کریم نے صیام کی تین غایات بتائی ہیں۔ یعنی یہ بتایا ہے کہ اس پروگرام کا مقصد کیا ہے اس سے ہو گا کیا۔ اس کا نتیجہ کیا نکلے گا؟ اس سلسلہ میں اس نے تین

باتیں کی ہیں لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۲/۱۸۳ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۲/۱۸۵ اور لَتَكْبَرُوا لِلَّهِ عَلَى مَا هَدَاكُمْ ۲/۱۸۵ اس کا پہلا نتیجہ تَتَّقُونَ ہو گا۔ تقویٰ کے معنی ہیں سفر زندگی میں راستہ کے خطرات سے بچ کر چلنا۔ اور تَوَانِینِ خِدَی کی نگہداشت کرنا۔ لہذا صیام کے پروگرام کا پہلا نتیجہ یہ نکلے گا کہ تم خطرات کا مقابلہ کرنے اور تَوَانِینِ خِدَی کی پیروی کرنے کے قابل ہو جاؤ گے تمہاری قوت برداشت بڑھ جائے گی اور تمہارے اندر ڈسپلن پیدا ہو جائے گا۔

اس کا دوسرا نتیجہ تَشْكُرُونَ ہے شکر کا مطلب ہوتا ہے انسانی کوششوں کا بھرپور نتیجہ برآمد ہونا۔ لہذا کہا یہ گیا ہے کہ صیام کے پروگرام سے تم میں جو برداشت کی قوت اور ڈسپلن کی صلاحیت پیدا ہوگی اس سے تمہاری کوششیں پوری طرح ثمر بار ہو جائیں گی۔

لِتَكْبِرُوا لِلَّهِ

سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ مقصد کیا ہے جس کے لیے یہ جانکاہ کوششیں کی جائیں گی اس مقصد کو تَكْبَرُ وَاللّٰہ کی نہایت جامع اصطلاح میں سمٹا کر بیان کر دیا۔

اہل یہ ہے کہ تَكْبَرُ وَاللّٰہ دین کی غایت اور جماعتِ مومنین کا منہاتے مقصود ہے یہ امتِ جیتی ہے تو اسی کے لیے اور مرتی ہے تو اسی کے لیے۔

کبریاۃ کے معنی ہیں انتہائی بلندی، ایسا غلبہ اور تسلط جس کے اوپر کسی کا غلبہ اور تسلط نہ ہو کلی اختیارات کا مالک آخری اتھارٹی۔

خارجی کائنات میں اللہ کے غلبہ اور اقتدار کے متعلق کسی مزید ثبوت کی ضرورت نہیں یہ وہ حقیقت ہے جس کے وہ سائنسدان بھی معترف ہیں جو اللہ کو مردِ مجنونوں میں مانتے تک نہیں سو خارجی کائنات میں اللہ کی کبریاۃ مسلم ہے۔ جہاں تک انسانی دنیا کا تعلق ہے اس کے لیے بھی اللہ نے قوانین دیتے ہیں۔ لیکن یہاں یہ قوانین از خود نافذ نہیں یہ انسانی ہاتھوں سے نافذ ہوں گے۔ ان قوانین کو انسانی دنیا میں نافذ کرنا اللہ کی کبریاۃ کو ثبوت (ESTABLISH) کرنا کہلاتے گا یہ جماعتِ مومنین کا فریضہ ہے اس کو اللہ کی حکومت یا دین کا نظام کہتے ہیں۔

اللہ کی کبریاۃ سے مراد ہوگا اس کے قوانین کی حکومت لیکن ظاہر ہے کہ انسانی دنیا میں قوانینِ خداوندی کی حکومت از خود قائم نہیں ہو سکتی یہ بہر حال انسانوں کے ہاتھوں قائم ہوگی لیکن اس احتیاط کے ساتھ کہ ان کے دل میں کہیں یہ خیال پیدا نہ ہو جائے کہ انہیں حقِ حکومت مل گیا ہے حقِ حکومت اللہ اور اس کے قوانین کے لیے ہوگا اور جماعتِ مومنین اس کے قوانین کو نافذ کرنے کی ذمہ دار ہوگی۔

ضبطِ نفس کا کورس

اے وہ لوگو کہ جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے تم پر ضبطِ نفس کا کورس لازم کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلی اقوام پر لازم کیا گیا تھا تاکہ تم اپنے آپ کو زندگی کے خطرات سے بچانے کے قابل بنا سکو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ
كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

جشنِ نزولِ قرآن کی ابتدا ضبطِ نفس سے کی جائے

اس کورس کے لیے رمضان کا مہینہ مقرر کیا جاتا ہے
یہ وہ مہینہ ہے جس میں نزولِ قرآن کی ابتدا ہوتی تھی
وہ قرآن جو نوعِ انسان کے لیے ہدایت و رہنمائی ہے
اور جو واضح طور پر حق و باطل کا فرق کھول کر بتا دیتا ہے
لہذا جو کوئی اس مہینہ میں گھر پر موجود ہو
تو اسے چاہیے کہ ضبطِ نفس کے اس کورس میں شامل ہو۔

شَهْرُ رَمَضَانَ
الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ
هُدًى لِّلنَّاسِ
وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ
فَمَن شَهِدَ مِنْكُمُ
الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ
○ ۱۸۵

ضبطِ نفس اور عسکری کورس کے قواعد

یہ پروگرام گنتی کے دنوں کا ہے
اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا سفر پر ہو
تو دوسرے دنوں میں اس گنتی کو پورا کرے
جو لوگ بعض ناگزیر وجوہ کی بنا پر
اس پروگرام کی شمولیت میں دقت محسوس کریں
تو وہ اس کے عوض کسی ایک حاجت مند کے کمانے کا انتظام کریں
اور اگر کوئی اپنی خوشی سے کچھ زیادہ بھلائی کرے
تو اس سے اس کی اپنی ہی بہتری ہوگی۔
بہر حال جو کوئی اس پروگرام میں شمولیت کی ہمت پائے
تو زیادہ بہتر شمولیت ہی ہے
اگر تم اس کی اہمیت اور حمت کو سمجھ سکو۔

أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ
فَمَن كَانَ مِنْكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ
فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ
وَعَلَى الَّذِينَ
يُطِيقُونَهُ
فِذْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ
فَمَن تَطَوَّءَ خَيْرًا
فَهُوَ خَيْرٌ لَّنَا
وَأَن تَصُومُوا
خَيْرٌ لَّكُمْ
إِن كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ
○ ۱۸۴

اس پروگرام کا ایک حصہ روزہ بھی ہے

اس کورس کے دوران دن کے وقت بنی انتظام اور کمانے پینے پر پابندی ہوگی

أَحِلَّ لَّكُمْ لَيْلَةُ الصِّيَامِ

الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ
هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ
عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ
تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ
فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ
فَالَّذِينَ بَشَرُوا هُنَّ
وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ
وَكُلُوا وَاشْرَبُوا
حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ
مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ
ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ ۝ ۱۸۴

لیکن رات کے وقت ایسی کوئی پابندی نہیں
میاں بیوی کا تو آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہوتا ہے
اللہ کو معلوم ہے کہ غلط تصورات کے مطابق لگائی گئی پابندیوں کو
لوگ نبھا نہیں سکتے اور پھر ان میں خیانت شروع کر دیتے ہیں
اللہ نے تمہیں ایسی کیفیت میں پڑنے سے محفوظ کر لیا ہے
لہذا رات کے وقت باہمی مباشرت کر سکتے ہو
اللہ کے دیے ہوئے قانون کے مطابق
اور کھاپنی بھی سکتے ہو
اس وقت تک جبکہ نمایاں ہو جائے صبح کی سفید دھاری
رات کی سیاہ دھاری سے
اس کے بعد رات تک اس پروگرام کو پورا کرو۔

اعتکاف

لیکن ان مخصوص لوگوں کو رات کے وقت بھی جنسی اختلاط کی اجازت نہیں
جو معاشرہ کے اُلجھے ہوئے معاملات کو سلجھانے کے لیے راتوں کو بھی
تربیت و اطاعت کے مراکز (مساجد) میں رُکے ہوئے ہیں۔

وَلَا تَبَاشَرُوهُنَّ
وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ
فِي الْمَسْجِدِ ۝ ۱۸۵



تقویٰ



مادہ : قوی

وَقِيَ الشَّيْءَ يَقيهِ وَقِيًا وَقَايَةً کسی چیز کی حفاظت کرنا، نگہبانی و نگہداشت کرنا۔ اسے مضر اور تکلیف دہ چیزوں سے بچانا۔ چنانچہ جب گھوڑا چلتے وقت نعل نہ ہونے کی وجہ سے یا راستہ خراب ہونے کی وجہ سے سنبھال سنبھال کر پاؤں رکھے تو اسے وَقِيَ الْفَرَسُ مِنَ الْحَفَا کہتے ہیں۔ سَنَجُّ وَافٍ ایسی زمین جو گھوڑے کی پیٹھ پر بالکل ٹھیک بیٹھ جائے اور اسے زخمی نہ کرے۔

قرآن کریم میں وَافٍ بمعنی محفوظ رکھنے والا، بچانے والا آیا ہے۔ مَا لَكَ مِنَ اللَّهِ مِنْ قَوْلٍ وَلَا وَافٍ ۱۳ ”تیرے لیے اللہ کے مقابلہ میں نہ کوئی سرپرست ہو گا نہ بچانے والا“ دوسرے مقام پر یہ مادہ محتاط رہنے اور اپنی حفاظت کرنے کے معنی میں بھی آیا ہے۔ جیسے فَاتَّقُوا النَّارَ ۲۲ ”اپنے آپ کو عذابِ آتش سے محفوظ رکھو“۔ یا اس سے محنتا رہو۔

قرآن کریم میں ”وَ اتَّقُوا اللَّهَ“ بار بار آیا ہے۔ اس کے معنی ہیں قوانینِ خداوندی کی نگہداشت کرنا، حکمِ خداوندی کا اتباع کرنا، ان کے مطابق زندگی بسر کرنا، ان سے ہم آہنگ ہونا۔ سورۃ مائدہ میں تقویٰ کے مقابلہ میں عُذْوَانٌ کا لفظ آیا ہے ۵ اور عُذْوَانٌ کے معنی سرکشی کے ہیں۔ لہذا تقویٰ کے معنی قوانینِ خداوندی کی اطاعت کے ہوتے سورۃ آل عمران میں اس کی مزید تشریح کر دی گئی ہے جہاں فرمایا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَتَّى تُقَاتُوا
اے ایمان والو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جیسا کہ تقویٰ اختیار کرنے کا حق ہے

وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۱۲

اور عمر بھر قوانینِ خداوندی کے سامنے جھکے رہو۔

وَأَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا ۱۳

سب مل کر اللہ کے ضابطہ ہدایت کے ساتھ متمک رہو۔

ان مقامات سے واضح ہے کہ وَ اتَّقُوا اللَّهَ کے معنی ہیں قوانینِ خداوندی (قرآن) سے ہم آہنگ رہنا۔ اس

کے مطابق زندگی بسر کرنا۔ ان کی پوری پوری نگہداشت کرنا۔ اسی لیے سورۃ اشعرار میں متقین کے مقابلہ میں غاویث آیا ہے ۲۶ غاویث وہ جو قوانینِ خداوندی کی پیروی چھوڑ کر دوسری راہیں اختیار کر لیں۔ اور متقین وہ جو اس رہنمائی کے پیچھے پیچھے چلیں۔ سورۃ ص میں متقین کے مقابلہ میں فجّار کا لفظ آیا ۳۸ فاجرو وہ ہے جو پھٹ کر الگ ہو جائے لہذا متقی وہ ہے جو اس صباط کے ساتھ متمسک ہے۔ اس کے ساتھ چمٹا ہے اس سے ہم آہنگ ہے۔ سورۃ الشمس میں ہے کہ اللہ نے نفسِ انسانی یا انسانی ذات میں یہ دونوں صلاحیتیں رکھ دی ہیں۔

فَالْهَمَّاهَا فُجُورٌ هَا وَتَقْوَاهَا ۹۱

”انسان چاہے تو صباطِ خداوندی سے ہم آہنگ کر اپنی ذات میں ارتقا پیدا کرتا جائے اور چاہے تو اس سے الگ ہٹ کر اپنی ذات میں تشتت و انتشار پیدا کر لے۔“

ان ہی دو گروہوں کے متعلق سورۃ محمد میں ہے کہ ایک گروہ تو ان لوگوں کا ہے جو اپنے خیالات اور جذبات کے پیچھے چلتے ہیں ۲۶ اور دوسرا گروہ ان کا ہے جو قوانینِ خداوندی کی رہنمائی میں چلتے ہیں اس دوسرے گروہ کو ان کا تقویٰ مل جاتا ہے اَلَمْ تَقْوَهُمْ ۲۶ لیکن یہ اسی کو ملتا ہے الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى ۹۲ جو اپنا مال نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کے لیے دے دیتا ہے اور اس طرح خود اپنی ذات کی نشوونما بھی کرتا ہے۔“

لہذا متقین وہ ہیں جو غلط روشِ زندگی کے تباہ کن نتائج سے بچنا چاہیں اور قوانینِ خداوندی کا اتباع کر کے اپنی ذات کی نشوونما کریں۔ تخریبی قوتوں کے تباہ کن اثرات سے حفاظت تَقَاةٌ کی ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ کہ انسان قوانینِ خداوندی کی پوری پوری نگہداشت کرے اُن کا ہر وقت خیال رکھے اور اپنا ہر قدم ان کے مطابق اٹھائے اسی کا نام ان سے متمسک ہم آہنگ رہنا ہے ایسا تمسک جیسے زین گھوڑے کی پیٹھ پر فٹ آجاتی ہے اور اسے زخمی نہیں ہونے دیتی۔

تقویٰ کے معنی پرہیزگاری نہیں پرہیزگاری محض سلبی صفت (NEGATIVE VIRTUE) ہے لیکن تقویٰ میں زندگی کی تباہیوں سے بچ کر چلنے کے ساتھ ساتھ قوانینِ خداوندی کے مطابق زندگی بسر کرنا بھی ہے یعنی اس میں سلبی صفت کے ساتھ ایجابی پہلو (POSITIVE SIDE) بھی ہے اور ایجابی پہلو غالب ہے۔

لفظ تقویٰ اس قدر جامع ہے کہ اس کا ترجمہ کسی ایک لفظ میں ہو نہیں سکتا جس چیز کو عام طور پر کریکٹر یا سیرت و کردار کی بلندی کہا جاتا ہے وہ اس کے اندر آجاتی ہے۔ کریکٹر کی تعریف (DEFINITION) بڑی مشکل ہے خود مغرب کے علمائے اخلاقیات بھی اس باب میں باہم و گمشتوق نہیں۔ لیکن قرآن کریم اس مشکل عقدہ کو بڑی آسانی سے حل کر دیتا ہے۔ قرآن کی رو سے انسانی زندگی کی دو سطحیں ہیں ایک ”حیوانی سطحِ زندگی“ جس کے تقاضے وہی ہیں جو دوسرے حیوانات کے ہیں یعنی تحفظِ خویش، تغلب اور افزائشِ نسل۔ تحفظِ خویش کا جذبہ اس قدر قوی اور شدید ہے کہ کوئی فرد اپنے مفاد کے مقابلہ میں دوسرے کے مفاد کی پروا نہیں کرتا اسی سے تمام کشمکش پیدا ہوتی ہے۔

دوسری سطح زندگی وہ ہے جسے ”انسانی سطح زندگی“ کہہ لیجیے۔ اس زندگی میں مقصد انسانی ذات یا روح کی نشوونما ہوتا ہے اور یہ نشوونما ان بلند اور مستقل اقدار کے ذریعے ہوتی ہے جو وحی سے ملتی ہیں اور جو اب قرآن کریم کے اندر محفوظ ہیں۔ قرآن کہتا ہے کہ حیوانی سطح زندگی کے تقاضوں کا پورا کرنا بھی ضروری ہے لیکن اگر کبھی ایسا ہو کہ حیوانی سطح کے کسی تقاضے اور انسانی سطح کے تقاضے یا بلند قدر میں تصادم ہو جائے تو حیوانی سطح کے تقاضے کو انسانی زندگی کی بلند قدر کی خاطر قربان کر دینا چاہیے۔ یہ تقویٰ ہے۔ اس کو کرکٹر کہتے ہیں۔ حتیٰ کہ اگر کوئی وقت ایسا آجائے کہ بلند قدر کی حفاظت کے لیے جان تک دینی پڑ جائے تو وہ دے دے اور انسانی بلند قدر کو بچالے اس لیے کہ جان کی حفاظت بہر حال حیوانی سطح زندگی کا تقاضا ہے۔

قرآن کریم اسے بھی تسلیم کرتا ہے کہ اپنے نفع کا خیال رکھنا اور نقصان سے بچنا عقل کا تقاضا ہے، چونکہ اہل ایمان کے نزدیک انسانی ذات یا روح کا تحفظ، حیوانی زندگی کے تحفظ سے زیادہ قیمتی ہے لہذا جب ان دونوں تقاضوں میں تصادم ہو جائے تو ان کی عقل کا تقاضا یہ ہوتا ہے کہ وہ بڑی قیمت کی شے (انسانی ذات یا روح) کی حفاظت کے لیے چھوٹی قیمت کی شے (حیوانی تقاضے) کو قربان کر دیں۔ لہذا صحیح عقل و فکر کے مالک اہل ایمان ہی ہوتے ہیں۔ قرآن کریم انسان میں کرکٹر پیدا کرنے کے لیے خالی جذبات سے اپیل نہیں کرتا۔ وہ علم و بصیرت (REASON) سے اپیل کرتا ہے اور عقل کو سمجھاتا ہے کہ ایسا کرنا خود اس کے لیے کتنا مفید ہے۔



اللہ کے نازل کردہ ضابطہ حیات کا اتباع تقویٰ ہے

وَهَذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مَبْرُكٌ
فَاتَّبِعُوهُ
وَاتَّقُوا
لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ○ ۱۵۶

یہ مبرکت کتاب جو ہم نے نازل کی ہے
اس کا اتباع کرو
اور تقویٰ شعار بن جاؤ
تاکہ تمہاری صلاحیتوں کی نشوونما ہوتی جائے۔

اللہ کے قوانین کو پیش کرنے والے اور انہیں عملی شکل دینے والے شفیع ہیں

وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ
وَصَدَّقَ بِهِ
أُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ○ ۳۹

جو لوگ اللہ کے سچے قوانین پیش کرتے ہیں
اور وہ جو انہیں عملی شکل دے کر انکی سچائی ثابت کر دیتے ہیں
یہی لوگ ہیں جو متقی ہیں۔

تقویٰ جسے انسانی ذات اور معاشرے کی کمزوریاں و ناہمواریاں دور ہو جاتی ہیں

یہ اللہ کے احکام و قوانین ہیں جو تمہاری طرف نازل کیے گئے ہیں اور جو لوگ اللہ کے ان قوانین کی پیروی کرتے ہیں انکی ذات اور معاشرے کی کمزوریاں و ناہمواریاں دور ہو جاتی ہیں اور انہیں اجرِ عظیم سے نوازا جاتا ہے۔

ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهُ اِلَيْكُمْ
وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ
يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ
وَيُعْظِمْلَهٗ اَجْرًا ۝ ۲۵

تقویٰ جو انسانی معاشرے خوف اور پریشانیوں کا خاتمہ کر دیتا ہے

نوع انسان کو شرمع میں ہی بتا دیا گیا تھا کہ تمہارے اندر ہمارے رسول آتے رہیں گے اور تمہارے سامنے ہمارے قوانین پیش کریں گے سو جو لوگ ان قوانین کی پیروی کر کے اپنی اصلاح کر لیں گے ان کے معاشرے سے ہر طرح کے خوف ختم ہو جائیں گے اور انہیں تمام پریشانیوں سے نجات مل جائے گی۔

يٰۤاَيُّهَا اٰدَمَ
اِمَّا يٰۤاَيُّهَا تَيْنٰكُم رُّسُلٌ مِّنْكُمْ
يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيَّ
فَمَنْ اَتَّقَ
وَاصْلٰهٖ
فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ ۳۵

مشتقی اپنے حسن عمل سے معاشرے کو جنت بنا دیتے ہیں

اور تیزی سے آ جاؤ نظامِ خداوندی کے سایہِ حفاظت میں اور اس جنت کو حاصل کر لو جس کا پھیلاؤ اس دنیا سے اُس دنیا تک چلا گیا ہے اور جو تیار کی گئی ہے تقویٰ شعار لوگوں کے لیے یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی محنت کی کماٹی سے نوعِ انسان کی پرورش کرتے ہیں خوشحالی میں بھی اور بدحالی میں بھی

وَسَارِعُوْا
اِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ
وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا
السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ
اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ
الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ
فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ

وَالْكُظُمِينَ الْغَيْظِ
وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ
وَاللَّهُ يُحِبُّ
الْمُحْسِنِينَ ○ ۱۴۳-۱۴۴

اور اپنی زائد قوت و حرارت کو تعمیری کاموں کی طرف منتقل کرتے ہیں
اور دوسروں کی غلطیوں سے درگزر کرتے ہیں
اللہ پسند کرتا ہے ایسے ہی
متوازن المزاج اور حسن کار لوگوں کو۔

دن رات تعمیر انسانیت کے کاموں میں مصروف رہنے والے متقی

إِنَّ الْمُتَّقِينَ
فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ
أَخِذِينَ مَا أَنَّهُمْ رَبُّهُمْ
لَا يَهُمُّكَ كَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ
مُحْسِنِينَ
كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ الَّذِينَ
فَإِيْهُمْ جَعَلُوا
وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ
يَسْتَغْفِرُونَ
وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ
لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ○ ۱۵-۱۶

جو لوگ قوانینِ خداوندی کی پیروی کرتے ہیں
وہ باغ و بہار زندگی بسر کریں گے
اور اللہ کی ربوبیت عامہ کی تمام نعمتوں و آسائشوں سے بہرہ یاب ہوں گے
اس لیے کہ انہوں نے قبل ازیں
اپنی ذات اور معاشرہ کو حسن و توازن کا حامل بنا لیا تھا
وہ دن رات نظامِ خداوندی کے پروگراموں میں مشغول رہتے
اور بہت کم آرام کرتے تھے
اور ہر صبح اپنے پروگرام کی ابتدا اس آرزو کے ساتھ کرتے
کہ تخریبی قوتوں کے شر سے محفوظ رہیں
وہ اپنی محنت کی کمانی میں ان تمام لوگوں کا حق سمجھتے تھے
جن کی آمدن ان کی ضروریات سے کم ہو یا جو کمانے کے قابل نہ رہیں۔

فاضلہ دولت کا نظامِ خداوندی کی تحویل میں رہنا تقویٰ ہے

لوں۔ آپ سے فاضلہ دولت کے متعلق دریافت کرتے ہیں
کہو فاضلہ دولت نظامِ خداوندی کی تحویل میں رہے کی
لہذا تم لوگ اللہ کے قوانین کی پیروی کرتے رہو
آپس کے معاملات درست رکھو اور معاشرہ میں ہمواریاں پیدا کرو
اور نظامِ خداوندی کی اطاعت کرتے رہو

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ
قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ
فَاتَّقُوا اللَّهَ
وَأَصْلِحُوا إِذْ أَبَيْنَكُمْ
وَاصْبِرُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ

إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝۹۱

یہی مومنین کا شعار ہے۔

تنگ نظری سے بچ کر مال و دولت کا مفادِ عمائیکلے دے دینا تقویٰ ہے

فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ
وَأَسْعُوا وَاطِيعًا
وَأَنْفِقُوا
خَيْرًا لِّأَنْفُسِكُمْ
وَمَنْ يُؤَقِّ شَحْنَهُ نَفْسِهِ
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝۹۲

اور دیکھو قوانینِ خداوندی کی امکان بھر پیروی کرو
ان قوانین کو غور سے سنو اور ان کی اطاعت کرو
اور اپنی کمائی فلاحِ عامہ کے لیے وقف کر دو
اسی میں تمہاری بھلائی ہے
دیکھو جو لوگ ذاتی مفاد کی تنگ نظری سے بچ گئے
تو وہی ہیں جو کامیاب و کامران ہونے والے ہیں۔

اپنا سب کچھ دوسروں کی نشوونما کیلئے دے دینا تقویٰ ہے

وَسَيَجْزِيهِمُ
الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى
وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزَىٰ
إِلَّا أَتَتْغَاءَ وَجْهَ رَبِّهِ الْأَعْلَى
وَكَسُوفَ يَرْضَىٰ ۝۹۳-۹۴

وہ لوگ تباہی و بربادی سے بچا لیے جائیں گے
جو تقویٰ اختیار کرتے ہوئے
اپنا سب کچھ نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کیلئے دے دیں گے
اور یہ دنیا کسی کے احسان کا بدلہ چکانے کے لیے نہیں ہوگا
بلکہ اللہ کے مقرر کردہ نظامِ ربوبیت کے قیام و استحکام کے لیے دیں گے
اور جس کے صلہ میں انہیں حقیقی مسرتیں حاصل ہو جائیں گی۔

مشقی تاریکیوں سے نکل کر نظامِ افندی کی روشن راہوں کی طرف جاتے ہیں

فَاتَّقُوا اللَّهَ
يَا أُولِيَ الْأَلْبَابِ
الَّذِينَ آمَنُوا
قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا
رَّسُولًا يَنْتَظِرُ عَلَيْكُمْ

اللہ کے قوانین پر عمل پیرا ہو جاؤ
اے صاحبانِ عقل و بصیرت!
جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اسی مقصد کیلئے اللہ نے تمہاری طرف یہ ضابطہ حیات نازل کیا ہے
اور رسول تمہارے سامنے پیش کرتا ہے

اللہ کے واضح قوانین کو
 تاکہ جو لوگ نظام خداوندی کو قبول کر لیں
 اور اس کے اصلاح معاشرہ کے پروگراموں پر عمل پیرا ہو جائیں
 انہیں یہ نظام ہر طرح کی تاریکیوں سے نکال کر
 زندگی کی روشن راہوں کی طرف لے آئے
 سو جو لوگ اللہ کے نظام کو قبول کر کے
 اس کے اصلاح معاشرہ کے پروگراموں پر عمل پیرا ہو جائیں گے
 وہ لوگ ایسے جنتی معاشرہ میں داخل ہوں گے
 جس کی تہہ میں قوانین خداوندی کے چشمے رواں ہوں گے
 یہ لوگ اس جنتی معاشرہ میں ہمیشہ کے لیے رہیں گے
 جہاں انہیں نہایت احسن انداز سے سامانِ زیست ملتا رہے گا۔

آيَةُ اللَّهِ مُبَيَّنَاتٍ
 لِّمُخْرِجِ الَّذِينَ آمَنُوا
 وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
 مِنَ الظُّلُمَاتِ
 إِلَى النُّورِ
 وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ
 وَيَعْمَلْ صَالِحًا
 يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ
 تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
 خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا
 قَدْ أَحْسَنَ اللَّهُ لَهُ رِزْقًا ○

۱۵
۱۱-۱۰

مشقیوں کی زندگی کے راستے روشن ہو جاتے ہیں

اے وہ لوگو جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہے
 اللہ کے قوانین کی پیروی کرو
 اور اس کے رسولؐ کی تعلیمات پر یقین رکھو
 اس طرح تم دونوں جہانوں کی رحمتوں کے حقدار ہو جاؤ گے
 اور تمہیں ایسی نورانی بصیرت حاصل ہو جائے گی
 جس سے تمہاری زندگی کے تمام راستے روشن ہو جائیں گے۔
 اور تمہیں زندگی کی ہر بلا سے حفاظت حاصل ہو جائے گی
 یاد رکھو اللہ کے نظام میں ہر طرح کا تحفظ بھی ہے
 اور نشوونما کا سامان بھی۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
 اتَّقُوا اللَّهَ
 وَأَمِنُوا بِرَسُولِهِ
 يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ
 وَيَجْعَلَ لَكُمْ نُورًا
 تَمْشُونَ بِهِ
 وَيَغْفِرَ لَكُمْ
 وَاللَّهُ غَفُورٌ
 رَحِيمٌ ○

۵۶
۲۸

زندگی کی مشکلات کا حل بتانا والا تقویٰ

اور جو لوگ اللہ کے قوانین کی پیروی کرتے ہیں
انہیں یہ قوانین، زندگی کی مشکلات سے نکلنے کا حل بتا دیتے ہیں
اور ان کے لیے حصولِ رزق کے ایسے ذرائع مہیا کر دیتے ہیں
جن کا انہیں گمان بھی نہ ہو
لہذا یاد رکھو جو لوگ بھی نظامِ خداوندی پر بھروسہ کرتے ہیں
تو یہ نظام، بھروسہ کو پوری طرح نبھاتا ہے
اور آخر تک ان کا ساتھ دیتا ہے
اس لیے کہ اللہ نے ہر بات کے لیے
بیانے اور قوانین مقرر کر رکھے ہیں۔

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ
يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا
وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ
لَا يَحْتَسِبُ
وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ
فَهُوَ حَسْبُهُ
إِنَّ اللَّهَ بَرِّعُ أَمْرِهِ
قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ
قَدْرًا ○ ۶۵
۳-۲

مشیقوں کے معاشرے خوف پریشانیاں ختم ہو جاتی ہیں

دیکھو جو لوگ اللہ کی رفاقت میں آ جاتے ہیں
ان کے معاشرے سے تمام قسم کے خوف ختم ہو جاتے ہیں
اور ان کی کوئی پریشانی باقی نہیں رہتی۔
یہ وہ لوگ ہیں جو نظامِ خداوندی کو قبول کر کے
تقویٰ شمار بن جاتے ہیں
ان کے لیے بشارت ہے
دنیاوی زندگی کی خوشگوار یوں و فخر سزائیوں کی بھی
اور اخروی زندگی کی شادابیوں و کامرائیوں کی بھی
یہ اللہ کا اٹل قانون ہے جس میں کبھی تبدیلی نہیں ہوگی
اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے جو انسان کے حصہ میں آ سکتی ہے۔

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ
لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ
الَّذِينَ آمَنُوا
وَكَانُوا يَتَّقُونَ
لَهُمُ الْبُشْرَى
فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
وَفِي الْآخِرَةِ
لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ
ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ○

اللہ متقیوں کے ساتھ ہوتا ہے

اللہ کے قوانین کی پیروی کرو
اور جان لو کہ اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے
جو اس کے قوانین کی پیروی کرتے ہیں۔

وَاتَّبِعُوا اللَّهَ
وَأَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ
الْمُتَّقِينَ ○ ۱۹۴

وہ جنتی معاشرہ جسے متقی لوگ قائم کریں گے

متقی لوگ ایسا ختم معاشرہ بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے
جو باغ و بہار ہو گا اور سامانِ خورد و نوش سے بھرپور
اس معاشرہ کی خواتین تندرست و توانا۔ عالی مرتبت اور ہم مزاج ہوں گی
اس معاشرہ کا ساغر زندگی پاکیزہ اور بھرپور ہو گا
اس میں کوئی بے معنی یا لغو بات سنائی نہیں دے گی
اور نہ وہاں جھوٹ سی ہو گا
اور یہ سب کچھ انکی اپنی سعی و عمل کے نتیجہ میں ہو گا
اور ان کی ہر ضرورت کے لیے کافی۔

إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا
حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا
وَكَوَاعِبَ أَثْرَابًا
وَكُلَّ سَادٍ هَاقًا
لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا
وَلَا كَذِبًا
جَزَاءً مِمَّنْ رَبَّكَ
عَطَاءً حِسَابًا ○ ۳۱-۳۶

متقیوں کے معاشرہ میں اشیائے ضرورت کی افراط کا حال

متقی لوگوں سے جس جنتی معاشرہ کا وعدہ کیا جا رہا ہے اس میں ہر شے کی
افراط کا یہ عالم ہو گا کہ صاف پانی کے برتن کو یا چٹنے اُبل رہے ہوں گے
اور بانرا دودھ کی اسطرط اس قدر ہو گی گویا نہریں رواں ہوں
اور پینے والوں کے لیے لذیذ مشروبات کے گویا دریا بہہ رہے ہوں گے
اور مصفا شدہ کی اس قدر افراط ہو گی گویا ندیاں جاری ہوں
اس معاشرہ میں ہر طرح کے پھلوں کی بھی بہت افراط ہو گی
اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ کے نظامِ ربوبیت کا تحفظ حاصل ہو گا۔

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعدَ الْمُتَّقُونَ
فِيهَا أَنْهَارٌ مِنْ قَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ
وَأَنْهَارٌ مِنْ لَبَنٍ لَمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ
وَأَنْهَارٌ مِنْ خَمْرٍ لَذَّةٍ لِلشَّارِبِينَ
وَأَنْهَارٌ مِنْ عَسَلٍ مُصَفًّى
وَلَهُمْ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ
وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَبِّهِمْ ○ ۱۵

مستقیق دونوں جہان کی خوشگوار یوں کے دروازے کھل جائیں گے

اور قوانینِ خداوندی کی پیروی کرنے والوں کے لیے
نہایت ہی خوشگوار ٹھکانے ہیں
دنیا میں جنتی معاشرہ اور آخرت میں جنتِ دوام
اور ان پر دونوں جہان کی خوشگوار یوں کے دروازے کھل جائیں گے۔

وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ

لَحُسْنَ مَآبٍ

جَنَّاتٍ عِدْنٍ

مُفْتَحَةٌ لَهُمُ الْآبَابُ ○ ۳۸-۴۹

تقویٰ سے معاشرے کی ناہمواریاں دور اور اقوامِ عالم میں امتیازی حیثیت حاصل ہوگی

اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اگر تم اللہ کے قوانین کی پیروی کرتے رہے
تو اس سے تمہیں اقوامِ عالم میں ایک امتیازی حیثیت حاصل ہو جائے گی
اور تمہارے معاشرہ کی ناہمواریاں دور ہو جائیں گی
اور ہر طرح کے خطرات سے تمہیں تحفظ حاصل ہو جائے گا
یاد رکھو اللہ کا نظام بڑی خوشحالیوں کا ضامن ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

إِنْ تَتَّقُوا اللَّهَ

يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا

وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ

وَيَغْفِرْ لَكُمْ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ○ ۲۹

اس تقویٰ سے رشتہ ارض حاصل ہوتی ہے

اللہ کے نظام سے مدد چاہو
اور اس پر صبر و استقامت سے قائم رہو
دیکھو یہ زمین اللہ کی ہے
اور اس پر اقتدار اس کے قانونِ مشیت کے مطابق ملتا ہے
آخر الامر اقتدارِ دنیا ان لوگوں کے پاس جائے گا
جو قوانینِ خداوندی کے پیروکار اور تقویٰ شعار ہوں گے۔

اَسْتَعِينُوا بِاللَّهِ

وَاصْبِرُوا

إِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ

يُورِثُهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ

وَالْعَاقِبَةُ

لِلْمُتَّقِينَ ○

تقویٰ، کردار کے معنوں میں

اے نوعِ انسان پیدائش کے لحاظ سے تم میں کوئی اعلیٰ و ادنیٰ نہیں
ہم نے تمہیں ایک مذکر اور ایک مؤنث سے پیدا کیا لہذا تم سب برابر ہو
تمہارے قوم، قبیلے تو محض تمہارے تعارف کا ذریعہ ہیں
البتہ اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت دار وہ ہے
جو کردار کے لحاظ سے قوانینِ خداوندی کی کسوٹی پر پورا اترے
یاد رکھو اللہ کو تمہاری تمام باتوں کا علم ہوتا ہے
اور وہ تمہارے ہر کام سے باخبر ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ
مِّنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ
وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا
إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ
أَتْقَىٰكُمْ
إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ
خَبِيرٌ
○ ۴۹

آخری زندگی متقیوں کے حصے میں آئے گی

آخری زندگی کے مقابلہ میں دنیاوی زندگی
تو محض کیل تماشہ کی حیثیت رکھتی ہے
اور بہترین زندگی تو آخرت کی زندگی ہے
جو قوانینِ خداوندی کی پیروی کرنے والوں کے حصہ میں آتی ہے
کیا تم ان معاملات میں عقل و فکر سے کام نہیں لو گے؟

وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا
إِلَّا لَعِبٌ وَلَهْوٌ
وَلَذًا رَّا الْآخِرَةُ خَيْرٌ
لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَ
أَفَلَا تَعْقِلُونَ
○ ۳۲

ظہورِ نتائج کے وقت متقیوں کو نہ کوئی خوف لاحق ہوگا نہ پریشانی

ظہورِ نتائج کے وقت تمام رشتے منقطع ہو جائیں گے
اور دوست ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے
ماسوا متقیوں کے۔ ان کا نفسیاتی اشتراک ان کے تعلقات کو استوار رکھے گا
اور ان سے کہا جائے گا اے میرے بندو آج تمہارے لیے نہ تو
کسی قسم کا خوف ہے اور نہ پریشانی ہی ہے۔

إِلَّا الْيَوْمَ
بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ
إِلَّا الْمُتَّقِينَ
يَعْبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ
وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ
○

اور جنتِ متقیوں کے قریب کر دی جائے گی

ظہورِ نتائج کے وقت نہ مال کسی کے کام آئے گا نہ بیٹے
اللہ کے یہاں صرف قلبِ سلیم کی قدر ہوگی
اس وقت جنت کو ان لوگوں کے قریب کر دیا جائے گا
جو قوانینِ خداوندی کی پیروی کرتے رہے تھے۔

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ
إِلَّا مَنْ آتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ
وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ
لِلْمُتَّقِينَ ○ ۲۶
۸۸-۹۰

روزِ جزا متقیوں کی مہمانوں جیسی عزت و کرم ہوگی

وہ دن آنے والا ہے جب متقی لوگ
اللہ الرحمن کے پاس جمع ہوں گے
مہمانوں جیسی عزت و تکرم کے ساتھ۔

يَوْمَ نَجْشُرُ الْمُتَّقِينَ
إِلَى الرَّحْمَنِ
وَفْدًا ○ ۱۹
۸۵



قیامت ارضی یا قرآنی انقلاب

قیامت

مادہ - ق - و - م -

قَامَ۔ قِیَامًا کھڑا ہونا۔ متوازن ہونا کسی معاملہ کا اعتدال اور توازن پر ہونا۔ محکم اور استوار ہونا۔ ثابت قدم اور دائم رہنا۔ قِیَمَ اس طرح قائم کرنا کہ اس میں کسی قسم کی کجی نہ ہو۔
تصریحات بالا سے ظاہر ہے کہ اس لفظ کے بنیادی معنی توازن قائم رکھنے کے ہیں لہذا اس مادہ سے جتنے الفاظ آئیں گے ان میں یہ بنیادی مفہوم ضرور موجود ہے گا۔ خواہ یہ توازن جسمانی ہیئت و پیکر کا ہو۔ یا معاشرتی اور تمدنی توازن یا نفسیاتی توازن جس چیز کا توازن بگڑ جائے وہ قائم نہیں رہ سکتی۔
قِیَامَۃ کا مفہوم انسان کا ایک بارگی اٹھ کھڑے ہونا ہے۔ یہ لفظ قِیَام کے آخر میں "ة" کے اضافہ سے بنا ہے جس سے مطلب ہے یک بارگی ہونا۔ اَلْقِیَامَۃ سے مراد اس خاص گھڑی کا واقع ہو جانا ہے جس میں انسان اس طرح یک بارگی کھڑا ہو جائے۔

قیامت ارضی

قِیَامَۃ کا لفظ قرآن کریم کی ان بنیادی اصطلاحات میں سے ہے جن کا مفہوم بڑا جامع ہوتا ہے جیسا کہ اوپر لکھا گیا۔ اس کے مفہوم میں ایسا قیام شامل ہے جو یک بارگی واقع ہو جائے اس دنیا میں قِیَامَۃ کسی قوم کی وہ نشاۃ ثانیہ یا حیات جدید ہے جو انقلاب کی رو سے ظہور میں آئے اور وہ قوم یک بارگی اٹھ کھڑی ہو۔ یعنی ایسا انقلاب آئے جو کسی مردہ قوم کو حیات نو بخش دے۔

نزول قرآن کے بعد اس قسم کا پہلا انقلاب حضور نبی کریم کے مبارک ہاتھوں سے لایا گیا تھا۔ قرآن نے بتایا ہے کہ وہ دور ظلم و جہالت کی تاریکیوں میں ڈوبا ہوا تھا قرآن نے اس دور کو لیلۃ القدر سے تعبیر کیا ہے یعنی وہ تاریک دور جس میں اللہ کی جانب سے اقدار و قوانین دیئے گئے اور ان قوانین اقدار کے ذریعہ سے انسانیت

کی اندھیری رات کو علم و عدل کی روشنیوں سے منور کر دیا گیا تھا۔
 پھر چشمِ زمانہ نے دیکھا کہ خود قرآن کی حامل قوم نے ہی قرآن کریم کی روشن کی ہوئی قندیلوں کو ایک ایک کر کے گل کرنا شروع کر دیا۔ اس عورت کی طرح جس نے اتنی محنت سے کاتا ہوا سوت اپنے ہی ہاتھوں سے برباد کر دیا تھا۔ چنانچہ اس قوم نے ان تمام تاریکیوں کو پھر سے گلے لگایا۔ جنہیں قرآن نے آکر دور کیا تھا اور اس طرح اپنے آپ کو ظلم و استبداد اور جہالت و پسماندگی کے جہنم میں گرا لیا۔ اور اب اس جہنم کے اندھیروں میں ٹامک ٹوتیاں مار رہی ہے لیکن اس سرچشمہ نور کی طرف واپس نہیں آتی۔

قرآنی نقبِ سلا کا دوسرا دور

قرآن حکیم نے قرآنی انقلاب کے ایک دوسرے دور کا بھی ذکر کیا ہے جب انسانیت زمانے کے تھپیڑے کھا کھا کر پھر اللہ کی وحی کی طرف واپس لوٹے گی۔ اور قرآنی تعلیمات سے فیضیاب ہوگی۔ اور اس طرح دنیا میں پھر سے اللہ کا نظام قائم ہو جائے گا جو پھیل کر اس پوری دنیا کو منور کر دے گا۔ قرآن میں اس دور کے متعلق کہا گیا ہے کہ ”اس وقت یہ دنیا اپنے پروردگار کے نور سے جگمگا اٹھے گی۔“

قرآنی انقلاب کا پہلا دور

پہلا بگل

قرآنی انقلاب کے پہلے بگل پر
 تمام لوگ حواس باختہ ہو جائیں گے
 بندیلوں والے بھی اور پستیوں والے بھی
 سوائے ان کے جو اللہ کے قانونِ مشیت کے مطابق کام کر رہے ہوں گے۔

وَنُفِخَ فِي الصُّورِ
 فَصَعِقَ
 مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ
 إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ ○ ۳۹
 ۶۸

لیلۃ القدر یعنی وہ تاریک دور جس میں عروجِ انسانیت کی صبحِ طلوع ہونا شروع ہوئی

ہم نے قرآن کو ایک ایسے تاریک دور میں نازل کیا
 جس میں انسانیت کو نئی اقدار اور بیمانے ملنے والے تھے
 تمہیں شاید اس اقدار و بیمانوں کے حامل دور کی اہمیت کا اندازہ نہیں

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ
 الْقَدْرِ
 وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ

لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ
تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ
فِيهَا يَأْذِنُ رَبُّهُمْ
مِنْ كُلِّ أَمْرٍ
سَلَامٌ هِيَ
حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ○ ۹۹-۵

اس دور کی ایک ایک رات ہزاروں مہینوں پر تجارتی ہے
اس دور کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں آہستہ آہستہ قانون خداوندی سے
مطابق کائناتی قوتیں اور وحی خداوندی ہم آہنگ ہوتی ہیں بانی کی
اور ایک وقت آجائے گا جب تمام انسانی امور وحی خداوندی کی مطابق ہونے لگیں گے
اور امن و سلامتی کے اس دور میں تمام تاریکیاں چھٹ جائیں گی
اور اس طرح عروج انسانیت کی منجی طلوع ہو جائے گی۔

وہ تاریک دور جو دنیا بھر کے لیے باعثِ برکت و سعادت بن گیا

قسم ہے اس واضح اور غیر مبہم کتاب کی
جس کا نزول ایک ایسے تاریک دور میں ہوا
جو دنیا بھر کے لیے باعثِ برکت و سعادت بن گیا۔

وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ
إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ
قَدْرٍ ○ ۹۸-۳

اور پھر حاملِ قرآن اُمّت نے قرآن کی راہ کو چھوڑ دیا

اس کے بعد انسانیت کی راہ پھر گھٹاپن میں گم ہو گئی

لوگوں کو اس قوم کا حال سناؤ
جسے ہم نے اپنے قوانین دیے وہ ان پر عمل پیرا ہوئی
اور پھر ان میں سے مناف نکل گئی
اس پر مفاد پرستانہ خیالات نے اپنا تسلط جما لیا
اور وہ راہِ راست سے ہٹ کر لٹا ہو گئی
ہم اپنے نظام کے ذریعے سے ارتقائی منازل طے کرنا چاہتے تھے
لیکن وہ پستیوں سے ہی چمٹ کر رہ گئی
اور ہوا و ہوس میں مبتلا ہو کر
اس کی حالت اس کتے کی سی ہو گئی

وَأْتِلْ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِينَ
اتَّبَعُوا آيَاتِنَا
فَأَنسَلَخْنَا مِنْهَا
فَاتَّبَعُوا الشَّيْطَانَ
فَكَانَ مِنَ الْغَوِينَ
وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ بِهَا
وَلَكِنَّهُ أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ
وَاتَّبَعَ هَوَاهُ
فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ

اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ
 ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ
 كَذَّبُوْا بِآيٰتِنَا
 فَاَقْصِ الْقَصَصَ
 لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ ۱۴۵-۱۴۶

جو خواہ کسی حال میں ہو زبان نکالے اپنا ہی رہتا ہے
 یہ مثال اس قوم کی ہے
 جس نے ہمارے قوانین کی اپنے عمل سے تکذیب کر دی
 لہذا یہ قصہ بیان کرو
 تاکہ لوگ اس پر غور و فکر کریں۔

اور جنہوں نے ملتِ کتبائیسوں اور برادریوں کے جہنم میں جھونک دیا

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ
 بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا
 وَّ اَحْلَوْا قَوْمَهُمْ دَرَ اَلْبَوَارِ
 جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا
 وِیْسَ الْقَرَارُ ۝ ۲۸-۲۹

ان کی حالت پر غور کیا
 جنہوں نے اللہ کی دی ہوئی نعمت کو کفر میں بدل ڈالا
 اور کاروانِ ملت کو تباہیوں کے گھاٹ جا آمارا
 اور اُسے برادریوں کے جہنم میں جھونک دیا۔
 کیا بُرا ٹھکانہ ہے جو انہوں نے پسند کیا۔

اور جو اب بہرے اندھوں اور گونگوں کی طرح ٹانگ لٹتیاں مار رہے ہیں

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوْا
 الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰی
 فَمَا رِيْحَتْ تِجَارَتُهُمْ
 وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِیْنَ
 مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِیْ
 اسْتَوْقَدَ نَارًا
 فَلَمَّا اَضَاءَتْ مَاحِلَهٗ
 ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ
 وَ تَرَكَهُمْ فِیْ ظُلُمٰتٍ
 لَا یُبْصِرُوْنَ

جن لوگوں نے راہِ ہدایت چھوڑ کر
 اس کے بدلے گمراہی خرید لی
 ان کی اس تجارت نے انہیں کچھ فائدہ نہ دیا
 اور وہ زندگی کی سیدھی روش سے محروم ہو گئے
 ان کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے
 تاریکی دور کرنے کے لیے آگ روشن کی
 اور جب آگ سرد کا ماحول روشن ہو گیا
 تو ان کی شامتِ اعمال نے اسے بجھا دیا
 اور وہ پھر گھپ اندھیروں میں ڈوب گئے
 اب انہیں کچھ سمجھائی نہیں دیتا اور وہ

بہروں۔ گونگوں اور اندھوں کی طرح ٹانگ ٹوٹیاں مار رہے ہیں
لیکن اس منبعِ نور کی طرف واپس نہیں آتے۔

صَوَّبَكُمْ عَمَّا

فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ○ ۱۸-۱۶

خسارے میں رہنے والے یہ لوگ

کمرہ وہ لوگ ہوتے ہیں
جو نظامِ خداوندی کی حدود سے باہر نکل جاتے ہیں
اور اس نظام کے ساتھ عہد باندھنے کے بعد
اسے پھر توڑ ڈالتے ہیں
اور انسانیت کے ان رشتوں کو قطع کرتے ہیں
جنہیں اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے
اور معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کر کے فساد کی بیوت پیدا کر دیتے ہیں
یاد رکھو! یہی لوگ ہیں جو خسارہ میں رہنے والے ہیں۔

وَمَا يُضِلُّ بِهِ

إِلَّا الْفَاسِقِينَ

الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ

مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ

وَيَقْطَعُونَ مَا

أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ

وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ

أُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ○ ۲۴-۲۶

قرآنی انقلاب کا دوسرا دور

دوسرا بگل

پھر دوسری بار جب قرآنی انقلاب کا بگل بجے گا
تو انسانیت اپنے پاؤں پر کھڑی ہو جائے گی
اور لوگ اللہ کی ربوبیت عامہ کو اپنے سامنے بے نقاب دیکھ لیں گے
اس وقت انسانی معاشرہ
اپنے پیڑدکار کے نور سے جگمگا اُٹھے گا
اور ہر معاملہ اللہ کے شاہدہ قوانین کے مطابق طے ہونے لگے گا
اس طرح زندگی کا وہ نقشہ مرتب ہو کر سامنے آجائے گا جس کیلئے انبیائے
کرام آتے رہے اور جماعتِ مومنین جس کی شہادت دیتی رہی

ثُمَّ نُنْفِخُ فِيهِ الْأُخْرَى

فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ

يَنْظُرُونَ

أَشْرَقَتِ الْأَرْضُ

بِنُورٍ سَرَّيْنَا

وَوَضَعْنَا الْكِتَابَ

وَجَاءَتْ عَالِيَتَا النَّبِيَّيْنِ

وَالشَّهَدَاءِ

وَقُضِيَ بَيْنَهُم بِالْحَقِّ
وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ
وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَانَتْ
وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُونَ ○ ۳۹
۴۰-۶۹

اس دور میں لوگوں کے تمام فیصلے حق کے ساتھ ہوں گے
اور کسی پر ظلم و زیادتی نہیں ہونے دی جائے گی
ہر کسی کو اس کے کام کا پورا پورا صلہ ملے گا
اور کسی کا کوئی کام نگاہوں سے اوجھل نہیں ہونے پائے گا۔

اور واقع ہونے والا وہ انقلاب

إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ
لَيْسَ لَهَا قُوَّةٌ
خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ
إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًا
وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بُسًا
فَكَانَتْ هَبَاءً مُتَّبِنًا ○ ۵۶
۹-۱

وہ واقع ہونے والا انقلاب جب ظہور میں آئے گا
اور اس کے وقوع پذیر ہونے میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں
یہ انقلاب نیچے کے طبقہ کو اوپر اٹھانے والا اور اوپر کے طبقہ کو نیچے لانے والا ہوگا
نیچے کے طبقہ کے لوگ حرکت میں آکر اٹھ کھڑے ہوں گے
اور اوپر کے طبقہ کے بڑے لوگ یوں منتشر و پریشان ہو جائیں گے
جیسے تیز آندھی میں گرد و غبار اڑ رہا ہو۔

یہ انقلاب معاشرے کو صاف اور ہموار بنا دیکر جس میں کوئی ٹیڑھ اور اونچ نیچ نہیں ہوگی

لوگ تم سے پوچھتے ہیں ان بڑے بڑے اکابرین کے متعلق
جو انسانی معاشرہ میں پہاڑوں کی مانند کھڑے ہیں
کہو نظامِ خداوندی انہیں جڑ بنیاد سے اکھاڑ کر
پیرکھ کی مانند اڑا دے گا
اور معاشرہ کو ایسا صاف اور ہموار بنا دے گا
کہ تم اس میں نہ کوئی ٹیڑھ دیکھو گے
اور نہ اونچ نیچ۔

وَيَسْأَلُونَكَ
عَنِ الْجِبَالِ
فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّي
نَسْفًا
فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا
لَا تَبْقَى فِيهَا جَبَلًا
وَلَا أَمْتًا ○ ۲۰
۱۰۴-۱۰۵

یہ انقلاب اونچے کو اونچا رہنے دے گا نہ نیچے کو نیچا

اور نظامِ خداوندی کا انقلاب

وَيَوْمَ

نَسِيتُ جِبَالًا

وَتَرَى الْأَرْضَ

بَارِزَةً

وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ

نُعَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا ۝ ۱۸

بڑے بڑے دوتمند اور صاحب اقتدار لوگوں کو ان کے مقام سے تباہ ہ
اور جن کمزور و ناتواں لوگوں کو انہوں نے پاؤں تلے روند رکھا ہے
تم دیکھو گے کہ وہ ابھر کر اوپر آ جائیں گے
اور یوں انسانوں کی خور ساختہ نفس رقیق ٹٹا کر سب کو ایک سطح پر لایا جائے گا
اور ان میں سے کسی کو بھی اس کی موجودہ حالت پر نہیں چھوڑا جائے گا۔

اور مساواتِ آدم ہمارا طے شدہ پروگرام ہے

يَوْمَ نَطْوِي

السَّمَاءَ

كَطَيِّ السِّجِلِ لِلْكِتَابِ

كَمَا بَدَأْنَا

أَوَّلَ خَلْقٍ يُعِيدُهُ

وَعَدًّا عَلَيْنَا ۚ إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ ۝ ۲۱

اس دور میں یوں لپیٹ کر رکھ دیا جائے گا
ان بڑے بڑے لوگوں کو جو اس طرح بلندیوں پر متمکن ہیں
کہ جس طرح بھی کھاتے کو حساب کتاب کے بعد لپیٹ کر رکھ دیا جاتا ہے
اور مساواتِ آدم کی پھر وہی کیفیت ہو جائے گی
جو تخلیقِ انسانی کے دورِ اول میں تھی
یہ ہمارا طے شدہ پروگرام ہے جسے پورا ہو کر رہنا ہے۔

اس دور میں ایک نئے نظامِ عدل کی بساط بچھے گی

إِذَا نُرِزْنَا

الْأَرْضُ زُلْزَالًا

وَأُخْرِجَتِ

الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا

وَقَالَ الْإِنْسَانُ مَا لَهَا

يَوْمَ مَئِذٍ تُحَدِّثُ

أَخْبَارَهَا

يَا أَيُّهَا رَبِّكَ أَوْحَى لَهَا

يَوْمَ مَئِذٍ يَصُدُّ

جب نظامِ خداوندی کا انقلاب آئے گا
تو انسان کا موجودہ غلط تمدنی نظام تروبالا ہو جائے گا
اور وہ متبدل قوتیں نکال باہر کی جائیں گی
جو اس وقت زمین کی چھاتی پر تنگ کراں بن کر بیٹھی ہیں
اور انسان سیرن و شد و جانے کا کہ ایسا تیسرا مس طرح واقع ہو گیا
اس وقت تاریخ اپنے آپ کو دہرائے گی
اور اقوام سابقہ کی سرکشیاں زندہ حقیقت بن کر سامنے آ جائیں گی
اور یہ سب کچھ عین اللہ کے تقاضوں کے مطابق ہو گا
اس دور میں ایک نئے نظامِ عدل کی بساط بچھے گی

مجرم اور شریف انسان الگ الگ ہو جائیں گے۔

اور اس انقلاب کی کبتیں

دنیا میں وہ انقلاب آنے والا ہے جب ملکیت کا سورج غروب ہو جائے گا اور اس کے عالی موابیوں کا شیرازہ بکھر جائے گا اور پہاڑوں جیسے محکم امراء و رؤسا اپنی اپنی جگہ سے ہل جائیں گے اونٹوں جیسی ست رفتار سواریاں بے کار ہو جائیں گی اور وحشی و نامانوس قومیں بھی اجتماعی زندگی کی طرف آتی جائیں گی اور سمندوں میں آمد و رفت کا سلسلہ اس قدر ہو جائے گا کہ بھرے بھرے لگیں گے۔ اور اطراف و اکناف عالم کی آبادیاں ایک دوسرے سے ملتی جائیں گی اور زندہ درگور عورت کے حقوق بحال کیے جائیں گے اور اس پر اس طرح ہلاکت لانے والوں سے باز پرس ہوگی اور اخبارات و نشریات ہر طرف پھیل جائیں گے اور اجرام فلکی پر پڑے ہوئے پڑے ایک ایک کمرے اٹھتے جائیں گے۔

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ
وَإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ
وَإِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ
وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ
وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ
وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ
وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ
وَإِذَا الْمَوْءَدَةُ سُيِّلَتْ
بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ
وَإِذَا الصُّفُوفُ نُشِرَتْ
وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ ۝

۸۱
۱۱-۱

اور زمین اپنے ذخائر اگل دے گی

فضا میں پھیلی ہوئی توانائیاں پھٹ پڑیں گی اور یہ سب کچھ اللہ کے قانون کے مطابق ہوگا جیسا کہ اسے ہونا چاہیے اور زمین میں دور دور تک آبادیاں پھیل جائیں گی اور زمین اپنی معدنیات اور دیگر ذخائر اگل دے گی اور اندر سے خالی ہوتی جائے گی اور یہ بھی اللہ کے قانون کے مطابق ہوگا جیسا کہ ہونا چاہیے۔

إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ
وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ
وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ
وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ
وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝

۸۲
۱۱-۱

اور ڈنڈی مار سرمایہ دارانہ نظام اپنے انجام کو پہنچے گا

اور ڈنڈی مار سرمایہ دارانہ نظام کا انجام سوائے بربادی کے اور کچھ نہیں ہو سکتا اس نظام میں ہر کوئی اپنے لیے زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے اور دوسروں کو کم از کم دینے کی ذہنیت اختیار کر لیتا ہے کیا ان لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ انکی یہ لوٹ کھسوٹ ہمیشہ باری رہے گی اور وہ انقلاب عظیم نہیں آئے گا جب ان سے اس لوٹ کھسوٹ کا حساب لیا جائے یاد رکھو وہ دن ضرور آئے گا جب عالمگیر انسانیت اللہ کا نظام ربوبیت قائم کرنے کے لیے اٹھ کھڑی ہو گی اور ان کے اعمال بد خود انہیں جکڑ لیں گے۔

وَلِلْمُطْغَفِينَ مِنَ الَّذِينَ
إِذَا كَانُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ
وَإِذَا كَانُوا لَهُمْ أَوْزَارُهُمْ يَخْسِرُونَ
أَلَا يَظُنُّ أُولَٰئِكَ أَنَّهُمْ
مَبْعُوثُونَ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ
يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ
لِرَبِّ الْعَالَمِينَ كَلَّا إِنَّ
كِتَابَ الْفُجَارِ لَفِي سِجِّينٍ ۝

۸۳
۴۱

اس دور میں دھوکے قوانین کا شرک ختم ہو جائے گا

لوگوں نے اللہ کے نظام کو صحیح طور پر سمجھا ہی نہیں انسانی معاشرہ میں یہ انقلاب جب آئے گا تو اس نے قوانین نبی اللہ کے ان قوانین سے ہم آہنگ ہو جائیں گے جو خارجی کائنات میں کار فرما ہیں اور یوں انسانی معاشرہ میں اللہ کے قوانین سے علیحدہ قوانین بنانے کا شرک ختم ہو جائے گا۔

وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ
وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
وَالسَّمَوَاتُ مَطْوِيَّاتٍ بِيَمِينِهِ
سُبْحَنَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ ۴۲

دیکھو غلط نظام کا نتیجہ اس دنیا میں ہی نکل کر رہتا ہے

دیکھو کوئی قوم یا ملک ایسا نہیں جو اپنے غلط نظام کی وجہ سے تباہ برباد نہ ہو جائے قیامت سے پہلے اس دنیا میں ہی یا پاداش عمل میں سخت عذاب میں مبتلا نہ ہو یہ سب کچھ ہماری قانون مکافات کے ضابطہ میں درج ہے۔

وَأَن مِّنْ قَرْيَةٍ
إِلَّا نَحْنُ مُّهِلْكُوهَا
قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَمَةِ
أَوْ مُّعَذِّبُوهَا عَذَابًا شَدِيدًا
كَانَ ذَٰلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا ۝ ۴۳

اے نوعِ انسان !

اے نوعِ انسان گو تم اپنے تجربات و مشاہدات اور علم کی رہنمائی میں بھی
 اللہ کے اس نظام کی طرف بڑھ رہے ہو جو عالمگیر انسانیت کی رہبریت کا نامن ہے
 لیکن اس طرح بڑی ٹھوکروں کے بعد منزل ملے گی
 اس کے عکس وحی کی رہنمائی میں اس منزل تک بلا مشقت اور بڑے کم وقت میں پہنچا جاسکتا ہے
 درحقیقت وحی کا اتباع کرنے والوں کے اعمال میں وسعت کے حامل ہوتے ہیں
 اور ان کی زندگی کے معاملات بڑی آسانی سے طے پاتے ہیں
 اور افراد معاشرہ شاداں و فرحاں زندگی بسر کرتے ہیں
 اور جو لوگ اسلاف پرستی اور اندھی تقلید کی روش اختیار کرتے ہیں انہیں اپنا
 پچھلا راستہ یعنی ماضی تو روشن دکھائی دیتا ہے لیکن مانتے کا راستہ یعنی مستقبل تاریک
 لہذا وہ تباہیوں کو بلا بلا کر اپنا گھر دکھاتے ہیں
 اور یوں اپنی زندگیوں کو جہنم بنا دیتے ہیں۔

يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ
 إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ
 كَدَّحًا مُّلْقِيَهُ
 فَاِمَّا مِّنْ أَوْتَىٰ كِتَابَةٍ
 يَمِينٍ فَسَوْفَ
 يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيرًا
 وَيُنْقَلَبُ إِلَىٰ أَهْلِهِ مَسْرُورًا
 وَأَمَّا مِّنْ أَوْتَىٰ كِتَابَةٍ
 رَّاءٍ ظَدِيرٍ
 فَسَوْفَ يَدْعُوا ثُبُورًا
 وَيَصْلَىٰ سَعِيرًا ○ ۸۴-۶



نظامِ خداوندی

مستقلِ اقدار

نظامِ خداوندی کی بنیادیں اللہ کی دی ہوئی مستقل اقدار پر استوار ہوتی ہیں، یا یوں کہیے کہ نظامِ خداوندی وہ مستقل اقدار دیتا ہے جن کے مطابق زندگی بسر کرنے سے انسان کی دنیاوی زندگی بھی جنت کی زندگی بن جاتی ہے اور آخرت کی زندگی بھی سرفرازیوں اور کامرانیوں کی ضامن۔

یہاں صرف چند اقدار کا مختصر تعارف پیش کیا جا رہا ہے کیوں کہ ان کی تفصیل تو پورے قرآن پر پھیلی ہوئی ہے جو اپنے اپنے مقام پر سامنے آتی جائیں گی۔

یہاں اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ یہ اقدار اللہ کی دی ہوئی وہ دستوری حدود ہیں۔ جو قیامت تک کے لیے غیر متبدل رہیں گی۔ لیکن ان کے دائرہ میں رہتے ہوئے ہر دور کا انسان اپنے اپنے دور کے تقاضوں کے مطابق جزئی قوانین وضع کرے گا۔

زمانہ چونکہ آگے کی طرف بڑھتا رہتا ہے لہذا ایک دور میں وضع کیے ہوئے جزوی قوانین ضروری نہیں کہ بعد میں آنے والوں کے لیے بھی موزوں اور مناسب سمجھے جائیں۔ خواہ ان کے وضع کرنے والے رتبہ میں کتنے ہی بلند کیوں نہ ہوں۔ ہر دور کے اپنے الگ تقاضے ہوتے ہیں لہذا اللہ کی دی ہوئی مستقل اقدار کی حدود میں رہتے ہوئے ہر دور کے انسان کا اپنے لیے جزوی قوانین وضع کرنا عین اللہ کی منشا کے مطابق ہوگا۔

اور چونکہ اللہ کی طرف سے نازل شدہ کتب میں سے قرآن کے سوا کوئی اور کتاب اپنی اصل حالت میں موجود نہیں اور نہ ہی قیامت تک کسی اور کتاب نے نازل ہونا ہے۔ لہذا اب صرف قرآن الحکیم ہی وہ واحد ذریعہ ہے جس سے یہ مستقل اقدار حاصل ہو سکتی ہیں۔

انسانیت ایک غیر منقسم وحدت ہے اور اسے مختلف ٹکڑوں میں تقسیم کر دینا بہت بڑا جرم ہے اللہ نے ساری دنیا کو پکار کر کہا کہ كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً ۖ

وَحَدَّثِ الْإِنْسَانِيَّةَ

”یاد رکھو! پوری نوع انسان ایک امت ایک قوم اور ایک عالمگیر برادری ہے۔“ اس کی تخلیق اور اس میں زندگی کی نمود اور اٹھان کی مثال ایک فرد کی سی ہے۔ وَمَا خَلَقَكُمْ وَلَا بَعَثَكُمْ إِلَّا كَفَّسٍ وَاحِدَةً ۝۳۱ ”تمہاری تخلیق اور بعثت بس ایک فرد کی تخلیق و بعثت کی مانند ہے۔“

جو تعلیم اللہ کی طرف سے آتی رہی اس کا مقصد عظیم نوع انسان کی واحدت کو برقرار رکھنا تھا۔ وہ اس تعلیم کی مخالفت کرنے والوں کے خلاف سب سے بڑا جرم یہی عائد کرتا ہے کہ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ ۝۳۲ ”جسے اللہ نے ملائے رکھنے کا حکم دیا تھا۔ یہ اسے ٹکڑے ٹکڑے کرتے ہیں۔“ لہذا واحدت انسانیت ایک مستقل قدر ہے۔

تکرم انسانیت | قرآن حکیم میں ہے۔ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ ۝۱ ”ہم نے تمام بنی آدم کو قابلِ عزت بنایا ہے۔“ یعنی اللہ نے ہر انسان کو محض انسان ہونے کی جہت سے واجب التکریم

بنایا ہے ہر فرد کو عزت و شرف کا یہ بنیادی حق اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے عطا ہوا یہ انسان کا پیدائشی حق ہے اس کے بعد اس کی عزت و تکریم کے مدارج جو ہر ذاتی اور اعمال کریمانہ کے عہد سے قائم ہوتے ہیں جو جتنا زیادہ قوانینِ الہیہ کی نگہداشت کرتا ہے اتنا ہی زیادہ عزت و تکریم کا مستحق ہو جاتا ہے۔

غور فرمائیے کہ قرآن کریم نے کس طرح عزت و شرف کے پُرانے معیاروں یعنی رنگ و نسل، قوم و وطن اور مال و دولت وغیرہ کو بدل کر ان کی جگہ احترام و تکریم کے نئے پیمانے دیئے جن کی رُو سے انسان (عورت و مرد) بحیثیت انسان ہونے کے واجب الاحترام ہے اور جو جس قدر زیادہ قانونِ خداوندی کی پابندی کرتا ہے، وہ اسی قدر زیادہ واجب التکریم ہوتا ہے یعنی عزت کا معیار جو ہر ذاتی قرار پا گیا نہ کہ اضافی نسبتیں اسی ایک معیار سے بادشاہت، براہمنیت، پیشوائیت، سرمایہ داری کے تمام نظام کہن حرفِ غلط کی طرح مٹ جاتے ہیں۔ یعنی ہر انسانی بچہ خواہ وہ بادشاہ کے گھر پیدا ہو یا فقیر کے، برہمن (سید) کا بیٹا ہو یا موچی کا، انسان ہونے کی جہت سے یکساں تکریم کا مستحق ہے اور باپ کی وجاہت یا عزت اسے دوسرے لوگوں سے ممتاز نہیں کر سکتی دوسروں کے مقابلہ میں اس کا زیادہ باعزت ہونا ذاتی جوہر اور عمل کی بنا پر ہوگا۔ لہذا تکریم انسانیت ایک مستقل قدر ہے جسے کسی مفاد اور مقصد کی خاطر کسی حالت میں بھی قربان نہیں کیا جاسکتا۔

آزادی انسان کا بنیادی حق ہے لہذا کوئی انسان کسی دوسرے کا محکوم یا غلام نہیں ہوگا۔

احترام آدمیت کا لازمی نتیجہ ہے کہ کوئی انسان کسی دوسرے انسان کا غلام یا محکوم نہ ہو۔ ہر ایک کو یکساں طور

پر آزادی حاصل ہو۔ قرآن کا اس باب میں واضح فیصلہ ہے کہ مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يَقْتَرِبَهُ اللَّهُ الْكَتَبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِي مِنْ دُونِ اللَّهِ ﴿٢٤﴾ ”کوئی انسان جس کے سپرد اللہ نے خواہ متقنہ کے فرائض کر گئے ہوں، خواہ انتظامیہ کے۔ حتیٰ کہ وہ نبوت جیسے مقام بلند پر فائز کیوں نہ ہو یہ حق نہیں رکھتا کہ دوسرے انسانوں کو اپنا محکوم اور غلام بنالے ماسوائے اللہ کے تو انہیں کی حکومت کے۔“

معاشرہ میں کسی بڑے سے بڑے منصب پر فائز انسان کو بھی یہ اختیار نہیں کہ وہ لوگوں کی آزادی سلب کر سکے اور انہیں اپنا مطیع و فرمانبردار بنائے اطاعت اور فرمانبرداری صرف تو انہیں کی ہوگی نہ کہ افراد کی۔ لہذا ہر فرد کی آزادی اور اس کی آزادی کا احترام ایک بنیادی اور مستقل قدر ہے جسے کسی حالت میں بھی پامال نہیں کیا جاسکتا۔

دنیا میں صحیح اور متوازن نظام حکومت وہی ہو سکتا ہے جو اللہ کی دی ہوئی مستقل اقتدار

نظام حکومت مشاورت کی بنیادوں پر قائم ہوگا۔

پر مبنی ہو لیکن مستقل اقتدار بعوم بنیادی اصول یا حدود (BOUNDARY LINES) کی شکل میں ہوتی ہیں۔ ان اصولوں کی عملی جزئیات ہر زمانہ کے لوگ اپنے اپنے دور کے تقاضوں کے مطابق خود طے کرتے ہیں۔ قرآن نے کہا ہے کہ یہ تم کسی ایک فرد کے سپرد نہ کیا جائے بلکہ نمائندگانِ ملت کی مشاورت سے سرانجام پائے۔ وَأَقْرَبُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ ﴿٢٥﴾ ”اس معاشرہ کے امور باہمی مشاورت سے طے پائیں گے“ حاکم خود رسول کو بھی اس سے تشفی قرار نہیں دیا گیا۔ آپ سے کہا کہ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ﴿٢٦﴾ ”اور امور حکومت لوگوں کی مشاورت سے انجام دو“۔ لہذا نظام مملکت میں مشاورت بھی ایک مستقل قدر ہے جو کہ اللہ کی مقرر کردہ حدود و قیود کے اندر رہتے ہوئے کی جائے گی۔ اور مشاورت کا ڈھانچہ ہر دور کے تقاضوں کے مطابق اس دور کے لوگ بنائیں گے۔

ہر مملکت اللہ کی امانتیں ہیں جو اہل ترین لوگوں کے سپرد کی جائیں گی۔

نظام خداوندی میں ہر باب حل و عقد و حقیقت متاعِ ملت کے امین ہوتے ہیں۔ لہذا اس امانت کی پوری ذمہ داری کے لیے ایسے نمائندگان و کارکنان کا انتخاب کیا جائے جو ان مناصب کے لیے اہل ترین ہوں۔ ان امانت کو اہل لوگوں کے سپرد نہ کر دیا جائے۔ فرمایا: إِنْ اللَّهُ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا أَحْكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ ﴿٢٧﴾ ”دیکھو امور حکومت کی ذمہ داریاں اللہ کی امانتیں ہیں جو صرف ان کے سپرد کی جائیں جو ان کے اہل ہوں۔ اور جن کے سپرد یہ ذمہ داریاں ہو جائیں انہیں چاہیے کہ انسانوں کے درمیان عدل و انصاف سے فرائض حکومت سرانجام دیں۔“

لہذا یہ بھی ایک مستقل قدر ہے۔

افرادِ معاشرہ کے رزق کی ذمہ داری نظام کے سر ہوگی۔ | نظامِ مملکت کے قیام کے بنیادی مقاصد میں سے یہ

بھی ہے کہ تمام افرادِ معاشرہ کی بنیادی ضروریات زندگی کا مہیا کرنا اس کے ذمے ہو یعنی یہ معاشرہ کی ذمہ داری ہے کہ ہر فرد کو اس کی بنیادی ضروریات زندگی ہم پہنچتی رہیں۔ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا ۚ ”زمین پر کوئی جاندار ایسا نہیں ہے کہ جس کے رزق کی ذمہ داری اللہ پر نہ ہو“۔ قرآن کا یہ کہنا ہے کہ جو مملکت قوانینِ خداوندی کے نفاذ کے لیے وجود میں آتی ہے وہ ان تمام ذمہ داریوں کو اپنے اوپر لے لیتی ہے۔ جنہیں اللہ نے اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ یہ مملکت تمام افراد کو اس امر کی ضمانت دیتی ہے کہ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ ۚ ”ہم تمہارے اور تمہاری اولاد کے رزق کے ذمہ دار ہیں“۔ اور رزق میں جہانی پرورش اور انسانی صلاحیتوں کی نشوونما کے سامان و ذرائع سب آجاتے ہیں۔

لہذا تمام افرادِ معاشرہ کے رزق کی ذمہ داری نظامِ معاشرہ کے لیے ایک مستقل قدر ہے جسے کسی حالت میں بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

عدل، ایک اہم مستقل قدر ہے | تمام انسانوں کو پیدائش کے اعتبار سے یکساں سمجھنا ہر کسی کو اس کی صلاحیتوں کی نشوونما کے لیے یکساں مواقع مہیا کرنا اور سعی و عمل

کے لحاظ سے ان کے مقامات و مدارج متعین کرنا۔ محنت کے مطابق معاوضہ دینا۔ کسی کے حقوق و واجبات کو سلب نہ کرنا اور امور کے فیصلے اس قانون کے مطابق کرنا۔ جو سب یکساں طور پر نافذ ہو، عدل کہلاتا ہے۔

عدل ایک مستقل قدر ہے لہذا کسی حالت میں بھی اس کا دامن ہاتھ سے چھوڑا نہیں جاسکتا۔ حاکم جو لوگ ہم سے دشمنی برتیں ان سے بھی عدل کرنا ضروری ہے۔ قرآن فرماتا ہے۔ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا ۚ اِعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۝ ”دیکھو کسی قوم کی دشمنی بھی تمہیں اس پر آمادہ نہ کر دے کہ تم ان سے عدل نہ کرو ہر حال میں عدل کرو۔ یہ روش تمہیں تقویٰ سے قریب تر کر دے گی“۔

اس سے آپ نے اندازہ کر لیا ہو گا کہ مستقل قدر کسے کہتے ہیں۔ عام طور پر یہی کہا جائے گا کہ جو کوئی دشمنی پر اتر آئے اس سے عدل کیسا؟ لیکن عدل ایک مستقل قدر ہے۔ لہذا کسی کی دوستی یا دشمنی اس پر قطعاً اثر انداز نہیں ہو سکتی۔ جس طرح فریقِ مخالف کے فرد کو بھی انسان ہونے کی جہت سے واجبِ التکریم سمجھا جائے گا۔ اسی طرح دشمن سے بھی عدل کیا جائے گا۔

حفاظتِ عصمت، ایک مستقل قدر ہے | قرآنِ کریم رُو سے حفاظتِ عصمت بھی ایک مستقل قدر ہے۔ یعنی عورت اور مرد کا جنسی تعلق صرف نکاح کے معروف

طریقہ کی رو سے ہو سکتا ہے اس کے علاوہ جنسی تعلق کو زنا کہا گیا ہے جس کے قریب تک جانے سے روکا گیا ہے۔ وَلَا تَقْرَبُوا الزَّانِيَ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا ۝۴۴ ”اور زنا کے قریب بھی نہ جاؤ۔ یہ بے حیائی کا کام ہے اور نہایت بُرا راستہ ہے۔“

نکاح اس معاہدہ کا نام ہے جو بالغ عورت اور بالغ مرد کی باہمی رضامندی سے قرار پاتا ہے۔ عورتوں کی رضامندی کے بغیر زبردستی ان کا وارث بن جانا جائز نہیں ہے۔ لَا يَجِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرِهًا ۝۴۵ ”تمہارے لیے حلال نہیں ہے کہ عورتوں کی مرضی کے بغیر ان کے وارث بن بیٹھو۔“ لہذا معاہدہ نکاح کسی ”وارث“ کی مرضی سے نہیں بلکہ عورت اور مرد کی اپنی پسند اور مرضی سے ہوگا اور عورت کا زبردستی وارث یا مالک بن جانا حلال نہیں حرام ہے۔

جنسی بے راہ روی سے افراد کی صلاحیتوں میں انحلال واقع ہو جاتا ہے۔ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا ۝۴۶ ”زنا کے مرتکب ہونا۔ اس لیے کہ جو قوم عفت کی حفاظت نہیں کرتی۔ اس کے قوائے عملیہ منحل ہو جاتے ہیں اور وہ زندگی کی دوڑ میں پیچھے رہ جاتی ہے۔“ اگر کوئی قوم اپنے ہاں زنا کو عام کر دے تو کچھ عرصہ کے بعد (جو تحقیق کی رائے میں تین پشتوں کا وقفہ یعنی تقریباً سو سال کا عرصہ) اس میں قومی زوال اور انحطاط شروع ہو جاتا ہے۔

لہذا حفاظت عصمت بھی ایک متقل قدر ہے جس کا دامن کسی حالت میں بھی ہاتھ سے چھوڑا نہیں جاسکتا اور حفاظت عصمت سے مراد مرد اور عورت دونوں کا اپنی عصمت کی حفاظت کرنا ہے۔



نظامِ خداوندی

۲۱

بنیادی حقوق انسانی

ہر انسان محض انسان ہونے کی جہت سے واجب التکریم ہے

اور ہم نے واجب التکریم بنایا ہے
تمام بنی آدم کو۔وَلَقَدْ كَرَّمْنَا
بَنِي آدَمَ ۝ ۱۷

رنگ نسل، قوم اور قبیلے معیارِ عزت نہیں

اے نوعِ انسان رنگ نسل یا قوم قبیلے معیارِ عزت نہیں
ہم نے تم سب کو ایک مذکر اور ایک مؤنث سے پیدا کیا
تمہارے قوم قبیلے تو محض اس لیے بنائے گئے ہیں کہ
تمہارے باہمی تعارف کا ذریعہ بنیں
یاد رکھو اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ عزت دار وہ ہے
جو سیرت و کردار میں بلند ہو
یہ اس اللہ کا فیصلہ ہےيَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ
مِّنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ
وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ
لِتَعَارَفُوا
إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ
أَتْقَىٰ
إِنَّ اللَّهَ

جو ہر بات کا علم رکھتا ہے اور ہر بات سے باخبر ہے۔

عَلِيمٌ خَبِيرٌ ۝ ۱۸

مدارج کا تعین ہر فرد کے جوہر ذاتی اور حسنِ عمل سے ہوگا

وَلِكُلِّ دَرَجَةٍ
قَدَرٌ عَمَلُهُ
وَلِيُوقِيَهُمْ أَعْمَالُهُمْ
وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ○
۲۶/۱۹

مباشرہ میں ہر کسی کے مدارج کا تعین
اس کے اعمال کے مطابق ہو گا
اس معاملہ میں نہ کسی سے رعایت برتی جائے گی
اور نہ کسی پر زیادتی ہو گی۔

اور حسنِ عمل کا معیار یہ ہے کہ وہ عمل عالمگیر انسانیت کے لیے کس قدر منفعت بخش ہے

وَأَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ
فِيكَ فِي الْأَرْضِ ○
۱۳/۱۲

جو کچھ عالمگیر انسانیت کے لیے نفع بخش ہوتا ہے
اسی کو دنیا میں تقا ملتی ہے۔

قانون کی نگاہ میں سب برابر ہوں گے

إِنْ أَتَيْتُمُ إِلَّا
فَأُوحِيَ إِلَيَّ
إِنِّي أَخَافُ أَنْ عَصَيْتُمْ رَبِّي
عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ○
۱۰/۱۵

اے نبیؐ کہو کہ میں بھی انہی قوانین کی اطاعت کرتا ہوں
جو میری طرف نازل کیے گئے ہیں
اور میں بھی ڈرتا ہوں کہ اگر قوانینِ خداوندی کی
خلاف ورزی کی تو میرا سے پچ نہ سکوں گا۔

جرم کی سزا جرم کے مطابق ہوگی کسی پر زیادتی نہیں کی جائے گی

وَمَنْ جَاءَ بِالسِّنَةِ
فَلَا يُجْزَى إِلَّا مِثْلَهَا
وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ○ ۹/۱۶

اگر کسی سے کوئی بُرائی یا بُرہم سرزد ہو جائے
تو اس کی سزا اس کے مطابق ہوگی
کسی پر زیادتی یا ظلم نہیں کیا جائے گا۔

دشمن سے بھی عدل ہوگا

دیکھو کسی قوم یا فرد کی دشمنی بھی
تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کر دے کہ تم
اس کے ساتھ عدل نہ کرو
ہر حال میں اور ہر کسی سے عدل کرو
یہ روش تمہیں اس نظام کے قریب تر لے آئے گی
جس تک اللہ تمہیں لانا چاہتا ہے۔

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ
شَنَاةُ قَوْمٍ عَلَى
أَلَّا تَعْدِلُوا
إِعْدِلُوا
هُوَ أَقْرَبُ
لِلتَّقْوَى ۝ ۸

معاشرے کے ہر فرد کو روزی کی ضمانت حاصل ہوگی

معاشرہ میں کوئی ذی حیات ایسا نہیں
جس کے رزق کی ذمہ داری اللہ کے نظام پر نہ ہو۔

وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ
إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا ۝ ۶

اندراد کے حقوق نظم پر

دیکھو اپنی اولاد کو تعلیم و تربیت سے محروم رکھ کر
ہلاکت میں نہ ڈال دو مجلس کی وجہ سے
نظامِ خداوندی ذمہ دار لیتا ہے کہ وہ
تمہارے لیے اور تمہاری اولاد کے لیے سامانِ زینت مہیا کرے گا۔

وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ
مِنْ أَمْوَالِكُمْ
فَمَنْ قَتَلَ نَفْسًا
وَأَيَّاهُمْ ۝ ۱۵۲

اور نظم کے حقوق اندراد پر

ہر زیادہ کمانے والے کے اموال میں
تسلیم شدہ سہتی ہے
ان کا جن کی ضروریات ان کی کمائی سے پوری نہ ہوتی ہوں
یا جو کسی بھی وجہ سے کمائی سے محروم ہو جائیں۔

وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ
حَقٌّ مَعْلُومٌ
لِلسَّائِلِ
وَالْمَحْرُومِ ۝ ۲۵

محنت کا استحصال نہیں ہو سکے گا

اس معاشرہ میں ہر کوئی
اپنی محنت کے پھل کا مالک خود ہوتا ہے
لہذا یہاں کسی محنت کرنے والے کی
محنت کا استحصال نہیں ہو گا۔

وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ
إِلَّا عَلَيْهَا
وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ
وِزْرَ أُخْرَىٰ ۝ ۱۶۵

اور استحصال کی دیگر تمام اقسام بھی ممنوع

دیکھو یہاں کسی محنت کرنے والے کی
محنت کا استحصال نہیں ہو گا۔
اور انسان کسی اور چیز کا معاوضہ نہیں لے سکتا
ماسوا محنت کے معاوضے کے۔
ہر کسی کی محنت کا صحیح صحیح جائزہ لیا جائے گا۔
اور پھر جیسی کسی کی محنت ہوگی اس کے مطابق
اسے پورا پورا معاوضہ ملے گا۔

إِلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ
وِزْرَ أُخْرَىٰ
وَأَنْ لَّيْسَ لِلْإِنْسَانِ
إِلَّا مَا سَعَىٰ
وَأَنْ سَعْيُهُ سَوْفَ يُرَىٰ
ثُمَّ يُجْزَاهُ
الْجِزَاءُ الْأَوْفَىٰ ۝ ۳۸-۵۳

دوسروں کے حقوق چھیننے کی بجائے ان کی محرمیاں دُر کرنے کا حکم

اللہ حکم دیتا ہے کہ
ہر کسی سے عدل کرو اور اسے اس کا پورا پورا حق دو
اور جس کی ضروریات پوری ہونے میں کمی رہ جائے اس کی کمی پوری کرو۔

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ
بِالْعَدْلِ
وَالْإِحْسَانِ ۝ ۱۶

شخصی و سیاسی آزادیوں کا حق

کسی انسان کو یہ حق حاصل نہیں
اللہ نے اس کے سپرد خواہ قانونی امور کر رکھے ہوں خواہ انتظامی

مَا كَانَ لِشَرِّهِ
يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ

وَالشُّبُورَةَ

تَوَقُّوْلَ النَّاسِ

كُوْنُوْا عِبَادًا لِّیْ ۝ ۳۹

خفا کہ وہ نبوت جیسے منصب بلند پر فائز کیوں نہ ہو
کہ وہ دوسرے انسانوں کو
اپنا محکوم و غلام بنا لے۔

نظامِ زندگی کے انتخاب میں آزادی کا حق

اگر اللہ چاہتا تو دنیا بھر کے لوگوں کو نظامِ خداوندی
قبول کرنے پر مجبور کر دیتا، لیکن اس نے ایسا نہیں کیا
اور نہ تمہیں ہی یہ اجازت ہے کہ لوگوں پر
اللہ کا نظام زبردستی مٹھوئیں دو۔

وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَا مَنَ
مَنْ فِي الْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعًا
أَفَأَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ
حَتَّى يَكُوْنُوْا أَصْحَابُ اٰیٰتِنَا ۝ ۹۹

ہر نوع کی غلامی اور جورِ استبداد سے آزادی کا حق

نظامِ خداوندی، آئین و شرائع اور جورِ استبداد کے ان
تمام بوجھوں کو اُتارتا ہے جن کے نیچے انسانیت دبی چلی آرہی ہے
اور ہر نوع کی غلامی، تقلید اور اوہام کی ان زنجیروں کو توڑتا
ہے جن میں انسانوں کے وجود اور ان کے قلب و دماغ جکڑے ہوئے ہیں۔

وَيَضَعُ عَنْهُمْ
اِصْرَهُمْ
وَالْأَغْلَالَ الَّتِي
كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۝ ۱۰۰

آزادی رائے کا حق

کہو تمہارے رب کی جانب سے یہ نظام حق پیش کر دیا گیا ہے
اب جس کا جی چاہے اسے قبول کر لے
اور جس کا جی چاہے اس سے انکار کر دے۔

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ
فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِرْ
وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْفِرْ ۝ ۱۰۱

عقیدے کی آزادی کا حق

دیکھو دین کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں
صحیح اور غلط دونوں راستے واضح طور پر بتا دیے گئے ہیں۔

لَا اِكْرَاهُ فِي الدِّيْنِ
قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۝ ۱۰۲

احترامِ عقیدہ

اور تم انہیں بھی برا بھلا مت کہو جنہیں لوگ
اللہ کے بجائے اپنا معبود بنا لیتے ہیں۔

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ
يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۝ ۱۰۹

عورت کی آزادی

اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خلاوندی کو قبول کر لیا ہے
تمہارے لیے حلال نہیں ہے کہ تم
عورتوں کے زبردستی وارث بن بیٹھو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ
تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرِهًا ۝ ۱۱۰

مساواتِ جنس

اللہ ضائع نہیں ہونے دے گا
تم میں سے کسی عمل کرنے والے کے عمل کو
وہ خواہ مرد ہو یا عورت ہو۔
کیونکہ تم سب یکساں اور برابر ہو۔

إِنِّي لَا أَضِيعُ
عَمَلَ عَامِلٍ مِنْكُمْ
مَنْ ذَكَرَ أَوْ أُنْثَى
بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۝ ۱۱۵

حفاظتِ جان کا حق

اور کسی جان کو قتل مت کرو
جسے کہ اللہ نے واجب الاحترام ٹھہرایا ہے
بجز ایسی صوت کے کہ جس کی تفسیحِ قرآن نے کر دی ہو۔

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ
الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ
إِلَّا بِالنَّحْيِ ۝ ۱۵۲

حفاظتِ جان کی گارنٹی

جس نے کسی ایک جان کو بھی مار ڈالا بغیر قصاصِ قتل
یا معاشرہ میں فساد پھیلانے کی تلافی سزا کے

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ
أَوْ فسادٍ فِي الْأَرْضِ

فَكَانَ قَتْلُ النَّاسِ جَمِيعًا
وَمَنْ أَحْيَاهَا

فَكَانَتْ أَحْيَاءَ النَّاسِ جَمِيعًا ○ ۵

تو اس نے گویا پوری انسانیت کو ہلاک کر ڈالا
اور جس نے کسی ایک جان کو بھی ہلاک ہونے سے بچا لیا
تو اس نے گویا پوری انسانیت کو زندگی دے دی۔

حفاظتِ مال کا حق

مت کھاؤ ایک دوسرے کا مال
باطل ذرائع سے۔

لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ
بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ ○ ۶

خوف اور پریشانیوں سے تحفظ

جو لوگ ہمارے دیے ہوئے نظام کا اتباع کریں گے
انہیں تحفظ حاصل ہو جائے گا ہر طرح کے خوف سے
اور تمام پریشانیوں اور حزن و غم سے۔

فَمَنْ تَبِعْ هُدَايَ
فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ○ ۷

غلطیوں کی تشہیر بچاؤ اور ظلم کے خلاف آواز بلند کرنے کا حق

اللہ کو پسند نہیں ہے کہ
دوسروں کی غلطیوں کی تشہیر کی جائے
ماسوا اس کے کہ کسی پر ظلم ہوا ہو
اور یاد رکھو کہ اللہ سب کچھ سنتا اور سب کچھ جانتا ہے۔

لَا يُحِبُّ اللَّهُ
الْجَهْرَ بِالسُّوءِ مِنَ الْقَوْلِ
إِلَّا مَنْ ظَلَمَ
وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا عَلِيمًا ○ ۸

حسنِ ذوق کی آزادی

کو کون ہے جو ناجائز ٹھہراتا ہے
ذیب و زینت کی ان چیزوں کو
جو اللہ نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کیں
اور کھانے پینے کی خوشگوار چیزوں کو۔

قُلْ مَنْ حَرَّمَ
زِينَةَ اللَّهِ
الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ
وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ ○ ۹

غلامی

۳۳

قرآن حکیم شرف و احترامِ انسانیت کا ضامن ہے اس کے نزدیک کسی انسان کا دوسرے انسان کا غلام بن جانا تذلیلِ انسانیت کی انتہا ہے۔ لہذا قرآن کی رُو سے غلامی کا وجود تو ایک طرف اس کا تصور بھی دین کی نقیض ہے۔

لیکن جب قرآن کا نزول ہوا تو دنیا بھر میں غلامی کا رواج عام تھا۔ عربوں کے ہاں غلام اور لونڈیاں موجود تھیں۔ ان کے ہاں رواج یہ تھا کہ جنگ میں گرفتار ہونے والے قیدی مردوں کو غلام، اور ان کی عورتوں کو لونڈیاں بنالیا جاتا تھا۔ اور پھر ان کی اولاد پیدائشی طور پر غلام متصور کی جاتی تھی۔ قرآن کریم نے جنگ کے قیدیوں کے متعلق واضح حکم دے دیا کہ انہیں رہا کرنا ہوگا۔ خواہ احساناً، خواہ فدیہ لے کر۔ قرآن نے غلامی کے سرچشمہ کو یوں ہمیشہ کے لیے بند کر دیا۔ اب رہ گئے وہ غلام اور لونڈیاں جو اس وقت معاشرہ میں موجود تھے۔ تو انہیں آہستہ آہستہ معاشرہ میں جذب کر لیا گیا۔ یہ جو قرآن میں ہمیں غلاموں اور لونڈیوں کے متعلق احکام ملتے ہیں۔ یہ انہی غلام اور لونڈیوں کے متعلق ہیں جو اس وقت وہاں موجود تھے اور جنہیں تدریجاً جزو معاشرہ بنانا مقصود تھا۔ جب اس طرح جذب ہو گئے تو پھر غلامی کا تصور تک باقی نہ رہا۔

لیکن اس کے بعد تاریخ میں ہمیں مسلمان بادشاہوں اور امراء وغیرہ کے ہاں غلام اور لونڈیاں فوج در فوج نظر آتے ہیں۔ تو یہ اسی طرح خلاف قرآن تھے جس طرح ان کی بادشاہتیں اور مارتیں۔

بہر حال اس نوعیت کی غلامی کا اس وقت دنیا سے قریب قریب خاتمہ ہو چکا ہے لیکن اس کے علاوہ غلامی کی اور بہت سی قسمیں ہیں جو اب بھی انسانی معاشرہ میں موجود ہیں اور تیسری دنیا کے ممالک میں تو کچھ زیادہ ہی موجود ہیں۔ مثلاً سیاسی غلامی، طبقاتی غلامی، اقتصادی و معاشی غلامی، رنگ نسل اور قوم و قبیلے کی غلامی، عقائد و رسوم کی غلامی، ذہنی غلامی وغیرہ اس کے علاوہ غلامی کی بے شمار ظاہری و باطنی اقسام ہیں جو انسانی معاشرہ پر مسلط ہیں۔

اللہ کا نظام غلامی کی ان تمام معلوم و نامعلوم اقسام کو ختم کرتا ہے سورۃ اعراف میں فرمایا۔

وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۚ

”یہ رسول انسانیت پر پڑے ہوئے جو رواج و ابتداء کے تمام بوجھ اتارتا ہے اور غلامی کی ان تمام زنجیروں کو توڑتا ہے جن میں انسانی ذہن اور ان کا معاشرہ جکڑا ہوا ہے۔“

ہمیشہ کے لیے غلامی کے سرچشمہ کو بند کر دیا

جنگ کی قیدیوں کو یا احساناً چھوڑ دیا ورنہ میں

فَاِذَا الْقِيَمَةُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
فَضْرَبَ الرَّقَابَ
حَتّٰى اِذَا اَخْتَمُوْهُمْ
فَشَدُّوا الْوُثَاقَ
فَاَمَّا مَّا بَعْدُ
وَاَمَّا فِدَاءٌ ۝

اگر مخالفین سے جنگ ناگزیر ہو جائے
تو ان سے خوب مقابلہ کرو
تاکہ ان کی قوت ٹوٹ جائے
اور اس طرح جو جنگی قیدی ہاتھ آئیں
انہیں جنگ کے بعد یا تو احساناً چھوڑ دو
یا فدیہ لے کر یا قیدیوں کے تبادلہ میں رہا کر دو۔

۲۴
۳

جنگ کے نتیجہ میں غلامی اللہ کا طے نہیں

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ
اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰى ۝ ۹۴

دیکھو نبی کا یہ کام نہیں ہوتا کہ وہ
لوگوں کو قیدی یا غلام بنانے کے لیے جنگ کرے۔

اور معاشرہ میں موجود غلاموں کو آزاد کر دیا اور انہیں نئی زندگی شروع کرنے کے لیے مالی امداد دے

وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ
مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ
فَكَاتِبُوْهُمْ
اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا
وَاَتَوْهُمْ مِّنْ قَالِ اللّٰهِ
الَّذِيْ اَتٰكُمْ ۝

معاشرہ میں موجود غلام اور لونڈیوں کو آزاد کرو اور ان میں سے جو
اپنی آزادی کی سند تحریری طور پر لینا چاہیں
انہیں تحریری طور پر پرانہ آزادی دے دیا کرو
اگر تم دیکھو کہ وہ خود اپنی بہبود کا خیال رکھ سکنے کے قابل ہیں
اور انہیں نئی زندگی شروع کرنے کے لیے اللہ کے اس مال میں
سے دو جو اس نے تمہیں دے رکھا ہے۔

۲۲
۳۳

عبوری دور میں غلاموں کو رہائی دلانے کیلئے انفرادی کوششیں

قسم توڑنے کے کفارہ میں غلام آزاد کرایا جائے

وَلَكِنْ يَتَوَخَّضُ كُفْرًا عَقْدَتْهُ
الْأَيْمَنُ فَكَفَّارَتُهُ
إِطْعَامُ عَشْرَةِ مَسْكِينٍ
مِنْ أَوْفَرِهِمْ أَنْطَعُونَ أَهْلِيكُمْ
أَوْ كَسْوَتُهُمْ
أَوْ خَرِيرُ رَقَبَةٍ
فَمَنْ لَمْ يَجِدْ
فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ○ ۵۹

قصہ اور ارادہ سے کھائی گئی قسموں کا توڑنا قابلِ گرفت ہے
ایسی قسموں کے توڑنے کا کفارہ یہ ہو گا
دس مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے
یہ کھانا ایسا ہونا چاہیے جیسا تم اوسطاً اپنے اہل خانہ کو کھلاتے ہو
یا انہیں کپڑے بنوا کے دو
یا ایک غلام آزاد کراؤ
اور اگر یہ سب کچھ میسر نہ ہو یا مسکین اور غلام ناپید ہو جائیں
تو تین دن کے روزے رکھو۔

ظہار کے کفارہ میں غلام آزاد کرایا جائے

وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ
مِنْ نِسَائِهِمْ
ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا قَالُوا
فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ
مَنْ قَبْلَ أَنْ يَتَمَاسَّ
ذَلِكَ تُوعَظُونَ بِهِ
وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ
فَمَنْ لَمْ يَجِدْ
فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ○ ۵۸

جو کوئی غصہ یا جہالت میں ماں یا اسطرح کا کوئی لفظ کہہ دے
اپنی بیوی کو
اور پھر اپنے کیے پر پشیمان ہو
تو اسے کفارہ میں ایک غلام آزاد کرنا ہو گا
قبل اس کے کہ وہ بحیثیت میاں بیوی ایک دوسرے کے پاس جائیں
یہ اس لیے کہ تم اُنڈ کے لیے نصیحت پہنچو
یاد رکھو اللہ تمہارے تمام معاملات سے باخبر ہوتا ہے
اور اگر آزاد کرانے کے لیے غلام نہ مل سکے
تو دو ماہ کے متواتر روزے رکھو۔

قتلِ خطی کے کفارہ میں غلام آزاد کرایا جائے

وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَاً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ ۝ ۹۲
 اگر کسی کے ہاتھوں کوئی مومن غلطی سے مارا جائے
 تو وہ اس کے بدلے میں ایک مومن غلام آزاد کرے۔

نزلِ قرآن کے وقت معاشرہ میں موجود غلام ولونڈیوں سے ازدواجی رشتے قائم کر کے انہیں جزوِ خاندان بنایا جائے

معاشرہ میں موجود غلاموں کی شادی کا انتظام کمپیوٹ کیا جائے

وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ
 وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ
 وَإِمَائِكُمْ
 إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ
 يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ
 وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝ ۲۴
 تمہارے معاشرہ کا یہ فریضہ ہے کہ مجرد لوگوں کے نکاح کا انتظام کرے
 اور غلام ولونڈیوں میں سے جو شادی کی صلاحیت رکھتے
 ہوں، ان کے نکاح کا بندوبست کیا جائے
 اگر وہ لوگ اس کی مالی استطاعت نہ رکھتے ہوں
 تو یہ سب کچھ اللہ کے مقرر کردہ نظام کی جانب سے ہونا چاہیے
 جو بڑی وسعتوں کا مالک اور ہر ایک کے حالات سے باخبر ہے۔

غلام عورتوں کو شہزادی کا ذریعہ بننا نہیں چاہئے نکاح پہلا کر جزوِ خاندان بنالو

وَمَنْ لَمْ يَسْتَحِجْ مِنْكُمْ خَرًّا
 أَنْ يَتَّكِمَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ
 فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ
 مِّنْ فِتْنَتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ
 وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِأَيْمَانِكُمْ
 بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ
 فَأَنْكِحُوهُنَّ بِأَذْنِ أَهْلِهِنَّ
 وَأَتُوهُنَّ أَجْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ
 اور جو مومن مرد اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو کہ
 کسی آزاد مومن عورت سے شادی کر سکے
 تو وہ کسی ایسی مومن عورت سے شادی کرے جو کسی کی غلام ہو
 (تاکہ معاشرہ میں موجود غلام عورتیں جزوِ خاندان بنتی جائیں)
 دیکھو اللہ کی نگاہ تمہارے ایمان پر ہے یہی معیارِ فضیلت ہے
 اور اسی کی بنا پر تم ایک دوسرے کے اجزا بنتے ہو غیر نہیں رہتے
 بہر حال ان عورتوں سے نکاح ان کے اہل خانہ کی اجازت سے ہونا چاہیے
 اور قاعدہ کے مطابق ان کے مہر ادا کیے جائیں

تاکہ وہ حصارِ نکاح میں محفوظ ہو کر رہیں
دیکھو انہیں اپنی شہوتِ رانی کا ذریعہ مت بناؤ
اور نہ ان سے پوری چھپے کے تعلقات رکھو۔

مُحَصَّنَاتٌ
غَيْرُ مُسْفِحَاتٍ
وَلَا مَتَّخِذَاتٍ أَخْدَانٍ ۝ ۲۵

مومن مرد غلام عورتوں سے شادی کر کے نہیں مجرور خاندان بنائیں

مومن مرد مشرک عورتوں سے ہرگز نکاح نہ کریں
جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں
دیکھو شریکِ حیات کے طور پر ایک مومن غلام عورت بہتر ہے
ایک مشرک عورت سے
خواہ وہ تمہیں کتنی ہی پسند کیوں نہ ہو۔

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ
حَتَّى يُؤْمِنُوا
وَلَا مِمَّنْ مُؤْمِنَةٌ خَيْرٌ
مِّنْ مُّشْرِكَةٍ
وَلَوْ أَجَبَكُمْ ۝ ۲۴

اور مومن عورتیں غلام مردوں سے شادی کر کے نہیں مجرور خاندان بنائیں

اور مومن عورتیں مشرک مردوں سے ہرگز نکاح نہ کریں
جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں
دیکھو شریکِ حیات کے طور پر ایک مومن غلام بہتر ہے
ایک مشرک آزاد مرد سے
خواہ وہ تمہیں کتنا ہی پسند کیوں نہ ہو۔

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ
حَتَّى يُؤْمِنُوا
وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ
مِّنْ مُّشْرِكٍ
وَلَوْ أَجَبَكُمْ ۝ ۲۴

سابق غلام عورتیں اگر بے حیائی کی ترکیب ہوں تو ان کی سزا نصف ہوگی

سابق غلام عورتیں باقاعدہ کسی کے نکاح میں آ جانے کے بعد
اگر کسی بے حیائی کی ترکیب ہوں تو
ان کی سزا عام عورتوں کی نسبت سے نصف ہوگی
(کیوں کہ ان کی تربیت اچھے ماحول میں نہیں ہوئی)

فَإِذَا أَحْبَبْتَ
فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ
فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى
الْمُحَصَّنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ ۝

غلامی کے دیگر رخ

شخصیات کی غلامی

فَاتَعَبُدُونِ مِنْ دُونِهِ

إِلَّا أَسْمَاءَ

سَمِيتُمُوهَا أَنْتُمْ وَأَبَاؤُكُمْ

مَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ

إِنَّ الْحُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ

أَمْرًا لَا تَعْبُدُوا إِلَّا آيَاتِهِ

ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ

وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ○ ۱۲

اللہ کے سوا جن کی تم اطاعت کرتے ہو

وہ اس کے سوا کیا ہیں کہ چند نام ہیں

جو تم نے اور تمہارے اسلاف نے رکھ لیے ہیں

جن کے متعلق اللہ نے کوئی سند نہیں اتاری

یاد رکھو حق حکومت صرف اللہ کے قوانین کو حاصل ہے

اور اس کا فرمان ہے کہ اطاعت صرف ان قوانین کی ہونی چاہیے

یہی دینِ قیم اور زندگی کا سیدھا راستہ ہے

لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں جانتے۔

مذہبی پیشواؤں اور ان کی خود ساختہ شریعت کی غلامی

أَمْ لَكُمْ شُرَكَاءُ

شَرَعُوا لَهُم مِّنَ الدِّينِ

مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ ○ ۲۲

لوگوں نے مذہبی پیشواؤں کو اللہ کے شریک ٹھہرایا ہے

جو ان کے لیے دین میں شریعتیں وضع کرتے رہتے ہیں

ایسی شریعتیں جن کی اللہ نے قطعاً اجازت نہیں دی۔

مردوں کی غلامی

وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ

لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا

وَهُمْ يُخْلَقُونَ

مَوْتٌ غَيْرُ حَيٍّ

وَدَّ يَشْعُرُونَ

أَيَّانَ يَبْعَثُونَ

لوگ اللہ کے سوا جن سے مردی مانگتے اور مدد کے لیے پکارتے ہیں

وہ کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے

وہ تو خود مخلوق ہیں

یہ لوگ زندہ انسانوں سے ہی نہیں مردوں سے بھی مردی مانگتے ہیں

ان مردوں سے جنہیں اپنے متعلق بھی معلوم نہیں کہ

کب اٹھائے جائیں گے

إِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ ۝ ۲۰-۲۱

دیکھو کائنات میں صرف اللہ واحد کا تم پر اقتدار ہے۔

ذہنی غلامی

وَمَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا

كَمَثَلِ الْذِي يُنْعِقُ

بِمَا لَا يَسْمَعُ إِلَّا

دُعَاءَ وَنِدَاءٍ

صَهُۥ بِكُمُ عُنَى

فَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ۝ ۱۷۱

ان لوگوں کی ذہنی غلامی کی مثال یوں ہے

جیسے جانوروں کا ریلوڑ اور ان کے پیچھے چرواہا

اس ریلوڑ میں اور کچھ سُننے کی صلاحیت ہی نہیں ہوتی

ماسوا چرواہے کی بے معنی آوازوں کے

بہرے، گونگے اور اندھوں کا یہ، جوم ہے

جو عقل و فکر سے کچھ کام نہیں لیتا۔

جذبات و خواہشات کی غلامی

ان کی حالت پر غور کیا

جنہوں نے اپنے جذبات و خواہشات کو ہی اپنا خدا بنا لیا ہے

دیکھو کہ علم کے باوجود یہ لوگ کس طرح گمراہیوں میں بھٹک رہے ہیں

ان کی سُننے اور سوچنے کی صلاحیتیں کُڑ ہو گئی ہیں

اور ان کی آنکھوں پر پڑے پڑے ہوئے ہیں۔

أَفَرَأَيْتَ مَنِ

اخْتَذَ إِلَهَهُ هَوَاهُ

وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَىٰ عِلْمِهِ

وَخَنَّمْ عَلَىٰ سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ

وَجَعَلَ عَلَىٰ بَصَرِهِ غِشَاةً ۝ ۲۵

طہرِ سچ کی غلامی کا حاتمہ

کوئی انسان دوسرے انسانوں سے اپنی اطاعت نہیں کرا سکتا

خواہ اللہ نے اس کے سپرد مقننہ کے امور کر رکھے ہوں

اور خواہ انتظامیہ کے

حاکم وہ نبوت جیسے تمام بلند پر فائز کیوں نہ ہو

کوئی یہ حق نہیں رکھتا کہ دوسرے انسانوں سے

اپنی اطاعت کرائے

مَا كَانَ لِشَيْءٍ

أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ

وَالْحُكْمَ

وَالنَّبُوَّةَ

ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ

كُونُوا عِبَادًا لِّي

نبی کریمؐ ہر طرح کی غلامی کی زنجیروں کاٹنے کے لیے تشریف لائے تھے۔

یہ رسول اللہ کے قوانین کو نافذ کرتا ہے
 اور استبدادی قوانین کے نفاذ کو روکتا ہے
 پاکیزہ اور خوشگوار چیزوں کو حلال قرار دیتا ہے
 اور خباثت کو حرام ٹھہراتا ہے
 اور انسانیت پر پڑے ہوئے جور و استبداد کے تمام بوجھ اتارتا ہے
 اور انسانیت کی ذہنی و فکری غلامی کی زنجیروں کو کاٹتا ہے
 لہذا جو لوگ اس کے لائے ہوئے نظام کو قبول کر لیں گے
 اور اس کے قیام و استحکام میں اس کی رفاقت اور مدد کریں گے
 اور اس کی طرف نازل شدہ روشنی کو اپنے لیے چراغِ راہ بنائیں گے
 تو یہی لوگ ہیں جن کی زندگیاں کامیاب و کامران ہوں گی۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
 وَبَيْنَهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ
 وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ
 وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ
 وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ
 وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ
 فَإِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا بِهِ
 وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ
 وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ
 أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ○ ۲۹



نظام خداوندی

حکومت

مادہ - ح ک م

الْحَكْمَةُ گھوڑے کی لگام کو کہتے ہیں۔ منہ میں لگام دے کر جس چمڑے سے اس کے دونوں جڑوں کو کس دیا جائے اسے حَکْمَةُ کہتے ہیں اَحْکَمَ الْفَرَسِ کے معنی گھوڑے کو اس طرح لگام دینا ہیں۔ چونکہ لگام کا کام یہ ہے کہ گھوڑے کو سرکش اور بے راہرو ہونے سے روک دے۔ اس لیے حَکْمَةُ الْفَرَسِ کے معنی ہیں میں نے گھوڑے کو روکا اور (لگام کے ذریعہ سے) قابو میں لیا۔ اَحْکَمَ عَنْ الْأَمْرِ کے معنی ہیں اسے اس بات سے روک دیا منع کر دیا روکنے اور منع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہر کسی کو بتا دیا جائے کہ اس کی آخری حد کونسی ہے۔ جس سے آگے وہ نہیں بڑھ سکتا۔ اسی کو خِلافی امور میں فیصلہ کرنا کہتے ہیں۔ یعنی ہر ایک کے حقوق و واجبات کی حدیں متعین کر دینا اور کسی کو ان سے آگے نہ بڑھنے دینا۔ اسی کو حُکْمُ کہتے ہیں۔ یعنی فیصلہ حاکم کے معنی ہیں فیصلہ کرنے والا اَلْحُكُومَةُ اسی سے ہم ہے اَلْحُكْمُ صاحب اختیار ثالث یا پنچ۔ ایسا فیصلہ کرنے والا جسے موافقت یا مخالفت میں فیصلہ کرنے کا پورا پورا اختیار ہو۔

حکومت کے سلسلہ میں قرآن حکیم کا اصل الاصول یہ ہے کہ کسی انسان کو اس کا حق نہیں کہ وہ دوسرے انسانوں پر حکومت کرے۔ لہذا نظام خداوندی میں کسی کیڈیٹر، بادشاہ، یا موروثی حکمران کی کوئی گنجائش نہیں اس نظام میں حکومت صرف اللہ کی ہوگی یعنی اللہ کے قوانین کی حکومت اور تمام انسان ان قوانین کے سامنے یکساں اور برابر حیثیت کے مالک ہوں گے البتہ حکومت کا نظم و نسق چلانے کے لیے مختلف ادارے قائم کیے جائیں گے جو بہر حال افراد معاشرہ پر ہی مشتمل ہوں گے۔ ان اداروں کی تشکیل اور طریقہ کار جمہوری طرز کا ہوگا۔ اللہ نے ان امور کے سلسلہ میں صرف بنیادی اصول دیتے ہیں۔ جن کی تفصیلات طے کرنے کا کام ہر دور کے انسان پر چھوڑ دیا گیا ہے تاکہ متعلقہ دور کے انسان اللہ کے دینے ہوئے اصولوں کی حدود میں رہتے ہوئے اپنے دور کے تقاضوں کے مطابق ان کی تفصیلات طے کر سکیں۔

یہ اصول و قوانین گذشتہ ادوار میں اللہ کی جانب سے نازل کردہ کتب میں دیئے جاتے رہے۔ جو کسی نہ کسی وجہ

سے محفوظ نہ رہ سکے اور ضائع ہو گئے اور اب آخری بار یہ اصول و قوانین قرآن حکیم میں دینے گئے ہیں جن کی حفاظت کے ایسے محکم انتظامات ہوئے کہ یہ اب بھی محفوظ حالت میں نوع انسان کے پاس موجود ہیں۔

اس نظام میں ہر کسی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ دیکھے کہ حکومت کا کوئی ادارہ یا کارندہ حدودِ قرآنی سے باہر تو نہیں نکل گیا۔ لہذا اس سلسلہ میں بعض اعلیٰ سطح کے ایسے ادارے بھی قائم کیے جائیں گے جو ان معاملات میں اپیلوں کی سماعت کے مجاز ہوں گے۔

قانون سازی یا شریعت سازی کے اختیارات

قرآن کریم عام طور پر انسانی زندگی کے ہر شعبہ کے متعلق بنیادی قوانین یا اصول دیتا ہے جنکی تفصیلات و تشریحات طے کرنے کا کام ہر دور کا قرآنی معاشرہ اپنے اپنے دور کے تقاضوں کے مطابق خود کرے گا جسے ہم قانون سازی یا شریعت سازی کہہ سکتے ہیں۔

آج کل کے دور میں ایک قرآنی معاشرہ کے اندر منتخب پارلیمنٹ ہی وہ صحیح ادارہ ہوگا جو قرآنی حدود کے اندر رہتے ہوئے کثرتِ رائے کے اصولوں پر روزمرہ زندگی کے لیے قوانین وضع کرے گا اور اس پارلیمنٹ کے اس انداز کے وضع کردہ قوانین ہی شریعت کہلائیں گے۔

بہر حال یہ قوانین یا شریعت قابلِ تبدیل ہوں گے بعد میں آنے والی کوئی پارلیمنٹ اپنے زمانہ کے تقاضوں کے مطابق قرآن کریم کی حدود میں رہتے ہوئے ان قوانین کو تبدیل کر سکے گی اور یہ تبدیل شدہ قوانین بھی شریعت ہی کہلائیں گے اور یہ پرائیس اسی طرح جاری رہے گا۔

اس کے علاوہ کسی مذہبی ٹولہ سیاسی گروہ یا فرد کو یہ اختیار نہیں ہوگا کہ وہ شریعت کے نام پر قوانین وضع کرے یا کسی قسم کے فتوے ہی دے قرآنی معاشرہ میں ایسا کرنے والے گروہ یا فرد کو مملکت کا باغی قرار دیا جائے گا۔

اللہ و رسول یا مرکزِ ملت

قرآن حکیم میں ”اللہ و رسول“ کی اصطلاح نظامِ خداوندی اور اس نظام کی مرکزی اتھارٹی یا مرکزِ ملت کے لیے استعمال ہوتی ہے اور مرکزی اتھارٹی میں ملک کی پارلیمنٹ، اعلیٰ عدالتیں، صدرِ مملکت یا وزیرِ اعظم وغیرہم شامل ہو سکتے ہیں۔

حقِ حکومتِ اللہ کے سوا کسی کو حاصل نہیں

حقِ حکومت کسی کو حاصل نہیں
سوائے اللہ کے۔

إِن الْحُكْمُ
إِلَّا لِلَّهِ ۝ ۶۷

اللہ کے سوا کسی کی محکومیت اختیار نہ کرو

اللہ کے سوا کسی کو حکومت کا حق حاصل نہیں
اس کا فرمان ہے کہ
اس کے سوا کسی اور کی محکومیت اختیار نہ کی جائے۔

إِن الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ
أَمْرًا لَا
تَعْبُدُ إِلَّا آيَاهُ ۝ ۱۲

اللہ کے فیصلوں پر کوئی نظرِ ثانی کرنے والا نہیں

حکومت اللہ کر رہا ہے
اور کوئی اس کے فیصلوں پر نظرِ ثانی کرنے والا نہیں۔

وَاللَّهُ يَحْكُمُ
لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِ ۝ ۱۳

اللہ اپنی حکومت میں کسی کو شریک نہیں کرتا

اور اللہ اپنی حکومت میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔

وَلَا يَشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَدٌ ۝ ۱۸

اللہ کے نظامِ حکومت سے حسن کوئی اور نظامِ حکومت نہیں

کوئی اور نظامِ حکومت اتنا حسین اور متوازن نہیں
جتنا کہ اللہ کا نظامِ حکومت ہے۔

وَمَنْ أَحْسَنُ
مِنَ اللَّهِ حُكْمًا ۝ ۵۰

بھی انسان کو حق حاصل نہیں کہ دوسرے انسان کو اپنا محکوم بنائے

کوئی انسان دوسرے انسانوں سے اپنی اطاعت نہیں کرا سکتا۔
خواہ اللہ کے نظام نے اس کے سپرد مقننہ کے امور کر رکھے ہوں۔

مَا كَانَ لِشَيْءٍ
أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ

وَالْحُكْمُ

وَالنَّبُوءَةُ

يَقُولُ لِلنَّاسِ

كُونُوا عِبَادًا لِّي ۝ ۲۹

اور خواہ انتظامیہ کے

حتاکہ وہ نبوت جیسے منصب بلند پر فائز کیوں نہ ہو
یہ حق نہیں رکھتا کہ دوسرے انسانوں کو
اپنا محکوم بنالے۔

اللہ کی حکومت سے مراد اللہ کے قوانین کی حکومت ہے

أَفَغَيْرَ اللَّهِ أَبْتَغِي حَكْمًا

وَهُوَ الَّذِي أَنزَلَ إِلَيْكُمُ

الْكِتَابَ مُفَصَّلًا ۝ ۱۱۵

کو کیا میں اس اللہ کے بجائے کسی اور کو حاکم بنا لوں
جس نے ہماری طرف قوانین کی یہ
مفصل کتاب نازل کر دی ہے۔

اور اللہ کے قوانین اس کی نازل کردہ کتاب میں ہیں

كُونُوا رَبَّيْنَ بِمَا كُنْتُمْ

تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ

وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُونَ ۝ ۱۱۶

تم سب اللہ کے نظام ربوبیت کے علمبرار بن جاؤ
جیسا کہ اس کتاب کی تعلیم کا تقاضا ہے
جسے تم پڑھتے ہو اور جس پر غور و تدبر کرتے ہو۔

نظام حکومت کتاب اللہ کے مطابق

إِنَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ

لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ

بِمَا أَرْسَلَ اللَّهُ ۝ ۱۱۷

تمہاری طرف یہ کتاب حق کے ساتھ نازل کی گئی ہے
تاکہ تم نوع انسان کے درمیان ایسا نظام حکومت قائم کرو
جیسا کہ اللہ نے تمہیں اس کتاب کے ذریعے سوجھایا ہے۔

حکومتِ خداوندی کی بنیاد قرآن کے اصولِ قوانین ہیں

وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ

بِالْحَقِّ

مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ

ہم نے تمہاری طرف یہ کتاب نازل کی ہے
جو مٹھوس حقیقتوں کی حامل ہے

اور سابقہ کتب کے وعدوں اور وعظوں کی تصدیق کرتی ہے

مِنَ الْكِتَابِ وَمُهِمِّنَا عَلَيْهِ
فَأَحْكُم بَيْنَهُمْ
بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ
وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ
عَمَّا جَاءَكَ مِنَ الْحَقِّ ○ ۴۸

اور ان کتب کی تعلیمات کی محافظہ نگران اور جامعہ ہے
لہذا لوگوں کے درمیان حکومت قائم کرو
اللہ کی نازل کردہ اس کتاب کے مطابق
اور لوگوں کے ذاتی مفادات اور خواہشات کی پیروی ہرگز نہ کرو
جب کہ نظام حق تمہارے پاس آ چکا ہے۔

اپنا نظام حکومت اللہ کی کتاب سے ذرہ بھر بھی ادھر ادھر نہ ہونے دو

وَأِنْ أَحْكُم بَيْنَهُمْ
بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ
وَلَا تَتَّبِعْ
أَهْوَاءَهُمْ
وَاحْذَرُهُمْ
يَفْتِنُونَ عَنْ بَعْضِ مَا
أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكَ ○ ۴۹

اور لوگوں کے درمیان حکومت قائم کرو
اللہ کی نازل کردہ کتاب کے مطابق
اور اس سلسلہ میں قطعاً رعایت نہ کرو
لوگوں کے ذاتی مفادات اور خواہشات کی
اور ہوشیار رہو کہ ان کے ذاتی مفادات اور میلانات
ایسی صوت پیدا نہ کر دیں کہ تمہارا نظام
اللہ کے نازل کردہ ضابطہ حیات سے ذرہ بھر بھی ادھر ادھر ہو جائے۔

ورنہ قانون مکافات سے بچ نہ سکو گے

وَكَذَلِكَ أَنْزَلْنَاهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا
وَلَكِنْ اتَّبَعَتِ أَهْوَاءَهُمْ
بَعْدَ جَاءِكَ مِنَ الْعِلْمِ
مَالِكَ مِنَ اللَّهِ
مَنْ ذَرَانِي وَلَا وَاقٍ ○ ۵۰

اس طرح ہم نے اپنے احکام و قوانین واضح طور پر تمہیں دے دیے ہیں
اگر تم نے اس علم کے آجانے کے بعد بھی
لوگوں کے ذاتی مفادات و خواہشات کی پیروی شروع کر دی
تو یاد رکھو اللہ کے قانون مکافات کے مقابلہ میں
تمہیں نہ کوئی دوست ملے گا نہ اس سے بچانے والا۔

اور نظام حکومت جمہوری بنیادوں پر قائم کرو

وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ
أُمُورَ حُكُومَتٍ بَاهِمِي مَشَاوَرَةٍ سَلَّطَ عَلَيْهِمُ جَانِسَ الْكُفْرِ
جنہوں نے اپنے پروردگار کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے

وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ

وَأَمْرُهُمْ شُورَى بَيْنَهُمْ

وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ○ ۲۲/۳۸

نظام خداوندی قائم کر لیا

ان کے معاملات باہمی مشاورت سے طے پائیں گے

اور وہ ایسے انتظامات کریں گے کہ ہمارا دیا ہوا رزق ہر ایک کو ملے۔

نبی کریم کو بھی مشاورت کا حکم

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ

لِنْتَ لَهُمْ

وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ

لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ

فَاعْفُ عَنْهُمْ

وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ○ ۲۳/۱۵۹

اے نبی یہ بھی اللہ کی رحمت ہے کہ تم

اپنے لوگوں کے لیے نرم دل واقع ہوتے ہو

اگر تم سخت مزاج اور سنگدل ہوتے

تو سب لوگ تم سے الگ ہو کر منتشر ہو چکے ہوتے

لہذا قانون کے دائرہ میں رہتے ہوئے انکے ساتھ درگزر کی پالیسی اختیار کرو

اور انہیں ہر طرح کا تحفظ مہیا کرو

اور امور حکومت ان کی مشاورت سے طے کرو۔

نمائندگان حکومت کا انتخاب اور ان نمائندگان کی ذمہ داریاں

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا

الْأَمَانَ إِلَىٰ أَهْلِهَا

وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ

أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ

إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ

إِنَّ اللَّهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا ○ ۲۴/۴۸

دیکھو امور حکومت کی ذمہ داریاں اللہ کی امانتیں ہیں

جو صرف ان کے سپرد کی جائیں جو ان کے اہل ہوں

اور جن کے سپرد یہ ذمہ داریاں ہو جائیں انہیں چاہیے کہ

انسانوں کے درمیان عدل و انصاف سے فرائض حکومت انجام دیں

یاد رکھو یہ بڑی اہم بات ہے جو تم سے کہی گئی ہے

اور تمہاری ہر بات کو اللہ سنتا اور ہر کام کو دیکھتا ہے۔

حکومت کی ذمہ داریاں اللہ کی امانت ہیں جن میں خنیت نہ کرو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

لَا تَتَّبِعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ

اے وہ لوگو جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہے

دیکھو اس نظام کے ساتھ خیانت ہرگز نہ کرنا

اور نہ ان ذمہ داریوں کی ادائیگی میں خیانت کرنا جو تمہارے سپرد
کی جائیں۔ تم جانتے ہو کہ ایسا کرنے کا نتیجہ کیا ہو گا۔

وَتَحْتَوُوا أَمْنَكُمْ
وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ○ ۲۴

کارکنانِ حکومت سے اختلاف کی صورتیں مرکزی تھارٹی سے رجوع کریں

اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
تمہیں چاہیے کہ اس نظام کی مرکزی اتھارٹی کی اطاعت کرو
اور کارکنانِ حکومت کی بھی جو تم میں سے مقرر کیے جائیں
اور اگر ان کارکنانِ حکومت کے ساتھ کسی بات پر اختلاف ہو جائے
تو چاہیے کہ تصفیہ کے لیے مرکزی اتھارٹی سے رجوع کرو
یہ اس بات کا ثبوت ہو گا کہ تم اللہ پر
اور اس کے قانونِ مکافات پر یقین رکھتے ہو
یہ روش نہایت ہی عمدہ ہو گی اور انجام کار
معاشرہ کا حسن و توازن برقرار رکھنے کا موجب بنے گی۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ
وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ
فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ
فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ
إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ
بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
ذَلِكَ خَيْرٌ
أَحْسَنُ تَأْوِيلًا ○ ۵۹

اور باہمی اختلافات کو رفع کرنے کے لیے اللہ کے قانون سے رجوع کرو

دیکھو تم لوگوں کے درمیان اگر
کسی معاملہ میں اختلاف پیدا ہو جائے
تو اس کا فیصلہ اللہ کے قانون سے کراؤ۔

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ
فِيهِ مِنْ شَيْءٍ
فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ ○ ۲۲

مرکزیت

معاملات میں مرکزیت کے فیصلے کے بعد کسی اور کو فیصلہ کرنے کا اختیار نہیں ہوتا

مومن مردوں اور عورتوں پر واضح ہو کہ
جب کسی معاملہ میں ان کی مرکزی اتھارٹی

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا لِمُؤْمِنَةٍ
إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ

أَمَّا أَنْ يَكُونَ لَهُمْ

الْخَيْرَةُ مِنْ أَمْرِهُمْ

وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا ○ ۳۳

کوئی فیصلہ کرے تو پھر انہیں اختیار نہیں ہے کہ
وہ اس معاملہ میں خود کوئی فیصلہ کریں
یاد رکھو جو کوئی مرکز ملت کی نافرمانی کرے گا
تو وہ صریح گمراہی میں مبتلا ہو جائے گا۔

مرکزی اتھارٹی کے فیصلوں پر اپنے فیصلوں کو مقدم مت رکھو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

لَا تَقْدِمُوا بَيْنَ يَدَيِ

اللَّهِ وَرَسُولِهِ

وَاتَّقُوا اللَّهَ

إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ○ ۳۴

ایمان والو پورا پورا نظم و ضبط قائم کرو
اور معاملات میں اپنے فیصلوں کو مقدم مت رکھو
مرکز ملت کے فیصلوں پر

اور ہر حال میں قوانین خداوندی کی پیروی کرتے رہو
اور یاد رکھو کہ اللہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

اور مرکزی اتھارٹی میں شخصیات کو نہیں بلکہ نظام کو اہمیت حاصل ہوتی ہے

يَخْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ

لِيَرْضَوْكُمْ

وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ

أَنْ يُرْضَوْهُ

إِنْ كَانُوا مُؤْمِنِينَ ○ ۳۵

یہ لوگ قسمیں کھا کھا کر کوشش کرتے ہیں
کہ کبھی طرح تمہیں راضی کر لیں
حالانکہ نظام خداوندی اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ
اسے راضی رکھا جائے
اگر وہ اہل ایمان ہیں۔

انسانی معاشرہ میں نظام خداوندی کی اہمیت

نوع انسان کے لیے نظام خداوندی سے زیادہ اہم کچھ اور نہیں

اے نبی لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تمہارے والدین
تمہاری اولادیں اور تمہارے بھائی بہنیں

قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ

وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ

وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ

وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا

وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا

وَمَسْكَنٌ تَرْضَوْنَهَا

أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ

وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ

فَتَرَبَّصُوا حَتَّىٰ

يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرٍ

وَاللَّهُ لَا يَهْدِي

الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ○

۹/۲۲

تمہارے رفیقِ حیات اور تمہارے اہلِ خاندان
اور وہ مال و دولت جو تم کما رہے ہو
اور وہ تجارت جس کے منہ پڑ جانے سے ڈرتے ہو
پھر وہ مکانات جنہیں تم اس قدر پسند کرتے ہو
ان میں سے کچھ بھی اگر تمہیں نظامِ خداوندی سے
اور اس کے قیام و بقا کی جدوجہد سے زیادہ عزیز ہے
تو پھر انتظار کرو کہ
اللہ اپنا فیصلہ تمہارے سامنے لے آئے
یاد رکھو اللہ کی رہنمائی سے وہ لوگ فیضیاب نہیں
ہوا کرتے جو اس کے نظام کو چھوڑ کر ادھر ادھر نکل جائیں۔

دعویٰ ایمان کے باوجود جو لوگ راہِ راست سے بھٹک گئے

ان کی حالت پر غور کیا
جن کا دعویٰ ہے کہ وہ ایمان رکھتے ہیں
تمہاری طرف نازل قرآن پر
اور کتبِ سابقہ نزول پر
لیکن عملاً اپنا نظامِ حکومت
باطل قوانین پر قائم کرتے ہیں
حالانکہ انہیں حکم دیا گیا تھا کہ
تمام باطل قوانین سے انکار کر دیں
لیکن ان کے مفاد پرستانہ جذبات ان پر غالب آ گئے
اور انہیں راہِ راست سے بھٹکا کر کہیں کا کہیں لے گئے۔

الَّذِينَ تَرَىٰ إِلَى اللَّهِ دِينًا

يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا

بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ

وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ

يُرِيدُونَ أَن يُبَدِّلُوا

أَوَّلَ آيَاتِهِ

وَقَدْ أُمِرُوا

أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ

وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُضِلَّهُمْ

ضَلَالًا بَعِيدًا ○

۲/۲۴

اپنا نظام حکومتِ قرآن کے مطابق قائم نہ کرنے والے کافر ہیں

جو لوگ اپنا نظامِ حکومت
اللہ کے نازل کردہ قرآن کے مطابق قائم نہیں کرتے
یہی لوگ کافر ہوتے ہیں۔

وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ
بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ﴿۳۳﴾

اپنا نظام حکومتِ قرآن کے مطابق قائم نہ کرنے والے ظالم ہیں

جو لوگ اپنا نظامِ حکومت
اللہ کے نازل کردہ قرآن کے مطابق قائم نہیں کرتے
تو یہ لوگ ظالم ہیں۔

وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ
بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿۳۵﴾

اپنا نظام حکومتِ قرآن کے مطابق قائم نہ کرنے والے فاسق ہیں

جو لوگ اپنا نظامِ حکومت
اللہ کے نازل کردہ قرآن کے مطابق قائم نہیں کرتے
تو یہی لوگ ہیں جو نظامِ خداوندی کی حدود سے باہر نکل گئے۔

وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ
بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿۳۷﴾



نظامِ خداوندی

۱۳ معاشرے میں عورتِ مرد کی حیثیت

اللہ کے قانون کی رُو سے عورت اور مرد کی تخلیق میں کوئی فرق نہیں۔ سورۃ النساء میں فرمایا گیا:

خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ

”تمہاری پیدائش کی ابتدا واحد جراثیمہ زندگی سے کی گئی۔ ازاں بعد یہ جراثیمہ دو حصوں میں بٹ گیا جس سے مرد و مادہ کی تقسیم وجود میں آئی اور مرد و مادہ کے اختلاط سے کرۂ ارض پر مردوں اور عورتوں پر مثل کثیر آبادی پھیلادی گئی۔“ لہذا پیدائش کے اعتبار سے دونوں میں سے کسی کو دوسرے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔

لیکن فطرت کے پروگرام کے مطابق عورت نے ماں بننا ہوتا ہے لہذا استقرارِ حمل سے لے کر بچہ کی پیدائش پرورش تک ایک لمبے عرصہ کے لیے، وہ زندگی کے عام کاروبار سے معذور ہو جاتی ہے۔ لہذا ابتدائی انسانی معاشرہ میں عورتیں بچوں کی پرورش اور گھر کے کام انجام دیتی تھیں اور مرد باہر کے کام کرتے تھے۔ اس طرح ہوتے ہوتے عورت اور مرد کے درمیان دائرہ کار کی تقسیم وقوع پذیر ہو گئی۔ مرد کا دائرہ کار چونکہ گھر سے باہر تھا۔ اور باہر کی دنیا بہت وسیع تھی۔ لہذا مرد کا دائرہ کار بھی وسیع سے وسیع تر ہوتا گیا۔ اور اس طرح اسے قوت حاصل ہو گئی۔

پھر جب انسان نے ابتدائی جنتی زندگی ترک کر کے لوٹ کھسوٹ اور سلب و نہب کی زندگی شروع کر لی تو اس وقت معاشرہ مکمل طور پر مرد کا معاشرہ بن چکا تھا۔ چنانچہ مرد نے عورت کو اپنا محکوم اور زیر دست بنالیا اور اس پر وہ وہ مظالم توڑے کہ کسی نے دشمن پر بھی نہ توڑے ہوں گے۔

اور پھر جیسا کہ مستبد قوتیں دنیا میں کرتی ہیں کہ محکومی اور غلامی کی زنجیروں کو مضبوط تر بنانے کے لیے زیر دست کے دل میں اس خیال کو راسخ کر دیا جاتا ہے کہ وہ حاکم اور بالادست سے کم تر ہے اور فطرت نے اسے پیدا ہی اطاعت اور خدمت کے لیے کیا ہے۔ اور اس مقصد کے حصول کے لیے انسانوں کے خود ساختہ مذہب سے مدد لی جاتی ہے چنانچہ اس باب میں بھی مرد نے مذہب کو آگے بڑھایا اور اس نے اس عقیدہ کو عام کرنا شروع کر دیا کہ عورت کا درجہ مرد کے مقابلہ میں نہایت پست ہے اور کہ یہ تمام مصیبتوں کا سرچشمہ اور گناہوں کا منبع ہے

یہ ناقص عقل ہے، اسے ہمیشہ مرد کے تابع رہنا چاہیے۔ لہذا اقوام عالم کی خود ساختہ مذہبی کتب کو اٹھا کر دیکھیے ان میں اس طرح کے عقائد عام ملیں گے کہ ”اللہ نے مرد (آدم) کو اپنے ہاتھوں سے بنایا۔ پھر جب وہ تنہائی کی وجہ سے اداس رہنے لگا تو اس کی دلجوئی کی خاطر اس کی پسلی سے عورت (حواء) کو پیدا کر دیا۔ یعنی مقصود بالذات تو مرد کی پیدائش تھی عورت کو محض مرد کی دلجوئی کے لیے بطور کھلونا پیدا کیا گیا۔“ شیطان نے عورت کو پھسلایا، اور اس کی وجہ سے آدم کو جنت سے نکلنا پڑا۔ عورت کی فطرت کے متعلق کہا گیا کہ ”یہ چونکہ مرد کی پسلی سے پیدا ہوئی لہذا یہ پسلی کی ہڈی کی طرح ٹیڑھی ہوتی ہے اگر اسے سیدھا کرنا چاہیں تو یہ ٹوٹ تو جائے گی لیکن سیدھی نہیں ہوگی۔“ قریب قریب ہر مذہب میں عورت کو یہی پوزیشن دی گئی ہے کہ وہ مرد کے لیے پیدا کی گئی ہے اسے مرد کو مجازی خدا سمجھنا اور اس کی مرضی کے مطابق چلنا ہوگا۔ معاشرہ میں اس کا اپنا کوئی مقام نہیں، حتیٰ کہ اس کا تعارف بھی اس کی اپنی ذات سے نہیں ہوتا، وہ زید کی بیٹی، بکر کی بیوی یا عمر کی ماں کی حیثیت سے متعارف ہوتی ہے۔ وہ نہ کسی جائداد کی مالک ہو سکتی ہے۔ اور نہ مرد کی کمائی میں صاحب اختیار۔ وہ باپ، خاوند یا بیٹے کی دولت یا جائداد سے بطور استحقاق کچھ نہیں لے سکتی اسے کچھ دیا جائے گا تو بطور خیرات دیا جائے گا ”کنیا و ان“ ہندو معاشرہ کا مسئلہ رواج ہے، اس مذہب کی رو سے وہ اپنا خاوند آپ منتخب نہیں کر سکتی باپ یا بھائی اسے جس کے لیے چاہے باندھ دیں۔ بلکہ اس کی شادی کے لیے بالغ ہونا بھی ضروری نہیں، اور بیوہ ہونے کی صورت میں دوسری شادی بھی نہیں کر سکتی۔

عورت کے متعلق یہ نظریات صدیوں سے چلے آ رہے ہیں اور قریب قریب دنیا کے ہر حصہ میں رائج ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عورت اپنے متعلق خود یہ سمجھنے لگ گئی کہ دنیا میں اس کی حیثیت کچھ نہیں، وہ صرف مرد کے لیے پیدا کی گئی ہے۔ اس کا مقصد حیات یہ ہے کہ وہ مرد کی جنسی خواہشات کی تسکین کرے اور اس کی اولاد پیدا کرنے کا ذریعہ بنے۔ عورت کے دل میں اپنے متعلق یہ نظریات کس قدر گہرائی تک پہنچ چکے ہیں۔ اس کا اندازہ اس سے لگائیے کہ مغرب کی عورت نے باوجود اس کے کہ کافی حد تک مرد کی برتری اور تسلط سے نجات حاصل کر لی ہے، لیکن غیر شعوری طور پر اب بھی اس کو شش میں رہتی ہے کہ مرد کی نگاہوں میں وجہ جاذبیت بن کر رہے اس کا تمام سامان زیبائش و آرائش اس کے فروغ حسن اور نمائش جسم کے متنوع اسالیب اس کا انداز گفتار، اس کی طرز رفتار، اس کے لباس کی تراش خراش، غرضیکہ اس کی ہر نقل و حرکت اور وضع قطع کے پیچھے یہ جذبہ کارفرما ہوتا ہے کہ وہ مرد کی نگاہوں میں زیادہ سے زیادہ جاذب ہو سکے۔

لیکن قرآن نے آکر عورت کے متعلق ان تمام نظریات و معتقدات کو بطل قرار دے دیا جو صدیوں سے مرد نے پھیلا رکھے تھے۔ چنانچہ فرمایا۔ وَفَرُّشٍ مَّرْفُوعَةٍ اِنَّا اَنْشَاْنَهُنَّ اِنْشَاءً فَجَعَلْنَهُنَّ اَبْكَارًا غُرَبًا

اَتَرَابًا ۵۶ ۳۴-۳۳ ”نظام خداوندی میں عورت کو ایک نئی اور بلند زندگی حاصل ہوگی ایسی کہ جس کی پہلے کوئی مثال نہیں فصیح الکلام، زمانہ کی ہمسر، اور مرد کی رفاقت میں برابر کی ساتھی۔“

قرآن عورت کے دل سے یہ غلط تصور نکالتا ہے کہ وہ مرد کے لیے پیدا کی گئی ہے لہذا اسے کسی نہ کسی طرح مرد کی نگاہوں میں جاذب بنی رہنا چاہیے۔ وہ اسے بتاتا ہے کہ اس کی الگ، جداگانہ اور منفرد حیثیت ہے اس کی زندگی کا منتہا بھی وہی ہے جو مرد کی زندگی کا ہے۔ انسان ہونے کی جہت سے مرد اور عورت میں کوئی فرق نہیں عورت اپنی انسانی صلاحیتوں کی اسی طرح نشوونما کر سکتی ہے، جس طرح مرد کر سکتا ہے وہ زندگی کے ہر شعبے میں مرد کے دوش بدوش چل سکتی ہے۔

جب عورت کے ذہن سے یہ غلط خیال محو ہو جائے گا کہ اس کا مقصد زندگی مرد کی نگاہوں میں جاذب بنے رہنا ہے تو اس کے دل سے نمائشِ حسن کا پست جذبہ بھی نکل جائے گا اور اس جذبہ کے نکل جانے سے سیکڑوں گتھیاں سلجھ جائیں گی۔

قرآن زیب و زینت اور آرائش و زیبائش کو ممنوع قرار نہیں دیتا نہ وہ فنونِ لطیفہ کی ہی مخالفت کرتا ہے وہ صرف اس غلط تصور کی اصلاح کرتا ہے۔ جو عورت میں نمائشِ حسن کا جذبہ محرکہ بنتا ہے وہ اسے مرد کا کھلونہ بننے کے بجائے سفرِ حیات میں اس کا برابر کا ساتھی اور رفیق بننا سکھاتا ہے۔

امورِ مملکت میں عورت کا حصہ:

عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ عورتیں امورِ مملکت میں حصہ نہیں لے سکتیں لیکن یہ خیال قرآنی تعلیمات کے خلاف ہے قرآن کریم نے اسلامی مملکت کا بنیادی فریضہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بتایا ہے ۲۲ اور اس فریضہ کے متعلق کہا ہے کہ۔
وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۚ
”مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کی رفاقت میں اللہ کے قوانین کو نافذ کرتے اور باطل قوانین کے نفاذ کو روکتے ہیں“
اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ امورِ مملکت کی انجام دہی میں عورتیں اور مرد برابر کے شریک ہوتے ہیں۔“

جہاں تک انسان کی صلاحیتوں کا تعلق ہے وہ دونوں کو یکساں طور پر حاصل ہیں۔ لیکن مرد نے ایک طرف تو عورت کو ہزار ہا سال سے ان مواقع و ذرائع سے محروم کر رکھا ہے۔ جن سے اس کی انسانی صلاحیتوں کی نشوونما ہو سکتی اور پھر یہ فتویٰ بھی صادر کرتا ہے کہ عورت ناقصِ عقل ہے۔ عورت کو مواقع دیجئے اور پھر دیکھئے کہ یہ دونوں کس طرح کارگاہِ حیات میں دوش بدوش چلتے ہیں۔ قرآن کریم جماعتِ مومنین کے مرد اور خواتینِ ممبران کا تعارف سورہ احزاب میں اس طرح کراتا ہے الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ ”نظام خداوندی کے سامنے تسلیمِ خم کیے ہوئے مرد اور نظام خداوندی کے سامنے تسلیمِ خم کی ہوئی خواتین“

الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ "قوانین خداوندی کو دل کی گہرائیوں سے قبول کیے ہوئے مرد اور ان قوانین کو دل کی گہرائیوں سے قبول کی ہوئی خواتین۔" وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ "اپنی صلاحیتوں کو قوانین خداوندی کے مطابق صرف کرنے والے مرد اور اپنی صلاحیتوں کو قوانین خداوندی کے مطابق صرف کرنے والی خواتین۔" وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ "اللہ سے کیے ہوئے عہد کو سچ کر دکھانے والے مرد اور اللہ سے کیے ہوئے عہد کو سچ کر دکھانے والی خواتین۔" وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ "مشکلات و مصائب میں ثابت قدم رہنے والے مرد اور مشکلات و مصائب میں ثابت قدم رہنے والی خواتین۔" وَالْحَشِيعِينَ وَالْحَشِيعَاتِ "نوع انسان کی خدمت کے لیے شاخ ثمر کی طرح جھکے ہوئے مرد اور نوع انسان کی خدمت کے لیے شاخ ثمر کی طرح جھکی ہوئی خواتین۔" وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ "اپنے مال و متاع کو نظام خداوندی پر بچھا کر دینے والے مرد اور اپنے مال و متاع کو نظام خداوندی پر بچھا کر دینے والی خواتین۔" وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ "ضبط نفس رکھنے اور غلط راہوں سے رُک جانے والے مرد اور ضبط نفس رکھنے اور غلط راستوں سے رُک جانے والی خواتین۔" وَالْحَفِظِينَ وَالْحَفِظَاتِ "اپنی عزت و عصمت کی حفاظت کرنے والے مرد اور اپنی عزت و عصمت کی حفاظت کرنیوالی خواتین۔" وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ "زندگی کے ہر قدم پر قوانین خداوندی کو سامنے رکھنے والی خواتین۔" ۳۳ دوسرے مقام پر مومنین کی خصوصیت السَّاجِدُونَ بتائی گئی یعنی سیاحت کرنے والے مرد اور یہی خصوصیت مومنات کی بھی بتائی گئی سَاجِدَاتِ ۳۴ یعنی سیاحت کرنیوالی خواتین۔ آپ قرآن کریم کی ان تصریحات پر غور فرمائیں اور دیکھیں کہ کس طرح قرآن زندگی کے ہر میدان میں مرد اور عورت کی یکساں صلاحیتوں کا ذکر کرتا ہے اور یہ بھی بتاتا ہے کہ قرآنی انقلاب کے بعد مومن مرد و خواتین کے علم و کردار کی روشنی اطرافِ عالم میں دوڑ رہی ہوگی۔ ۳۵

تخلیق میں برابری

اے بنی نوع انسان
اس پروردگار کے قوانین کی پیروی کرو
جس نے تمہاری پیدائش کی ابتدا ایک جرثومہ زندگی سے کی
ازاں بعد یہ جرثومہ دو حصوں میں تقسیم ہو گیا جس سے نر و مادہ
کی تقسیم وجود میں آئی اور نر و مادہ کے اختلاط سے کوہ ارض پر
مردوں اور عورتوں پر مشتمل کثیر آبادی پھیلا دی۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ
اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي
خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ
وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا
وَبَثَّ مِنْهُمَا
رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۝ ۱

برابری کی رفاقت

اللہ نے ایک دوسرے کا ساتھی اور رفیق بنایا
مردوں اور عورتوں کو۔

وَأَنَّهُ خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنثَى
○ ۵۳/۴۵

مُثَاوَاتِ جِنْس

تم میں سے کسی کام کرنے والے کا کام ضائع نہیں ہونے دیا جائے گا
وہ خواہ مرد ہو یا عورت
کیوں کہ تم سب یکساں و برابر ہو۔

لَا أَضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ
مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى
○ ۳/۱۹۵

عِزَّت و اقتدار ہیں برابر

اور ہم نے یکساں قابلِ عزت بنایا ہے
تمام بنی نوع انسان (عورت و مرد) کو
اور انہیں خکیوں و تریوں پر اقتدار دیا ہے۔

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا
بَنِي آدَمَ
وَجَعَلْنَاهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

زندگی کی ہر دوڑ ہیں برابر کے ساتھی

نظام خداوندی کے سامنے تسلیمِ خم کیے ہوئے مرد
اور اس نظام کے سامنے تسلیمِ خم کی ہوئی عورتیں
قوانینِ خداوندی کو دل کی گہرائیوں سے قبول کیے ہوئے مرد
اور ان قوانین کو دل کی گہرائیوں سے قبول کی ہوئی خواتین
اپنی صلاحیتوں کو قوانینِ خداوندی کے مطابق صرف کرنے والے مرد
اور اپنی صلاحیتوں کو قوانینِ خداوندی کے مطابق صرف کرنے والی خواتین
اللہ سے کیے ہوئے عہد کو سچ کر دکھانے والے مرد
اور اللہ سے کیے ہوئے عہد کو سچ کر دکھانے والی خواتین

إِنَّا أَلْمُسْلِمِينَ
وَالْمُسْلِمَاتِ
وَالْمُؤْمِنِينَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ
وَالْقَانِتِينَ
وَالْقَانِتَاتِ
وَالصَّادِقِينَ
وَالصَّادِقَاتِ

مشکلات و مصائب میں ثابت قدم رہنے والے مرد
 اور مشکلات و مصائب میں ثابت قدم رہنے والی خواتین
 نوع انسان کی خدمت کے لیے شاخِ ثمر کی طرح جھکے ہوئے مرد
 اور نوع انسان کی خدمت کے لیے شاخِ ثمر کی طرح جھکی ہوئی خواتین
 اپنے مال و متاع کو نظامِ خداوندی پر بچاؤ کر دینے والے مرد
 اور اپنے مال و متاع کو نظامِ خداوندی پر بچاؤ کر دینے والی خواتین
 ضبطِ نفس رکھنے اور غلط راستوں سے رُک جانے والے مرد
 اور ضبطِ نفس رکھنے اور غلط راہوں سے رُک جانے والی عورتیں
 اپنی عزت و عصمت کی حفاظت کرنے والے مرد
 اور اپنی عزت و عصمت کی حفاظت کرنے والی خواتین
 زندگی کے ہر قدم پر قوانینِ خداوندی کو سامنے رکھنے والے مرد
 اور زندگی کے ہر قدم پر ان قوانین کو سامنے رکھنے والی خواتین
 بلاشبہ ان سب کے لیے اللہ کے نظام میں
 یکساں طور پر ہر طرح کا تحفظ ہوگا
 اور انہیں اجرِ عظیم ملے گا۔

وَالصَّابِرِينَ
 وَالصَّابِرَاتِ
 وَالْخَاشِعِينَ
 وَالْخَاشِعَاتِ
 وَالْمُتَصَدِّقِينَ
 وَالْمُتَصَدِّقَاتِ
 وَالصَّائِمِينَ
 وَالصَّائِمَاتِ
 وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ
 وَالْحَافِظَاتِ
 وَالذَّكِرِينَ اللَّهُ كَثِيرًا
 وَالذَّكِرَاتِ
 أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ
 مَغْفِرَةً
 وَأَجْرًا عَظِيمًا ۝ ۳۲-۳۵

نظام حکومت چلانے میں دونوں کی یکساں ذمہ داریاں

نظامِ خداوندی کو قبول کر لینے والے مرد و خواتین
 ایک دوسرے کے رفیق (کامریڈ) بن جاتے ہیں
 وہ اللہ کے قوانین کو نافذ کرتے
 اور باطل قوانین کے نفاذ کو روکتے ہیں
 اس طرح نظامِ خداوندی قائم کر کے
 نوع انسان کی بڈرش و نشوونما کا انتظام کرتے ہیں۔

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ
 بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ
 يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ
 وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ
 وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ
 وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ ۝

عورت مرد مل کر معاشرہ کو سنواریں گے

جس نے اصلاحِ معاشرے کے کام کیے
خواہ مرد ہو یا عورت
اور اس نے نظامِ خداوندی کو قبول کیا
تو ہم اسے نہایت خوشگوار زندگی بسر کرائیں گے۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا
مِنْ ذَكَرٍ أَوْ اُنْثَى
وَهُوَ مُؤْمِنٌ

فَلَنُعْطِيَنَّهُ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۝ ۱۶

قیامِ نظامِ خداوندی کے بعد دونوں کے علم و کردار کی روشنی اطرافِ عالم میں دوڑ رہی ہوگی

اس دور میں دیکھو گے کہ
مومن مردوں اور عورتوں کے علم و کردار کی روشنی
آگے کی طرف اور اطرافِ عالم میں دوڑ رہی ہوگی۔

يَوْمَ تَرَى
الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعٰی نُورُهُمْ
بَيْنَ اَيْدِيهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ ۝ ۵۴

معاشری معاملات میں برابر کے حقدار

جو کچھ مرد کائے وہ اس کا حصہ ہے
اور جو کچھ عورت کائے وہ اس کا حصہ ہے۔

لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوا
وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ۝ ۳۲

معاشرہ میں عورت

باطل نظامِ سماں زندگی نے عورت کو ذہنی پسماندگی میں مبتلا کر دیا تھا

وہ جس نے زیورات میں پُررش پائی ہو
اپنے معاملات کو واضح طور پر بیان بھی نہیں کر سکتی۔

اَوْ مَنْ يَنْشِؤْا فِي الْحُلِيِّ
وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ ۝ ۲۳

نزولِ قرآن کے وقت عورت کی ذہنی پسماندگی کی حالت

وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ
فَرَضَہ کی دستاویز لکھتے وقت اپنے میں سے دو مرد گواہ ٹھہرا لیا کرو۔

اگر کسی وقت دو مرد موجود نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں
بطور گواہ ٹھہرا یا کرو ایسے جن پر دونوں فریق رضامند ہوں
دو عورتیں اس لیے کہ ایک کو اگر کچھ اشتباہ ہو جائے
تو دوسری اسے یاد دلائے۔

فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ نَارِجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتَيْنِ
مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ
اَنْ تَضِلَّ اِحَدُهُمَا
فَتُذَكِّرَ اِلٰحِدُهُمَا الْاُخْرٰى ۝ ۲۸۳

لیکن نظام خداوندی میں عورت کی پشماندگی دور کر کے اس مقام بلند دیا جائے گا

نظام خداوندی میں عورت کو ایک نئی اور بلند زندگی حاصل ہوگی
اس کی تعلیم و تربیت اس انداز کی ہوگی کہ وہ کچھ کی کچھ بن جائے گی
ایسی کہ جس کی پہلے کوئی مثال نہیں۔
فیصح الکلام۔ زمانہ کی ہمسرا اور مرد کی رفاقت میں برابر کی ساتھی۔

وَفَرُشٍ مَّرْقُوعَةٍ
اِنَّا اَنْشَاْنَهٗنَّ اِنْشَاءً
فَجَعَلْنَهُنَّ اَبْكَارًا
عُرُبًا اَوْ اَرَابًا ۝ ۵۶
۳۴-۳۳

وہ تندرشت و توانا اور زمانہ کی ہمسر ہوگی

اس معاشرہ کی عورت تندرست و توانا اور شرف و مجد کی پیروی
حد اور رقابت کے جذبات سے پاک اور زمانہ کی ہمسر ہوگی۔

وَكُوَاعِبٍ
اَرْبَابًا ۝ ۴۸

مرد کی رفاقت میں برابر کی ساتھی ہوگی

اس معاشرہ میں عورت عزت و عصمت کی پیروی
شرافت کی پستی
اور مرد کی رفاقت میں برابر کی ساتھی ہوگی۔

وَعِنْدَهُمْ قِصَرُ
الطَّرْفِ
اَرْبَابٌ ۝ ۳۸

حق

اس معاشرہ کی عورت نہایت ہی پاکیزہ عقل و فراست کی مالک ہوگی
ان کی پاکدامنی کی مثال یوں سمجھو
جیسے محفوظ موتی۔

وَمَدَدٍ
عَيْنٌ كَاَمْثَالِ
الْوَلَدِ الْمَكْنُونِ ۝ ۵۶
۲۳-۲۲

حُسنِ صورت اور حُسنِ سیرت سے مزین ہوگی

اس معاشرہ کی عورت
حُسنِ صورت اور حُسنِ سیرت سے مزین ہوگی۔

فِيهِنَّ
خَيْرٌ حَسَنًا ۝ ۵۵

مرد پر عورت کی فوقیت کا پہلو

تعمیرِ انسانیت میں مرد کو وہ مقام حاصل نہیں
جو عورت کو حاصل ہے۔

وَلَيْسَ الذَّكَرُ
كَالْأُنثَى ۝ ۳۶



عورت اور زیب و زینت

(ماوہ: نری ن)

الزَّيْنَةُ: وہ چیز جس سے آرائش کی جائے، زَيْنٌ: کسی چیز کو آراستہ کرنا۔ اَزَيْنَ: آراستہ و پیراستہ ہونا
بناؤ سنگھار کرنا۔

قرآن کریم زندگی کا صرف افادی پہلو ہی سامنے نہیں رکھتا۔ بلکہ جمالیاتی پہلو بھی پیش نظر رکھتا ہے۔ اس لیے انسان کو نہ صرف اجازت دیتا ہے کہ وہ زیبائش و آرائش کی چیزوں سے اپنے اور کائنات کے حسن میں اضافہ کرے بلکہ اس کا حکم دیتا ہے کہ۔ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ ۝ ۳۱ ”ہماری اطاعت گزار یوں میں حُسن و زینت کو اختیار کرو“ جو لوگ زندگی کے جمالیاتی پہلو کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ان کے متعلق بڑی سختی سے کہتا ہے قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ ۝ ۳۲ ”کہو کون ہے جو زیب و زینت کی ان چیزوں کو حرام قرار دیتا ہے۔ جو اللہ نے اپنے بندوں کے لیے پیدا کیں؟“ اس نے زیبائش و آرائش کی چیزوں کو کسی خاص دائرہ کے اندر محدود نہیں کیا بلکہ فرمایا کہ اِنَّا جَعَلْنَاهَا عَلَى الْاَرْضِ زِينَةً لِّهَا ۝ ۱۸ ”جو کچھ بھی زمین میں ہے سب اس کے لیے وجہ زینت ہے۔“ لہذا زمین میں جو کچھ بھی زینت و آرائش کا سامان ہے۔ سب انسان کے حسن و زیبائش کے لیے ہے۔ کسی چیز کی ممانعت نہیں۔ البتہ اس اہم حقیقت کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے کہ یہی چیزیں زندگی کا نصب العین نہیں بن جانی چاہئیں ۝ ۱۸ انہیں اہل نصب العین کے حصول میں

مددگار کے طور پر استعمال کرنا چاہیے اور ان چیزوں کا حصول قرآنِ حکیم کی مقرر کردہ حدود کے اندر رہتے ہوئے کرنا چاہیے۔ عورتوں سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنے بناؤ سنگھار کی نمائش نہ کرتی پھریں، یعنی عورتیں اپنے آپ کو مردوں کے سامنے نمائش کی چیز نہ بنا کر پیش کریں اور نہ خود کو مرد کا کھلونا بننے دیں۔ وہ بحیثیت انسان اپنے مقام بلند کو پہچانیں اور مرد سے برابری کی حیثیت سے ملیں۔

اللہ نے شے میں حسن و زینت کا پہلو رکھا ہے

دیکھو ہم نے ہر اس چیز کو جو رُئے زمین پر ہے اس کے لیے اور اس پر رہنے والوں کے لیے وجہ زینت بنایا ہے۔

إِنَّا جَعَلْنَاهَا

عَلَى الْأَرْضِ

زِينَةً لَّهَا ۝ ۱۸

لہذا اے بنی نوع انسان! اللہ کی اطاعت گزاریوں میں حسن و زینت اختیار کرو

اے بنی نوع انسان حسن و زینت اختیار کرو اللہ کی اطاعت گزاریوں میں اور اس کے نظام کی شوگاریوں سے فائدہ اٹھاؤ، کھاؤ پیو لیکن ان حدود کا خیال رکھو جو اللہ نے مقرر کی ہیں۔

يٰۤاَيُّهَا آدَمَ

خُذْ زِينَتَكَ

عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ

وَكُلِّ وَاشْرَبْ

وَلَا تُسْرِفْ ۝ ۳۱

کون ہے جو زیب و زینت کو ناجائز قرار دیتا ہے

کہو کون ہے جو حرام قرار دیتا ہے زیب و زینت کی ان چیزوں کو جو اللہ نے اپنے بندوں کے لیے پیدا کیں۔

قُلْ مَنْ حَرَّمَ

زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي

أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ ۝ ۳۲

لیکن عورت کا حسن و زینت دوسروں کا دل لہجائے لینے نمائش کی چیز نہیں

اور عورتیں نمائش نہ کرتی پھریں اپنے سنگھار اور حسن و زینت کی بجز اس کے جو خود ظاہر ہو جائے۔

وَلَا يُبْدِينَ

زِينَتَهُنَّ

إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ۝ ۳۳

لہذا عورتیں کوئی ایسا انداز اختیار نہ کریں جس سے انکے حسن و زینت کی نمائش ہوتی ہو

اور عورتیں چلتے پھرتے ایسا انداز اختیار نہ کریں
کہ جس سے ان کی زیب و زینت کی نمائش ہوتی ہو۔

وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ
لِيُعْلَمَ مَا يَخْفَيْنَ مِنْ زِينَتِهِنَّ ○
۲۲
۳۱

عورت کی زینت اس کے اپنے جذبہ حسن کی تسکین کے لیے تو ہونی چاہیے لیکن دوسرے کا دل لہجانے کے لیے نہیں

بہر حال عورتوں کی زیب و زینت اگر محرم مردوں کے
سامنے ظاہر ہو تو کوئی مضائقہ نہیں مثلاً اپنے خاوند کے سامنے
یا اپنے والد یا سر کے سامنے
یا اپنے بیٹوں اور خاوند کے بیٹوں کے سامنے
یا اپنے بھائیوں اور بھتیجوں کے سامنے
یا اپنے بھانجوں کے سامنے یا جانی پہچانی عورتوں کے سامنے
یا ان کی ہاتھی میں کام کرنے والے ایسے
مردوں کے سامنے جو عمر رسیدہ ہو چکے ہوں
یا ان بچوں کے سامنے جو ہنوز
جنسی معاملات سے آشنا نہ ہوں۔

وَلَا يَبْدِينَ زِينَتَهُنَّ
إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ
أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ
أَوْ أَبْنَاءِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ
أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ
أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَاءَهُنَّ
أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ
غَيْرِ أُولِي إِرْبَةٍ مِنَ الرِّجَالِ
أَوِ الصِّبْغَةِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا
عَلَى عَوْرَتِ النِّسَاءِ ○
۲۲
۳۱

تم سب کے لیے ہوئے طرز زندگی کی طرف لوٹو تاکہ تمہیں کامرانی نصیب ہو

سوائے اہل ایمان تم سب عورتیں اور مرد
اللہ کے بتائے ہوئے طرز زندگی کی طرف لوٹو اور
تاکہ تمہیں کامرانی نصیب ہو۔

وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا
إِنَّهُ لَمَوْمِنُونَ
لَعَلَّكُمْ تَفْلَحُونَ ○
۲۲
۳۱

عورت اور پردہ

قرآن کریم میں کوئی ایسا تصور موجود نہیں جس کی رو سے عورتوں کو پردہ کے نام پر گھروں میں بند رکھا جانا مقصود ہو وہ فرماتا ہے وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۚ ”مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے رفیق اور ساتھی ہوتے ہیں۔ یہ لوگ اللہ کے قوانین نافذ کرتے اور باطل قوانین کے نفاذ کو روکتے ہیں۔“

یہاں اس فریضہ کو اکیلے مرد کے ذمہ نہیں لگایا بلکہ عورت اور مرد دونوں کے ذمہ لگایا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ دونوں باہمی رفاقت میں دوش بدوش چل کر اس اہم فریضہ کو انجام دیں گے۔

سوناہر ہے کہ اگر عورت کو گھروں کی چار دیواری میں بند کر دیا جائے تو وہ اس فریضہ سے کس طرح عہدہ برآ ہو سکے گی اور اکیلا مرد وہ قوت و صلاحیت کہاں سے لائے گا کہ جس کام کے کرنے کے لیے اللہ نے عورت و مرد دونوں کو ملکر انجام دینے کے لیے فرمایا ہے اسے مرد اکیلا ہی انجام دے سکے۔ اکیلا تو وہ جبر و استبداد اور عدم توازن ہی پیدا کرے گا۔ جیسے کہ اب کر رہا ہے۔

یہ تصور دراصل ان آمریت پسند ذہنوں کی ایجاد ہے جو معاشرہ میں اپنی آمریت قائم کرنے کے لیے طرح طرح کے بہانے تراشتے رہتے ہیں۔

قرآن عورت و مرد دونوں کو یکساں طور پر قلب و نگاہ کی پاکیزگی کی تعلیم دیتا ہے اور دونوں سے یکساں طور پر آنکھ کے پردہ کا مطالبہ کرتا ہے۔



مرد اپنی نگاہیں نیچی رکھتے ہیں

مومن مردوں سے کہو

کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں

اور اپنی عزت و عصمت کی حفاظت کریں

قلب و نگاہ کی پاکیزگی سے ہی انسانی ذات اور اس کی صلاحیتوں کی نشوونما ہوتی ہے

اور یاد رکھو جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ کا قانون مکافات اس سے باخبر ہوتا ہے۔

قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ

يَغْضُوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ

وَيَحْفَظُوا أَرْوَاجَهُمْ

ذَلِكَ أَزْكٰى لَهُمْ

إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ○

اور عورتیں بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں

اور مومن عورتوں سے کہو
کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں
اور اپنی عزت و عصمت کی حفاظت کریں
اور اپنا بناؤ سنگھار دکھاتی نہ پھریں
ماسوا اس کے جو چلتے پھرتے از خود ظاہر ہو جائے
اور اپنے سینے ڈھانپ رکھا کریں۔

وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ
يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ
وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ
وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ
إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ
بِخُمْرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ ۝ ۳۳

اور عبوری دور ہیں جبکہ معاشرہ ہنوز زیر تکمیل ہو

اے نبی کہہ دیجیے اپنی بیویوں
اپنی بیٹیوں اور مومن عورتوں سے کہ
جب باہر جائیں تو اپنے لباس پر چادر یا کوٹ کے طرز کی کوئی چیز پہن لیا کریں
یہ اس لیے ضروری ہے کہ وہ پہچانی جاسکیں
اور کوئی بدقماش انہیں تنگ نہ کرے
یہ چیز ان کے لیے قانونِ خداوندی کی رو سے حفاظت و رحمت کا موجب بن جائے گی
اس احتیاط کے بعد بھی منافقین اگر باز نہ آئیں
یعنی وہ لوگ جو ذہنی مریض ہیں اور جن کے دلوں میں خجائشیں بھری ہوئی ہیں
اور وہ فتنہ پرور جن کا کام ہی معاشرہ میں شرانگیزی افواہیں پھیلانا ہیں
تو پھر ان کے خلاف قوت کا استعمال کیا جائے
اس سے یہ لوگ کچھ عرصہ بعد یہاں سے دور ہو جائیں گے
ایسے لوگوں کو ہر طرح کی مراعات سے محروم کر دیا جائے
اگر پھر بھی یہ اپنی حرکتوں سے باز نہ آئیں تو انہیں گرفتار کیا جائے
اور موت تک کی سزا کے حقدار ٹھہرائے جائیں

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ
وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ
يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ
ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ يُعْرَفْنَ
فَلَا يُؤْذَيْنَ
وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا
لِّبِنِ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنَافِقُونَ
وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ
وَالْمُرْجِفُونَ فِي الْمَدِينَةِ
لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ
ثُمَّ لَا يَجَاوِرُونَكَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا
مَّا عُدْنِي
أَيُّهَا ثَقِفُوا اخْذُوا
وَقْتُلُوا تَقْتِيلًا

سُنَّةَ اللَّهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ
وَلَكِنْ تَجَدَّسُنَا اللَّهُ تَبْدِيلًا ۝ ۳۳
۶۲:۵۹

شرائیکز لوگوں کے لیے اللہ کے یہ قوانین شروع سے اسی طرح چلے آ رہے ہیں
اور اللہ کی اس سنت میں کبھی تبدیلی نہیں پاؤ گے۔

عورت کے گھر سے باہر نکلنے پر پابندی جرمِ فحاشی کی منہ کے طور پر عدالت کی جانب سے لگائی جاسکتی ہے

وَالَّتِي يَأْتِيَنَّ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِسَائِكُمْ
فَأُتْسِئَهُنَّ وَأَعْلَيْهِنَّ أَرْبَعَةٌ مِّنكُمْ
فَإِنْ شَهِدُوا
فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ
حَتَّىٰ يَتَوَقَّعَهُنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ
اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا ۝ ۳۴

تمہاری عورتوں میں سے کسی پر اگر بدچلنی کا الزام ہو
تو اس کے ثبوت کے لیے چار گواہ طلب کیے جائیں
اور ان کی شہادت سے اگر جرم ثابت ہو جائے
تو عدالت ایسی عورتوں پر گھروں سے باہر آنے جلنے کی پابندی لگا دے
یہاں تک کہ انہیں موت آجائے یا اللہ ان کے لیے
کوئی اور سبیل نکال دے کہ وہ ان حرکات سے رُک جائیں۔



نظامِ خداوندی

مرد اور عورت کی عائلی زندگی



نکاح مادہ - نکاح

نکاح کے معنی ملانے اور جمع کرنے کے ہیں۔ اس طرح ملانا جس طرح نیند آنکھوں میں گھل جاتی ہے یا جس طرح بارش کے قطرے زمین کے اندر جذب ہو جاتے ہیں۔ ان مثالوں سے سمجھ میں آ سکتا ہے کہ قرآن نے مرد اور عورت کی عائلی زندگی کا جو نقشہ پیش کیا ہے اس میں نکاح سے مراد کیا ہے یعنی میاں بیوی کا ایسا تعلق، جیسا آنکھ اور نیند کا ہوتا ہے۔ ایک دوسرے میں اس طرح جذب ہو جاتا ہے جس طرح آنکھوں میں نیند گھل جاتی ہے۔ جس طرح بارش کا قطرہ زمین میں جذب ہو جاتا ہے۔ عمر بھر کے لیے ایسا تعلق اسی صورت میں پیدا ہو سکتا ہے جب میاں بیوی میں فکر و نظر کی کامل آمیگی، اور ذوق و مزاج، خیالات و تصورات اور نظریات و معتقدات کی یک جہتی ہو۔ یہ نکاح کی بنیادی شرط اور خصوصیت ہوگی ظاہر ہے ایسی ہم آہنگی اسی صورت میں ہو سکتی ہے جب دو عاقل و بالغ افراد (عورت و مرد) باہمی رضا مندی اور پسند سے ایک دوسرے کا انتخاب کریں۔

قرآن کریم نے معاہدہ نکاح کے سلسلہ میں صرف صول دیئے ہیں، ان صولوں کی حدود میں رہتے ہوئے ہر دور کا قرآنی معاشرہ اپنے دور کے تقاضوں کے مطابق تفصیلی قوانین خود مرتب کرے گا۔ اس سلسلہ میں یہ بھی خیال رہے کہ کسی ایک دور کے وضع کردہ تفصیلی قوانین، ضروری نہیں کہ دوسرے ادوار کے لیے بھی کار آمد ہوں۔

عہد مادہ - ع ق د

عَقْدٌ مَضْبُوطٌ سِوَا بَازِئٍ۔ الْعَقْدُ عَهْدٌ وَبَيَانٌ۔ جَمْعُ عَقُودٍ۔ أَوْفُوا بِالْعُقُودِ ۖ، "اپنے عہد و پیمان پورے کرو" عَقْدَةٌ، ارادے کو پختہ کرنا۔ عَقْدَةُ النِّكَاحِ ۲۳۵ نکاح کا عہد نامہ" ظاہر ہے کہ عہد نامہ یا معاہدہ دو عاقل اور بالغ افراد کے درمیان ہی ہو سکتا ہے۔ لہذا نابالغ کا نکاح یا لڑکی اور لڑکے کی مرضی و پسند کے خلاف شادی، معاہدہ قرار نہیں پاسکتی۔ لہذا قرآن کے خلاف ہوگی۔

زَوْج

مَادہ - ۳۰۷

زَوْج جوڑے کو کہتے ہیں۔ جیسے جوتے کے دو پاؤں یا جیسے رات اور دن، یہ ایک دوسرے کی تکمیل کا موجب ہوتے ہیں کہ ایک نہ ہو تو دوسرا بے کار ہو جاتے، جیسے گاڑی کے دو پہیے۔ اسی نسبت سے میاں بیوی کو ایک دوسرے کا زوج کہتے ہیں۔ یعنی ایک دوسرے کے رفیق اور ساتھی۔

ہمارے ہاں تو صرف بیوی کو زوجہ کہا جاتا ہے لیکن عربی زبان میں یہ لفظ بیوی کے لیے بھی آتا ہے اور خاوند کے لیے بھی، یعنی بیوی خاوند کی زوج اور خاوند بیوی کا زوج۔

تَزْوِجُ النِّسَاءِ کے معنی ہیں نیند آنکھوں میں گھل مل گئی یعنی میاں بیوی کی زندگی کی مثال اسی ہے جیسے آنکھوں میں نیند گھل جاتے۔

قرآن چونکہ میاں بیوی میں فکر و نظر کی ہم آہنگی اور ان کے تعلقات میں محبت و سکون کی شیرینی کو بنیادی شرط قرار دیتا ہے، لہذا اس میں ایک بیوی کی موجودگی میں دوسری بیوی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

لیکن اس باب میں وہ بعض ناگزیر حالات سے چشم پوشی بھی نہیں کرتا۔ وہ کہتا ہے کہ بعض حادثات کی وجہ سے (مثلاً جنگ کی وجہ سے، ایسے حالات پیدا ہو سکتے ہیں جن میں بیوہ عورتوں اور ان کے ساتھ یتیم بچوں اور بالغ لڑکیوں کی تعداد اتنی زیادہ ہو جاتے کہ انہیں معاشرہ میں جذب کرنے کا مسئلہ آن کھڑا ہو تو ایسے ہنگامی حالات پر قابو پانے کے لیے، وحدت ازواج کے اصول میں استثناء کی جاسکتی ہے اس نے کہا ہے وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ لَكَرِهْتُمُنَّ النِّسَاءَ مِثْلِي وَثَلْتِ وَرُبَّ بَعْتٍ۔۔۔ اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ ان بیوہ عورتوں اور یتیم بچوں کے حقوق و واجبات کو پورا نہیں کیا جاسکے گا کہ جن کی غیر معمولی حالات کی وجہ سے معاشرہ میں کثرت ہو گئی ہے تو اس کا ایک حل یہ بھی ہے کہ مرد حضرات باہمی پسند سے حسبِ گنجائش ایک سے چار کی حد تک ان عورتوں سے نکاح کر کے انہیں اور ان کے بچوں کو اپنے خاندان کا حصہ بنالیں لیکن اگر اس بات کا اندیشہ ہو کہ وہ اس طرح مختلف افراد خاندان میں عدل قائم نہیں رکھ سکیں گے تو پھر واحد بیوی کا ہی قانون ہے گا۔

قرآن کریم میں بیک وقت ایک سے زیادہ بیوی کے متعلق یہی ایک آیت ہے، لہذا ان حالات کے علاوہ اور کسی صورت یا مقصد کے لیے ایک سے زیادہ بیوی کی اجازت نہیں۔

خاندانی منصوبہ بندی | حیوانات کو دیکھتے ان میں جنسی اختلاط محض انزائش نسل کے لیے ہوتا ہے حظ نفس کے لیے نہیں ہوتا۔ ان میں جنسی خواہش صرف اس وقت بیدار

ہوتی ہے جب فطرت کے مقرر کردہ پروگرام کے مطابق ہست قرارِ عمل کا وقت آتا ہے جب یہ مقصد پورا ہو جاتا ہے تو نر و مادہ دونوں میں یہ جذبہ خاموش ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد نر و مادہ رات دن اکٹھے رہتے ہیں، لیکن ان میں یہ جذبہ بیدار نہیں ہوتا نہ وہ خود اس جذبہ کو حفظِ نفس کے لیے بیدار کرتے ہیں۔

حیوانات کی طرح انسانوں میں بھی افزائشِ نسل کا ذریعہ جنسی اختلاط ہی ہے لیکن انسان اور حیوان میں فرق یہ ہے کہ حیوانات مجبور پیدا کیے گئے ہیں اور انسان صاحب اختیار و ارادہ ہے حیوانات کے نسل کے مسئلہ کو فطرت نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے لیکن انسان کو دیگر معاملات کی طرح اس میں بھی اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اس کی منصوبہ بندی اپنی ضرورت کے مطابق خود کریں۔

اس وقت دنیا آبادی کے مسئلہ سے دوچار ہے جو اپنی اہمیت کے اعتبار سے انتہائی خطرناک ہے دنیا کی آبادی جس تیزی سے بڑھ رہی ہے، اندیشہ ہے کہ کچھ وقت کے بعد زمین کی پیداوار کھانے والوں کے لیے کافی نہیں ہوگی۔ اس خطرہ کے مقابلہ کے لیے سوچا یہ گیا ہے کہ آبادی کے بے تحاشہ بڑھنے کی روک تھام کی جائے۔ اور اس روک تھام کے لیے مانعِ حمل ادویات اور آلات استعمال کیے جاتے ہیں لیکن یہ تدابیر کاغذی کامیاب نہیں ہو رہیں ان مصنوعی کوششوں کا نتیجہ خاطر خواہ نہیں نکل رہا اور آبادی بدستور بڑھتی چلی جا رہی ہے اور انسان اس خطرہ سے جو کہ ایٹم بم کے خطرہ سے کم نہیں سخت پریشان ہے۔

لیکن غور فرمائیے کہ اس پریشانی کی اصل وجہ کیا ہے؟ جنسی اختلاط کے متعلق یہ نظریہ کہ اس کا مقصد حصولِ لذت ہے۔ مانعِ حمل تدابیر کرنے والے اور ان پر عمل کرنے والے دونوں یہ چاہتے ہیں کہ جنسی اختلاط سے حفظِ نفس تو حاصل ہو جائے، لیکن اولاد پیدا نہ ہو جب تک انسان اپنے اس غلط نظریہ میں تبدیلی پیدا نہیں کرے گا، اس مسئلہ کا اطمینان بخش حل نہیں ہو سکے گا۔

اس مسئلہ کا حقیقی حل یہ ہے کہ انسانی اذہان میں یہ تبدیلی لائی جائے کہ جنسی اختلاط ہونا ہی اس وقت چاہیے جب اولاد پیدا کرنا مقصود ہو۔ اگر یہ نظریہ اختیار کر لیا جائے تو نہ صرف آبادی کے مسئلہ کا اطمینان بخش حل مل جائے گا بلکہ عورت کے متعلق اور بہت سے مسائل بھی حل ہو جائیں گے۔

جنسی تعلق جنسی تقاضا بھوک اور پیاس کی طرح کا نہیں، کھائے پیئے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا لیکن جنسی تقاضا اگر پورا نہ ہو تو انسان کی صحت پر کوئی مضر اثر نہیں پڑتا۔

جنسی جذبہ طبیعیاتی تقاضا (PHYSICAL NECESSITY) نہیں نفسیاتی محرک (PSYCHOLOGICAL URGE)

ہے جسے انسان خود بیدار کرتا ہے۔ اسے اگر پروگرام کے مطابق افزائشِ نسل کے لیے بیدار کیا جائے تو اس کا نتیجہ

انسانیت کے لیے منفعت بخش ہوتا ہے اور اگر اسے محض حظ نفس کے لیے بیدار کیا جائے اور اس کی تسکین کا سامان فراہم کیا جائے تو اس سے انفرادی اور اجتماعی دونوں قسم کی تباہیاں آتی ہیں انسان نہیں سوچتا کہ وہ اتنی سی قیمتی لذت کی کتنی بڑی قیمت ادا کر رہا ہے۔

جس طرح غذا کا مقصد جسم کی پرورش ہے اس کی لذت ثانوی حیثیت رکھتی ہے۔ جو کوئی محض لذت کی خاطر کھلے اور اپنی صحت تباہ کرتا چلا جائے تو اسے پاگل ہی کہا جائے گا۔ اسی طرح جنسی اختلاط کا مقصد افزائش نسل ہے لذت ثانوی چیز ہے جو کوئی محض لذت کی خاطر جنسی اختلاط کرے اور اس طرح اپنے لیے اور عالم انسانیت کے لیے ہزار پیچیدگیاں پیدا کر کے معاشرہ کو جہنم بناتا جائے، اس کی دیوانگی میں بھی کیا شبہ ہو سکتا ہے لیکن اس کا کیا علاج کہ انسان نے ہزار ہا سال سے یہ غلط روش اختیار کر کے اس دیوانگی کو کمال ہوش سمجھ رکھا ہے اور اس کا خمیازہ بھی ٹھگت رہا ہے انسانی معاشرہ کی ہر خرابی کا علاج صحیح تعلیم و تربیت کے ذریعے سے کیا جاسکتا ہے اگر یہ نظریہ تعلیم و تربیت میں داخل کر دیا جائے کہ جنسی اختلاط صرف افزائش نسل کے لیے ہے تو دو چار نسلوں کے بعد اس پر غیر شعوری طور پر عمل ہونا شروع ہو جائے گا۔ بالخصوص اس لیے کہ جنسی جذبہ بیدار ہی خیالات کے ذریعے سے ہوتا ہے لہذا خیالات میں اصلاح سے جنسیات سے متعلق نظریہ میں بھی اصلاح یا تبدیلی ہوتی جائے گی۔

اس کے لیے ضروری ہوگا کہ معاشرہ میں ایسی پاکیزہ فضا پیدا کی جائے کہ افراد معاشرہ کے خیالات، ان خود جنسیات کی طرف منتقل نہ ہونے پائیں۔ جنسیات کے متعلق موجودہ غلط نظریہ کا نتیجہ یہ ہے کہ ساری فضا ایسے جراثیم سے بھر پور رہتی ہے جو جنسی جذبہ کی بیداری کے لیے زبردست محرک ہوتے ہیں عورتوں میں جذبہ نمائش حش اور اس کے لیے متنوع طریق و اسالیب اور قسم قسم کے مواقع و تقاریب، بیباک جنسی لٹریچر اور فحش فلمیں، پست درجہ کی عشقیہ شاعری اور گانے سب سے بڑھ کر خود زندگی کے متعلق یہ تصور کہ انسانی زندگی تو بس طبعی زندگی ہے اس سے اوپر کوئی اور سطح نہیں نہ کوئی ایسی مستقل اقدار ہی ہیں جن کا تحفظ و جد شرف انسانیت ہے۔

ان مختلف عناصر کا مجموعی اثر یہ ہے کہ لوگوں کو اپنے خیالات پر کنٹرول ہی نہیں رہتا اور جب خیالات پر کنٹرول نہ ہو تو جنسیات پر کیا کنٹرول ہوگا۔

قرآن کریم ایسا جامع پروگرام تجویز کرتا ہے جس کے مطابق عمل کرنے سے انسان کے نظریات و تصورات اور خیالات و معتقدات میں صحیح تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے اور معاشرہ کی فضا ان جراثیم سے پاک اور صاف رہتی ہے جو جذبات میں غلط تحریکات کا موجب بنتے ہیں۔ مثلاً

۱۔ وہ زندگی کے متعلق یہ بنیادی تصور دیتا ہے کہ زندگی حیوانی سطح کی نہیں اس سے بلند اور انسانی سطح کی ہے جس کی نشوونما ان مستقل اقدار کے تحفظ سے ہوتی ہے جو وحی کے ذریعے عطا ہوتی ہیں

- ۲۔ وہ عورت کے دل سے یہ غلط تصور نکالتا ہے کہ وہ مرد کے لیے دل بہلانے کی چیز ہے وہ اسے بتاتا ہے کہ اس کی جداگانہ اور منفرد حیثیت ہے اور انسان ہونے کی بہت سے مرد اور عورت میں کوئی فرق نہیں وہ زندگی کے ہر شعبہ میں مرد کے دوش بدوش چل سکتی ہے، وہ اسے مرد کا کھلونا بننے کے بجائے سفر حیات میں اس کا رفیق بننا سکھاتا ہے۔
- ۳۔ وہ مرد کے دل سے اس غلط نظریہ کو دور کرتا ہے کہ جنسی اختلاط کا مقصد حصولِ لذت ہے۔ وہ اسے بتاتا ہے کہ اس سے مقصد صرف افزائشِ نسل ہے لہذا اولاد پیدا کرنے کے علاوہ اختلاطِ جنسی فطرت کی منشا کے خلاف ہے اور اولاد پیدا کرنے کے لیے جنسی اختلاط کی جائز صورت باقاعدہ شادی ہے۔
- ۴۔ وہ بچوں کی تعلیم و تربیت کا ایسا پروگرام تجویز کرتا ہے جس سے ان کی انسانی صلاحیتوں کی نشوونما ہو انسانی زندگی کا بلند مقصد نمایاں طور پر سامنے ہے اور وہ حیوانی سطح کے پست درجہ پر نہ آئیں، وہ فضا میں ایسے جراثیم کو ملوث ہونے نہیں دیتا جو جنسی بے راہ روی کے محرک ہوں۔
- ۵۔ وہ تحفظِ عصمت کو ایک مستقل قدر قرار دیتا ہے اور اس کی خلاف ورزی کو جرم ٹھہراتا ہے۔

اللہ نے عورت کی فریاد سن لی

اللہ نے عورت کی بات سن لی
جو خاوند کے رویہ کے بارے میں جھگڑ رہی تھی
اور اس سلسلہ میں اللہ سے فریاد کرتی تھی۔

قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي
تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا
وَتَشْتَكِي إِلَى اللَّهِ ۝ ۵۸

انبیاء اور علیحدگی قانون کے مطابق ہوگی

اب عورت سے نباہ نبی قانون کے مطابق ہو گا
اور اس سے علیحدگی بھی قانون کے مطابق ہوگی

فَأَمْسِكُوهُمْ بِمَعْرُوفٍ
أَوْ فَارِقُوهُمْ بِمَعْرُوفٍ ۝ ۶۵

اب مرد عورت کا مجازی خدا نہیں بلکہ شریکِ حیات ہوگا

نکاح کی صورت میں مشترک زندگی گزارنے کے لیے عورت اور مرد کے درمیان ایک پختہ معاہدہ مسترار پاتا ہے۔

وَآخِذْ مِنْكُمْ
مِيثَاقًا غَلِيظًا ○ ۲۱

شہوتِ انی نکاحِ مقصد نہیں

نکاح کا مقصد عورت و مرد کو حقوق و فرائض کے حصار میں لانا ہے شہوتِ رانی اس کا مقصد نہیں۔

فَحَصِّنْ
غَيْرَ مُسْفِحِينَ ○ ۲۲

نکاح کی عمر بلوغت کی عمر ہے

اور یتیموں کی دیکھ بھال کرتے رہو حتیٰ کہ وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں۔

وَابْتَالُوا لِيَتِمَّ
حَتَّىٰ إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ○ ۲۳

اور شادی باہمی پسند سے ہوگی

اور نکاح کا سلسلہ باہمی پسند سے ہوگا مرد اور عورت کے درمیان۔

فَاَنْكِحُوا مَا طَابَ
لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ ○ ۲۴

ایسے فقیح حیات کا انتخاب کرو جس سے سکونِ قلب حاصل ہو

اللہ نے تمہارے جوڑے بنائے تاکہ تم ایک دوسرے کی رفاقت سے سکونِ قلب حاصل کر سکو۔

اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا
لِتَسْكُنُوا اِلَيْهَا ○ ۲۵

میشالی شریکِ حیات

ہمارے قانون کے مطابق وہ ایک دوسرے کے ایسے شریکِ حیات بن جائیں گے کہ پاکیزہ عقل و فراست کے مالک جس میں فریبکاری کا شائبہ تک نہ ہو۔

وَزَوْجَهُمْ
يُحِبُّوا عِيْنٍ ○ ۲۶

یک جان دو قالب

میاں بیوی کی مثال بدن اور لباس کی سی ہے
میاں بیوی کا لباس اور بیوی میاں کا لباس۔

مَنْ لِبَاسٌ لَّكُمْ
وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ○ ۱۸۴

دونوں کے حقوق و فرائض برابر

قانونِ خداوندی کی رُو سے عورت اور مرد کے
حقوق و فرائض یکساں اور برابر ہیں۔

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي
عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ○ ۲۲۸

رفیقِ حیات کے انتخاب میں اپنی قوم قبیلے کے حکموں سے نکل آؤ

دیکھو پیدائش کے لحاظ سے کوئی اعلیٰ یا ادنیٰ نہیں اللہ نے
تمہاری پیدائش کی ابتدا ایک مذکر اور ایک مؤنث سے کی
تمہارے قوم، قبیلے تو محض اس لیے بنائے گئے ہیں کہ
تمہارے باہمی تعارف کا ذریعہ بنیں۔

إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ
مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى
وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ
لِتَعَارَفُوا ○ ۲۹

مناسب رفیقِ حیات ملے تو صبر اور انتظار سے کام لو

وہ عورتیں اور مرد اپنے آپ کو سنبھالے رکھیں
جنہیں مناسب رفیقِ حیات میسر نہ آ سکے۔
تاکہ ان کی شکلِ حل ہو جائے
اللہ کے فضل و کرم سے۔

وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ
لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا
حَتَّى يُغْنِيَهُمُ
اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ○ ۲۴

معاشرہ کی ذمہ داری

معاشرہ کی ذمہ داری ہے کہ
مجرد لوگوں کی شادیوں میں سہولتیں پیدا کرے۔

وَأَنْكِحُوا
الْأَيَامَى مِنْكُمْ ○ ۲۲

عورتوں کے زبردستی وارث بن بیٹھو

اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خلاوندی کو قبول کر لیا ہے
تمہارے لیے حلال نہیں ہے کہ تم
عورتوں کے زبردستی وارث بن بیٹھو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

لَا يَحِلُّ لَكُمْ

أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا ۝ ۱۴

تعددِ ازواجِ مشروط اور صرف ہنگامی صورت میں ہوگی

اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ ان بیوہ عورتوں اور یتیم بچوں
کے حقوق و واجبات کو پورا نہیں کیا جاسکے گا
کہ جن کی غیر معمولی حالات کی وجہ سے معاشرہ میں کثرت ہو گئی ہے
تو اس کا ایک حل یہ بھی ہے کہ مرد حضرات باہمی پسند سے
حسبِ گنجائش ایک سے چار کی حد تک ان عورتوں سے
نکاح کر کے انہیں اور ان کے بچوں کو اپنے خاندان کا حصہ بنا لیں
لیکن اگر اس بات کا اندیشہ ہو کہ وہ اس طرح مختلف افراد
خاندان میں عدل قائم نہیں رکھ سکیں گے
تو پھر واحد بیوی کا ہی قانون رہے گا۔

وَأِنْ خِفْتُمْ

أَلَّا تَقْسِطُوا

فِي النِّسَاءِ

فَالْيَكُوفُ مَا طَابَ

لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ

مَثْنًى وَثُلَاثَ وَرُبْعَ

فَإِنْ خِفْتُمْ

أَلَّا تَعْدِلُوا

فَوَاحِدَةً ۝ ۱۵

ہنگامی حالات میں اگر تعددِ ازواج کی ضرورت پیش آئے تو ان کے درمیان عدل کی صورت

تمہارے بس میں نہیں ہے کہ تعددِ ازواج کی صورت میں تم
تمام بیویوں کے درمیان جذباتی طور پر یکسانیت رکھ سکو
اگر تم چاہو بھی تو اس پر قادر نہیں ہو سکتے
جو عدل مقصود اور ممکن ہے وہ یہ ہے کہ کسی ایک بیوی کی
طرف اس قدر نہ جھک جاؤ کہ دوسری ادھر لٹکی رہ جائے۔

وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا

أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ

وَلَوْ حَرَصْتُمْ

فَلَا تَمِيلُونَ كُلَّ الْمِيلِ

فَتَذَرُونَ هَاكَا الْمَعْلُوقَةَ ۝ ۱۶

اہل کتاب عورت سے نکاح کی اجازت

مومن مردوں کا نکاح جائز ہے
پاکستان اہل کتاب عورتوں سے۔

وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ
أَوْثَرُوا إِلَيْكُمْ مِنْ قَبْلِكُمْ ○ ۵

مشرک عورت سے نکاح کی ممانعت

مومن مرد مشرک عورتوں سے اس وقت تک نکاح
نہ کریں جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں۔

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ
حَتَّى يُؤْمِنُوا ○ ۲۲۱

مشرک مرد سے نکاح کی ممانعت

اور مومن عورتیں مشرک مردوں سے اس وقت تک
نکاح نہ کریں جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں۔

وَلَا تُنْكَحُوا الْمُشْرِكِينَ
حَتَّى يُؤْمِنُوا ○ ۲۲۱

دوسرے کے نکاح ہیں موجود عورت سے نکاح جائز نہیں

دوسرے کے نکاح میں موجود
کسی عورت سے نکاح جائز نہیں۔

وَالْمُحْصَنَاتُ
مِنَ النِّسَاءِ ○ ۲۲

تعدد ازواج کی صورت میں ایک مرد کے نکاح ہیں دو بہنیں ایک ساتھ نہیں رہ سکتیں

ایک مرد کے نکاح میں
دو بہنیں ایک ساتھ نکاح میں نہیں رہ سکتیں۔

وَأَنْ تَجْمَعُوا
بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ ○ ۲۳

باپ کے نکاح ہیں یہ چکی عورت سے بیٹے کا نکاح جائز نہیں

اور ان عورتوں سے بھی نکاح نہ کرو
جو تمہارے باپ کے نکاح میں رہ چکی ہوں۔

وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَهَ
آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ ○ ۲۲

بیٹے کے نکاح ہیں وہ چکی عورت سے باپ کا نکاح جائز نہیں

اور ان عورتوں سے بھی نکاح نہیں کر سکتے ہو
جو تمہارے حقیقی بیٹوں کے نکاح میں رہ چکی ہوں۔

وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ
الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ ۝ ۲۳

سوتیلی بیٹی سے نکاح حرام نہیں

اور سوتیلی بیٹیوں سے بھی نکاح نہیں کر سکتے ہو
جو تمہاری حفاظت میں پرورش پائیں
اور تم ان بیویوں سے غلط بھی کر چکے ہو
لیکن غلط سے قبل ہی اگر علیحدگی ہو چکی ہو تو
پھر ان لڑکیوں سے نکاح کر لینے میں کوئی ہرج نہیں۔

وَرَبَائِبُكُمُ الَّتِي
فِي حُجُورِكُمْ
مِنْ نِسَائِكُمُ الَّتِي دَخَلْتُمُوهُنَّ
فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمُوهُنَّ
فَلَاحُجْنَاهُ عَلَيْكُمْ ۝ ۲۴

دیگر جن خواتین سے نکاح حرام نہیں

مردوں کو نکاح کے لیے عوام قرار دی گئی ہیں
ان کی مائیں۔ ان کی بیٹیاں ان کی بہنیں
انکی مھوپھیاں۔ ان کی غلامیں
ان کی بھتیجیاں۔ ان کی بھانجیاں
اور وہ عورتیں جن کا انہوں نے دودھ پیا
اور انکی دودھ شریک بہنیں
اور ان کی بیویوں کی مائیں۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ
أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَتُكُمْ
وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ
وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ
وَأُمَّهَاتُكُمُ الَّتِي أَرْضَعْنَكُمْ
وَأَخَوَاتُكُمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ
وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ ۝ ۲۵

مہر یا تحفہ

اور نکاح کے وقت مرد
خوشدلی کے ساتھ عورت کو کوئی تحفہ دے۔

وَاتُوا النِّسَاءَ
صَدُقَتِهِنَّ نِحْلَةً ۝ ۲۶

گھریلو تقسیم کار کی رُو سے خاندان کی کھالت کی ذمہ داری مرد پر ہے

کھالت کی ذمہ داری مرد پر ہے
عورت اور دیگر افرادِ خانہ کے لیے
کیوں کہ گھریلو تقسیم کار کی رُو سے بعض امور میں مرد
کو خصوصیت حاصل ہے اور بعض میں عورت کو۔

الرِّجَالُ قَوَّامُونَ
عَلَى النِّسَاءِ
بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ
بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ ○ ۴۴

خاندانی منصوبہ بندی کی ہدایت

اولاد کے سلسلہ میں عورت اور مرد کا تعلق
کھیتی کی مانند ہوتا ہے
لہذا اپنی کھیتی اپنی ضرورت کے مطابق ہی کاشت کرو
اور اپنے مستقبل کی پلاننگ اپنے حالات کے مطابق کرو۔

نِسَاؤُكُمْ
حَرْثٌ لَّكُمْ
فَاتَوَّأَحِرُّكُمْ أَنِّي شِئْتُكُمْ
وَقَدْ مَوَّالِ أَنْفُسِكُمْ ○ ۴۵



مرد اور عورت کی عائلی زندگی

طلاق

۲۶

قرآن کریم کی رو سے نکاح ایسے معاہدہ کا نام ہے جو بالغ عورت اور مرد کی باہمی رضا مندی سے طے پاتا ہے۔ لہذا اگر ایسی صورت پیدا ہو جائے کہ ان کی ازدواجی زندگی ناممکن ہو جائے تو یہ معاہدہ ٹوٹ بھی سکتا ہے قرآن کریم نے اس کے متعلق واضح احکام دیئے ہیں کہ اس معاہدہ کے فسخ ہونے کی کیا صورتیں ہیں۔ اور اس کے لیے طریق کار کیا ہے۔

لیکن مسلمان جب دین کی پٹری سے اتر کر مذہب کی دلدل میں پھنس گئے تو انہوں نے دین کے دیگر قوانین کی طرح۔ طلاق کے معاملہ کو بھی مذاق بنا ڈالا۔ اب اگر کسی ڈرامہ میں ایک فنکار خاوند اپنی فنکارہ بیوی کو ڈرامہ کے کردار کے طور پر بھی طلاق طلاق طلاق کہہ دیتا ہے تو ہمارے مذہبی پیشوا فیصلہ دے دیتے ہیں کہ ان میاں بیوی میں حقیقتاً طلاق واقع ہو گئی ہے۔

قرآن حکیم سے صاف ظاہر ہے کہ عقد نکاح کا فسخ کرنا میاں بیوی کا نجی معاملہ نہیں ہے، اس کے لیے عدالت کی طرف رجوع کرنا ہوتا ہے اور طلاق کا فیصلہ عدالت کی طرف سے ہوتا ہے اور اس سلسلہ میں دونوں فریق یکساں طور پر عدالت سے رجوع کر سکتے ہیں۔

اس کے علاوہ قرآن سے یہ بھی صاف ظاہر ہے کہ اس طرح عدالت کے ذریعے طلاق ہو جانے کے بعد وہ میاں بیوی اگر چاہیں تو پھر سے ان کا آپس میں نکاح ہو سکتا ہے اور اس طرح سے دو مرتبہ طلاق کے بعد اس جوڑے کا نکاح بغیر کسی حیل و حجت کے ہو سکتا ہے۔ ہاں البتہ ان میاں بیوی میں تیسری مرتبہ بھی طلاق ہو جائے تو پھر ان کا آپس میں نکاح جائز نہیں۔ ہر حال تیسری مرتبہ کی طلاق کے بعد وہ عورت اگر کسی دوسرے مرد سے نکاح کرے اور پھر اس سے بھی اس کا نباہ نہ ہو سکے اور وہاں بھی اسے طلاق ہو جائے تو اس کے بعد اگر وہ اپنے پہلے خاوند سے پھر نکاح کرنا چاہے تو کر سکتی ہے۔

اس سلسلہ میں یہ بات اچھی طرح سے ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ قرآن میں نکاح اور طلاق کے متعلق صرف اصول دیئے گئے ہیں ان اصولوں کے اندر رہتے ہوئے تفصیلی قوانین ہر دور کے انسان اپنے اپنے دور کے تقاضوں کے مطابق خود وضع کریں گے۔

بیوی کو ماں بہن کہہ دینے یا قطع تعلق کی کوئی اور بات کہنے سے طلاق قرار نہیں پاتی

انسان کے اندر صرف ایک دل ہوتا ہے لہذا اس کی صرف وہ بات فیصلہ کن قرار پائے گی جسے وہ دل کے پورے ارادہ سے کہے
اگر کوئی یونہی جذبات سے مطلوب ہو کر غصہ میں بیوی سے قطع تعلق کی کوئی بات کہ دے یا اسے ماں بہن کہے
تو وہ اس کی ماں بن نہیں جاتی
اسی طرح اگر کوئی کسی کو بیٹا کہ دے
تو وہ اس کا بیٹا بن نہیں جاتا
یہ تو وہ باتیں ہیں جو تم لوگ منہ سے یونہی نکال دیتے ہو۔

مَا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ
مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهِ
وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمْ
الَّتِي تَظْهَرُونَ
مِنْهُمْ اُمَّهَاتِكُمْ
وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَاءَكُمْ
اَبْنَاءَكُمْ
ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ۝۴۰

بیوی کو ماں کہہ دینے سے وہ ماں بن نہیں جاتی

جو لوگ یونہی ماں بہن کہہ دیتے ہیں
اپنی بیویوں کو
تو وہ ان کی سچ مچ کی مائیں بن نہیں جاتیں
ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے انہیں جنم دیا
یہ ایسی باتیں ہیں جو حقیقت کے خلاف
لغو اور بیہودہ ہوتی ہیں
اللہ کے قانون کی رو سے اس قسم کی لغویات سے درک نہ کیا جائے
اور اس کے تباہ کن نتائج سے لوگوں کو محفوظ رکھا جائے۔

الَّذِيْنَ يُّظْهِرُونَ
مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَاءِهِمْ
قَاهُنَّ اُمَّهَاتِهِمْ
اِنَّ اُمَّهَاتِهِمْ اِلَّا الَّذِيْ وَلَدَنَّهُمْ
وَإِنَّهُمْ لَيَقُولُونَ مُنْكَرًا
مِّنَ الْقَوْلِ وَزُورًا
وَإِنَّ اللَّهَ لَعَفُوٌّ
غَفُوْرٌ ۝۵۸

یوں ہی کی ہوتی باتوں قسموں کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی

اللہ کا قانون مواخذہ نہیں کرتا
ایسی باتوں اور قسموں پر جو یونہی لغو طور پر کہ دی جائیں

لَا يُوَازِئُكُمْ اللَّهُ
بِاللَّغْوِ فِيْ اَيْمَانِكُمْ

وَلَكِنْ يَأْخُذْكُمْ
بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ
وَاللَّهُ غَفُورٌ
حَلِيمٌ ○ ۲۲۵

قابلِ مواخذہ صرف وہ کام ہوتے ہیں
جو دل کے پوسے ارادہ سے کیے جائیں
اللہ کا قانون تمہیں ہر طرح کا تحفظ دیتا ہے
اور اس میں بڑی سہار ہے۔

اگر پورے ارادہ سے تعلق رکھنے کی قسم کھالی جائے تو اسکے لیے رجوع کرنا کی مدت چار ماہ ہے

لَّذِينَ يُولُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ
تَرْبُصُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ
فَإِنْ فَأَوْ
فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ
رَّحِيمٌ
وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ
فَإِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ○ ۲۲۶-۲۲۷

جو لوگ اپنی بیویوں سے تعلق نہ رکھنے کی قسم پورے ارادہ سے کھا
لیں تو ان کے لیے چار ماہ کی مہلت ہے کہ
اس عرصہ میں وہ باہمی تعلقات سے رجوع کر لیں
کیوں کہ اللہ کے قانون میں ایسی لغزشوں سے حفاظت
اور مرحمت کی گنجائش رکھی گئی ہے
لیکن اگر وہ معاہدہ نکاح کی تنسیخ یعنی طلاق کا عزم ہی کر لیں
تو اللہ سب کچھ سنتا اور ہر بات کا علم رکھتا ہے۔

باہمی چاقی پر تباؤ پانے کی کوشش کرو

وَإِنْ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا
ظُورًا أَوْ غَرَضًا
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا
أَنْ يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا
وَالصُّلْحُ خَيْرٌ
وَأُحْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ
وَإِنْ تُحْسِنُوا
وَتَتَّقُوا
فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ

اور جب کسی عورت کو اپنے شوہر سے
بدسلوکی یا بے رخی کا خطرہ ہو
تو کوئی مضائقہ نہیں اگر وہ دونوں اپنے اپنے حقوق و
فرائض میں کچھ کمی بیشی کر کے صلح کر لیں
کیوں کہ صلح ہی زیادہ بہتر ہوتی ہے۔
اگر تم لوگ نفس کی تنگیوں پر قابو پا کر
حسن سلوک اور رواداری کا رویہ اختیار کر لو
اور قوانینِ خداوندی کی پیروی کرو تو اس کا خوشگوار نتیجہ نکلے گا
کیوں کہ اللہ کا قانون مکافات

يَسَاءَلُونَ خَيْرًا ۝ ۱۳۸

تمہارے ہر عمل سے باخبر ہوتا ہے۔

طلاق کا ارادہ بے جا بازی میں مت کرو

اور اپنی رفیقِ حیات کے ساتھ معقول انداز سے زندگی بسر کرو
اگر اس کی کوئی بات تمہیں ناپسند ہو تو علیحدگی کے لیے جلد بازی سے کام
نہ لو ہو سکتا ہے ایک پیچھے تمہیں بظاہر پسند نہ آئے
لیکن اللہ نے اس میں تمہارے لیے
بہت سی خوشگواریاں رکھ دی ہوں۔

وَعَايَشُوا مَعَهُ بِالْمَعْرُوفِ
فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ
فَعَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا
وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ
خَيْرًا كَثِيرًا ۝ ۱۳۹

اگر پر خلوص نباہ کی کوئی صورت نہ رہے تو پھر علیحدگی بھی درست ہے

اگر زوجین میں نباہ کی کوئی صورت نہ رہے اور وہ علیحدگی کا فیصلہ کر لیں
تو بھی فکر کی کوئی بات نہیں اللہ کا نظام انہیں اپنے سایہِ حفاظت میں لے لے گا
اللہ کے نظام میں بڑھی و سعتیں اور حکمتیں ہیں۔

وَأِنْ يَتَفَرَّقَا
يَعْنِ اللَّهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهِ
وَكَانَ اللَّهُ وَاسِعًا حَكِيمًا ۝ ۱۴۰

طلاق کی طے نہ نہیں بلکہ قانون کے ذریعے ہوگی

عورتوں سے نباہ بھی قانون کے مطابق کیا جائے
اور ان سے علیحدگی بھی قانون کے مطابق ہو
اور طلاق کی صورت میں اپنے میں سے دو گواہ مقرر کر لو
جو کسی کی رو رعایت نہ کریں اور عدل کے ساتھ گواہی پر قائم رہیں
اور ضرورت پڑنے پر اللہ کے لیے شہادت دیں۔

فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ
أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ
وَأَشْهِدُوا ذَوَىٰ
عَدْلٍ مِّنكُمْ وَأَقِيمُوا
الشَّهَادَةَ لِلَّهِ ۝ ۱۴۱

طلاق مقدمہ کی سماعت کے لیے ایک مصالحتی عدالت قائم کی جائے گی

اگر کسی میاں بیوی میں علیحدگی کا خطرہ پیدا ہو جائے
تو ایک مصالحتی عدالت قائم کرو جس میں ثالث

وَأِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا
فَابْعَثُوا حَكَمًا مِّنْ

أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِّنْ أَهْلِهَا

إِنْ يُرِيدَ إِصْلَاحًا

يُوفِّقُ اللَّهُ بَيْنَهُمَا

إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًا ۝ ۴۵

کے علاوہ مرد اور عورت دونوں کے نمائندے بھی شامل ہوں
ان کی کوششوں سے اگر میاں بیوی باہمی مصالحت پر متفق
ہو جائیں تو اللہ بھی ان میں موافقت کی صوت نکال دے گا
یقیناً اللہ سب کچھ جانتا اور ہر بات سے باخبر ہے۔

طلاق کا فیصلہ کرنے والی عدت کے لیے ہدایات

اے نبی

جب طلاق کے مقدمات کا فیصلہ کرنے لگو
تو عورتوں کی عدت کا بلورا بلورا خیال رکھو
اور عدت کے زمانہ کا ٹھیک ٹھیک شمار کرو
اور اللہ کے قوانین کی پوری پوری پیروی کرو۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ

إِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ

فَصَبِّحُوهُنَّ لِعَدَّتِهِنَّ

وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ

وَاتَّقُوا اللَّهَ ۝ ۴۵

طلاق کے بعد بھی عدت کی تدبیر رکھنے کا حکم اور اس کی مصلحت

مطلقہ عورتوں کو عدت کے دوڑان

ان کے گھروں سے نہ نکالا جائے

اور وہ خود بھی وہاں سے نہ نکلیں

ماسوا اس کے کہ وہ

کسی کھلی بے حیائی کی ترکیب نہ ہو جائیں

یہ اللہ کی مقرر کردہ حدود ہیں

اور جو کوئی حدود اللہ سے تجاوز کرتا ہے

تو وہ اپنے آپ پر ہی ظلم کرتا ہے

کون جانے کہ اس طرح ایک ہی گھر میں رہنے سے

ان کے درمیان مفاہمت کی کوئی صوت پیدا ہو جائے۔

لَا تُخْرِجُوهُنَّ

مِنْ بُيُوتِهِنَّ

وَلَا يَخْرُجْنَ

إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ

بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ

وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ

وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ

فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ

لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللَّهَ

يُخْرِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا ۝ ۴۵

عِتْد کی ایک دوسری مصلحت

مطلقہ عورتیں اپنے آپ کو نکاحِ ثانی سے
تین حیضوں تک روکے رکھیں
اور اس دوران میں اگر یہ ظاہر ہو جائے کہ
ان کے پیٹ میں بچہ ہے تو اسے ہرگز نہ چھپائیں
اگر وہ اللہ اور آخرت پر یقین رکھتی ہیں
اس دوران میں ان کے شوہر اگر
پھر سے تعلقات درست کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں
اگر وہ آئندہ کے لیے اصلاح کا ارادہ رکھیں۔

وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ
بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ
وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ
مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ
إِنْ كُنَّ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
وَبَعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ
بِرَدِّهِنَّ فِي ذَلِكَ
إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا ○ ۲۲۸

عِتْد کی مدت

وَأَيُّ يَسُنَّ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَاءٍ كُنَّ
إِنْ أَرْتَبْتُمُ
فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ
وَأَيُّ لَمْ يَحِضْنَ
وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ
أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ○ ۲۲۹

جن عورتوں کو حیض آنا بند ہو چکا ہو
اور ان کی عدت کا شمار کرنا دشوار ہو
تو ان کی عدت تین ماہ ہے اور یہی مدت ان
عورتوں کی بھی ہے جنہیں کسی وجہ سے حیض نہ آ سکا ہو
اور حاملہ عورت کی عدت
وضع حمل تک ہے۔

مقاربت سے قبل طلاق کی صورت میں عِتْد نہیں

اگر عورت کو اس حالت میں طلاق ہو
کہ اسے ابھی چھوٹا نہیں گیا ہے
تو اس صورت میں ضروری نہیں کہ
اس کی عدت کا شمار کیا جائے

ثُمَّ طَلَّقَتْهُمُوهُنَّ
مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمْسُوهُنَّ
فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ
مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُونَهَا

فَسَتَعَوُّهُنَّ وَسِرَّحُوهُنَّ
سَرَّاحًا جَبِيًّا ۝ ۳۳

انہیں مناسب سامان دے کر
نہایت خوشگوار انداز سے رخصت کر دیا جائے۔

عورت اور مرد کے حقوق برابر ہیں البتہ عورت کے لیے عدت ہے اور مرد کے لیے عدت نہیں

دیکھو قانون کی رو سے عورتوں کے حقوق بھی ویسے ہی ہیں
جیسے حقوق مردوں کے ہیں
البتہ مرد کو عورت کے مقابلہ میں یہ رعایت حاصل ہے کہ اس کے لیے عدت نہیں
اللہ کا قانون بڑا ہی حکمت والا غالب ہے۔

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي
عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ
وَاللِّرِّجَالُ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ
وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ ۳۴

مقاربت سے قبل طلاق کی صورت میں عورت کے حقوق

اور جس عورت کو طلاق ہو جائے
مقاربت سے قبل ہی
اور اس کا حق ٹھہرایا جا چکا تھا
تو اس عورت میں نصف دینا ہوگا جو کچھ کہ ٹھہرایا تھا
یہ اور بات ہے کہ عورت نرمی برتے اور اپنا حق چھوڑ دے
یا اگر نکاح کی گزیر مرد کھونا چاہتا ہے
تو وہ نصف کی بجائے پورا دے دے تو زیادہ اچھا ہے
اس قسم کا باہمی مراعات کا بڑا تقویٰ کے زیادہ قریب ہے
اس لیے تم آپس میں حسن سلوک کو کبھی نہ بھولو
یاد رکھو اللہ کا قانون مکافات تمہارے ہر عمل پر نگاہ رکھتا ہے۔

وَأِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ
مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمْسُوهُنَّ
وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً
فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ
أَوْ يُعْفَوْنَ
أَوْ يُعْفَوِ الَّذِي
بَيْنَهُ عَقْدَةُ النِّكَاحِ
وَأَنْ تُعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ
وَلَا تَسْأُوا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ
إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ ۳۵

معاہدہ نکاح اگر مرد کی طرف سے ختم کیا جا رہا ہو

اگر مرد اپنی رفیقہ حیات کو طلاق دے کر
کسی دوسری عورت سے شادی کرنا چاہے

وَأِنْ أَرَدْتُمْ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ
مِّمَّا كَانَ زَوْجٌ

تو اس بیوی کو اگر ڈھیروں مال بھی دے چکا ہے
تو اس میں سے کچھ واپس نہ لے۔

وَأَتَيْتُمُوهُنَّ قِطَاعًا
فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا ۝ ۴۰

معاہدہ نکاح اگر عورت کی طرف سے ختم کیا جا رہا ہو

اور اگر عورت معاہدہ نکاح ختم کر دینا چاہے
تو مرد اس نیت سے رکاوٹ ڈالنے کی کوشش نہ کرے کہ
اسے جو کچھ دے چکا ہے اس میں سے کچھ واپس لے لے
بجز اس کے کہ اس سے
کھلی بے حیائی کا ارتکاب ہوا ہو۔

وَلَا تَعْصُوهُنَّ
لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ
مَا آتَيْتُمُوهُنَّ
إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ
بِفَاحِشَةٍ مُّبِينَةٍ ۝ ۴۱

خاوند جو کچھ بیوی کو دے چکا ہے طلاق کی صورت میں واپس نہیں لے سکتا

اور طلاق کی صورت میں مرد کے لیے حلال نہیں ہے کہ
جو کچھ اپنی بیوی کو دے چکا ہے
اس میں سے کچھ واپس لے
لیکن عورت کو اگر خطرہ ہو کہ
یہی بات علیحدگی میں رکاوٹ بن جائے گی
اور عدالت بھی یہ محسوس کرے کہ
اس طرح حد اللہ قائم نہیں رکھ سکیں گے
تو مضائقہ نہیں اگر عورت اپنے حق میں سے
کچھ چھوڑ کر علیحدگی حاصل کر لے۔

وَلَا يَحِلُّ لَكَ
أَنْ تَأْخُذُوا مِنْهَا
أَتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا
إِلَّا أَنْ يَخَافَا
أَنْ يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ
فَإِنْ خِفْتُمْ
أَنْ يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا
افْتَرَدَتْ بِهِ ۝ ۴۲

عورت کے حقوق کا تحفظ

طلاق کی صورت میں خاوند کوئی چیز بیوی سے واپس نہیں لے سکتا
اور اگر وہ بیوی پر بہتان لگا کر اس کے حقوق میں سے کچھ ہتھیانا چاہے

فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا
اتَّخَذَ وَنَهُ بَهْتَانًا

وَأَشْمَأْتَيْنَا

وَكَيْفَ تَأْخُذُ وَنَهُ

وَقَدْ أَقْضَىٰ بِعُضُكُمُ إِلَىٰ بَعْضٍ

وَأَخَذَنَ مِنْكُمْ

مِيثَاقًا غَلِيظًا ۝ ۲۰-۲۱

تو یہ ایسا کھلا ہوا جرم ہو گا جس کے لیے کسی اور دلیل کی ضرورت نہیں جو کچھ اس نے بیوی کو دیا تھا اسے واپس کس طرح لے سکتا ہے جبکہ انہوں نے باہم میاں بیوی کی زندگی بسر کی ہے اور وہ بوقت نکاح

اپنے حقوق کے تحفظ کا پختہ عہد لے چکی ہے۔

نظام کی جانب سے مطلقہ عورتوں کو مناسب خرچہ دیا جائے

اور مطلقہ عورتوں کو مناسب خرچہ دیا جائے

یہ حق ہے اس نظام پر جو قوانین خدانہ کی پیروی کرتا ہے۔

وَالْمُطَلَّقَاتُ مَتَاءٌ بِالْمَعْرُوفِ

حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ۝ ۲۱

دو مرتبہ کی طلاق بعد وہ میاں بیوی آپس میں پھر نکاح کر سکتے ہیں

طلاق کے بعد دو مرتبہ تو ایسا ہو سکتا ہے کہ

وہ میاں بیوی پھر سے قانون کے مطابق آپس میں نکاح کر لیں یا حسن کارانہ انداز سے الگ ہو جائیں۔

الطَّلَاقُ مَرَّتَيْنِ

فَإِمْسَاكِ بِمَعْرُوفٍ

أَوْ تَسْرِيَةٍ بِرَحْسَانٍ ۝ ۲۲

دو مرتبہ کی طلاق یافتہ میاں بیوی کو آپس میں پھر سے نکاح کر لینے سے روکا جائے

جن عورتوں کو طلاق ہو جائے

اور وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں

تو انہیں مت روکو اگر وہ اپنے سابقہ شوہر کے ساتھ ہی

پھر سے ازدواجی زندگی بسر کرنے پر رضامند ہوں

اور آپس میں معروف طریقہ پر نکاح کرنا چاہیں

یہ تلقین اس معاشرہ کو کی جاتی ہے

جو اللہ کے قوانین پر اور یومِ آخرت پر یقین رکھتا ہے

ان قوانین میں تمہاری ذات کی نشوونما اور پاکیزہ زندگی کا راز پوشیدہ ہے

وَإِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ

فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ

فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ

أَنْ يَمْكُنَ أَرْوَاجَهُنَّ

إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ

ذَلِكَ يُوعَظُ بِهِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ

يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

ذَلِكَ أَرْكَانُكُمْ وَأَطْهَرُ

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝۲۳۳ اور اللہ ان باتوں کو جانتا ہے جنہیں تم نہیں جانتے۔

تین مرتبہ کی طلاق کے بعد ان میاں بیوی میں پہلے سے نکاح کی گنجائش نہیں رہتی

فَإِنْ طَلَّقَهَا
فَلَا يَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ
حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ
فَإِنْ طَلَّقَهَا
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَرَاجَعَا
إِنْ ظَنَّا أَنْ يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ ۝۲۳۴

دو مرتبہ ازدواجی زندگی بسر کرنے کے بعد اس جوڑا میں تیسری مرتبہ اگر
پھر طلاق ہو جاتی ہے تو اس کے بعد اس جوڑے کا نکاح جائز نہیں
البتہ وہ عورت اگر کسی اور مرد سے شادی کرے
اور پھر اس سے بھی طلاق ہو جائے
تو پھر مضائقہ نہیں اگر وہ دونوں آپس میں نکاح کر لیں
بشرطیکہ انہیں توقع ہو کہ وہ حدود اللہ کے اندر رہتے ہوئے زندگی بسر کریں گے۔

حسنِ سلوک کی تاکید

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ
مَا لَمْ تَمْسُوهُنَّ أَوْ
تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً ۖ
وَمَتَّعُوهُنَّ
عَلَى الْمَوْسِمِ قَدَرَهُ
وَعَلَى الْمُقْتَدِرِ قَدَرُهُ
مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ
حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ ۝۲۳۵

ایسی عورتوں کو طلاق دینے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں
جن سے ہنوز قربت نہ ہوئی ہو
اور نہ ان کا کوئی حق ہی مقرر کیا گیا ہو
ایسی صورت میں بھی انہیں کچھ نہ کچھ ضرور دینا چاہیے
صاحبِ وسعت اپنی حیثیت کے مطابق
اور تنگدست اپنی بساط کے مطابق مناسب طور پر دے۔
تاکہ مطلقہ ہونے کی وجہ سے اسے جو نقصان پہنچا ہے اس کی تلافی ہو جائے
اس قسم کا حسنِ کارانہ سلوک تم پر واجب ہے۔

طلاق کی صورت میں دودھ پیتے بچوں کے مسائل کا حل

وَالْوَالِدَاتُ
يَرْضَعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ
لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ
وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ

طلاق کی صورت میں ماں کی آغوش میں اگر دودھ پیتا بچہ ہو
تو ماںیں اپنے بچہ کو پورے دو سال تک دودھ پلائیں
اگر باہمی فیصلہ یہی ہو کہ وہ پوری مدت تک دودھ پلائیں
اور علی المولود لہ رزقہن وکسوتہن بالمعروف

لَا تُكَلِّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا

لَا تُضَارُّ وَالِدًا يُؤَلِّفُهَا

وَلَا مَوْلُودٌ لَهُ يُؤَلِّفُهَا

وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ

فَإِنْ أَرَادَ إِفْصَالًا

عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا

وَإِنْ أَرَدْتُمُ أَنْ تَسْرِضُوا أَوْلَادَكُمْ

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ

إِذَا اسْلَمْتُمْ فَإِنَّكُمْ تَتِمُّونَ بِمَعْرُوفٍ

وَاتَّقُوا اللَّهَ

وَأَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَمْتَخِنُ الْبَصِيرَ ۝ ۲۳۳

مگر کھی بر اس کی وسعت سے بڑھ کر بوجھ نہ ڈالا جائے

نہ تو بچے کی وجہ سے ماں کو ناحق تکلیف پہنچے

اور نہ اس کے باپ کو ہی

اس اثنا میں بچہ کا باپ اگر فوت ہو جائے تو یہی ذمہ داری اس کے وارث کے سر ہوگی

پھر اگر دونوں قبل از وقت دودھ چھڑانا چاہیں

باہمی رضامندی اور مشورہ سے

تو اس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں

اگر بچہ کے لیے کسی اور دودھ پلانے والی کا انتظام کرنا چاہو

تو اس میں بھی کوئی قباحت نہیں

بشرطیکہ بچہ کی ماں سے جو کچھ ملے کیا گیا تھا اُسے پورا پورا دیا جائے

بہر حال ہمیشہ قانونِ خداوندی کی پیروی کرو

اور جان لو کہ اللہ کا قانون مکافات تمہارے ہر عمل و نیت پر نگاہ رکھتا ہے۔

اور علیحدگی بھی حینِ انداز سے ہو

اور جن سے علیحدگی اختیار کرنی پڑ جائے

ان سے علیحدگی بھی حینِ انداز سے کرو۔

اور اللہ کے قوانین کو کھیل تماشا نہ مت بنالو

اور جن عورتوں کو طلاق ہو جائے

اور ان کی عدت بھی پوری ہونے کو آ جائے

تو یا قانون کے مطابق انہیں روک لیا جائے

اور یا قانون کے مطابق انہیں رخصت کر دیا جائے

اور انہیں اس نیت سے مت روکو کہ

ان پر زیادتی کر کے انہیں تکلیف پہنچاؤ

جو ایسا کرے گا

وَأَهْلُهُمْ

هَجْرًا جَبِيلًا ۝ ۲۳۴

وَإِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ

فَبَلِّغْنَ أَجَلَهُنَّ

فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ

أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ

وَلَا تُسِكُوهُنَّ

ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوا

وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ

فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ
وَلَا تَحْزَنْ وَأَيُّتِ اللَّهُ
هَٰذَا ۝ ۲۳۱

وہ خود اپنے آپ پر ظلم کرے گا
اور دیکھو اللہ کے قوانین کو
کبھل تماشہ مت بنا لو۔

بیوہ عورتوں کے مسائل

بیوہ عورتوں کے حقوق

وَالَّذِينَ يَتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ
وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا
وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ
مَّتَّاعًا إِلَى الْوَلَدِ
غَيْرِ اخْرَاجٍ
فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ
فِي مَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ
مِنْ مَعْرُوفٍ
وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ ۲۳۰

تم میں سے جو لوگ وفات پائیں
اور اپنے پیچھے بیوہ عورتیں چھوڑ رہے ہوں
انہیں چاہیے کہ اپنی بیویوں کے حق میں وصیت کر جائیں
کہ ایک سال تک انہیں اخراجات دیے جائیں
اور گھر سے نہ نکالی جائیں
پھر اگر وہ خود چلی جائیں تو تم پر کوئی الزام نہیں آتا
وہ جس طرح چاہیں اپنے حق میں
قاعدے قانون کے مطابق فیصلہ کر سکتی ہیں
یاد رکھو اللہ کا قانون بڑا غالب اور حکمت والا ہے۔

بیوہ عورتیں عدت کے بعد اپنے مستقبل کے لیے جو چاہیں فیصلہ کریں

وَالَّذِينَ يَتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ
وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا
يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ
أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا
فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا
فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ

تم میں سے جو لوگ وفات پائیں
اور ان کے پیچھے بیوہ عورتیں رہ جائیں
ان بیوہ عورتوں کو چاہیے کہ نکاحِ ثانی کے لیے
چار ماہ دس دن تک انتظار کریں
اور جب یہ عرصہ پورا ہو جائے
تو تم پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں کہ
وہ اپنے حق میں جس طرح چاہیں

بِالْعُرُوفِ

وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ

خَبِيرٌ ۝ ۲۳۳

قاعدے۔ قانون کے مطابق فیصلہ کر لیں

یاد رکھو جو کچھ بھی تم کرتے ہو

اللہ اس سے باخبر ہوتا ہے۔

بیوہ عورتوں سے عدت کے دوران نکاح ثانی کے پیغام ہیں احتیاط کا حکم

اس میں کوئی مضائقہ نہیں اگر تم بیوہ عورتوں کو عدت کے دوران اشارۃً کنایتاً نکاح کے بارے میں کچھ کہو یا اپنے دل میں اس کا ارادہ پوشیدہ رکھو اللہ کو معلوم ہے کہ تمہیں ان سے نکاح کرنے کا خیال آئے گا لیکن ان سے خفیہ خفیہ نکاح کا وعدہ مت لو اگر کوئی بات کرنی ہے تو معروف طریقہ سے کرو اور نکاح کا معاہدہ اس وقت تک مکمل نہ کرو جب تک کہ عدت پوری نہ ہو جائے اور خوب جان لو کہ اللہ ان باتوں سے بھی واقف ہوتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہوتی ہیں لہذا محتاط رہو اور یہ بھی سمجھ لو کہ اللہ کے قانون میں تمہارے لیے بڑی حفاظت اور علمی ہے۔

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا
عَرَضْتُمْ بِهِ مِنْ خُطْبَةِ النِّسَاءِ
أَوْ أَكْنَنتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ
عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ
وَلَكِنْ لَا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا
إِلَّا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَعْرُوفًا
وَلَا تَعْزِمُوا عَقْدَ النِّكَاحِ
حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ
وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ
فَإِنْ أَنْفُسِكُمْ
فَاحْذَرُوهُ وَأَعْلَمُوا
أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ۝ ۲۳۵

عورتوں کے حیض سے متعلق وضاحت

لوگ آپ سے دریافت کرتے ہیں حیض کے متعلق کہو حیض عورت کے لیے ایک قسم کی دامانگی کا موجب ہوتا ہے لہذا ان ایام میں عورتوں سے الگ رہو اور جماعت کے خیال سے ان کے قریب نہ جاؤ تا وقت کہ وہ اس سے فارغ نہ ہو جائیں۔

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ
قُلْ هُوَ أَذًى
فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ
وَلَا تَقْرُبُوهُنَّ
حَتَّى يَطْهُرْنَ ۝ ۲۳۴

فَحْشَاءُ

مادہ: ف ح ش

بے حیائی اور بدکرداری کے معنوں میں

الْفَحْشُ حد سے بڑھ جانا، زیادتی کر بیٹھنا۔ فَحْشُ الْأَمْرِ معاملہ حد سے تجاوز کر گیا۔ سورہ احزاب میں یہ لفظ قَنْتَ کے مقابلہ میں آیا ہے ^{۳۳} قَنْتَ کے معنی قوانین خداوندی کی اطاعت ہیں لہذا فَحْشُ کے معنی حدودِ خداوندی سے تجاوز اور سرکشی کے ہیں یعنی اللہ کے کسی حکم یا قانون کی خلاف ورزی فَحْشُ میں داخل ہے۔ یا کوئی ذلیل اور شرمناک حرکت ^{۱۳۷} سُوْرَةُ الْاِنْعَامِ میں ہے وَلَا تَقْرُبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ^{۱۵۲} ”تم فواحش کے قریب بھی نہ جاؤ جو خواہ کھلے اور واضح فواحش ہوں اور خواہ خیالوں میں آنے والے باطنی فواحش“ یعنی نہ صرف یہ کہ کھلی بے حیائی سے روکا گیا ہے۔ بلکہ خیالوں کو بھی پاکیزہ رکھنے کی تاکید کی ہے کیونکہ خیالات ہی سے ہر بات کی ابتدا ہوتی ہے۔

سورۃ بنی اسرائیل میں زنا کو فَاحِشَةٌ میں شمار کیا گیا ہے ^{۱۶} لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ قرآن میں جہاں فَاحِشَةٌ کا لفظ آیا ہے وہاں اس کے معنی زنا کے ہی ہوں گے سورۃ النساء میں فرمایا ”اور تمہارے یہاں کی عورتوں میں سے جو فَاحِشَةٌ کی مرتکب ہوں ان کے خلاف اپنوں میں سے چار گواہ لاؤ“ ^{۲۰} تو اس میں فَاحِشَةٌ سے مراد زنا نہیں اس لیے کہ اول تو زنا کے لیے چار عینی گواہوں کا ملنا ناممکن نہیں تو بے حد دشوار ہے دوسرے زنا کی سزا دوسرے مقام پر سوڈے لکھی ہے ^{۲۴} لیکن اس جگہ فَاحِشَةٌ کی سزا گھروں میں روک لینا ہے اس لیے یہاں فَاحِشَةٌ سے مراد زنا سے ورے بے حیائی کی باتیں ہیں جنہیں اگر روکا نہ جائے تو وہ زنا تک منتج ہو سکتی ہیں۔

اہل ایمان بڑے بڑے جرائم اور فواحش سے بچتے ہیں

اہل ایمان ایسے تمام بڑے بڑے جرائم سے بچتے ہیں
جن سے انسانی ذات میں اضمحلال پیدا ہو جائے
یا جن سے فواحش پھیلے

ہاں البتہ نادانستہ طور پر سرزد ہو جانے والی چھوٹی چھوٹی لغزشوں سے گزر کر کیا جائیگا
یہ اللہ کے قانونِ مکافات کی کشادہ نگہی اور وسیع النظری ہے کہ
انسان کی چھوٹی چھوٹی لغزشوں کے مضر اثرات سے اس کی حفاظت کر دیتا ہے
کیوں کہ یہ اس اللہ کا قانون ہے جو انسان کی کمزوریوں سے بڑھی طرح واقف ہے
وہ جانتا ہے کہ زندگی بے جان مادہ سے لے کر پیچیدہ انسانی تک پہنچنے میں
کن کن مراحل سے گزری ہے
اور رحمِ مادر میں انسانی بچہ
کس کس قسم کی کیفیات کا حامل بنا ہے
اور وہ کون سی باتیں ہیں جن سے انسانی ذات کی نشوونما رک جاتی ہے
اور وہ کون سے اعمال ہیں جن سے اس کی صلاحیتیں برآمد ہو جاتی ہیں
اللہ اسی معیار کے مطابق جانچتا ہے
انسان کے کردار کو۔

الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ
كَبِيرَ الْاِثْمِ
وَالْفَوَاحِشِ
اِلَّا اللَّغْمَ
اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ
الْمَغْفِرَةِ
هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ
اِذَا اَنْشَاَكُمْ
مِّنَ الْاَرْضِ
وَاِذْ اَنْتُمْ اَجْنَثٌ
فِي بُطُونِ اُمَّهَاتِكُمْ
فَلَا تُزَكُّوْا
اَنْفُسَكُمْ
هُوَ اَعْلَمُ
بِمَنِ اتَّقٰ ۝۳۲

اپنے خیالوں کو بھی بے حیائی کی باتوں سے پاک رکھو

اور قریب بھی نہ جاؤ
ان کاموں کے جو بے حیائی کی طرف لے جاتے ہیں
وہ خواہ کھلی اور واضح بے حیائی ہو
اور خواہ خیالوں میں آنے والی باطنی بے حیائی۔

وَلَا تَقْرَبُوا
الْفَوَاحِشِ
مَا ظَهَرَ مِنْهَا
وَمَا بَطْنٌ ۝

اہل ایمان سے اگر کوئی فحش کام سرزد ہو چکا ہے

اہل ایمان سے اگر کبھی
کوئی فحش کام سرزد ہو جاتا ہے
یا وہ اپنی ذات پر کوئی ظلم کر بیٹھتے ہیں
تو اس پر اصرار نہیں کرتے بلکہ فوراً اللہ کے قانون کو سامنے لے آتے ہیں
اور اس کے مطابق اصلاح کر کے تحفظ حاصل کر لیتے ہیں
اپنی غلطی کے مضر اثرات سے
اور حقیقت یہ ہے کہ غلط اقلات کے مضر اثرات سے
اللہ کے قانون کے علاوہ اور کہاں سے حفاظت مل سکتی ہے۔

وَالَّذِينَ إِذَا
فَعَلُوا فَا حِشَّةً
أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ
ذَكَرُوا اللَّهَ
فَاسْتَغْفَرُوا
لِذُنُوبِهِمْ
وَمَنْ يَغْفِرِ الذُّنُوبَ
إِلَّا اللَّهُ ۝ ۱۳۵

فحاشی پھیلانے والے

جو لوگ ایسی باتیں پسند کرتے ہیں
جن سے فحاشی پھیلے
اہل ایمان کے معاشرہ میں
ان کے لیے اس زندگی میں بھی سخت سزا ہوگی
اور آخرت کی زندگی میں بھی سخت عذاب ہوگا۔

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ
أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ
فِي الَّذِينَ آمَنُوا
لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ ۝ ۱۳۶

ہم جنس پرستی

اگر دو مرد آپس میں شنیع حرکت کے مرتکب ہوں
تو انہیں مناسب سزا دی جائے
لیکن اگر وہ اپنے یکے پر نادم ہو کر اس سے باز آجائیں
اور اپنی اصلاح کر لیں
تو ان سے درگزر کیا جائے۔

وَالَّذِينَ يَأْتِيَنِهَا مِنْكُمْ
فَآذُوهُمَا
فَإِنْ تَابَا
وَأَصْلَحَا
فَاعْرِضْ عَنْهُمَا ۝ ۱۳۷

کسی عورت کے خلاف اگر فحاشی کا الزام لگے

وَالَّتِي يَأْتِيَنَّ الْفَاحِشَةَ
مِنْ نِسَائِكُمْ
فَأُتْسَمِّدَنَّ وَأَعْلَيْنَهُنَّ
أَرْبَعَةٌ مِّنْكُمْ
فَإِنْ شَهِدُوا
فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ
حَتَّى يَتَوَفَّيَهُنَّ الْمَوْتُ
أَوْ يُجْعَلَ اللَّهُ
لَهُنَّ سَبِيلًا ۝ ٢٥

اگر کسی فحش حرکت کا الزام آئے
تمہارے یہاں کی عورتوں میں سے کسی پر
تو اس الزام کے ثبوت میں چار گواہ طلب کیے جائیں
اپنے لوگوں میں سے
اگر اس طرح کی شہادت سے جرم ثابت ہو جائے
تو عدالت ایسی عورتوں پر گھروں سے باہر جانے کی پابندی لگا دے
تاکہ انہیں موت آ جائے
یا اللہ ان کے لیے کوئی ایسی صُوت پیدا کر دے (مثلاً شادی وغیرہ)
جس سے وہ اس قسم کی حرکات سے رُک جائیں۔

پاکدامن عورتوں پر غلط الزام لگانے کی سزا

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ
الْمُحْصَنَاتِ
تَمَكَّمُوا
يَا رُبْعَةَ شَهَدَاءَ
فَأَجْلِدُوهُمْ
تَمْنِينَ جَلْدَةً
وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا
وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ
إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ
وَأَصْلَحُوا
فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ ٢٣

اور جو لوگ تہمت لگائیں
پاکدامن عورتوں پر
اور اپنے اس الزام کے ثبوت میں نہ لاسکیں
چار گواہ
تو ایسے جھوٹے لوگوں کو سزا دی جائے
اسی کوڑوں کی
اور آئندہ کھیلے ان کی گواہی کو قبول نہ کیا جائے
یہ فاسق لوگ ہیں، جو دینِ خداوندی کی حد سے باہر نکل گئے
ہاں اگر یہ لوگ اس کے بعد اپنی غلط روش سے باز آ جائیں
اور اپنی اصلاح کر لیں
تو قانونِ خداوندی میں ان کے لیے عفو و درگزر کی گنجائش ہے۔

خاوند اگر بیوی کے خلاف فحاشی کا الزام لگاتے

اور جو لوگ بدچلنی کا الزام لگائیں	وَالَّذِينَ يَرْمُونَ
خود اپنی بیویوں کے خلاف	أَزْوَاجَهُمْ
اور ان کے پاس اس سلسلہ میں کوئی گواہ نہ ہو	وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شَهَادَةٌ
سوائے اپنے آپ کے	إِلَّا أَنْفُسُهُمْ
تو ایسے مقدمات کا فیصلہ اس طرح کیا جائے کہ	فَتَهَادَّةُ أَحَدِهِمْ
خاوند چار بار خدا کو حاضر و ناظر جان کر گواہی دے کہ	أَرْبَعٌ شَهَدَاتٍ بِاللَّهِ
وہ سچ کہتا ہے	إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ
اور پانچویں بار کہے کہ اس پر اللہ کی لعنت ہو	وَالْخَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَتَ اللَّهِ
اگر وہ اپنے الزام میں جھوٹا ہے	عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ
اور بیوی پر سے سزا مل جائے گی اگر وہ بھی اپنی مدافعت میں	وَيَذَرُوهَا فِي الْعَذَابِ
چار مرتبہ اللہ کو حاضر و ناظر جان کر گواہی دے کہ	أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعٌ شَهَدَاتٍ بِاللَّهِ
یہ شخص اپنے الزام میں جھوٹا ہے	إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ
اور پانچویں مرتبہ کہے کہ مجھ پر اللہ کا غضب ٹوٹے	وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا
اگر یہ شخص اپنے الزام میں سچا ہو	إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ
دیکھو یہ اللہ کا فضل اور اس کی رحمت ہے کہ اس نے اپنے قانون	وَلَوْ لَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ
میں اس طرح عفو و درگزر کی گنجائش رکھ دی ہے	وَرَحْمَتُهُ
حقیقت یہ ہے کہ جو کوئی اپنی خطا اور لغزش کے احساس کے بعد	وَأَنَّ اللَّهَ
اپنی غلط روش کو چھوڑ کر قانونِ خداوندی کی طرف رجوع کرتا ہے	تَوَّابٌ
تو اللہ کا پرہیزگار قانون اپنی تمام مراعات کے ساتھ اس کی طرف لوٹ آتا ہے۔	حَكِيمٌ ○

فحشاء سرمایہ دارانہ نظام کے معنوں میں جو تمام فحاشیوں کی جڑ ہے

عربوں کے ہاں جو دو سخا کو انتہائی فضیلت حاصل تھی اس لیے بخل ان کے ہاں شدید ترین قابل نفرت عیب تھا۔ اس اعتبار سے وہ بخل کو فحشاء سے تعبیر کرتے تھے۔ قرآن میں بھی اس لفظ کو ان معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ نیز مال و دولت کے نجی ہاتھوں میں جمع کرنے کو بھی فحشاء سے تعبیر کیا گیا ہے۔ چنانچہ سورۃ بقرہ میں قیام نظام خداوندی کے لیے اپنی کمائی کا بہترین حصہ دے دینے کے بعد فرمایا ہے۔

الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ وَاللَّهُ يَعِدُكُمْ مَغْفِرَةً
مِّنْهُ وَفَضْلًا ۚ ۲۹۸

”دیکھو تمہارے مفاد پرستانہ جذبات تمہیں مفلسی سے ڈرا کر اپنے لیے دولت جمع کرنے کی فحاشی کی ترغیب دیں گے لیکن اللہ تمہیں اپنے نظام کے ذریعے سے ہر طرح کے تحفظ اور خوشحالی کی ضمانت دیتا ہے۔“
یعنی دوسروں سے بے نیاز ہو کر اپنے لیے دولت سمیٹتے چلے جانا ایسا عمل ہے جسے اللہ تعالیٰ نے فحاشی قرار دیا ہے سرمایہ دارانہ نظام یہی کچھ کرتا ہے۔

وسیع تر مفہوم کی رو سے یوں سمجھنا چاہیے کہ جس بات میں بھی ذلت، کمینگی، شناعیت یا ذم کا پہلو ہو وہ فحش ہوگی اس کے بعد دیکھنا یہ ہوگا کہ اس فحش کی نوعیت اور شدت کتنی ہے۔ اسی نسبت سے اس کے خلاف رد عمل ہوگا۔ قرآن میں یہی انداز اختیار کیا گیا ہے۔

اللہ کہتا ہے سرمایہ دارانہ نظام سے جو مفاد پرستی، بدکرداری اور بخل کی بنیاد پڑتی ہے

إِنَّ لِلَّهِ يَأْمُرُ
بِالْعَدْلِ
وَالْإِحْسَانِ
وَأَنْتَائِي
ذِي الْقُرْبَىٰ
وَيَنْهَىٰ عَنِ
الْفَحْشَاءِ

دیکھو اللہ حکم دیتا ہے کہ
ہر کسی سے عدل کرو اور اسے اس کا پورا پورا حق دو
اور جس کی کمائی سے اس کی ضروریات پوری نہ ہو سکیں اس کی کمی کو پورا کرو
ہر کوئی اپنی ضرورت سے زائد مال دوسرے ضرورت مندوں کو دے دے
اور اس طرح دوسروں کی کیاں پورا کرنے کی ابتدا اپنے قریب سے شروع کرو
اور اللہ روکتا ہے ہر اس نظام سے جو
مفاد پرستی، بدکرداری اور بخل کی بنیاد بنتا ہو

اور ظم و زیادتی اور حد و فراخی کی ترغیب دیتا ہو
یہ اخلاقی اقدار اس لیے بیان کی گئی ہیں کہ
تم انسانی زندگی کے بلند مقصد کو ہمیشہ سامنے رکھو۔

وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ
يَعْظُمُ عَلَيْكُمْ
تَذَكُّرُونَ ۝ ۱۶

شیطان صفت مذہبی سیاسی لیڈر دولت سمیٹنے کی فحاشی کی ترغیب دیتے ہیں

اے بنی نوع انسان
تم دنیا میں جائز اور خوشگوار انداز سے بڑی مامول کرو
اور شیطان صفت مذہبی اور سیاسی لیڈروں کے پیچھے مت لگو
یہ تمہارے کٹکے ہوئے دشمن ہیں
یہ ایسے قانون بناتے ہیں کہ معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا ہوتی ہیں
اور تمام لوگ بخل اور دولت سمیٹنے جیسی فحاشی میں مبتلا ہو جاتے ہیں
یہ لوگ اپنے اس اہلسانہ نظام کے متعلق کہتے ہیں کہ
یہ فرمودہ خداوندی اور شریعتِ حق ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ
كُونُوا مِمَّنْ فِي الْأَرْضِ حَسَنًا حَسَبًا
وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ
رَبُّهُ لَعَنَهُ خَرُوجُهُمْ فِيهَا
وَلَا تَحْشَرُوا
وَلَا تَتَّقُوا
عَنِ النَّبِيِّ مَّا رَأَيْتُمُونَ ۝ ۱۶۸-۱۶۹

انسان مفاد پرستانہ جذبہ بالبت جمع کرنے کی فحاشی کی تعلیم دیتا ہے

کیا تم میں سے کوئی اس طرح کے حالات کو پسند کرے گا کہ
اس کے پاس ایک باغ ہو گنجووں اور انگوٹوں سے لدا ہوا
اور اس کی سیرابی کے لیے اس میں نہریں ہوں
اس میں خبر سراج کا پھل کثرت سے آتا ہو جس پر اس غلامان کی زبان ہو
اور باغبان جب بوڑھا ہو جائے
اور اس کے بچے انہی چھوٹے چھوٹے ہوں
کہ ایسے میں تیز گرم اندھی کا ایک بکورا اٹھے
اور باغ کو نیست و نابود کر کے رکھ دے
دیکھو اے اس انداز کی مثالیں اس لیے بیان فرما رہے کہ تم غور کرو کہ

يَوْمَ لَعَنَ لَعْنًا كَثِيرًا
لَهُ جَنَّاتٌ مِّنْ جُحَيْنٍ وَأَعْدَابُ
جَحِيمٍ مِّنْ نَّحْوِهَا أَلَّا يَفْقَهُ
لَهُ فِيهَا مَنُ كُلِّ لُغَةٍ
وَأَصْدَاءُ كَثِيرٌ
وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ ضَعْفٌ
فَأَصْبَحَ رُجُومًا
فِيهِ نَارٌ فَاحْرَقَتْ
كَذَلِكَ يَبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ

الْأَيْتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

انْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ

مَا كَسَبْتُمْ

وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ

وَلَا تَتَّبِعُوا الْخَيْثَ مِنْهُ

تُنْفِقُونَ وَلَسْتُمْ بِأَخِذٍ بِهِ

إِلَّا أَنْ تُغِيضُوا فِيهِ

وَأَعْلَمُوا أَنَّ

اللَّهُ غَنِيٌّ

جَمِيدٌ

الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ

وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ

وَاللَّهُ يَعِدُكُمْ مَغْفِرَةً

مِنْهُ وَفَضْلًا

وَاللَّهُ وَاسِعٌ

عَلِيمٌ

يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَشَاءُ

وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ

فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا

وَمَا يَذْكُرُ إِلَّا

أُولُو الْأَلْبَابِ ○

ایسے حالات میں اگر افراد کو نظام کا تحفظ حاصل نہ ہو تو ان کا حشر کیا ہو گا
 سو اے لوگو جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہے
 تم اپنی کمائی کا بہترین حصہ ہر طرح کا تحفظ دینے والے اس نظام کے حوالے کر دیا کرو
 اس میں سے بھی جو تم صنعت و تجارت سے کاتے ہو۔
 اور اس میں سے بھی جو کچھ تم تمہارے لیے زمین سے نکالتے ہیں
 اور کبھی بھولے سے بھی ایسا نہ کرنا کہ اس مد میں حقیر سا حصہ
 بطور خیرات کے دو، جو کہ تمہیں خود لینا پسند نہیں
 اور اگر تم نے اس معاملہ میں انماض سے کام لیا
 تو جان لو کہ یہ نظام تمہارے ہی فائدہ کے لیے قائم کیا جا رہا ہے
 ورنہ اللہ کو اپنے لیے کچھ نہیں چاہیے وہ تو ان تمام پیغروں سے بے نیاز
 اور ہر طرح کی تسائش کا سزاوار ہے
 دیکھو تمہاری عقل خود بین اور مفاد پرستانہ جذبات تمہیں مفلسی سے ڈرا کر
 اپنے لیے دولت جمع کرنے کی فحاشی کی ترغیب دیں گے
 لیکن اللہ تمہیں اپنے نظام کے ذریعہ سے ہر طرح کے تحفظ
 اور خوشحالی کی ضمانت دیتا ہے
 کیوں کہ اللہ کے نظام میں بڑی وسعتیں ہیں
 اور اس کی ہر بات علم و حکمت پر مبنی ہے
 بہر حال یہ حکمت اللہ کے قانون مشیت کی رو سے ہی مل سکتی ہے
 اور جس قوم کو یہ حکمت ربانی مل جائے
 تو اسے زندگی کی خوشحالیاں اور اختیارات کی وسعتیں بے حد حساب مل جاتی ہیں
 لیکن اس بات کو وہی لوگ اپنے پیش نظر رکھتے ہیں
 جو عقل و دانش اور علم و بصیرت سے کام لیتے ہیں۔

سرایہ دارانہ نظام کی کالت کرنے والے شیاطین

اے بنی نوع انسان

دیکھنا تمہارے مفاد پرستانہ جذبات تمہیں پھر اس فتنہ میں مبتلا : کر دیں
جس فتنہ میں تمہارے مورثین کو مبتلا کر کے
انہیں جنتی زندگی سے محروم کر دیا تھا
اور انہیں شرفِ انسانیت سے محروم کر کے
ان کے معاشرہ کے عیوب کو نمایاں کر دیا تھا
یہ شیطانی جذبات تمہارے دل کی گہرائیوں اور لاشعور میں چھپے رہتے ہیں
جہاں سے تم انہیں دیکھ نہیں سکتے
بہر حال یہ انہی کے رفیق و دساز بنتے ہیں
جو ہمارے قوانین پر یقین نہیں رکھتے
یہ لوگ جب سراپہ دارانہ نظام کی فحاشیوں میں مبتلا ہوتے ہیں
تو کہتے ہیں ہم نے اپنے اسلاف کو اسی مسک پر پایا تھا
اور اللہ بھی سراپہ دارانہ نظام کا ہی حکم کرتا ہے
ان سے کہو، اللہ ہرگز کسی ایسے نظام کا حکم نہیں دیتا
جو مفاد پرستی، نجل اور بدکرداری کی بنیاد بنتا ہو
کیا تم اللہ کا نام لے کر ایسی باتیں کرتے ہو
جن کے انجام کا تمہیں علم ہی نہیں
کہو، اللہ جس نظام کا حکم دیتا ہے
وہ تو نہایت ہی حق و انصاف پر مبنی ہے۔

يٰۤاٰدَمُ

لَا يَفْتِنَنَّكَ الشَّيْطٰنُ

كَمَا اَخْرَجَ اٰبَوَيْكَ

مِّنَ الْجَنَّةِ

يَتَزَوَّجُ عَنْهَا لِبَاسُهَا

لِيُرِيَهُمَا سُوْرَتُهَا

اِنَّهٗ يَرٰكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ

مِّنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ

اِذْ جَعَلْنَا الشَّيَاطِيْنَ اَوْلِيَاۤءَ

لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

وَ اِذْ فَعَلُوْا فِحْشَةً

قَالُوْا وَ جَدُّنَا عَلَيْنَا اَبَآءُنَا

وَ اللّٰهُ اَعْرَضْنَا بِهَا

قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَأْمُرُ

بِالْفَحْشَآءِ

اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ

بِالْقِسْطِ ۝ ٢٤-٢٨

مادہ نرنی

یہ بھی واضح ہے کہ قرآنِ کریم عورت اور مرد دونوں سے یکساں طور پر حفاظتِ عصمت کا تقاضا کرتا ہے مرد کی جنسی بے راہ روی بھی انسانی ذات اور معاشرہ کے لیے اتنی ہی نقصان دہ ہے جتنی کہ عورت کی بے راہ روی۔

اہل ایمان اپنی عصمت و عفت کی حفاظت کرتے ہیں

اہل ایمان ایسے ہوتے ہیں جو
اپنی توانائیاں ان کاموں میں ضائع نہیں کرتے جن کا نتیجہ کچھ نہ نفع
وہ اپنی توانائیاں ایسے کاموں کے لیے محفوظ رکھتے ہیں
جن سے انکی ذات اور معاشرہ کی نشوونما ہو سکے
وہ اپنی عصمت و عفت کی حفاظت کرتے ہیں
اور اپنی جنسی توانائیاں صرف اپنی رفیقِ حیات پر صرف کرتے ہیں۔

وَلَا يَزْنُونَ
مَنْ يَزْنِ يَزِنُ مَوْضُوعًا
وَلَا يَنْكِحُونَ
مَنْ يَنْكِحْ يَنْكِحْ مَوْضُوعًا
وَلَا يَتَّبِعُونَ
مَنْ يَتَّبِعْ يَتَّبِعْ مَوْضُوعًا
وَلَا يَسْتَفِضُّونَ
مَنْ يَسْتَفِضُّ يَسْتَفِضُّ مَوْضُوعًا
وَلَا يَكُونُوا
مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ

۳۳
۵-۳

جو قوم اپنی عصمت و عفت کی حفاظت نہیں کرتی ان کے قوانین منہدمل ہو جاتے ہیں

اہل ایمان جنسی بے زہروی کے متکب نہیں ہوتے
اس لیے کہ جو قوم عصمت و عفت کی حفاظت نہیں کرتی
اس کے قوانین منہدمل ہو جاتے ہیں
اور وہ پس ماندگی کے غلبہ میں مبتلا ہو جاتی ہے
اس کیلئے اغروی زندگی کی تباہیاں اور بربادی ہوتی ہیں
اور وہ نہایت ذلت و خواری کی زندگی بسر کرتی ہیں
بہر حال اگر وہ اس روشِ شیع سے باز آ جائیں
اور اللہ کے دیے ہوئے حفاظتِ عصمت کے قوانین کو قبول کر لیں
اور پھر ایسے کام کریں جن سے انکی سماجیتوں کی نشوونما ہوتی جائے
تو اللہ کا قانون مکافات ان کی خطیہ روش کی پیدا کردہ
ناہواریوں کو خوشگوازیوں میں بدل دیتا ہے
اللہ کے قانون میں جس طرح کی حفاظت کی قبائش رکھی گئی ہے
کیوں کہ وہ رحیم ہے۔

وَلَا يَزْنُونَ
وَمَنْ يَفْعَلْ يَفْعَلْ ذَرْبًا
يَقِي لَكُمْ
يُضَعِّفُ لَهُ عَذَابَ
يَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ
وَيُخَذُّ فِيهِ عَذَابًا
وَلَا يَكُونُ
وَأَمِنْ
وَعَلَّ عَمَلًا صَالِحًا
فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ يَبْذُلُونَ
حَسَنَاتِهِمْ
وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا
رَحِيمًا

۲۵
۵-۶۸

مومن مرد اور عورتیں سب اپنی عصمت کی حفاظت کرتے ہیں

مومن مرد بھی اپنی عصمت و عفت کی حفاظت کرتے ہیں
اور مومن عورتیں بھی۔

وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ
وَالْحَافِظَاتِ ۝ ۳۵

جنسی بے راہ وی ایسی برائی ہے جس سے اور بہت سی برائیوں کے راستے کھل جاتے ہیں

اور دیکھو زنا کے قریب بھی نہ جاؤ
یہ ایسی بے حیائی ہے کہ جس سے
اور بہت سی برائیوں کے راستے کھل جاتے ہیں۔

وَلَا تَقْرَبُوا الزَّانِيَ
إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً
وَسَاءَ سَبِيلًا ۝ ۳۶

جنسی بے راہ وی حرام ہے اس کے مرتکب لوگ تھے جو نفسانی خواہشات کے غلام ہوں

زانی مرد اسی عورت کو اس فعل کے لیے رضامند کر سکتا ہے
جو عصمت و عفت سے عاری اور خواہشاتِ نفسانی کی غلام ہو
اور زانیہ عورت اس مرد کو اس فعل کے لیے رضامند کر سکتی ہے
جو عصمت و عفت سے عاری اور خواہشاتِ نفسانی کا غلام ہو
یاد رکھو! مومنین کے لیے اس قسم کے تعلقات حرام ہیں۔

الزَّانِي لَا يَنْكِحُ
إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً
وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا
إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ
وَحُرْمَ ذَلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ۝ ۳۷

جنسی بے راہ وی کی سزا

زانی عورت اور زانی مرد دونوں کے لیے
یہ سزا ہے کہ دونوں میں سے ہر ایک کو
سو کوڑے مالے جائیں
اور کسی قسم کی نرمی نہ برتی جائے

الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي
فَأَجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا
مِائَةَ جَلْدَةٍ
وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ

لہٰذا اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ زنا وہ ہوگا جو مرد اور عورت کی رضامندی سے کیا جائے۔ جبراً کیا گیا اس طرح کا فعل یک طرفہ ہوگا، لہٰذا اس میں قصور وار جبر کرنے والا ہوگا اور جس پر جبر کیا گیا وہ تو معصوم ہے۔

فِي دِينِ اللَّهِ
 إِنَّ كُنْتُمْ تَوَدُّونَ بِاللَّهِ
 وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
 وَلَيْسَ بِعَذَابِهِمَا
 طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ ۲۴

اللہ کے اس قانون کے نامہ کرنے میں
 اگر تم ایمان رکھتے ہو اللہ پر
 اور اس کے قانون مکافاتِ عمل پر
 اس سزا کے دیتے وقت موجود رہنا پابست
 مومنین میں سے کچھ لوگوں کو۔

مقتلہ یا عدلیہ مجرم کی ذہنی تربیت کے معیار کو دیکھ کر سزا تجویز کرے گی

فَإِذَا أَحْصَيْنَ
 فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ
 فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى
 الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ ۝ ۳۵

ایسی شادی شدہ عورتیں جنہیں پہلے آزاد و شریفانہ ماحول میسر نہیں تھا
 اگر کوئی بے حیائی کا کام کر بیٹھیں
 تو ان کے لیے نصف سزا ہوگی، ان عورتوں کی سزا
 سے جنہیں آزاد اور شریفانہ ماحول میسر رہا تھا۔

اور جس کسی کو ذہنی نشوونما کے اعلیٰ اور مخصوص درجے حاصل رہے اس مجرم کی سزا دگنی ہوگی

لِنِسَاءِ النَّبِيِّ
 مَن يَأْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبِينَةٍ
 يُضَاعَفُ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۝ ۳۳

اے نبی کے گھرانے کی عورتوں
 اگر تم میں سے کسی نے بے حیائی کا ارتکاب کیا
 تو تمہارے لیے عام عورتوں کی نسبت دگنی سزا ہوگی۔



اولاد

مادہ: ول د

الْوَلَدُ جسے کسی نے جنا ہو مذکر، مؤنث، واحد، تشنیہ جمع سب کے لیے یہ لفظ آتا ہے۔ نیز جمع کے لیے اَوْلَادُ اولاد عام طور پر بیٹے بیٹیوں کے لیے بولا جاتا ہے لیکن عربی زبان میں بیٹے بیٹیوں کے علاوہ ان کی اولاد در اولاد، یعنی پوتے پوتیوں نو اسے نو اسیلوں اور ان کی اولاد کے لیے بھی بولا جاتا ہے، اَلْمَوْلُودُ صرف اسے کہیں گے جو براہِ راست کسی کا بیٹا ہو۔ قرآن میں احکام وراثت کے ضمن میں کہا ہے۔ يُوْصِيْكُمْ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ (۲۴۱) چنانچہ یہاں اولاد سے مراد صرف اپنے بیٹے بیٹیاں ہی نہیں بلکہ بیٹے اور بیٹیوں کی اولاد بھی ہے اگر کسی متوفی کے بیٹے بیٹیاں زندہ ہوں تو وہ اس کی اولاد ہوں گے اور اگر اس کی اولاد میں سے کوئی بیٹا یا بیٹی مر چکے ہیں لیکن ان کی اولاد موجود ہے تو یہ بھی متوفی کی اولاد میں شامل ہونگے اور اپنے دادا، دادی یا نانا، نانی کی وراثت سے حصہ پائیں گے۔

قرآن حکیم نے اولاد کی تعلیم و تربیت پر اس قدر زور دیا ہے کہ اولاد کی صحیح تعلیم و تربیت نہ کرنے والے والدین کو اولاد کی ہلاکت کا مرتکب ٹھہرایا ہے۔
قرآن کریم بتاتا ہے کہ اگر تم نے دوسروں کو نظر انداز کر کے اپنی اولاد کے لیے مال و دولت جمع کیا یا اولاد کی خاطر نظامِ خداوندی سے خیانت کی تو یہ مال و اولاد تمہارے لیے فتنہ بن جائیں گے۔

اولاد کی پیدائش اللہ کے طبعی قوانین کے مطابق ہوتی ہے

اللہ ہی کی حکومت ہے کائنات کی بلندیوں اور پستیوں پر
یہاں ہر چیز اللہ کے قانونِ مشیت کے مطابق پیدا ہوتی ہے

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ

اس کے قانونِ شہیت کے مطابق ہی کسی کے ہاں سرف لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں اور کسی کے ہاں سرف لڑکے اور کسی کے ہاں لڑکے اور لڑکیاں دونوں اور کسی کے ہاں اولاد ہی نہیں ہوتی یہ سب کچھ اس کے علم کی بنیادوں پر مقرر کردہ قوانین اور پیمانوں کے مطابق ہوتا ہے۔

يَهَبُ لِمَن يَشَاءُ اِنَاثًا
وَيَهَبُ لِمَن يَشَاءُ الذَّكَوْرَ
اُوْزُوْجَهُمْ ذَكَرًا وَّاُنَاثًا
وَيَجْعَلُ مَن يَشَاءُ عَقِيْمًا
اِنَّهٗ عَلِيْمٌ
قَدِيْرٌ ۝ ۳۲-۳۹

اہلِ عیال سے آنکھوں کی ٹھنڈک کی آرزو

اہلِ ایمان کی ہمیشہ یہ آرزو ہوتی ہے کہ پروردگار ہمارے گھروں کی زندگی ایسی ہو کہ اپنے رفیقِ حیات سے اولاد سے اور دیگر اہلِ خانہ سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا سکون حاصل ہو۔

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا
هَبْ لَنَا مِّنْ اَزْوَاجِنَا
وَذُرِّيَّتِنَا
قُرَّةَ اَعْيُنٍ ۝ ۲۵

مخراجات سے ڈر کر اپنی اولاد کو تعلیم و تربیت محروم نہ رکھو

صحیح تعلیم و تربیت سے محروم رکھ کر ہلاکت میں نہ ڈال دو اپنی اولاد کو منطی کے ڈر سے۔

وَلَا تَقْتُلُوْا
اَوْلاَدَكُمْ
مِّنْ اِمْلَاقٍ ۝ ۱۵۲

خسارے سے کہ وہ لوگ جنہوں نے اپنی اولاد کو تعلیم و تربیت سے محروم رکھ کر ہلاکت میں ڈال دیا

خسارے میں رہے وہ لوگ جنہوں نے تعلیم و تربیت سے محروم رکھ کر اپنی اولاد کو ہلاکت میں ڈال دیا محض اپنی حماقت اور جہالت سے۔

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ
قَتَلُوْا اَوْلاَدَهُمْ
سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۝ ۱۳۱

بہر حال مال و اولاد ضرور دنیاوی زندگی کی زیب و زینت ہے

دیکھو! مال اور اولاد ایک ہنگامی اور غرضی زیب و زینت ہے

اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةٌ

الْحَيَاةُ الدُّنْيَا

وَالْبَقِيَّةُ

الصَّلَاحُ

خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا

وَخَيْرٌ أَمَلًا ○ ۳۶

محض دنیوی زندگی کے لیے

لیکن دائمی اور باقی رہنے والی متاعِ حیات اللہ کے وہ قوانین ہیں جن سے انسانی ذات اور معاشرہ کی اصلاح ہوتی ہے تمہارے رب کے نزدیک نتیجہ کے لحاظ سے یہی متاعِ حیات ہے جس سے انسان کو اپنی بہترین توقعات وابستہ رکھنی چاہئیں۔

اللہ کے ہاں بلند مراتب مال و اولاد کے ذریعہ حاصل نہیں ہوتے

وَمَا أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ

بِالَّتِي تُقَرَّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفَىٰ

إِلَّا مَنِ امْنٍ

وَعَمَلٍ صَالِحًا

فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ جَزَاءُ

الضَّعْفِ بِمَا عَمِلُوا

وَهُمْ فِي الْغُرُفَاتِ

أَمْنُونَ ○ ۳۷

دیکھو! مال اور اولاد وہ ذریعہ نہیں ہے کہ

جس سے تم اللہ کے ہاں بلند مراتب حاصل کر سکو

یہ تو ان کے حصہ میں آتے ہیں جو اس کے قوانین کو قبول کریں

اور ان کے مطابق اپنی ذات اور معاشرہ کی اصلاح کر لیں

یہ ہیں وہ لوگ جنہیں دہری جزا ملتی ہے یعنی ان کی ذات

بھی نشوونما پا جاتی ہے اور ان کا معاشرہ بھی خوشحال و متوازن ہو جاتا ہے

اور اس طرح یہ لوگ ترقی کی منزلیں طے کرتے

امن و سلامتی کی طرف بڑھتے چلے جاتے ہیں۔

اپنی اولاد کی خاطر اگر نظامِ خداوندی سختی کی تو یہ مال و اولاد تمہارے لیے فتنہ بن جائیں گے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ

وَتَخُونُوا أَمْثَلَكُمْ

وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ

وَأَعْلَمُوا أَنَّ مَا

أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ

فِتْنَةٌ

اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے

اللہ کے اس نظام کے ساتھ ہرگز خیانت نہ کرنا

اور نہ ان ذمہ داریوں میں ہی خیانت کرنا جو اس نظام کی طرف سے سپرد کی جائیں

تم جانتے ہو کہ ایسا کرنے کا نتیجہ کیا ہو گا۔

اور اس بات کو اچھی طرح جان لو کہ

اگر تم نے مال و اولاد کی خاطر اس نظام سے خیانت کی

تو یہ مال و اولاد تمہارے معاشرہ کے لیے فتنہ بن جائیں گے

اور یاد رکھو کہ اللہ کے نظام میں تمہاری لیے
اجرِ عظیم موجود ہے۔

وَأَنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ
أَجْرُ عَظِيمٍ ۝

۲۸-۲۷

جنہیں مال و اولاد نے خسارے میں ڈال دیا

یہ وہ مالدار لوگ ہیں
جنہیں مال و اولاد نے اور زیادہ
خسارے میں ڈال دیا۔

مَنْ لَمْ يَزِدْهُ
مَالَهُ وَوَلَدُهُ
إِلَّا خَسَارًا ۝

اہل و عیال جب دشمن بن جاتے ہیں

اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اس نظام کے قیام و استحکام کی راہ میں اگر
تمہارے رفیقِ حیات اور اولاد رکاوٹ بنیں
تو سمجھو کہ یہ تمہارے دشمن ہیں
لہذا ان کے ساتھ اس سرن کے تعلق سے بچ کے رہنا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
إِنَّ مِنْ
أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ
عَدُوَّكُمْ
فَاذْرُوهُمْ ۝

ابلیسی قوتوں کے پھیلائے ہوئے حال

دنیا میں منادی پرست ابلیسی قوتیں سادہ لوحِ عالم کو
شرکت کا جھانسا دے کر ان کا اقتصادی تعلق کرتی ہیں
اور غلط نظامِ تعلیم کے ذریعے انکی آنے والی نسلوں کو اپنا جہنم
بناتی اور انہیں اپنے وعدوں کے بال میں پھانسی ہیں
لیکن یاد رکھو کہ ان شیطانی قوتوں کے وعدے اس کے سوا
کچھ نہیں کر سکتے دھوکا نہیں۔

وَشَارِكُهُمْ
فِي الْأَمْوَالِ
وَالْأَوْلَادِ
وَعِدُّهُمْ
وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَرُ
إِلَّا غُرُورًا ۝

۱۶
۶۳

مال و اولاد کے ذریعہ سے عذاب

اور تمہیں تعجب نہیں ہونا چاہیے منکرینِ نظامِ خداوندی کے پاس مال و اولاد کی کثرت پر تم دیکھنا کہ اللہ کا قانونِ مکافات انہیں کس طرح ان چیزوں کے ذریعہ سے ہی عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے دنیاوی زندگی میں ہی اور ان کی آخرت کی طرف روانگی بھی اس حالت میں ہوگی کہ یہ لوگ انکار و سرکشی میں ڈوبے ہوتے ہونگے۔

وَلَا تُعْجِبْكَ
أَمْوَالُهُمْ وَأَوْلَادُهُمْ
إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ
أَنْ يُعَذِّبَهُمْ بِمَا
فِي الدُّنْيَا
وَتَزْهَقَ أَنْفُسُهُمْ
وَهُمْ كَافِرُونَ ○ ۹۸

غلط فہمی ہیں مبتلا لوگ

ان لوگوں کی خود فریبی پر غور کیا جو ہمارے قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہیں اور اس غلط فہمی میں بھی مبتلا ہیں کہ انہیں مال و اولاد کی آسائشوں سے اسی طرح نوازا جاتا رہے گا۔

أَفَرَأَيْتَ الَّذِي
كَفَرَ بِآيَاتِنَا
وَقَالَ لَا وَتَيْنَ
مَا لَا وَلَدًا ○ ۱۱۲

قانونِ خداوندی کی خلاف ورزی کے نتیجہ میں آنیوالے عذاب میں مال و اولاد کچھ کام نہیں آئیں گے

جو لوگ قوانینِ خداوندی کی خلاف ورزی کرتے ہیں ان کے کسی کام نہیں آئیں گے ان کے اموال اور ان کی اولادیں اللہ کے قانونِ مکافات کے مقابلہ میں ان کی غلط روش انہیں دنیا میں بھی تباہ و برباد کر دے گی اور وہ آخرت میں بھی ذلیل و خوار ہوں گے۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا
لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ
أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ
مِّنَ اللَّهِ شَيْئًا
وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ
هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ○

ظہور نتائج کے وقت مالِ اولاد کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا

یَوْمَ	ظہور نتائج کے وقت
لَا يَنْفَعُ مَالٌ	نہ کسی کا مال اسے کوئی فائدہ پہنچا سکے گا۔
وَلَا بَنُونَ	اور نہ اولاد ہی
إِلَّا مَن آتَى اللَّهَ	بجز اس کے کہ کوئی اللہ کے سامنے حاضر ہو
بِقَلْبٍ سَلِيمٍ	قلبِ سلیم کو لیے ہوئے
وَأَزَلَّتِ الْجَنَّةُ	اس دن جنت قریب کر دی جائے گی
لِلْمُتَّقِينَ ○	ان لوگوں کے جو قوانینِ خداوندی کی پیروی کرتے ہیں

۲۶
۹۰-۸۷

ڈرو اس سے جب اولاد والدین کی فکر سے کی اور نہ والدین اولاد کی

يَا أَيُّهَا النَّاسُ	اے بنی نوع انسان
اتَّقُوا رَبَّكُمُ	اپنے پروردگار کے قوانین کی پیروی کرو
وَاحْشُوا يَوْمَ مَا	اور ڈرو اس روز سے
لَا يَخِزِي وَالِدٌ عَنْ وَلَدِهِ	جب نہ کوئی باپ اپنے بیٹے کے کام آ سکے گا
وَلَا مَوْلُودٌ هُوَ جَارٌ	اور نہ بیٹا ہی کچھ بدلہ دے سکے گا
عَنْ وَالِدِهِ شَيْئًا	اپنے باپ کی طرف سے
إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ	یاد رکھو اللہ کا یہ قانون مکافات اٹل ہے
فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ	لہذا خبردار رہو کہ تمہیں دھوکا میں نہ ڈال دیں
الْحَيَاةُ الدُّنْيَا	دنیاوی زندگی کے فوری طور پر حاصل ہو جانے والے منادات
وَلَا يَغُرَّنَّكُمُ	اور نہ ان دھوکا بازوں کے فریب میں ہی آنا
بِاللَّهِ الْغَرُورِ ○	جو اللہ کے نام پر دھوکا دیتے ہیں۔

مال و اولاد کی محبت میں قوانینِ خداوندی کی خلاف ورزی کرنے والے لوگ خسارہ میں رہتے ہیں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
لَا تُهْلِكُوا
أَمْوَالَكُمْ وَلَا أَوْلَادَكُمْ
عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ
وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَسِرُونَ
وَأَنْفِقُوا
مِنْ مَّا رَزَقْنَكُمْ
مِّن قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ
فَيَقُولَ سَرَبٌ
لَّوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ
فَاصْدَقْ وَكُنْ
مِّنَ الصَّالِحِينَ
وَكُن يُوَخِّرُ اللَّهُ نَفْسًا
إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا
وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ ۶۳-۶۴

اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
دیکھو ایسا نہ ہونے دینا کہ تمہیں غافل کر دیں
تمہارے اموال اور تمہاری اولادیں
قوانینِ خداوندی کے اتباع سے۔
یاد رکھو! جو لوگ ایسا کریں گے
وہی خسارہ میں رہنے والے ہیں
لہذا قیامِ نظامِ خداوندی کے لیے وقف کر دو
ہمارے دیے ہوئے رزق کو۔
قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کے سامنے موت آکھڑی ہو
اور وہ حسرت و یاس سے کہے کہ اے میرے پروردگار
اگر مجھے تھوڑی سی مہلت اور مل جاتی
تو میں اپنے دعویٰ ایمان کو اپنے عمل سے سچ کر دکھاتا
اور اس طرح صالحین میں شامل ہو جاتا
لیکن اللہ کا قانون اس سلسلہ میں یہ ہے کہ جب کسی کی موت
کا وقت آجائے تو پھر اسے مہلت نہیں ملا کرتی
یاد رکھو! اللہ کا قانونِ مکافات تمہارے ہر کام سے باخبر ہے۔



والدین

مادہ: ول د

الْوَالِدُ بَابِ الْوَالِدَةِ مَا، الْوَالِدَانِ مَا بَابِ

ہمارے ہاں والدین سے مراد صرف ماں باپ ہوتے ہیں، لیکن عربی زبان میں دادا، دادی، نانا، نانی اور تک سب شامل ہوتے ہیں۔ اسی طرح اولاد میں پوتا پوتی، نواسہ، نواسی وغیرہ نیچے تک شامل ہوتے ہیں۔ ہمارے ہاں مشہور ہے کہ ماں باپ کی اطاعت فرض ہے۔ لیکن قرآن کریم اس قسم کا کوئی حکم نہیں دیتا۔ بچہ جب تک اس عمر تک پہنچے جہاں وہ معاملات کے فیصلے کرنے کے خود قابل ہو اس وقت تک تو اسے لامحالہ والدین کے فیصلوں کے مطابق چلنا ہوگا۔ لیکن جب وہ خود اپنے سن شعور کو پہنچ جائے تو پھر والدین کے فیصلوں کی اطاعت اس پر فرض قرار نہیں پکھتی۔ والدین بڑھاپے کی اس عمر کو پہنچ چکے یا پہنچ رہے ہوتے ہیں جس کے متعلق قرآن نے کہا ہے کہ ”وہاں انسان کی عقل اوندھی ہو جاتی ہے“ ۳۶/۲۸ ”وہ عمر کا ازل حصہ ہوتا ہے“ ۲۲/۲۸۔ ”وہاں انسان اپنا سابقہ علم بھی فراموش کر جاتا ہے“ ۲۲/۲۸ اس کے مقابلے میں نوجوان اولاد جدید صلاحیتوں کو لے کر ابھرتی ہے۔ پھر ان کے زمانہ کے حالات بھی بدلے ہوئے ہوتے ہیں۔ لہذا انہیں ان لوگوں کے فیصلوں کا پابند بنانا جن کے قوی اور علم و عقل کی صلاحیتیں مضمحل ہو چکی ہوں انسان کو جامد بنانے کے مراد ٹ ہوگا۔

قرآن نے والدین کے ساتھ حسن سلوک کی تلقین کی ہے۔ یعنی ان کی ضروریات کا پورا کرنا جنہیں وہ بڑھاپے کی وجہ سے پورا کرنے کے قابل نہ رہے ہوں۔ نیز یہ بھی کہ ان سے درستی سے پیش نہ آیا جائے۔ ان کا ادب و احترام کیا جائے بڑھاپے کی وجہ سے ان کے مزاج میں اگر عدم توازن آجائے تو ان کی اس کیفیت کو اسی طرح خوشدلی سے برداشت کیا جائے جس طرح انہوں نے تمہارے بچپن کی کمزوریوں کو خوشدلی اور پیار سے برداشت کیا تھا اور ان کے ادب و احترام اور خدمت میں فرق نہ آنے دیا جائے۔

والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ

اور والدین کے ساتھ

حسن سلوک سے پیش آؤ اور انکی کیاں دور کرو۔

وَبِالْوَالِدَيْنِ

إِحْسَانًا ۝ ۴۶

والدین نے تمہارے بچپن میں جو تکالیف تمہارے لیے اٹھائیں انہیں ہمیشہ یاد رکھو

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ

بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا

طَحَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا

وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا

وَحَلَلَهُ وَفَضَلَهُ

ثَلَاثُونَ شَهْرًا ۝ ۴۷

ہم نے انسان کو ہدایت کی ہے کہ
اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کریں
اس کی ماں نے تکلیف اٹھا کر اسے پیٹ میں رکھا
اور پھر وضع حمل کی تکلیف برداشت کی
اور اسے پالنے کے سلسلہ میں دن رات مشقت کی
حمل اور دودھ پلانے کا عرصہ کم از کم تیس ماہ میں جا کر پورا ہوتا ہے۔

والدین جو بڑھے ہو جائیں تو ان کی محبت اور احترام میں فرق نہ آنے دو

وَبِالْوَالِدَيْنِ

إِحْسَانًا

إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ

أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا

فَلَا تَقُلْ لَهُمَا آفٍ

وَلَا تَنْهَرْهُمَا

وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا

وَاحْفَظْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ

مِنَ الرَّحْمَةِ

وَقُلْ رَبِّ

دیکھو! والدین کے ساتھ
حسن سلوک سے پیش آؤ
اگر تمہاری موجودگی میں ان میں سے
کوئی ایک یا دونوں بوڑھے ہو جائیں
تو ان کی تحقیر نہ کرو
اور نہ انہیں جھڑک کر جواب دو۔
بلکہ ان کے ساتھ احترام سے بات کرو
اور ان کی پرورش کے لیے انہیں اپنے بازوؤں میں سمٹاتے رکھو
نہایت رحمت اور شفقت کے ساتھ
اور ان کے حق میں یہ آرزو کرو کہ اللہ تمہیں اس کی توفیق دے

ارْحَمَهُمَا

كَمَا رَبَّيْنِي صَغِيرًا ○ ۲۳-۱۴

کہ تم ان کی اسی طرح پرورش کرو
جس طرح انہوں نے بچپن میں تمہاری پرورش کی تھی۔

والدین کے ساتھ حسن سلوک کر لیکن ان کی غلط باتیں ماننے کی ضرورت نہیں

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ

بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا

وَإِنْ جَاهَدَاكَ

لِتُشْرَكَ بِي

فَالْيَسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ

فَلَا تُطِعْهُمَا ○ ۲۹

ہم نے انسان کو ہدایت کی ہے کہ
والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں
لیکن والدین اگر اولاد پر زور ڈالیں
اللہ اور اس کے قوانین کے ساتھ کسی اور کو شریک کرنے کے لیے
تو ان کی یہ بات بھالت پر مبنی ہو گی
لہذا ان کی ایسی باتیں ہرگز نہ مانو۔

والدین اگر غلط روئے ہوں تو ان کے احترام اور خدمت کے باوجود ان سے رفاقت قائم نہ کرو

لَا تَجِدُ قَوْمًا

يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

يُوَادُّونَ

مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ

أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ ○ ۵۸-۲۲

ایسا نہیں ہو سکتا کہ جو لوگ
نظام خداوندی کو قبول کر لیں
اور اللہ کے قانون مکافات اور آخرت پر ایمان رکھیں
وہ ایسے لوگوں سے رفاقت کے تعلقات قائم کریں
جو نظام خداوندی کے مخالف ہیں
یہ خواہ ان کے والدین ہوں، خواہ اولادیں
خواہ بھائی ہوں خواہ خاندان کے دوسرے افراد۔

غلط روئے تمام والدین یا دیگر عزیزوں سے رفاقت کے تعلقات قائم کرنا اپنے خلاف ظلم کرنا ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ

وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ

اے وہ لوگو جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہے
تم اپنے والدین اور بھائیوں سے بھی
رفاقت کے تعلقات قائم نہ کرو

إِنْ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ

عَلَى الْإِيمَانِ

وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ

فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝۹۳

اگر وہ غیر خدائی نظاموں کو پسند کریں

اللہ کے نظام کے مقابلہ میں

اور تم میں سے کسی نے اگر ان سے رفاقت کے تعلقات قائم کیے
تو وہ اپنے آپ پر اور اپنے معاشرہ پر ظلم کرے گا۔

جہاں حق اور عدل و انصاف کا معاملہ ہو وہاں اپنے والدین کا بھی لحاظ نہ کرو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

كُونُوا قَوْمِينَ بِالْقِسْطِ

شَهِدَ اللَّهُ

وَلَوْ عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ

أَوِ الْوَالِدِينَ وَالْأَقْرَبِينَ

إِنْ يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا

فَاللَّهُ أَوْلَىٰ بِهِمَا

فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَىٰ أَنْ تَعْدِلُوا

وَأِنْ تَكُونُوا

أَوْ تُعْرِضُوا

فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا

تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۝۱۳۵

اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے

زندگی کے ہر معاملہ میں عدل و انصاف پر قائم رہو

جو بات بھی کرو اللہ کے لیے کرو، اس میں کسی کی رو رعایت نہ کرو

خواہ اس کی زد میں تمہاری اپنی ذات کیوں نہ آتی ہو

اور خواہ اس کی زد تمہارے والدین اور اقربا پر پڑتی ہو

حق بات کہنے میں نہ کسی کی امارت کا لحاظ کرو نہ غربت کا

اللہ تم سے زیادہ ان کا خیر خواہ ہے

اور دیکھو عدل و انصاف کی راہ میں اپنے جذبات کو بھی مت آنے دو

اور حق بات کو پیچ و خم میں الجھا کر مت کرو

اور نہ اس سے پہلو تہی ہی کرو

اس بات کو ہمیشہ یاد رکھو کہ اللہ کا قانونِ مکافات

تمہارے ہر کام سے باخبر ہوتا ہے۔



اہل

مادہ : اہل

اللہ کے قانون کی رُو سے ”اپنے“ اور ”غیر“ کا معیار

اس مادہ کے معنی عبرانی زبان میں خیمہ کے ہوتے ہیں۔ اس اعتبار سے اہل کا مفہوم ہوا وہ لوگ جو ایک خیمہ میں رہتے ہوں۔ اس کے بعد یہ لفظ ان لوگوں کے لیے بولا جانے لگا۔ جو آپس میں نسب، دین، پیشہ، شہر، مکان وغیرہ میں مشترک ہوں۔ عام طور پر اہل الرَّجُل اور قریبی رشتہ داروں کو کہتے ہیں اہل البیت گھر میں رہنے والے۔

قرآن کریم نے اس سلسلہ میں ایک انقلابی معیار دیا۔ اس نے کہا ہے جو لوگ تصور حیات میں مشترک ہیں وہ آپس میں اہل ہوں گے، اور جن کا تصور حیات مختلف ہو وہ رشتہ دار ہونے کے باوجود اہل میں شمار نہیں کیے جائیں گے چنانچہ اس معیار کے مطابق حضرت نوحؑ کا حقیقی بیٹا ان کے اہل میں شمار نہیں کیا گیا۔ ان کے متعلق فرمایا۔ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ ۖ ”وہ تمہارے اہل میں سے نہیں ہے“ اس کی وجہ یہ بتائی کہ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ ”کیوں کہ اس کے اعمال غیر صالح ہیں“ لہذا اس معیار کے رُو سے حضرت نوحؑ کا بیٹا اور بیوی ہوں یا نبی اکرمؐ کے قریبی رشتہ دار اگر وہ دین کے اس معیار پر پورا نہیں اُترتے تو وہ اہل میں سے نہیں ہو سکتے۔ لہذا ان کے ساتھ رفاقت کے تعلقات استوار نہیں کیے جاسکتے۔

بہر حال جو لوگ اس طرح سے اپنے اہل سے نہ ہوں ان کے ساتھ بھی نفرت اور عداوت کا سلوک نہیں کیا جائے گا عدل و انصاف اور انسانیت کا سلوک کیا جائے گا۔

نوحؑ کا بیٹا اعمال غیر صالح کی وجہ سے ان کے اہل سے خارج کر دیا گیا

یہاں میں جب نوحؑ کا بیٹا ڈوب گیا تو انہوں نے اپنے رب کو پکارا
اور کہا پڑکار آپ کا وہ بچہ تھا کہ میرے اہل کو بچا لیا جائے گا

وَنَادَى نُوحٌ رَبَّهُ
فَقَالَ رَبِّ

اور میرا بیٹا جو میرے اہل میں سے تھا ڈوب گیا
 پروردگار آپ کے وعدے تو ہمیشہ سچے ہوتے ہیں
 اور آپ احکم الحاکمین بھی ہیں پھر یہ کیسے ہو گیا؟
 کہا گیا اے نوح تم نے "اہل" کا صحیح مفہوم نہیں سمجھا
 وہ تمہارا بیٹا تو تھا، لیکن تمہارا "اہل" نہیں رہا تھا
 اپنے غیر صالح اعمال کی وجہ سے۔

إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي
 وَإِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ
 وَأَنْتَ أَحْكَمُ الْحَكَمِينَ
 قَالَ يُوحُودًا
 لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ
 إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۝ ۴۵-۴۶

نوح اور لوط کی بیویوں کی مثال جن کے لیے رسول کی بیوی ہونا کچھ کام نہ آیا

اللہ مثال پیش کرتا ہے
 ان لوگوں کے لیے جو قوانینِ خداوندی کی خلاف ورزی کرتے ہیں
 نوح کی بیوی کی اور لوط کی بیوی کی
 وہ ہمارے دو صالح ترین بندوں کی زوجیت میں تھیں
 لیکن انہوں نے قانونِ خداوندی کے ساتھ خیانت کی تو
 ان کے لیے رسول کی بیوی ہونا کچھ کام نہ آیا
 اللہ کے قانونِ مکافات کے سامنے
 اور وہ جہنم کے سزاوار تھیں
 دوسرے عام جہنمیوں کے ساتھ۔

ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا
 لِلَّذِينَ كَفَرُوا
 امْرَأَتِ نُوحٍ وَامْرَأَتِ لُوطٍ
 كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادٍ نَاصِحَيْنِ
 فَخَانَتَهُمَا
 فَلَمْ يُغْنِ عَنْهُمَا
 مِنَ اللَّهِ شَيْئًا
 وَقِيلَ ادْخُلَا النَّارَ
 مَعَ الدَّٰخِلِينَ ۝ ۶۶

نبی آخر الزمان کے چچا کی مثال جن کو رسول کی قرابت کچھ فائدہ نہ دے گی

ٹوٹ گئے ہاتھ ابولہب کے یعنی اس کی قوتِ پاش پاش ہو گئی
 اور وہ خود بھی بُری طرح تباہ ہوا
 اور اس کے کچھ کام نہ آیا اس کا مال و دولت
 اور نہ اس کا کسب و ہنر
 اب وہ پہنچے گا شعلہ زن آگ میں۔

تَبَّتْ يُدَا إِلَىٰ لَهَبٍ
 وَتَبَّتْ
 مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ
 وَمَا كَسَبَ
 سَيَصْلَىٰ نَارًا إِذَا تَلَهَّبَ ۝ ۳۳

۳۲ اللہ کا دیا ہوا معاشی نظام

انسان مشتمل ہوتا ہے اس کے جسم پر اور اس کی روح یا ذات پر اور مقصد زندگی یہ ہے کہ انسان کے جسم کی پرورش بھی نہایت عمدگی سے ہو جائے اور اس کے ساتھ ساتھ انسانی ذات یا روح کی پرورش و تربیت بھی ہوتی ہے۔

اس سلسلہ میں مشکل یہ ہے کہ جسم کی پرورش کا اصول اور انسانی ذات یا روح کی پرورش کا اصول ایک دوسرے کی ضد ہیں جسم کی پرورش کا اصول لینے میں ہے یعنی جو کچھ جسم کو ملے گا اس سے اس کی پرورش و نشوونما ہوگی۔ لیکن انسانی ذات یا روح کی پرورش دینے میں ہے یعنی جس قدر ہم دوسروں کی پرورش کے لیے دیں گے اسی قدر ہماری اپنی ذات یا روح کی پرورش و نشوونما ہوتی جائے گی۔ اس طرح سے انسانی معاشرہ میں دو متضاد نظریات زندگی سامنے آتے ہیں۔

ابلیسی نظریہ زندگی | ابلیسی نظریہ زندگی کی رو سے ہر انسان صرف اپنے مفاد کا تحفظ کرتا ہے اسے دوسروں کے مفاد کی کوئی پروا نہیں ہوتی

نہ صرف پرواہ نہیں ہوتی بلکہ وہ دوسروں کے حقوق چھین کر اپنے لیے مفاد حاصل کرتا ہے اس نظریہ کے تحت انسان کی جو حالت ہو جاتی ہے۔ اس کا نقشہ قرآن کریم اس طرح کھینچتا ہے

إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا ۝۱۹

”اس نظریہ کے تحت انسان کی بھوک کبھی ختم ہی نہیں ہوتی“

جَمَعَ فَنُؤِی ۝۱۸

”مال سمیٹتا جاتا ہے اور اسے تھیلی میں ڈال کر منہ بند کر دیتا ہے۔“

وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ ۝۱۸

”دولت کی ہوس میں کھینچے چلا جاتا ہے۔“

جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهُ ۝۱۷

”مال جمع کرتا ہے اور پھر اسے گنتا رہتا ہے“ یعنی ننانوے کے پھیر میں پھنس جاتا۔

يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ ۝۳۴

”سمجھتا ہے کہ مال و دولت اسے حیاتِ جاوداں عطا کر دے گا۔“

كَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ ۝۳۵

”اس کی نگاہ ہمیشہ مفادِ عاجلہ پر ہوتی ہے۔“

تَذَرُونَ الْآخِرَةَ ۝۳۶

”اور مستقبل کی خوشگوار یوں کو نظر انداز کر دیتا ہے۔“

بَلْ تُوْثِرُونَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝۳۷

”مستقبل یا آخرت کی خوشگوار یوں پر دنیاوی مفادات کو ترجیح دیتا ہے۔“

وَتَأْكُلُونَ الثَّرَاثَ أَكْلًا لَّمًّا ۝۳۸

”اور نیت ایسی ہو جاتی ہے کہ ادھر ادھر کا سب مال سمٹ سمٹا کر ان کے قبضہ میں آ جائے۔“

وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ۝۳۹

”یہ لوگ صرف ضرورت کے لیے مال جمع نہیں کرتے بلکہ محض ہوس زر کی خاطر دولت سمیٹتے

جاتے ہیں۔“

اس ہوس کا رانہ زندگی سے ان کی کیفیت یہ جاتی ہے کہ ان میں سے ہر کسی کی یہ خواہش

ہوتی ہے کہ وہ مال و دولت میں دوسروں سے بڑھ جائے اور اس خواہش کی تسکین کبھی پوری

ہوتی ہی نہیں۔

الْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۚ حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝۴۰

”مال و دولت اور جاہ و منصب میں ایک دوسرے سے آگے نکل جانے کی ہوس انسان

کو اصل مقصودِ زندگی سے غافل کر دیتی ہے یہاں تک کہ وہ اسی تک و دو میں مصروف

قبروں میں اتر جاتے ہیں۔“

بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۝۴۱

”اس معاشرہ میں انسان ایک دوسرے کے دشمن بن جاتے ہیں۔“

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ۝۴۲

”اس وقت ان کی حالت یہ ہو جاتی ہے کہ بھائی بھائی سے جدا ہو جاتا ہے۔“

وَأُمُّهُ وَآبِيهِ ۝۴۳

”اولاد ماں باپ سے الگ ہو جاتی ہے۔“

صَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ۚ

”میاں بیوی اور باپ بیٹے کے مفادات ایک دوسرے سے متصادم ہو جاتے ہیں۔“

لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ۚ

”اس معاشرہ میں ہر کوئی اپنے اپنے مفاد کے حصول اور تحفظ میں ایسا جذب ہو جاتا ہے کہ اسے دنیا

مافیہا کی کوئی خبر نہیں رہتی۔“

بَلْ يُرِيدُ كُلُّ امْرِئٍ مِنْهُمْ اَنْ يُوتَىٰ صُفْحًا مِّنْ شَرِّهِ ۚ

”اس معاشرہ میں ہر کوئی یہ چاہتا ہے کہ وہ مشترکہ مفاد انسانی کے بجائے اپنے اپنے مفاد کے حصول

کے لیے الگ الگ پروگرام بنائے۔“

اس نظریہ کے تحت جو کچھ افراد میں ہوتا ہے وہی کچھ اقوام میں بھی ہوتا ہے۔

كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعْنَتْ اُخْتَهَا ۚ

”اس جہنمی زندگی میں ہر قوم دوسری قوم کو محروم کرنے کی فکر میں ہوتی ہے۔“

اور اس طرح دوسروں کو محروم کر کے خود آگے بڑھنا چاہتی ہے۔

اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبَابٌ مِّنْ اُمَّةٍ ۚ

”اور اس طرح دوسری قوموں سے آگے بڑھ جائے۔“

اس کے بعد جس طرح ہر دولت مند یہ سمجھتا ہے کہ مجھے اب دوسرے افراد انسانیہ کی کیا پرواہ

ہے میرا مال و دولت میرے لیے کافی ہے۔ اسی طرح دولت مند اقوام بھی اپنے آپ کو خود مکفی

سمجھ کر دوسری اقوام سے بے نیاز ہو جاتی ہیں اور اس طرح احترام و تکریم انسانیت کے تمام اقدار

ضوابط سے سرکشی اختیار کر لیتی ہیں۔

كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهِۦٓ اَلْاَفْسُ ۚ

”یہ انسان کی سرکشی ہے کہ وہ دوسرے انسانوں کی ضروریات سے بے نیاز ہو جائے۔“

اور اس ذہنیت کے متعلق فرمایا گیا۔

وَلِلْمُطْغَفِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفَوْنَ ۚ

”تباہی و بربادی ہے اس ڈنڈی مار نظام کے لیے جس میں لوگوں کی ذہنیت یہ ہو جاتی ہے کہ

ہر کوئی اپنے لیے زیادہ سے زیادہ مفاد حاصل کرنا چاہتا ہے اور دوسروں کو کم سے کم دینا چاہتا

ہے۔“

لہذا اسے معاشرہ کے متعلق فیصلہ دے دیا کہ

وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَىٰ ۖ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَىٰ ۖ فَسَنِيَرُهُ لِلْعُسْرَىٰ

”جو لوگ سب کچھ سمیٹ کر اپنے لیے رکھ لیتے ہیں اور دوسروں کی ضروریات سے بے نیاز ہو جاتے ہیں۔ اور اس طرح اللہ کے دیئے ہوئے حسن و توازن کے حامل نظام کی تکذیب کرتے ہیں۔ تو اللہ کا قانون مکافات ان کی زندگی کی راہوں کو دشوار بنا دیتا ہے۔“

اسی سلسلہ میں آگے فرمایا۔

فَأَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّى لَا يَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقَى الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلَّى

”لوگوں کو خبردار کر دو اس آگ سے جو دنیا میں مفاد پرستانہ اور سرمایہ دارانہ نظام بھڑکاتے رہتے ہیں۔ دیکھو تباہی و بربادی کی اس آگ میں وہ بد بخت گمرتے ہیں جو نظام خداوندی سے منہ موڑ کر اس کی تکذیب کر دیتے ہیں۔“

اور مستقبل یا آخرت کی زندگی کو بھول کر صرف دنیاوی زندگی کے مفادات عاجلہ کے پیچھے بھاگنے والوں کو خبردار کیا۔

إِعْلَمُوا أَنَّهَا الْحَيَوةُ الدُّنْيَا الْعِبْ وَلَهُمْ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ
وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارِينَ بَارَ ثُمَّ يَهِيْجُ
فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا شَوْكِيْكُمْ حَطَامًا وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَمَغْفِرَةٌ
مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيَوةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعٌ الْغُرُوْرُ ٥٥

”جان لو کہ دنیاوی زندگی کے پیش پا افتادہ مفادات کی حیثیت محض کھیل تماشہ کی سی ہوتی ہے جس سے کچھ وقت کے لیے دل بہلا لیا جائے۔ یا زیبائش و آرائش کر لی جائے یا اپنی حیثیت کا دوسروں پر فخر جتایا جائے یا مال و اولاد میں ایک دوسرے سے آگے بڑھ جانے کی دوڑ لگائی جائے اس سب کچھ کی مثال ایسی کھیتی کی سی ہے جو بارش کے ایک پھینٹے سے آگ کھڑی ہو اور اسے دیکھ کر کسان بہت خوش ہو جائے لیکن ایسی کھیتی دوسرے ہی دن خشک ہونا شروع ہو جاتی ہے ذرا سی دھوپ سے زرد پڑ جاتی ہے اور پھر چور چور ہو کر ختم ہو جاتی ہے اور مال کار کسان کے لیے انتہائی مصیبت کا باعث بن جاتی ہے۔ دیکھو ان تباہیوں سے بچنے کی ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ کہ انسان اپنی تمام جدوجہد کو قوانین خداوندی سے ہم آہنگ رکھے پھر سمجھ لو کہ محض دنیاوی زندگی کے ناپائیدار اور کم قیمت مفادات کو مقصد زندگی سمجھ لینا اپنے آپ کو دھوکے میں ڈال دینا ہے۔“

انسانی معاشرہ کو جس نظامِ معیشت نے جہنم بنا رکھا ہے وہ سرمایہ دارانہ انتظامی نظام ہے

اللہ کے پیغمبر اپنے اپنے دور میں اس ایسی نظام کو ختم کرنے کے لیے آتے رہے لیکن ان ادوار میں چونکہ آمد و رفت اور نشر و اشاعت کے ذرائع آج کی طرح ترقی یافتہ نہیں تھے لہذا اس لعنتی نظام کو اگر کسی ایک خطہ زمین سے ختم کیا جاتا تو یہ کسی دوسرے خطہ میں قدم جمالیتا۔

ہمارے دور میں نظریہ اشتراکیت کے امام کارل مارکس اور اس کے متبعین نے اس ایسی نظام کو ختم کرنے کی کوشش کی لیکن ان کا دیا ہوا نظام چونکہ خالصتاً ایک انسانی کوشش تھی لہذا اس میں بہت سی کمزوریاں اور نقائص رہ گئے اس لیے یہ کوشش پوری طرح کامیاب نہ ہو سکی کارل مارکس کے پاس اپنے نظریہ کے جواز میں کوئی محکم سہارا نہ تھا، لہذا اسے تاریخی وجوب (HISTORICAL NECESSITY) کے بے بنیاد تصور کا سہارا لینا پڑا۔ کارل مارکس اور اس کے متبعین کے سامنے قرآن حکیم ہوتا اور وہ اس کے دیئے ہوئے نظریہ حیات کو بنیاد بنا کر انقلاب لاتے تو اس وقت دُنیا کا نقشہ ہی کچھ اور ہوتا۔ اب تک دنیا بھر سے سرمایہ داری کا ایسی نظام ختم ہو چکا ہوتا اور پوری انسانیت ایک اُمت واحدہ کی صورت میں ان خوشحالی اور ترقی کی منزلیں طے کرتی ہوئی بہت آگے جا چکی ہوتی۔

اللہ کا دیا ہوا نظریہ زندگی | انسانی زندگی محض طبعی زندگی نہیں۔ انسان کے اندر ایک اور شے بھی ہے جسے انسانی ذات یا روح کہتے ہیں۔ انسانی ذات یا روح ان طبعی قوانین کے تابع نہیں ہوتی۔ جن کے مطابق اس کے جسم کی مشینری سرگرم عمل رہتی ہے اسی لیے جسم کی موت کا انسانی ذات یا روح پر کچھ اثر نہیں پڑتا۔ وہ اس کے بعد بھی زندہ رہتی اور آگے بڑھتی ہے۔

انسانی ذات ہر انسان کو یکساں طور پر ملتی ہے اور یہی بنیاد پر ہر انسان محض انسان ہونے کی بہت سے یکساں واجب التکرمیم قرار پاتا ہے۔ انسانی ذات یا انسان کو غیب نشو و نما یافتہ شکل میں ملتی ہے اور اس کی نشو و نما انسانی زندگی کی غایت ہے، کیوں کہ نشو و نما یافتہ ذات یا روح ہی اخروی زندگی میں ارتقائی منازل طے کرنے کے قابل ہوتی ہے۔

دنیاوی زندگی میں انسانی ذات کی نشو و نما جسم کے ساتھ رہتے ہوئے ہوتی ہے لہذا اس کی نشو و نما کے لیے ضروری ہے کہ انسانی جسم کی نشو و نما بھی ہوتی رہے۔ انسانی جسم کی نشو و نما رزق یا سامانِ زیست کے ذریعے ہوتی ہے جس کی پیداوار اور تقسیم کا صحیح نظم و نسق نہایت ضروری ہے، اسی کو معاشی نظام کہتے ہیں۔

انسانی جسم کی پرورش تو طبعی قوانین کی رُو سے ہوتی ہے لیکن انسانی ذات کی نشو و نما ان

اصول و ضوابط کی رُو سے ہوتی ہے جنہیں مستقل اقدار کہا جاتا ہے یہ مستقل اقدار غیر متبدل اور ابدی ہوتی ہیں جو ہر دور میں بنی نوع انسان کو بذریعہ وحی ملتی رہیں لیکن کسی نہ کسی وجہ سے محفوظ نہ رہ سکیں اور اب آخری بار قرآن حکیم میں دی گئیں جو محفوظ صورت میں انسانیت کے پاس موجود ہیں۔ ایسی نظام میں انسان کے سامنے صرف اس کے انفرادی مفادات ہوتے ہیں۔ وہ صرف قریبی مفاد کو ہی دیکھتا ہے اس نظام میں انسان کی نگاہ دو تک نہیں جاتی لہذا وہ نوع انسان کے مفادِ کلی کو نہیں دیکھتا اور نہ اپنے مستقبل یا آخرت کی زندگی کو ہی پیش نظر رکھتا ہے اس کے نزدیک زندگی کا مقصد صرف جسم انسانی کی پرورش رہ جاتا ہے۔

لیکن اللہ کے دیتے ہوئے نظام میں انسانی جسم کی پرورش کے سامان بھی ہوتے ہیں۔ اور اس کی روح یا ذات کی پرورش کے سامان بھی اور انسانی ذات کی پرورش کے سلسلہ میں وہ یہ اصول دیتا ہے۔

إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّىٰ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی ۝
فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرٰی ۝ ۹۲

”دیکھو تمہاری سعی عمل کی صلاحیتوں میں فرق ہوتا ہے کسی میں زیادہ ہوتی ہیں اور کسی میں کم لہذا زیادہ صلاحیتوں والے اگر اپنی ضرورت سے زائد آمدن دوسروں کی پرورش و نشوونما کے لیے دے کر قوانینِ خداوندی کی پیروی کریں اور اس طرح سے اللہ کے دیتے ہوئے حسن و توازن کے حامل نظام کی تصدیق کر دیں تو اللہ ان کی زندگی کی راہوں کو آسان بنا دے گا“

وَسَيُجَنِّبُهَا الْاَلَتْقٰی الَّذِیْ یُوْتِیْ مَالَهُ یَتَزَكٰی وَ مِمَّا لَاحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰی ۝ اِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰی وَلَسَوْفَ یَرْضٰی ۝ ۹۲-۹۱

”وہ لوگ زندگی کی تباہیوں سے محفوظ ہو جائیں گے۔ جو اللہ کے قوانین کی پیروی کرتے ہوئے اپنا مال و دولت دوسروں کی پرورش و نشوونما کے لیے دے دیں گے اور اس طرح سے خود ان کی اپنی ذات یا روح کی بھی نشوونما ہو جائے گی۔ وہ لوگ جو کچھ دوسروں کی پرورش کے لیے دیتے ہیں وہ اس طرح کا دینا نہیں ہوتا کہ وہ کسی کے احسان کا بدلہ چکا رہے ہوں۔ نہیں بلکہ یہ دینا اس لیے ہوتا ہے کہ دنیا میں اللہ کا دیا ہوا نظام قائم ہو جائے اس سے ان کی محنت اور کوشش صحیح نتائج سے ہم آغوش ہوتی چلی جاتی ہے۔ یہی ان کا بہترین صلہ ہے جس سے انہیں حقیقی مسرت حاصل ہوتی ہے۔“

قرآن کریم میں قارون کو سرمایہ داری کے نمائندہ کی حیثیت سے پیش کیا گیا ہے سورۃ قصص

میں ہے کہ جب اس پر اعتراض کیا جاتا کہ اس کے پاس اس روش کا کیا جواز ہے کہ اس نے دولت کے خزانے بھر رکھے ہیں اور غریب لوگ بھوکے مر رہے ہیں تو اس کے جواب میں وہ کہتا۔

إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ عِنْدِي ۚ

”میں نے جو کچھ کمایا ہے اپنی ہنرمندی سے کمایا ہے اس لیے کسی کو کیا حق ہے کہ میری ملکیت

میں دست اندازی کرے؟“

قرآن کہتا ہے کہ یہی دلیل ہر مفاد پرست اور سرمایہ دار گروہ پیش کرتا چلا آ رہا ہے اور یہی فتنہ کی جڑ ہے۔

بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۚ قَدْ قَالَهَا الَّذِينَ

مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ

”انسان کا یہی نظریہ ہمیشہ سے فتنہ و فساد کی بنیاد بنا رہا ہے۔ لیکن اکثر لوگ اس بات کو سمجھتے نہیں“

سرمایہ دارانہ نظام کی طرف سے یہی دلیل دی جاتی ہے کہ جس میں کمانے کی استعداد زیادہ ہے اسے اپنی زیادہ کمائی پر حق ملکیت حاصل ہے۔

قرآن کہتا ہے کہ ذرا تجزیہ کرو کہ تمہاری ذہنی استعداد اور سرمایہ کے ذریعہ سے خرید کردہ وسائل پیداوار میں تمہارا حصہ کس قدر ہے؟ ایک انسان کی ذہنی استعداد کی تخلیق و تعمیر میں حسبِ ذیل عناصر کارفرما ہوتے ہیں۔

۱۔ دماغی خلیات (BRAIN CELLS) کی ساخت جس کا تعلق پیش سے ہے۔

۲۔ ابتدائی ماحول

۳۔ تعلیم و تربیت

۴۔ ذہنی استعداد کے استعمال کے موزوں مواقع (OPPORTUNITIES)

غور فرمائیں کہ ان تمام عناصر میں وہ کون سا عنصر ہے جو آپ کا اپنا پیدا کردہ ہے یا جس میں آپ کے کسبِ ہنر کا دخل ہے آپ کا دماغ اچھا ہے تو یہ چیز آپ کی اپنی پیدا کردہ نہیں بلکہ وہی یا یوں کہیے کہ پیدائشی ہے۔ اگر آپ کی تربیت اچھے ماحول میں ہوئی ہے تو اس میں بھی آپ کی ذاتی کارگیری کا کوئی دخل نہیں اگر اتفاق سے آپ کا ماحول خراب ہوتا تو آپ کیا کر لیتے۔

اسی طرح اگر آپ کی تعلیم کے لیے اچھی درس گاہیں موجود تھیں تو اس میں بھی آپ کی اپنی کارگیری کا کوئی دخل نہیں اگر اس علاقہ میں جہاں آپ پیدا ہوئے کوئی سکول ہی نہ ہوتا یا سکول

میں تعلیم کا اچھا انتظام نہ ہوتا تو آپ کی تعلیم ناقص رہ جاتی۔
اب لیجئے وہ وسائل پیداوار جنہیں آپ اپنے سرمایہ سے خرید کر ان کے اجارہ دار بن جاتے ہیں
ان میں سے سب سے بنیادی وسیلہ زمین ہے قرآن کہتا ہے کہ یہ بتاؤ زمین کی تخلیق اور اس
کے ذریعہ رزق ہونے میں تمہاری ہنرمندی کو کیا دخل ہے؟ یہی صورت پانی، حرارت، روشنی
ہوا اور معدنیات وغیرہ کی ہے قرآن نے اس بنیادی حقیقت کو اپنے مخصوص اور دلکش انداز
میں پیش کیا ہے۔

أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَحْرُثُونَ ۚ إِنَّكُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ ۚ لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا فَظَلَسْتُمْ تَفَكَّهُونَ ۚ إِنَّا لَمَغْرُمُونَ ۚ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ۚ
أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ۚ إِنَّا نَنْزِلُهُ سَحَابًا مِّنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُونَ ۚ لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أَجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ۚ أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ
الَّتِي تُوقَدُونَ ۚ إِنَّكُمْ لَأَنْشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُونَ ۚ
نَحْنُ جَعَلْنَاهَا تَذَكُّرًا وَفِتْنًا ۚ وَالْمُوقُوتِ ۚ

۵۶
۴۳-۴۲

”غور کرو کھیتی میں بیج جو تم بوتے ہو اس سے فصل کون اگاتا ہے کیا یہ تم کرتے ہو یا
ہمارے قانون سے ایسا ہوتا ہے پھر کھیتی کے اُگنے کے بعد اس کی حفاظت کون
کرتا ہے اسے مختلف قسم کی آفتوں سے بچاتا کون ہے اگر ہم اسے نہ بچائیں تو یہ
تھس نخس ہو جائیں اور تم ہاتھ ملتے رہ جاؤ کہ تمہیں تو بیج اور محنت کا صلہ بھی نہ مل سکا
پھر تم پانی پر غور کرو جسے تم پیتے ہو اور کھیتیاں سینچتے ہو کیا اسے بادلوں سے تم برسا
ہو یا ہمارا قانون ربوبیت ایسا کرتا ہے اگر ہم نہ چاہیں تو یہ کھار ہی رہ جاتے پھر تم
اللہ کے قانون کی قدر شناسی کیوں نہیں کرتے۔ اس آگ پر بھی غور کرو کہ اسکے
ایندھن میں استعمال ہونے والے درختوں کو تم پیدا کرتے ہو یا ان کے پیدا کرنے والے ہم
ہیں۔ رزق پیدا کرنے والی اس تمام کائناتی مشینری پر غور کرو کہ اس تمام پروگرام میں تمہارا
حصہ کس قدر ہے اور اللہ کا کس قدر؟ یہ سارا نظام تمہیں اس بات کی یاد دہانی کراتا ہے
کہ یہ سب کچھ اللہ نے تمام حاجت مندوں کے لیے سامانِ زیست بنایا ہے۔“

لہذا اس سامانِ زیست کو اپنے حلقوں اور گروہوں میں محدود کرنے کے بجائے پوری نوع
انسان کے لیے عام کر دو۔ اور اس طرح اللہ کی ربوبیتِ عظمیٰ کے قیام میں سرگرم عمل ہو جاؤ۔
ان تصریحات سے یہ حقیقت آپ کے سامنے آ جاتی ہے کہ وسائل پیداوار اللہ تعالیٰ کی بخشش ہیں

جن کا مقصد تمام نوع انسان کی ربوبیت ہے لہذا کسی کو حق حاصل نہیں کہ ان کی حد بندی کر کے نہیں اپنی ملکیت میں لے لے۔

وَمَا كَانَ عَطَاءُ رَبِّكَ مَحْظُورًا ۝۱۷

”اور جو کچھ تیرے رب کی طرف سے بطور بخشش عطا ہوا ہے اس کی حد بندی نہیں کی جاسکتی۔ اس کے گرد ملکیت کے حصار نہیں کھینچے جاسکتے۔“

قرآن کریم ان نظریات کی رو سے ایک جدید معاشرہ کی تشکیل کرتا ہے جس میں تمام افراد معاشرہ اپنے اندر صفاتِ خداوندی کو منعکس کر کے ربوبیتِ عامہ کو اپنا نصب العین زندگی قرار دیتے ہیں۔ پھر نظامِ خداوندی اور ان افراد کے درمیان ایک معاہدہ قرار پاتا ہے جس کی رو سے افراد معاشرہ اپنی جان و مال سب کچھ اس نظام کے سپرد کر دیتے ہیں اور نظامِ خداوندی اس کے بدلہ میں انہیں جنتی زندگی کی ضمانت دیتا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنْ
لَهُمُ الْجَنَّةُ ۝۹

”اللہ کے نظام نے خرید لیے ہیں مومنین سے ان کی جانیں اور ان کے مال ایک جنتی معاشرہ کے عوض میں۔“

یعنی اس معاہدہ کی رو سے افرادِ معاشرہ اپنی تمام صلاحیتیں اور اپنا مال نظامِ خداوندی کے سپرد کر دیتے ہیں اور یہ نظام اس امر کی ذمہ داری لیتا ہے کہ وہ افرادِ معاشرہ کی تمام بنیادی ضروریات زندگی فراہم کرنے کا پابند ہوگا۔ یہ وہ تجارت ہے جس سے افرادِ معاشرہ ان تباہیوں سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ جو مفاد پرستانہ اور سرمایہ دارانہ نظام کا لازمی نتیجہ ہوتی ہیں۔ اس معاہدہ کی رو سے فرد اپنی کمائی کا صرف اتنا حصہ اپنے پاس رکھتا ہے جو اس کی ضروریات زندگی کے لیے کافی ہو باقی سب نظامِ خداوندی کی تحویل میں دیدیا جاتا ہے۔

وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ ۖ قُلِ الْعَفْوَ ۝۲۱۹

”لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ ہم اپنی کمائی کا کس قدر حصہ دوسروں کی پرورش و نشوونما

کے لیے دے دیں۔ ان سے کہو اپنی ضروریات سے زائد سب کا سب دے دو۔“
اس لیے کہ تم نے زائد از ضرورت اپنے پاس رکھ کر کیا کرنا ہے تمہاری تمام ضروریات کی فہماری
تر نظامِ خداوندی نے اپنے سر لے رکھی ہے۔

وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا ۝۱۱

”اس معاشرہ میں کوئی ذی حیات ایسا نہیں جس کے رزق کی ذمہ داری نظام خداوندی پر نہ ہو۔“

نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ ۝۱۴

”اللہ کا نظام تمہارے رزق کا بھی ذمہ دار ہے اور تمہاری اولاد کے رزق کا بھی۔“

انسان اس لیے مال جمع کرتا ہے کہ جب وہ کسی وجہ سے کمانے کے قابل نہ رہے تو یہ جمع شدہ مال اس کے اور اس کی اولاد کے کام آئے لیکن اس معاشرہ میں کسی کو بھی ایسی کوئی ضرورت پیش نہیں آئے گی الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ وَاللَّهُ يَعِدُكُمْ مَغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝۲۶۸

”بلیسی نظام تمہیں بُرے وقت سے ڈرا کر بخل اور مال جمع کرنے جیسی فحاشی کی ترغیب دیتا ہے لیکن اللہ کا نظام تمہیں ہر طرح کے تحفظ کی ضمانت دیتا ہے۔ کیوں کہ اس نظام میں بڑی وسعتیں ہیں۔ اور یہ تمام افراد معاشرہ کے حالات سے آگاہ ہوتا ہے۔“

غور فرمائیے کہ قرآن حکیم نے کس طرح چند لفظوں میں دونوں نظاموں کا فرق نمایاں طور پر بیان کر دیا ہے۔ ایک وہ نظام ہے جس میں ہر کوئی اپنی ضروریات زندگی کا خود ذمہ دار ہے کسی اور کو اس سے غرض نہیں کہ اس کی ضروریات پوری ہوتی ہیں یا نہیں ظاہر ہے کہ اس معاشرہ میں ہر فرد ہر وقت اپنے مستقبل کے متعلق خوف زدہ رہے گا۔ اس کو ہر وقت یہ دھڑکا لگا رہے گا کہ کل کو اگر مجھ کو پتی بڑا وقت آپڑا تو میرا اور میری اولاد کا کیا بنے گا۔ مستقبل کے متعلق اس قسم کا عدم اطمینان ہے جو معاشرہ کو ہنم بنا دیتا ہے۔ ایسے معاشرہ میں ہر کوئی زیادہ سے زیادہ مال سمیٹنے اور اسے جمع کرنے کی فکر میں غلطاں و پیچاں رہتا ہے۔ اس کے لیے وہ ہر قسم کی بے ایمانی، بددیانتی، ظلم، جھوٹ اور فریب کا مرکب ہوتا ہے۔

اس کے برعکس دوسرا معاشرہ ہے جس میں ہر فرد کی اپنی اور اس کی اولاد کی پرورش کی ذمہ داری نظام اپنے ذمہ لے لیتا ہے اس معاشرہ میں کسی کو اپنے مستقبل کے متعلق خوف یا عدم اطمینان نہیں ہوتی وہ دل کے پورے اطمینان کے ساتھ کام کرتا ہے اور چین کی نیند سوتا ہے اسے نہ جھوٹ بولنے کی ضرورت ہے نہ چوری کرنے کی حاجت، نہ فریب دینے کی ضرورت ہے نہ بددیانتی کر سکی مجبوری۔ ایک اور جذبہ جس کے لیے انسان دوسروں سے زیادہ دو لہتمند بننے کی کوشش کرتا ہے وہ سوسائٹی میں ممتاز حیثیت حاصل کرنے کا جذبہ ہے، اسے قرآن تفاعل اور تکاثر سے تعبیر کرتا ہے لیکن نظام خداوندی میں عزت و عظمت کے معیار اور سوسائٹی کی اقدار بدل جاتی ہیں بلیسی معاشرہ میں عزت و کرم کا معیار

دولت ہوتی ہے جس کے پاس جتنی زیادہ دولت ہوگی وہ اتنا ہی زیادہ مغرور اور ممتاز سمجھا جائیگا لیکن قرآنی معاشرہ میں عزت کا معیار تقویٰ اور کردار ہوتا ہے یعنی جو اپنے فرائض منفوضہ کو سب سے زیادہ بہتر طریق سے انجام دے گا اور اس طرح توہین خداوندی سے سب سے زیادہ ہم آہنگ ہوگا۔ وہی سب سے زیادہ واجب التکریم قرار پائے گا۔ لہذا اس معاشرہ میں دولت جمع کرنے کا یہ جذبہ بھی باقی نہیں رہے گا۔

اس طرح جب انسان فکر معاش کی طرف سے آزاد ہو جائے گا اور اسے اپنے اور اپنی اولاد کے مستقبل کی طرف سے پوری بے فکری ہو جائے گی تو وہ دنیا میں کس قدر محیر العقول کام انجام دے سکے گا۔ یہ تو معاشی پریشانیاں اور مستقبل کی طرف سے خوف اور عدم اطمینان ہے جو اس کی توانائیوں کو سلب کیے رکھتا ہے۔ ورنہ انسان اتنی بڑی قوتوں کا مالک ہے کہ کوئی اس کا اندازہ ہی نہیں کر سکتا غور فرمائیے کہ اگر انسانی معاشرہ ایسا ہو جائے کہ اس کے افراد کو نہ معاشی پریشانیاں ستائیں اور مستقبل کی طرف سے ہی عدم اطمینان چھلا دے کی طرح ڈراتا ہے تو وہ معاشرہ دنیا میں کیا کچھ نہیں کر سکے گا وہ طوفان کی طرح اٹھے گا اور فطرت کی تمام مخفی قوتوں کو مسخر کرتا اور پوری نوع انسان کو بلا اقتدار خوشحال بناتا چلا جائے گا۔ اس کے ہر فرد کا سینہ آتش نشاں پہاڑ کی طرح شعلہ خیز ہوگا اس کا ہر مولا شہباز سے لڑ جائے گا۔ اس کے راستے میں کائنات کی کوئی قوت سب گراں بن کر حائل نہیں ہو سکے گی۔

اس کے ساتھ ہی یہ بھی دیکھئے کہ نظام خداوندی افراد معاشرہ کو صرف فکر معاش سے ہی آزاد نہیں کرتا۔ بلکہ ان میں سے ہر ایک اس پر ایمان رکھتا ہے کہ میں جو کچھ نوع انسان کی فلاح کے لیے کرتا ہوں اس سے خود میری اپنی ذات یا روح کی نشوونما ہوتی ہے لہذا میں جس قدر زیادہ دوں گا۔ اتنی ہی زیادہ میری ذات یا روح کی نشوونما ہوگی اور اس طرح میں حیات جاوید حاصل کر لوں گا۔ اور اللہ کی صفات کا مظہر بنتا جاؤں گا۔ وہ اس ایمان کی بنا پر زیادہ سے زیادہ دینے کے لیے اپنا خون پسینہ ایک کر دے گا۔ حتیٰ کہ اگر ضرورت پڑے تو اپنی جان جیسی متاع عزیز بھی بلا تامل دے دے گا کیوں کہ اسے یقین ہوگا کہ میرے جان دے دینے سے مجھے وہ اتنا حکام خودی اور ذات کی پختگی حاصل ہو جائے گی۔ جس سے میں حیات جاوید کا مستحق ہو جاؤں گا لہذا اس سلسلہ میں جان دے دینا بھی اس کے لیے ایک جشن کا مرانی ہوگا۔

سوال یہ پیدا ہے کہ وہ کون سا طریقہ کار ہوگا جس سے لوگ اتنی بڑی تبدیلی کے لیے از خود آمادہ ہو جائیں گے۔ یہ طریق کار ہوگا انسانی شعور میں انقلاب پیدا کرنے کا۔ یعنی قلب و نگاہ میں

تبدیلی، دل و دماغ میں تبدیلی، زاویہ نگاہ کی تبدیلی، جس سے اشیائے کائنات کی اقدار بدل جاتی ہیں اور یہ تبدیلی پیدا ہوتی ہے ”تعلیم سے“ قرآن کریم نے اس انقلاب کے داعی اول نبی اکرمؐ کے متعلق فرمایا

وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ ۖ

”وہ ان کی نشوونما کا سامان بہم پہنچاتا ہے۔ ان کی تطہیر فکر و نظر کرتا ہے۔ انہیں قانونِ خداوندی کی تعلیم دیتا ہے اور انہیں بتاتا ہے کہ اس قانون کی غایت کیا ہے۔ یہ کن محکم بنیادوں پر استوار ہے اور اس پر عمل پیرا ہونے کے نتائج کیا ہوں گے۔“

اس نظام کو لے کر اٹھنے والی انقلابی جماعت کے اراکین یہی تعلیم ایک دوسرے کو دیں گے اس انداز سے کہ اس کے گہرے نقوش ان کے دل و دماغ پر ثبت ہو جائیں۔

اس معاشرہ میں ایسی فضا پیدا ہو جائے گی جس سے اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے ان کے سامنے یہی نصب العین رہے گا اور اس طرح یہ حقائق ان کے دل کی گہرائیوں میں غیر محسوس طور پر جاگزیں ہو جائیں گے جس طرح سانس لینے سے آکسیجن خون میں حلول کر جاتی ہے ان کے بچے اسی فضا میں پیدا ہوتے بڑھتے اور پھلتے پھولتے رہیں گے لہذا زندگی کے یہ حقائق ان کی گھٹی میں پڑ جائیں گے۔ اس کے ساتھ ہی ان کی تعلیم و تربیت اس انداز سے ہوگی کہ جو اثرات وہ اس طرح غیر شعوری طور پر لیں گے۔ علمی تحقیقات کی رو سے مسلمہ حقائق بن کر سامنے آجائیں گے اور اس طرح وہ انہیں شعوری طور پر علی وجہ البصیرت قبول کر کے آگے بڑھیں گے۔ یہ ہے وہ طریق جس سے قرآن قلب و نگاہ میں تبدیلی پیدا کر دیتا ہے اور جس سے حقیقت سامنے آتی ہے کہ دوسروں کی پرورش میں انسان کی اپنی ذات یا روح کی نشوونما کا زاز پوشیدہ ہے۔

جو لوگ اس طرح اس حقیقت کو بے نقاب دیکھ لیں گے انہی کے ہاتھوں نظامِ خداوندی کی بنیاد رکھی جائے گی۔ اس نظام میں نہ تو کسی کو زبردستی شامل کیا جائے گا۔ اور نہ شامل ہو جانے کے بعد ہی اس کا دروازہ بند کر دیا جائے گا کہ کوئی اس میں سے نکلنے نہ پائے۔ جس نظام کی بنیاد ہی انسانی ذات کی حریت اور بالیدگی پر ہو۔ اس میں زبردستی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ البتہ اگر کوئی قوت قیامِ نظامِ خداوندی کو طاقت سے روکنے کی کوشش کرے گی تو اسے ایسا کرنے نہیں دیا جائے گا۔ اور اس سلسلہ میں اگر کوئی اور چارہ نہ رہے تو طاقت کا جواب طاقت سے دیا جائے گا۔ لیکن اس میں بھی کسی خلاف انسانیت حرکت کا کوئی دخل نہیں ہوگا نہ کسی سے دھوکہ کیا جائے گا نہ فریب نہ کسی قسم کی سازش ہوگی نہ خیانت نہ ظلم ہوگا نہ زیادتی اللہ کے انسانیت ساز قانون کی اطاعت ان کا مقصد اور نوع انسان کی فلاح ان کی دلیل راہ ہوگی۔

شاید یہ خیال کیا جائے کہ اتنی بڑی دنیا میں اس طریق عمل سے اتنا بڑا انقلاب برپا کر دینا کس طرح ممکن ہوگا۔ لیکن وسائل رسل و موصلات کی کثرت نے جس طرح دنیا کو سمٹا کر ایک بستی اور اس کے رہنے والوں کو ایک برادری بنا دیا ہے اب کسی نظریہ کو ساری دنیا میں پھیلانا اور کسی تصور کو عام کرنا کچھ مشکل نہیں۔ بشرطیکہ کسی کے پاس سامان نشر و اشاعت موجود ہو۔ آج اگر کوئی خطہ زمین اس قرآنی تصور کو عملاً قبول کر لے تو اس کے حسین و خوشگوار نتائج سے ساری دنیا کا متاثر ہو جانا نہ بعید ہے نہ دشوار اس لیے کہ یہ زمانہ اس انقلاب کے لیے بڑا سازگار اور موجودہ فضا اس کے لیے بڑی مساعد ہے۔

غور فرمائیے کہ نظام خداوندی کے قائم ہو جانے سے کتنے اہم مسائل کا حل خود بخود ہو جاتا ہے جو اس وقت اس طرح لائخل دکھائی دیتے ہیں۔ اس نظام کے قیام کے ساتھ ہی ہر طرح کی سیاسی معاشی اور ذہنی غلامی کا خاتمہ ہو جائے گا۔ ہر طرح اور ہر سطح کا استحصال مٹ جائے گا۔ زمیندار اور کاشتکار کی نزع جو آج اس درجہ وجہ پریشانی بن رہی ہے ختم ہو جائے گی۔ کارخانہ دار اور مزدور کی کشمکش جو آج ہمارے وقت اور توانائی کا اتنا بڑا حصہ ضائع کر دیتی ہے مٹ جائے گی مالک مکان اور کرایہ دار کے سب جھگڑے نیپٹ جائیں گے۔ قرض خواہ اور مقروض کی جانکاہ چپقلش کا خاتمہ ہو جائے گا۔ دکاندار اور گاہک کی کھینچا تانی معدوم ہو جائے گی۔ جائیدادوں اور ان کے اصلی اور نقلی وارثوں کے قضیے مفقود ہو جائیں گے۔ ربوا اور منافع کی اکاس بل شجر انسانیت سے اتر جائیگی وہ تمام اخلاقی جرائم جو افلاس کی بنا پر سرزد ہوتے ہیں خود بخود ختم ہو جائیں گے اور وہ تمام فسادات اور فحاشیاں جو دولت پیدا کرتی ہے مٹ جائیں گے۔ نشہ قوت کی سرمستیاں کافور ہو جائیں گی اور محکومیت و زیر دستی کا پیدا شدہ جرم نابود ہو جائے گا۔ گھروں کے اندر سکون و اطمینان کی جنت ابھر آئے گی۔ بازاروں میں اعتماد کی تسکین بخش فضا عام ہو جائے گی کاروبار میں امانت اور دیانت کی فردوس آفریں طمانیت نکھر کر سامنے آجائے گی حکومتی اور انتظامی ادارے درست سفارش اور دیگر تمام خرابیوں سے پاک و صاف ہو جائیں گے۔ ہر فرد معاشرہ توہین خداوندی کی اطاعت کا سودا سر میں لیے ہوگا اور اس کا دل بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود کے جذبہ سے مشرب ہوگا اور اس طرح یہ ساری زمین اللہ کے نور سے جگمگا اٹھے گی۔

تشکیلِ معاشرہ کے مراحل

تخلیقِ انسانی کی ابتدا

بلاشبہ انسان پر اس دُنیا میں ایسا دور بھی گذرا ہے
جب وہ کوئی قابلِ ذکر شے نہ تھا
پھر اس کی تخلیق کا وہ مرحلہ شروع ہوا جس میں پیدائش
نطفہ سے ہونے لگی جو مخلوط ممکنات کا مجموعہ تھا
جس کے بعد گردشیں دے دے کر
اسے ایک صاحبِ علم و بصیرت ہستی بنا دیا گیا
اور پھر اسے ہدایت کی راہ سجھائی
اور اسے اختیار دیا کہ خواہ اس راہِ ہدایت کو قبول کرے
خواہ انکار کر دے۔ اسے اختیار و ارادہ کی آزادی دے دی گئی
بہر حال نظامِ خداوندی اختیار نہ کرنے والوں کے لیے
قدمِ قدم پر غلامی و محکومگی کے طوق و سلاسل ہوتے ہیں
اور ان کی زندگیاں خوف و پریشانی کی آگ میں جلتے گذرتی ہیں۔

هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ
لَمْ يَكُنْ شَيْئًا قَدْ كُورًا
إِنَّا خَلَقْنَاهُ الْإِنْسَانَ
مِنْ نُّطْفَةٍ أَمْشَاجٍ
نَّبْتَلِيهِ
فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا
إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ
إِذْ شَاكَرًا
وَأَقْبَرًا
إِنَّا أَعْمَدْنَا لِلْكَافِرِينَ
سُلْسِلًا وَأَغْلَاقًا
وَسَعِيرًا

○ ۴۶

انسان جمود کے لیے نہیں بلکہ ارتقاء کے لیے پیدا کیا گیا ہے

قسم ہے شفق کی
اور رات کی اور جو کچھ وہ سمیٹ لیتی ہے اس کی
اور چاند کی جب وہ ماہِ کامل ہو جاتا ہے
کہ تم نے ضرور ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف
منزل بہ منزل بلند ہوتے چلے جانا ہے۔

اور ارتقائی منازل کی رفتار انسان کے اپنے ہاتھوں میں ہوتی ہے
تم میں سے جو چاہے اپنی کوششوں سے۔

فَلَا أُفْسِدُ بِالْشَّفَقِ
وَاللَّيْلِ وَالنَّاسِ
وَالْقَمَرِ إِذَا اتَّسَقَ
لَتَرْكَبُنَّ
طَبَقًا عَن طَبَقٍ ○ ۸۲-۱۹

لِمَن شَاءَ مِنْكُمْ

زندگی کی اترتاتی منازل میں آگے بڑھ جائے
اور جو پیچھے رہنا چاہے پیچھے رہ جائے
یاد رکھو یہاں ہر کوئی اپنے عمل اور اپنی کارگزاریوں کے
شکینہ میں بگڑا ہوا ہے۔

أَنْ يَتَقَدَّمَ
أَوْ يَتَأَخَّرَ
كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ
رَهْبَنَهُ ۚ

ابتدا ہیں انسانی معاشرہ جنت کی طرح خوشگوار تھا

انسان سے کہا گیا تم باہمی رفاقت اور
ہم آہنگی سے اس جنتی معاشرہ میں رہو
اور فراغت سے کھاؤ پیو
جہاں سے جی چاہے۔

وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ
وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ
وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا
حَيْثُ شِئْتُمَا ۚ

انسان کے ابتدائی جنتی معاشرہ اسے ضرورتاً زندگی کی طرف سے بنفیری تھی

اس ابتدائی جنتی معاشرہ میں انسان کو
نہ تو مہبوک کی فکر ستاتی تھی نہ لباس کی
نہ پیاس کا خوف تھا
نہ موسموں کی شدت کا۔

إِنَّ لَكَ الْآلَا
تَجُوعَ فِيهَا وَلَا تَعْرَى
وَأَنْتَ لَا تَظْمَأُ فِيهَا
وَلَا تَصْحَى ۚ

انسان کو آگاہ کیا گیا کہ انفرادی مفاد پرستیوں میں مبتلا ہو کر اپنے آپ پر ظلم نہ کر بیٹھنا

انسان سے کہا گیا تم سب رفاہ
اس جنتی معاشرہ میں رہو
اور جہاں سے جی چاہے فراغت سے کھاؤ پیو
لیکن انفرادی مفاد پرستیوں کے اختلافات سے بچنا
ورنہ اپنے ہاتھوں اپنے آپ پر ظلم کر بیٹھو گے۔

يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ
الْجَنَّةَ
فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا
وَلَا تَقْرَبَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ
فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ ۚ

لیکن انسان کے مفاد پرستانہ جذبات نے اسے غلط راہوں پر ڈال دیا

فَوَسَّسَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ
لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُورِيَ
عَنْهُمَا مِنْ سَوَائِهِمَا
وَقَالَ

انسان کے مفاد پرستانہ جذبات نے اس کے دل میں وسوسے پیدا کیے
تاکہ ان کے دلوں میں پنہاں خواہشات و جذبات کو ابھار کر
معاشرہ میں ناہمواریاں و ناخوشگواریاں پیدا کر دے
انسان کے اندر کے اس ابلیس نے اس کے کان میں یہ افسوں پھونکا کہ
اللہ نے جو تمہیں ایک عالمگیر برادری بن کر رہنے
اور انفرادی مفادات کو نظر انداز کرنے کی تاکید کی ہے تو
اس سے مقصد یہ ہے کہ تم کہیں فرشتے نہ بن جاؤ
یا اپنے مال و اولاد کے ذریعہ سے حیاتِ جاوداں نہ حاصل کر لو۔

مَا تَهْكُمَارَ بَعْثًا
عَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ
إِلَّا أَنْ تَكُونَا مَلَكَائِنَ أَوْ
تَكُونَا مِنَ الْخَالِدِينَ ○ ۲۰

اور اس طرح انفرادی مفاد پرستیوں نے انسان کو ایک دوسرے کا دشمن بنادیا

اس طرح مفاد پرستانہ جذبات نے انسان کو اس مقامِ بند سے گرا دیا
اور اس سے وہ جنتی زندگی چھین گئی۔
ہم نے کہا جس پستی میں تم نے اپنے آپ کو گرا لیا ہے
اس میں انسان انسان کا دشمن بن جاتا ہے۔

فَازَلَهُمَا الشَّيْطَانُ عَنْهَا
فَاخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيهِ
وَقُلْنَا اهْبِطُوا
بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ○ ۲۱

اور اس کا علاج

اس کے بعد بنی نوع انسان سے کہا گیا
اب تمہاری رہنمائی کے لیے ہمارے رسول آیا کریں گے
اور ہمارے قوانین تم تک پہنچایا کریں گے
اگر تم نے ان کی پیروی کر کے اپنے معاشرہ کی اصلاح کر لی
تو تمہارا معاشرہ ہر طرح کے خوف سے محفوظ رہے گا
اور تمام پریشانیاں ختم ہو جائیں گی

يٰبَنِي آدَمَ
إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ
يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي
فَمَنْ اتَّقَا وَأَصْلَحَ
فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ○ ۲۲

رزق کی ذمہ داری

تمام عالین کچھ بوٹیت کی ذمہ داری اللہ نے لے رکھی ہے

حمد و تعریف ہے اس اللہ کی
جو تمام عالین کی پرورش و نشوونما کرتا ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝۱

اللہ نے پیدا کیا اور سامانِ زیت مہیا کر دیا

اللہ ہی ہے جس نے تم سب کو پیدا کیا
اور سب کے لیے سامانِ زیت مہیا کر دیا۔

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ
ثُمَّ رَزَقَكُمْ ۝۲

ہر ہی حیات کے رزق کی ذمہ داری اللہ پر ہے

اور دنیا میں کوئی ذی حیات ایسا نہیں
جس کے رزق کی ذمہ داری اللہ پر نہ ہو۔

وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ
إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا ۝۳

تم سب کو رزق پہنچانے کے ذمہ دار ہم ہیں

ہم تمہارے رزق کے بھی ذمہ دار ہیں
اور تمہارے بال بچوں کے بھی۔

کوئی ذی حیات اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتا

ذرا غور کرو کہ کتنے ذی حیات ایسے ہیں
جو اپنا رزق پیٹ پر لادے لادے پھرتے ہوں
ان سب کو اللہ کے کائناتی قانون کے مطابق رزق ملتا ہے
اور تمہیں بھی اس کے قانون کے مطابق رزق مل سکتا ہے۔

وَكَايْنُ مِنْ دَابَّةٍ
لَّا يَحْمِلُ رِزْقَهَا
اللَّهُ يَرْزُقُهَا
وَإِيَّاكُمْ ۝۴

رزق مہیا کرنے کے انداز

اللہ نے وہ سب کچھ دے دیا جس کی تمہاری نشوونما کے لیے ضرورت تھی

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ

وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً

فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ

رِزْقًا لَّكُمْ

وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ

لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ

وَسَخَّرَ لَكُمُ الْأَنْهَارَ

وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ

دَائِبِينَ

وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ

وَأَنْتُمْ مِنْ كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ

وَأَنْ تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللَّهِ

لَا تُحْصَوْهَا

إِنَّ الْإِنْسَانَ لَظَلُومٌ

كَفَّارٌ ○ ۳۳-۳۴

دیکھو اس کائنات کو اللہ ہی نے پیدا کیا ہے

اور وہی آسمان سے بارش برساتا ہے

جس کی آبپاری سے طرح طرح کے پھل پیدا ہوتے ہیں

تاکہ وہ تمہارے لیے سامانِ زینت بنیں۔

اس نے تمہارے لیے کشتیوں اور جہازوں کو مسخر کر دیا

تاکہ وہ اس کے قانون کے مطابق سمندروں میں چلتے رہیں

اس نے دریاؤں کو بھی تمہارے لیے مسخر کر دیا

اس نے سورج اور چاند کو بھی تمہارے لیے مسخر کر کے قانون کی رنجشوں میں جکڑ دیا

اور وہ ایک مقررہ قاعدے کے مطابق برابر چلے جا رہے ہیں

اور اس نے تمہارے لیے دن اور رات کو بھی مسخر کر دیا

غرضیکہ اس نے تمہیں وہ سب کچھ دے دیا جس کی تمہاری نشوونما کے لیے ضرورت تھی

یہ سامانِ رزق اس قدر متنوع اور فراوان ہے کہ

اگر تم اسے گننے لگو تو اس کا احاطہ نہ کر سکو

لیکن انسان نے ظلم کرتے ہوئے اس سامانِ حیات پر ذاتی ملکیتیں جمالیں

اور ایک دوسرے کو محروم کرنے کی کوشش میں کفرانِ نعمت کا مرتکب ہوا۔

زمین کو تمہارا کھانا بنائیں

اللہ نے تمہاری نشوونما کے لیے یہ انتظام کر رکھا ہے کہ

رزق کے سرچشموں والی زمین کو تمہارے تابع تسخیر کر دیا ہے

سو تم حصولِ رزق کے مختلف راستے تلاش کرو

اور اس طرح اس کے عطا کردہ رزق کو اپنے استعمال میں لاؤ

اور یہ نہ بھولو کہ اللہ کے حضور اس کا حساب بھی دینا ہو گا۔

هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ

الْأَرْضَ ذُلُولًا

فَاْمْسُوا فِيْهَا مَنَاكِبَكُمْ

وَكُلُوا مِنْ رِّزْقِهِ

وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ○ ۳۵

اللہ نے تمہاری معیشت کے تمام اسباب پیدا کر دیئے

اور ہم نے زمین کی سطح تمہارے لیے پیلا دی
 اور اس میں پہاڑ گاڑ دیئے
 اور زمین سے نہایت عمدہ توازن و تناسب سے تمام چیزیں اُگائیں
 اور تمہارے لیے معیشت کا سارا سامان بنایا کر دیا
 اور اس مخلوق کے لیے بھی جنہیں تم رزق بنایا نہیں کرتے
 اور دیکھو کوئی چیز ایسی نہیں جس کے ذخیرے ہم اسے پاس موجود نہ ہوں
 لیکن ہم انہیں ایک معینہ اندازے کے مطابق ہی باہر لاتے ہیں
 ہم ہوائیں چلاتے ہیں جو پانی کے بخارات سے لڑی ہوئی ہیں
 پھر انہی بادلوں سے ہم پانی برساتے ہیں
 جس سے تم سیراب ہوتے ہو
 یہ تمام ذخائر ہم اسے پاس رکھتے ہیں تمہارے پاس نہیں رکھتے
 اور ہم اسے ہی قانون کے مطابق زندگی ملتی ہے اور موت ملتی ہے
 لہذا ہم ہی ہیں جو اس کائنات کی ہر شے کے مالک اور وارث ہیں
 ہم انہیں بھی جانتے ہیں جنہوں نے آگے بڑھ کر سامان معیشت پر قبضہ کر لیا
 اور انہیں بھی جانتے ہیں جو پیچھے رہ کر محروم ہو گئے۔
 اب ہمارا نظام رلوبیت ان سب کو یکجا اکٹھا کر دے گا
 یہ ہم اس قانون کی رو سے ہو گا جو متانہ علم و حکمت پر مبنی ہے۔

وَالْأَرْضَ مَدَدْنَاهَا
 وَالْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ
 وَآثَبْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّمْرُورٍ
 وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ
 وَمَنْ لَكُمْ لَهُ بَرَزَقِينَ
 وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهُ
 وَمَا نُنْزِلُ إِلَّا بِقَدَرٍ مَعْلُومٍ
 وَرَسُولُنَا إِلَيْكُمْ لَوَاقِحَ
 فَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً
 فَأَسْقَيْنَاكُمُوهُ
 وَمَا أَنْتُمْ لَهُ بِخَائِرِينَ
 وَإِنَّا لَنَحْنُ فَحْيُ وَنُحْيِثُ
 وَنَحْنُ الْوَارِثُونَ
 وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِرِينَ مِنْكُمْ
 وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ
 وَإِنَّ رَبَّكَ لَمَوْجِحُهُ
 إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ○

۱۵
۲۵-۱۹

اللہ کی مدد کے بغیر تم زمین سے پیداوار نہیں لے سکتے

بھلا وہ کون ہے جس نے اس تمام سلسلہ کائنات کو پیدا کیا
 جو تمہارے فائدہ کے لیے بادلوں سے پانی برساتا ہے

أَمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ
 وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً

فَأَثْبِتْنَا بِهِ حَدَائِقَ ذَاتِ نَهْجَةٍ
مَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُثْبِتُوا شَجَرَهَا
إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ

پھر اس سے نہایت خوشنما باغات اُگاتا ہے
تمہارے لیے ممکن نہیں تھا کہ اللہ کی مدد کے بغیر ان درختوں کو اُگا سکتے
پھر بتاؤ یہاں اللہ کے اقتدار کے ہوا کسی اور کا اقتدار بھی ہے۔

اللہ کی رزاقیت کا ایک انداز

تم ذرا موشیوں پر غور کرو کہ
کس طرح ان کے پیٹوں میں تمہارے پینے کے لیے
گوبر اور خون کے درمیان ہم پیدا کرتے ہیں
خالص اور صاف سُھرا دودھ
جو پینے والوں کے لیے نہایت خوشگوار ہے۔

وَأَنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً
نُسْقِيكُمْ مِمَّا فِي بُطُونِهِ
مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ
لَبَنًا خَالِصًا
سَائِغًا لِلشَّارِبِينَ

اللہ کی رزاقیت کا ایک اور انداز

اور شہد کی مکھی کو دیکھو اللہ نے جبلی طور پر اس کے اندر یہ رہنمائی رکھ دی ہے کہ
وہ پہاڑوں میں، درختوں میں اور ٹیٹوں میں جو اس غرض کے
لیے بنائی جاتی ہیں اپنا چھتہ بنائے
پھر ہر طرح کے پھولوں اور پھلوں سے رس چوستی پھرے
اور نہایت فرمان پذیری سے اپنے پروردگار کی تجویز کردہ راہ پر چلتی جائے
اس کے اندر سے مختلف رنگوں کا رس (شہد) نکلتا ہے۔
جس میں لوگوں کے لیے (غذائیت کے علاوہ) شفا بھی ہے۔

وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ
أَنِ اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا
وَمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ
ثُمَّ كُلِي مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ
فَأَسْلِكِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلَالًا
يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ
فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ

تمام خزانوں کی کنجیاں اللہ کے قبضہ میں ہیں

اس کائنات میں تمام اختیارات و اقتدارات اللہ ہی کے لیے ہیں
اور یہاں کے تمام خزانوں کی کنجیاں اسی کے قبضہ میں ہیں
رزق میں فراوانی بھی اسی کے قانونِ مشیت کے مطابق ہوتی ہے

لَهُ مَقَالِيدُ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ

اور پتا تلا رزق بھی اسی کے قانون مشیت کے مطابق ملتا ہے
اُسے خوب علم ہے کہ کس کی کوششوں کے کیا نتائج نکلنے پائیں۔

وَيَقْدِرُ
إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ ۴۲

اللہ نے رزق کے ذرائع عنایت فرمائے اور

اُنکے حصول و تقسیم کے لیے نظام دیا۔

ہمارے بندوں کو اگر اقتدار ملا

ہمارے بندوں کو دنیا میں اگر اقتدار حاصل ہوا
تو وہ نظام خداوندی قائم کریں گے
اور نوع انسان کی پُرورش اور ان کی صلاحیتوں کی نشوونما کا انتظام کریں گے۔

الَّذِينَ إِنْ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ
أَقَامُوا الصَّلَاةَ
وَأَتَوْا الزَّكَاةَ ۝ ۴۲

اللہ کا نظام اس کے بندوں کے ہاتھوں قائم ہوگا

جن لوگوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا
اور اس کی خاطر جو کچھ چھوڑنا پڑا اسے چھوڑ دیا
اور اس کے قیام و بقا کے لیے جدوجہد کی
اور اس سلسلہ میں اپنے اموال اور جانیں قربان کر دیں
اللہ کے ہاں ان کے درجے بہت بلند ہیں
اور یہی لوگ کامیاب و کامران اور فائز المرام ہونے والے ہیں
ان کا پُروردگار انہیں خوشخبری دیتا ہے اپنی رحمتوں کی
اور غلیات خداوندی کی فراوانیوں کی
اور ایسی جنتی زندگی کی جس میں ان کے لیے سدا بہار نعمتیں ہوں گی
یہ لوگ زندگی کی ان شادابیوں سے ہمیشہ بہرہ یاب رہیں گے۔

الَّذِينَ آمَنُوا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ
أَعْظَمَ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ
وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ
يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ
مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ
وَجَنَّاتٍ لَّهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُّقِيمٌ
خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۝

اللہ کی ذمہ داری کا مطلب کچھ اور لینے والے لوگ گمراہ ہیں

اور جب کہا جاتا ہے کہ اللہ کے دیے ہوئے رزق کو
نوح انسان کی پرورش و نشوونما کے لیے دے دو
تو وہ لوگ جو نظامِ خداوندی سے منکر ہو رہے ہیں کہتے ہیں
ایسے لوگوں کی روزی کا انتظام ہم کیوں کریں
جنہیں اگر اللہ چاہتا تو خود روزی مہیا کر سکتا تھا
انہیں نہیں معلوم کہ ایسا کہہ کر یہ لوگ کس قدر گمراہی کا ثبوت دے رہے ہیں۔

وَرِزْقًا قَلِيلًا لِّمَنَ اتَّقَوْا
مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ
قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا
لَنُصِغَ مِنْكُمْ
نُصِغًا اللَّهُ طَعْمًا
إِنْ لَنُخْلِكَكُمْ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ ۳۶

اور نظامِ خداوندی کا نہتلاپ

دیکھو نظامِ خداوندی کا انقلاب آ کر رہے گا
وہ انقلاب جو ظاہر میں نگاہوں سے پوشیدہ تھا اب نکھر کر سامنے آ جائے گا
تاکہ کوئی کسی کا استحصال نہ کر سکے
اور ہر کسی کو اس کی محنت کا پورا پورا صلہ ملے۔

إِنَّ سَعَةَ لِيَمِينِي
كَذَلِكَ خَفِيَّتْ
يُجْزِي كُلَّ نَفْسٍ
بِمَا كَسَبَتْ ۝ ۲۰

نزولِ شہان کا عظیم مقصد

نظامِ خداوندی میں کسی ظالم کے ظلم کا خوف نہیں ہوگا
اور نہ کسی حق تلفی کرنے والے کی سلب و سلب کا اندیشہ ہوگا
یہ ہے وہ مقصدِ عظیم جس کے لیے ہم نے قرآن کو
اس قدر واضح انداز میں نازل کیا ہے
اور اس میں مختلف انداز سے
زندگی کی غلط روش کے نتائج و عواقب کو بیان کر دیا ہے
تاکہ لوگ کجروی سے بچیں
اور ان کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں بیدار ہوں۔

فَلَا يَخَفُ ظَلَمًا
وَلَا هَضْمًا
وَكَذَلِكَ أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا
عَرَبِيًّا
وَاصْرَفْنَا فِيهِ
مِنَ الْوَعِيدِ
لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ
أَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ۝ ۲۰

قیام نظام خداوندی سے مانہ میں تمہارے قدم جم جائیں گے

اے وہ لوگو جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اس نظام کے قیام و استحکام میں تم اللہ کی مدد کرو
دیکھو یہ مدد تمہارے اپنے ہی استحکام کا باعث بنتی ہے
اور اس نظام کی کامیابی سے زمانہ میں تمہارے قدم جم جائیں گے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ
يَنْصُرْكُمْ
وَيُثَبِّتْ أَقْدَانَكُمْ ۝ ٤٢

نظام خداوندی قائم کرنے والی جماعت

اراکین جماعت کا اللہ کے ساتھ معاہدہ

بلاشبہ اللہ نے خرید لیے ہیں اہل ایمان سے
ان کی جانیں اور ان کے اموال
جنتی معاشرہ اور جنت ابدی کے عوض
وہ قیام نظام خداوندی کھیلنے بنان کی بازی لگا دیتے ہیں
جنگ لڑنی پڑے تو لڑتے ہیں جان دینی پڑے تو دیتے ہیں
اللہ کی جانب سے جنت کا یہ سچا وعدہ ہے
جو قبل ازیں تورات و انجیل میں دیا گیا تھا
اور اب قرآن میں دیا جا رہا ہے
اور اللہ سے بڑھ کر وعدوں میں سچا اور توان ہو گا
لہذا خوشیاں مناؤ
اس معاہدہ پر جو تم نے اللہ سے کر لیا ہے
اس لیے کہ یہ زندگی کی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ
بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ
يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ
وَعَدًا عَلَيْهِ حَقًّا
فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ
وَالْقُرْآنِ
وَمَنْ أَوْفَى بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ
وَأَسْتَبْشِرُوا
بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ ۖ
وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ ٤٣

اس معاہدہ میں نظامِ خداوندی کے نمائندہ ہاتھ کو اللہ کا ہاتھ کہا گیا ہے

جو لوگ تمہارے ساتھ یہ معاہدہ پختہ کر رہے ہوتے ہیں وہ دراصل اللہ کے ساتھ معاہدہ پختہ کر رہے ہوتے ہیں ان کے ہاتھ پر تمہارا ہاتھ نہیں ہوتا یوں سمجھو کہ اللہ کا ہاتھ ہوتا ہے لہذا اب جو کوئی اس معاہدہ کو توڑے گا تو اس کا نقصان اسی کو ہو گا اور جو کوئی اللہ سے کیے ہوئے عہد کو نبھائے گا تو اسے اس کا بہت بڑا اجر ملے گا۔

إِنَّ الَّذِينَ يَبَايِعُونَكَ
إِنَّمَا يَبَايِعُونَ اللَّهَ
يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ
فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا
يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ
وَمَنْ أَوْفَى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهِ اللَّهُ
فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ۝ ۴۸

نظامِ خداوندی قائم کرنے والی جماعت فلاحِ انسانی کی داعی ہوگی

اللہ تمہارے لیے واضح طور پر اس لیے بیان کرتا ہے اپنے قوانین کو تاکہ تمہیں متوازن روشِ زندگی کی طرف رہنمائی حاصل ہو جائے اور تم ایک ایسی جماعت بن جاؤ جو فلاحِ انسانی کی داعی ہو اور اللہ کے قوانین کو نافذ کرے اور باطل قوانین کے نفاذ کو روکے تاکہ نوعِ انسانی کامیاب و کامرانِ زندگی بسر کر سکے۔

كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ
آيَاتِهِ
لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ
وَلَتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ
يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ
وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ
وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ
وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝

۳
۱۰۳-۱۰۴

نظامِ خداوندی قائم کرنے والی جماعت کسی ہزار یا مٹواضہ کی طلبکار نہیں ہوگی حتیٰ کہ شکر پہ کی بھی نہیں

نظامِ خداوندی اختیار کرنے والوں کو وسعتیں اور کشادگیاں حاصل ہو جاتی ہیں وہ ایسا جامِ اعتدال نوش کرتے ہیں جس سے ان کے مزاجوں کی حدت میں

إِنَّا أَكْرَمُ
يَشْرَبُونَ مِنْ كَأْسٍ

كَانَ مُزَاجُهُمَا كَافُورًا

عَيْنًا لَّشَرِبٍ بِأَعْبَادِ اللَّهِ

يُفَجِّرُ مَدَنِيًّا تَفْجِيرًا

يُؤْفُونَ بِالنَّذْرِ

وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا

وَيُصْعِقُونَ

الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ

مَسْكِينًا وَابْنَةً

وَآسِيرًا

إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ

لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً

وَلَا شُكْرًا ○ ۹-۵

ایمان کی بڑوت شامل ہو کر انہیں اعتدال پر لے آتی ہے
اللہ کے بندے اس چشمہ ہدایت سے فیضیاب ہوتے رہتے ہیں
اور اپنے اپنے دور کے تقاضوں کے مطابق اس پر عمل درآمد کرتے ہیں
یہ لوگ نوع انسان کی ربوبیت کے سلسلہ میں اپنی ذمہ داریاں نبھاتے ہیں
اور ڈرتے ہیں کہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو معاشرہ میں شر پھیل جائے گا
لہذا وہ ایسا نظام رزق قائم کرتے ہیں جس میں
خالصاً اللہ کی محبت میں ریزی کا انتظام کیا جاتا ہے۔
معذروں، بیروزگاروں، کمزوروں اور بے آسہ لوگوں کے لیے
اور مختلف مصیبتوں میں گرفتار لوگوں کے لیے
یہ لوگ دوسروں کی ریزی کا انتظام محض اللہ کی رضا جوئی کے لیے کرتے ہیں
اور اس کے صلہ میں کسی جزا یا معاوضہ کے طلبکار نہیں ہوتے
حاکم اس کے لیے کسی شکریہ کے بھی متمنی نہیں ہوتے۔



اللہ کا دیا ہوا معاشی نظام

۳۳ عدل و احسان

عدل (مادہ: ۶۷ دل):

الْعَدْلُ اونٹ کے دونوں طرف جو بوجھ لاداجاتا ہے اور جو ایک دوسرے کے بالکل برابر ہوتا ہے ان میں سے ہر ایک عَدْلُ کہلاتا ہے لہذا اس کے بنیادی معنی ہیں برابر ہونا۔ عَدْلُ الْمِيزَانِ میزان کو برابر کر دیا۔

کسی چیز کے برابر اس کا معاوضہ عَدْلُ کہلاتا ہے قرآن نے عَدْلُ اور احسان کا حکم دیا ہے ۱۶۔ کسی کو پورا پورا معاوضہ دے دینا عَدْلُ ہے اور اگر اس معاوضہ سے اس کی ضروریات پوری نہ ہوتی ہوں تو اس کی کمی کو پورا کر کے اس کے حُسن و توازن کو قائم کر دینا احسان ہے۔ فشرآنی معاشرہ کی بنیادیں عدل و احسان پر استوار ہوتی ہیں۔ اس معاشرہ میں ہر کسی کو اس کی محنت کا پورا پورا معاوضہ ملتا ہے۔ کسی پر کسی قسم کی زیادتی نہیں ہوتی۔ لیکن اس معاشرہ کے افراد نے شروع سے ہی یہ عہد کر رکھا ہے کہ وہ اپنی محنت کا معاوضہ اتنا ہی اپنے پس کھیں گے جو ان کی ضروریات کے لیے کافی ہو، باقی سب نوع انسان کی پرورش و نشوونما کے لیے دے دیں گے یہ بقایا ان لوگوں کے لیے ہوگا جو کسی وجہ سے محنت کرنے کے قابل نہیں رہے یا جن کی محنت کا ماحل ان کی ضروریات کے لیے کافی نہیں ہو سکتا، ان کی اس کمی کو پورا کر کے ان کی زندگی میں بھی حُسن و توازن پیدا کیا جائے گا۔

احسان (مادہ: ۶۸ سن):

اس مادہ کے بنیادی معنی حُسن کے ہیں اور حُسن سے مراد ہوتا ہے تناسب اور توازن کا قائم رہنا یہ سُوئے کی ضد ہے۔ نیز اس کے مقابلہ میں فساد کا لفظ آیا ہے ۶۸ جس کے معنی بگڑے ہوئے

توازن کے ہیں۔ لہذا اَلْاِحْسَانُ کے معنی ہوتے کسی کے بگڑے ہوئے توازن کو ٹھیک کر دینا۔ یعنی اگر کسی وجہ سے افراد معاشرہ میں سے کسی کی قوت یا صلاحیت میں کمی واقع ہو گئی ہے تو اس کمی کو پورا کر دینے کا نام اِحْسَانُ ہے۔

عَدْلُ تو یہ ہے کہ جو کچھ تمہارے ذمہ ہے وہ دیدو۔ اور جتنا تمہارا حق ہے وہ لے لو اور احسان یہ ہے کہ اس سے زیادہ دو جتنا تمہارے ذمہ ہے اور اس سے کم لو جتنا تمہارا حق ہے یعنی احسان میں نگاہ DUE پر نہیں ہوتی بلکہ مقصد توازن برقرار رکھنے سے ہوتا ہے قرآن کریم نے کہا ہے۔

هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ۝۵۵

”حسن و توازن (احسان) پیدا کرنے کا بدلہ یا نتیجہ یہ ہے کہ اس سے حسن و توازن پیدا ہو جاتا ہے۔“

لہذا احسان کرتے جاؤ اور اس کے لیے کسی اور معاوضہ کا دل میں خیال تک نہ لاؤ۔ بلکہ کسی سے شکریہ کی تمنا بھی نہ کرو۔

لیکن یہ سب کچھ کوئی کیوں کرے؟

سوال پیدا ہوتا ہے کہ کوئی یہ سب کچھ کیوں کرے؟

اس کو اس کا فائدہ کیا ہوگا؟ چونکہ انسان کوئی ایسا کام کرنا نہیں چاہتا جس کا اسے فائدہ نہ ہو لہذا اس فائدہ کی تشریح قرآن اس طرح کرتا ہے انسان مشتمل ہوتا ہے طبعی جسم کے اور انسانی ذات یا روح کے۔ وہ بتاتا ہے کہ انسان کے طبعی جسم کی پرورش کے لیے قانون یہ ہے کہ ہر فرد کے جسم کی پرورش اس شے سے ہوتی ہے جسے وہ خود استعمال کرتا ہے لیکن اس کے برعکس انسانی ذات یا روح کی نشوونما اس چیز سے ہوتی ہے جسے وہ دوسروں کی پرورش کے لیے دے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں طبعی یا حیوانی زندگی اور انسانی ذات کے تصور پر مبنی زندگی کے رشتوں میں نمایاں فرق ہو جاتا ہے طبعی زندگی میں جسم انسانی کے لیے لینا ضروری ہوتا ہے۔ لیکن انسانی ذات کی نشوونما کا اصول ”دینا“ ہے۔ اگر آپ اور آپکا ہمسا یہ جو کچھ ہوں اور روٹی ایک ہی ہو تو آپ کا حیوانی تقاضا یہ ہوگا کہ وہ روٹی آپ خود کھالیں اور ہمسا یہ بے نیاز ہو جائیں۔ لیکن آپ کا انسانی یا روحانی تقاضا یہ ہوگا کہ آپ اپنے آپ پر دوسرے کو ترجیح دیں کیوں کہ انسانی ذات یا روح کی نشوونما کے لیے دوسروں کو اپنے آپ پر ترجیح دینا ضروری ہوتا ہے۔ جو لوگ اس نہج پر زندگی بسر کرتے ہیں۔ ان کے متعلق قرآن میں ہے کہ یہ لوگ ہیں

يُؤْتِرُونَ عَلَىٰ اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۝ وَمَنْ يُوقِ شَعِ

نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ ۵۹

”جو لوگ اپنے آپ پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں خواہ اس سے انہیں خود تنگی میں گزارہ کیوں نہ کرنا پڑے اور حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ بخل، لالچ اور مفاد پرستی سے بچ گئے تو یہی ہیں جو کامیاب و کامران ہونے والے ہیں“

اور دوسروں سے مراد صرف اپنی جماعت، اپنی پارٹی، اپنی قوم، اپنے ملک اپنے مذہب کے اندر کے لوگ ہی نہیں ہوتے بلکہ اس میں بلا لحاظ مذہب، رنگ، قوم ملک زبان تمام بنی نوع انسان کے افراد شامل ہوتے ہیں اس لیے کہ قرآن کا بنیادی اصول یہ ہے کہ۔

وَأَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَنَكُتُ فِيهِ ۚ وَالْأَرْضُ ۝ ۱۳

”دنیا میں بقاء اس عمل کے لیے ہے جو تمام نوع انسان کے لیے نفع بخش ہو“

یہ ہے قرآن کریم کی رُوسے انسانی ذات کی نشوونما کا بنیادی اصول اس کے لیے قرآن ایسا معاشرہ متشکل کرتا ہے جس میں ہر فرد دوسرے افراد کی نشوونما کے لیے مصروف سعی و عمل رہتا ہے اور دوسروں کو اپنے آپ پر ترجیح دیتا ہے۔ اور یہ سب کچھ اس لیے کرتا ہے کہ اس سے اس کی ذات یا روح کی نشوونما ہوگی۔ اور اس کا ایمان ہے کہ اس کی ذات یا روح کی نشوونما کا فائدہ یہ ہوگا کہ وہ اخروی زندگی میں مزید ارتقائی منازل طے کرنے کے قابل ہو جائے گی اور اس طرح وہ مقام حاصل کر لے گی جس کے لیے انسان کی تخلیق کی گئی ہے۔

صلاحیتوں کی استعداد پس منظر

دیکھو اکتسابِ رزق کی بنیادی استعداد و صلاحیت مختلف افراد میں مختلف ہوتی ہے لہذا ہر ایک کی کماٹی میں فرق ہوگا استعداد کا یہ فرق اس لیے رکھا گیا ہے کہ معاشرہ میں مختلف کام ہوتے ہیں جن کے لیے مختلف صلاحیتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ
فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ
لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ
بَعْضًا سُخْرِيًّا ۝ ۴۲

لیکن معاشی سہولتوں میں سب برابر کے شریک

بعض لوگوں میں روزی کمانے کی استعداد زیادہ ہوتی ہے

وَاللَّهُ فَضَّلَ بَعْضَهُمْ

عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ
فَمَا الَّذِينَ فُضِّلُوا
بِرَّادِي رَزْقِهِمْ عَلَىٰ
مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ
فَبِمَا فِيهِ سَوَاءٌ
أَقْبَلْتُمُ اللَّهَ
يَجْحَدُونَ ۝ ۱۶

اور بعض میں ان سے کم
سو جنہیں برتر صلاحیتیں حاصل ہیں وہ ایسا کیوں نہیں کرتے کہ
اپنی ضرورت سے زائد ان ماتحتوں کی طرف لوٹا دیں
جن میں کمانے کی استعداد ان سے کم ہے
تاکہ معاشی سہولتوں میں سب برابر کے شریک ہو جائیں
کیا یہ لوگ اللہ کی نعمتوں سے
شکر ہو رہے ہیں۔

اپنی ضرورت سے زائد دوسروں کے لیے دیکر معاشرہ پس حسن و توازن قائم کرو

رَبِّ سَعِيْدٌ شَتَّىٰ
فَمَنْ مِّنْ عَشَىٰ
وَأَتَىٰ
وَصَدَقَ بِالْحَسَنَىٰ
فَسَيِّئَةٌ ذَلِيلَةٌ
وَأَمَّا مَن بَخِلَ وَاسْتَغْنَىٰ
وَكَذَّبَ بِالْحَسَنَىٰ
فَسَيِّئَةٌ فَنَقَرُوا بِهَا آذَانَهُ ۝ ۱۷-۱۸

دیکھو تمہاری سعی و عمل کی صلاحیتیں مختلف ہیں
لہذا جس نے اپنی زائد آمدن دوسروں کے لیے نہ دے کر
قوائینِ خداوندی کی بیروی کی
اور اس طرح نظامِ خداوندی کے حسن و توازن کی عملاً تصدیق کر دی
تو ہمارا نظام انہیں زندگی کے مراحل نہایت آسانی سے طے فرما جائے گا
اور جنہوں نے سب کچھ اپنے لیے سمیٹ لیا اور دوسروں سے بے نیاز ہو گئے
اور اس طرح نظامِ خداوندی کے حسن و توازن کی عملاً تکذیب کر دی
تو ہمارا قانونِ مکافات ان کے لیے زندگی کی راہیں گمشوار بنا دے گا۔

اللہ کا حکم

اللہ کا حکم ہے کہ

ہر کسی سے عدل کرو اور اسے اس کا پورا پورا حق دو
اور حکمِ آمدن والوں کو زائد دے کر ان کا معاشی توازن بحال کر دو۔

رَبِّ اللَّهُ يَأْمُرُ
بِالْعَدْلِ
وَالْإِحْسَانِ ۝ ۱۹

اللہ کے پسندیدہ لوگ

اور تیزی سے نظامِ خداوندی کے

وَسَارِعُونَ إِلَىٰ

مَغْفِرَةً مِّن رَّبِّكَ
وَجَنَّةٍ

عَرْضُهَا السَّمُوتُ وَالْأَرْضُ
أَعَدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ
الَّذِينَ يُنْفِقُونَ
فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ
وَالْكُظُمِينَ الْغَيْظِ
وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ
وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ○

سایہ حفاظت میں آ جاؤ

اور اس جنت کو حاصل کر لو

جس کا پھیلاؤ اس دُنیا سے لے کر اُس دُنیا تک چلا گیا ہے
اور یہ ان کے حصّہ میں آتی ہے جو اللہ کے قوانین کی پیروی کرتے ہیں
اور اپنی محنت کی کماٹی دوسروں کی پرورش و نشوونما کے لیے دے دیتے ہیں
خوشحالی میں بھی اور بدحالی میں بھی

اور اپنی زائد قوت و حرارت کو تعمیری کاموں کی طرف منتقل کر دیتے ہیں
اور اس بات کی قطعاً پرواہ نہیں کرتے کہ دوسرے ان کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں
ایسے ہی متوازن المزاج اور حُسن کار لوگوں کو اللہ پسند کرتا ہے۔

۳
۱۳۳-۱۳۴

اور دوسروں کی کمیاں دُور کر کے معاشرہ میں حُسن و توازن قائم کرو

اور کمیاں دُور کر کے توازن قائم کرو والدین کا
اور ہمسایوں اور رشتہ داروں کا
اور ان کا جو معاشرہ میں کمزور و بے آسرا ہوں
اور جو مغرور یا بیروزگار ہو جائیں۔

وَيَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
وَذِي الْقُرْبَىٰ
وَالْيَتَامَىٰ
وَالْمَسْكِينِ ○ ۲۸۳

اور اپنی کمائی کا بہترین حصّہ اِس مذہب میں دے دو

اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اس نظام کے قیام و استحکام کے لیے اپنی کمائی کا بہترین حصّہ
دے دو اس میں سے جو تم صنعت و حرفت سے حاصل کرتے ہو
اور اس میں سے جو ہم تمہارے لیے
زمین سے پیدا کرتے ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
انْفِقُوا مِمَّنْ طِبَّتْ
مَا كَسَبْتُمْ
وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمُ
مِّنَ الْأَرْضِ ○ ۲۹۷

یہ ایک طرح سے اللہ کی طرف تمہارا قرض ہو گا جو کئی گنا ہو کر تمہیں واپس مل جائیگا

مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ

قَرْضًا حَسَنًا

فَيُضَاعِفُهُ لَهٗ أَضْعَافًا كَثِيرَةً

وَاللَّهُ يَقْبِضُ

وَيَنْصُطُ

وَالْيَوْمَ تَرْجَعُونَ ۝ ۲۳۵

کون ہے جو اللہ کو قرض دے

ایسا حسین و متوازن قرض

جو کئی گنا ہو کر واپس تمہیں مل جائے گا

دیکھو دولت کا گھٹنا بھی اللہ کے قانون کے مطابق ہوتا ہے

اور اس کا بڑھنا بھی اللہ کے قانون ہی کے مطابق

تمہاری تمام کوششوں کے نتائج اللہ کے قانون کے مطابق ہی مرتب ہوں گے

ضرورت مندوں کو بھی کیا خیرات کے طور پر نہیں بلکہ ان کے حق کے طور پر دو

فَاتِ ذَٰلِكَ الْقُرْآنَ بِحَقِّهِ

وَالْمُسْكِينُ وَابْنَ السَّبِيلِ

ذَٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ

يُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ

وَأُولَٰئِكَ هُم

الْمُفْلِحُونَ ۝ ۲۳۸

دو ان کے حق کے طور پر قریب والوں کو

اور معذروں، بیروزگاروں اور مسافروں کو

یہ روش بہت ہی نتائج کی حامل ہوئی ان کے لیے

جو اللہ کی مقرر کردہ منزل کی طرف جانا چاہتے ہیں

اور یہی وہ لوگ ہیں جن کی

سعی و عمل کی کیتیاں پڑاں چھنیں گی۔

نظام خداوندی میں کم استعداد والے غمزدہ ہو چکے ہیں اور نہ زیادہ استعداد والے اترتے ہیں

لِكَيْلَا تَأْسَوْا

عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ

وَلَا تَفْرَحُوا

بِمَا آتَاكُمْ

وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ

كُلَّ مُتَفَرِّطٍ فَخُورٍ ۝ ۲۳۹

نظام خداوندی میں وہ لوگ غمزدہ اور متاسف نہیں ہو پاتے

جنہیں اکتسابِ رزق کی استعداد کم ملے ہے

اور نہ وہ لوگ اترتے ہیں۔

جنہیں یہ استعداد زیادہ حاصل ہے

انہیں معلوم ہے کہ اللہ ایسے لوگوں کو پسند نہیں دیتا

جو ایسی باتوں سے بڑھنے کی کوشش کرتے اور فخر جتاتے ہیں۔

ضرورت مندوں کی امداد کسی صورت میں بھی ہاتھ نہ روکا جائے

دیکھو تمہارے یہاں کے صاحبِ وسعت و استطاعت لوگ
اپنی ذاتی رنجشوں یا لوگوں کی لغزشوں کی بنا پر ہاتھ روک نہ لیں
اپنے قریبیوں - معذروں - بیروزگاروں
اور نظامِ خداوندی کی خاطر ہجرت کر کے آنے والوں کی امداد سے
اگر ان سے کوئی لغزش ہوئی ہے تو اس سے درگزر کرو
اور ذاتی رنجشوں کے غبار کو چھوڑ کر آگے بڑھ جاؤ
کیا تم پسند نہیں کرو گے کہ تمہاری اس قسم کی لغزشوں کے
مضر اثرات سے اللہ تمہاری حفاظت کر دے
یاد رکھو اللہ کے نظام میں تحفظ بھی ہے اور رحمت بھی۔

وَلَا يَأْتَالُ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ
وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا
أُولَى الْقُرْبَى وَالْمَسْكِينِ
وَالْمُحْجِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
وَلْيَعْفُوا
وَلْيَصْفَحُوا
أَلَا تُحِبُّونَ
أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ
وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ ۲۴

اپنے آپ پر دوسروں کو ترجیح دو

اہل ایمان دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں
اپنے آپ پر
خود خواہ تنگی و تکلیف میں مبتلا کیوں نہ ہوں۔

وَيُؤْتِرُونَ
عَلَى أَنْفُسِهِمْ
وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۝ ۲۵

ہر طرح کے تحفظ کی ضمانت دینے والا نظم

کیا تم میں سے کوئی اس طرح کے حالات کو پسند کرے گا کہ
اس کے پاس ایک باغ ہو کھجوروں اور انگوروں سے لدا ہوا
اور اس کی سیرابی کے لیے اس میں نہریں رواں ہوں
اور اس میں ہر طرح کا پھل کثرت سے آتا ہو جس پر اس خاندان کی گذران ہو
اور باغبان جب بوڑھا ہو جائے
اور اس کے بچے ابھی چھوٹے چھوٹے ہوں

أَيُّدُ أَحَدِكُمْ أَنْ تَكُونَ
لَهُ جَنَّةٌ مِّنْ نَّحِيلٍ وَأَعْنَابٍ
تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
لَهُ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ
وَأَصَابَهُ الْكِبَرُ
وَلَهُ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاءُ

فَاصَابَهَا عَصَابٌ

فِيهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ

كَذَلِكَ يَبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ

الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ

مَا كَسَبْتُمْ

وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ

وَلَا تَتَّبِعُوا الْخَيْثَ مِنْهُ

تُنْفِقُونَ وَلَسْتُمْ بِأَخِيذٍ

إِلَّا أَنْ تُغِيضُوا فِيهِ

وَأَعْلَمُوا أَنَّ

اللَّهُ غَنِيٌّ

حَمِيدٌ

الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ

وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ

وَاللَّهُ يَعِدُكُمْ مَغْفِرَةً

مِنْهُ وَفَضْلًا

وَاللَّهُ وَاسِعٌ

عَلِيمٌ

يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَشَاءُ

وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ

فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا

وَمَا يَذْكُرُ إِلَّا

کہ ایسے میں تیز گرم آندھی کا ایک بجولہ اُٹھنے

اور باغ کو نیست و نابود کر کے رکھ دے۔

دیکھو اللہ اس انداز کی مثالیں اس لیے بیان کرتا ہے کہ تم غور کرو کہ

ایسے حالات میں اگر افراد کو نظام کا تحفظ حاصل نہ ہو تو ان کا حشر کیا ہوگا

سو اسے وہ لوگو جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہے

تم اپنی کمائی کا بہترین حصہ ہر طرح کا تحفظ دینے والے اس نظام کے حوالے کر دیا کرو

اس میں سے بھی جو تم سنت و تجارت سے کاتے ہو

اور اس میں سے بھی جو کچھ ہم تمہارے لیے زمین سے نکالتے ہیں

اور کبھی بھولے سے بھی ایسا نہ کرنا کہ اس مد میں حقیر ساقط

بطور خیرات کے دو جو کہ تمہیں خود لینا پسند نہیں

اور اگر تم نے اس معاملہ میں اغماض سے کام لیا

تو جان لو کہ یہ نظام تو تمہارے ہی فائدہ کے لیے قائم کیا بنا رہا ہے

ورنہ اللہ کو اپنے لیے کچھ نہیں چاہیے وہ تو ان تمام چیزوں سے بے نیاز

اور ہر طرح کی ستائش کا سزاوار ہے

دیکھو سرمایہ دارانہ ایسی نظام تمہیں منطقی سے ڈرا کر

اپنے لیے دولت جمع کرنے کی فحاشی کی ترغیب دیتا ہے

لیکن اللہ کا نظام تمہیں ہر طرح کے تحفظ

اور خوشحالی کی ضمانت دیتا ہے

کیوں کہ اللہ کے نظام میں بڑی وسعتیں ہیں

اور وہ تمام افراد معاشرہ کے حالات سے آگاہ ہوتا ہے

بہر حال یہ حکمت اللہ کے قانون مشیت کی رو سے ہی مل سکتی ہے

اور جس قوم کو یہ حکمت ربانی مل جائے

تو اسے زندگی کی خوشحالیاں اور اختیارات کی وسعتیں بے حساب مل جاتی ہیں

لیکن اس بات کو وہی لوگ اپنے پیش نظر رکھ سکتے ہیں

جو علم و دانش اور عقل و بصیرت سے کام لیں۔

أُولَٰئِكَ الْبَابُ ۝ ۲۶۶-۲۶۹

نظامِ خداوندی ہیں ناداری کا خوف باقی نہیں رہتا

جو لوگ دے دیں گے اپنے اموال
نظامِ خداوندی کے قیام و استحکام کے لیے
اور پھر اس دینے کا نہ تو کسی پر احسان سمجھیں گے
اور نہ اس سلسلہ میں کسی کو ایذا ہی دیں گے
ان کے لیے اللہ کی جانب سے ایسے معاشرہ کی صوت میں اجر ہو گا
جس میں نہ تو کوئی خوف لاحق ہو گا
اور نہ کسی قسم کی پریشانیاں ہی باقی رہیں گی۔

الَّذِينَ يَنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ
ثُمَّ لَا يَتَّبِعُونَ مَا أَنْفَقُوا
مَنْثًا وَلَا أَذًى
لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ
وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ ۲۶۲

اس نظام ہیں ہر طرح کا تحفظ ہو گا اور عزت کی روزی ملے گی

جو لوگ نظامِ خداوندی قائم کرتے ہیں
اور ہمارا دیا ہوا رزق
نوعِ انسان کی پرورش اور نشوونما کے لیے عام کر دیتے ہیں
یہی لوگ حقیقی مومن ہیں
اور انہی کے درجے ان کے اللہ کے ہاں بلند ہوتے ہیں
نظامِ خداوندی میں ان کے لیے ہر طرح کا تحفظ ہو گا
اور عزت کی روزی ملے گی۔

الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ
وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ
يَنْفِقُونَ
أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا
لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ
وَمَغْفِرَةٌ
وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝

۸
۳-۳

کامیاب اور کامران ہونے والے

جو لوگ اپنے آپ کو بخل، لالچ اور مفاد پرستی سے بچالیں گے
تو یہی لوگ ہیں جو انجامِ کار کامیاب و کامران ہونے والے ہیں۔

وَمَنْ يُوقِ شَهْرَ نَفْسِهِ
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ ۵۹

اللہ کی راہ میں خرچ کیے ہوئے مال میں اضافہ کی کیفیت

مَثَلُ الَّذِينَ يَنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ
كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ
فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ
وَاللَّهُ يُضَعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ
وَاللَّهُ وَاسِعٌ
عَلِيمٌ ﴿۲۶۱﴾

جو لوگ اپنے اموال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں
ان کی مثال ایسی ہے جیسے
ایک دانہ بویا جائے تو اس میں کتنی ہی بالیں نکلیں
اور ہر بال میں سیکڑوں دانے ہوں
یہ اضافہ اللہ کے قانون مشیت کی رو سے ہوتے ہیں
بلاشبہ اللہ کے نظام میں بڑی وسعتیں ہیں
اور وہ یکسر علم و حکمت پر مبنی ہے۔

اپنے اموال اللہ کی راہ میں دینے والوں کی زندگی کی شادابی کی مثال

وَمَثَلُ الَّذِينَ يَنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ
ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ
وَتَشْيِئَاتِمْ أَنْفُسِهِمْ
كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ
أَصَابَهَا وَايِلٌ
فَلَأَتْ أَكْطُهَا ضَعْفَيْنِ
فَإِنْ لَمْ يَصْبُهَا
وَإِلٌ فَطُلٌ ﴿۲۶۵﴾

جو لوگ اپنے اموال دوسروں کی پرورش و نشوونما کے لیے دے دیتے ہیں
محض اللہ کی خوشنودی کی خاطر
دل کے پوسے ثبات و قرار سے، ان کی مثال ایسی ہے
جیسے کسی اونچے مقام پر ایک باغ ہو
اس پر اگر بارش پڑ جائے
تو دوگنی فصل دے
اور اگر بارش نہ بھی ہو تو ہلکی سی ہیموار
یا اوس ہی اس کی شادابی کے لیے کافی ہو۔

اس نظام پر زمین و آسمان کی برکتوں کے دروازے کھل جاتے ہیں

وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَى
أَمَنُوا
وَاتَّقَوْا

آبادیوں کے لوگ اگر
نظام خداوندی کو قبول کر لیتے
اور اللہ کے قوانین کی پیروی کرتے

لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ
مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۝ ۶۶

تو ہم ان پر برکتوں کے دروازے کھول دیتے
آسمان سے بھی اور زمین سے بھی۔

دینِ حسن

وَمَن أَحْسَنُ دِينًا
مِّمَّنْ أَسْلَمَ
وَجْهَهُ لِلَّهِ
وَهُوَ حَسَنٌ ۝ ۱۲۵

بھلا اس سے بڑھ کر حسین و متوازن دین و نظام اور کون سا ہو
سکتا ہے جس میں ہر فرد مکمل طور پر
قوانینِ خداوندی کے سامنے جھکا ہوا ہو
اور اس طرح اپنی ذات اور معاشرہ میں حُسن و توازن پیدا کرے۔

معاشرہ میں حُسن و توازن پیدا کرنے والوں کی اپنی ذات بھی حسین و متوازن ہو جاتی ہے

لِلَّذِينَ
أَحْسَنُوا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا
حَسَنَةً ۝ ۳۹

دیکھو جو لوگ
معاشرہ میں حُسن و توازن پیدا کرتے ہیں
ان کی اپنی ذات میں بھی حُسن و توازن پیدا ہو جاتا ہے۔

جن کے لیے زندگی کی نئی نئی راہیں کھل جاتی ہیں

وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا
لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا
وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ
الْمُحْسِنِينَ ۝ ۶۹

جو لوگ ہمارے متعین کردہ پروگرام کے لیے جہاد کریں گے
تو ہم ان کے سامنے زندگی کی نئی نئی راہیں کھول دیں گے
بلاشبہ اللہ کی تائید و نصرت ان کے ساتھ ہوتی ہے
جو اپنی ذات اور معاشرہ میں حُسن و توازن پیدا کرتے ہیں۔

جن کے ساتھ اللہ کی تائید و نصرت ہوتی ہے

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ
اتَّقَوْا وَالَّذِينَ
هُمْ أَحْسَنُونَ ۝ ۱۲۸

بلاشبہ اللہ کی تائید و نصرت ان کے ساتھ ہوتی ہے
جو اس کے قوانین کی پیروی کرتے ہوئے
اپنی ذات اور معاشرہ میں حُسن و توازن پیدا کر لیتے ہیں۔

جن کی زندگی باغ و بہار ہوگی

بلاشبہ قوانینِ خداوندی کی پیروی کرنے والے لوگ
باغ و بہار زندگی بسر کریں گے
اور اللہ کی ربوبیتِ عامہ کی تمام نعمتوں اور آسائشوں سے
بہرہ یاب ہوں گے اس لیے کہ انہوں نے اس سے قبل
اپنی ذات اور معاشرہ میں حُسن و توازن پیدا کر لیا تھا
اس جدوجہد میں وہ راتوں کو بھی کم ہی آرام کرتے تھے
اور صبح کے وقت اپنے پرگرام کی ابتدا اس آرزو کے ساتھ کرتے تھے
کہ وہ تخریبی قوتوں کی شرانگیزیوں سے محفوظ رہیں
اور ان کے اموال میں حق ہوتا تھا
ہر ضرورت مند اور محروم کا۔

إِنَّ الْمُتَّقِينَ
فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ
أَيُخَالِدِينَ مَا أَنشَأَ لَهُمْ
فِيهَا مِن مِّمَّا قَبْلَ ذَلِكَ
مُحْسِنِينَ
كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ الَّذِينَ
وَالَا سَعَاءَ لَهُمْ
يَسْتَغْفِرُونَ لَهُمْ
وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ
لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ۝۱۵-۱۶

جن کا اجر ضائع نہیں ہوتا دیا جائے گا

دیکھو اللہ ان کا اجر ضائع نہیں جانے دیتا
جو اپنی ذات اور معاشرہ میں حُسن و توازن پیدا کرتے ہیں

إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ
الْمُحْسِنِينَ ۝۱۶

حُسن و توازن کی جزا حُسن و توازن

اور کیا جزا ہو سکتی ہے انسانی ذات
اور معاشرہ میں حُسن و توازن پیدا کرنے کی کہ
اس میں حُسن و توازن پیدا ہو جائے۔

مَلْ جَزَاءُ
الْإِحْسَانِ
إِلَّا الْإِحْسَانُ ۝۱۷

معاشرہ میں حُسن و توازن پیدا کرنے والوں کی اپنی ذات میں زیادہ حُسن و توازن پیدا ہو جائے

جو لوگ معاشرہ میں حُسن و توازن پیدا کرتے ہیں

لِّلَّذِينَ أَحْسَنُوا

الْحَسَنَ وَزِيَادَةً

وَلَا يَزِيدُهُمْ

قَتْرٌ وَلَا ذِلَّةٌ

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ

هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ○ ۱۶

ان کی ذات و زندگی میں اس سے زیادہ حُسن و توازن پیدا ہو جاتا ہے

اور ان کے چہرے محفوظ رہتے ہیں

ذلت و رسوائی کی کالک سے

یہ لوگ اس جنتی زندگی کے مستحق ہو جاتے ہیں

جس کی بہاروں پر کبھی خزاں نہیں آئے گی۔

دُنیا کو حسین بننے والوں کی آخرت بھی حسین ہو جاتی ہے

جو لوگ

اس دُنیا میں حُسن و توازن پیدا کریں گے

ان کی اپنی ذات میں بھی حُسن و توازن پیدا ہو جائے گا

اور ان کی آخرت کی زندگی بھی بہترین و خوشگوار ہو گی۔

لِلَّذِينَ

أَحْسَنُوا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا

حَسَنَةً

وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ ○ ۱۷

جنہیں مزید فضل و کرم سے نوازا جائے گا

ہم انہیں مزید فضل و کرم سے نوازیں گے

جو معاشرہ کو حسین و متوازن بناتے ہیں۔

وَسَنَزِيدُ

الْحُسَيْنِينَ ○ ۱۸

دینے والے کی اپنی ذات یا روح کی نشوونما ہو جاتی ہے

جو کوئی اپنا سب کچھ دوسروں کی پُرورش کے لیے دے دیتا ہے

تو اس سے اس کی اپنی ذات یا روح کی نشوونما ہو جاتی ہے

اور یہ دینا ایسا نہیں ہوتا کہ وہ

کسی احسان کا بدلہ چکا رہا ہو بلکہ یہ دینا

اس لیے ہوتا ہے کہ یہاں پر درگاہِ عالم کا نظام قائم ہو جائے

یہی اس کا بہترین صلہ ہے جس سے اسے حقیقی مسرت حاصل ہوتی ہے۔

الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ

يَتَزَكَّى

وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ

مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزَى إِلَّا

ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَى

وَلَسَوْفَ يَرْضَى ○

اور انہی کے لیے دارالآخرت ہے

جو لوگ صبر و استقامت سے
اپنے پروردگار کے متعین کردہ پروگرام پر سرگرم عمل رہتے ہوئے
نظامِ خداوندی قائم کر لیتے ہیں
اور نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما پر خرچ کرتے ہیں
ہماری دیے ہوئے رزق کو
پچکے پچکے بھی اور علانیہ بھی
اور یوں دور کر لیتے ہیں
اپنے حسنِ عمل سے معاشرہ کی ناهمواریوں اور برائیوں کو
انہی لوگوں کے لیے دارالآخرت ہے۔

وَالَّذِينَ صَبَرُوا
ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ
وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ
وَأَنفَقُوا
مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ
سِرًّا وَعَلَانِيَةً
وَيَذَرُونَ
بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ
أُولَٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۝ ۱۳

ختم ہو جانے والا اور باقی رہنے والا بزرگ

جو کچھ تم اپنے ذاتی مفاد کے لیے اپنے پاس رکھتے ہو
وہ ناپائدار ہے لہذا ختم ہو جائے گا
اور جو کچھ تمہیں اللہ کے قانون کی رو سے ملتا ہے
وہ باقی رہنے والا ہے کبھی ختم نہیں ہو گا۔

وَلَعِنْدَكُمْ
يَنفَدُ
وَمَا عِنْدَ اللَّهِ
بَاقٍ ۝ ۱۶

باقی رہنے اور اگلی زندگی تک ساتھ جانے والی مستاعِ حیات

دیکھو جو سامانِ زینت و آرائش تمہیں اس وقت حاصل ہے
وہ صرف تمہاری دنیاوی زندگی کی مستاع اور
اس کی زینت ہے جو اس دنیا سے آگے نہیں جاسکتی
اور جو مستاعِ حیات تمہیں قوانینِ خداوندی کی رو سے ملتی ہے
وہ تمہارے موجودہ ساز و سامان سے زیادہ بہتر ہے

وَمَا أُوتِيتُمْ مِنْ شَيْءٍ
فَمَتَّاعٌ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
وَزِينَةٌ
وَمَا عِنْدَ اللَّهِ
خَيْرٌ

وَأَبْقَى

أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ ۲۸

وہ باقی رہنے والی اور اگلی زندگی تک ساتھ جانے والی ہوتی ہے
کیا تم عقل و فکر سے کام نہیں لو گے۔

دنیا کی کھیتی اور آخرت کی کھیتی

اللہ اپنے بندوں سے بہت نرمی برتا ہے
اس کے قانونِ مشیت کے مطابق ہر کسی کو رزق ملے چلا
جاتا ہے اور اس کا یہ قانون بہت ہی محکم اور زبردست ہے
دیکھو جو لوگ آخرت کی کھیتی کاٹنا چاہتے ہیں
ہم ان کی کوششوں کے نتائج بڑھاتے چلے جاتے ہیں
اور جو لوگ صرف دنیا کی کھیتی کاٹنا چاہتے ہیں
انہیں ان کی کوششوں کے نتائج دنیا ہی میں مل جاتے ہیں
لیکن آخرت کی زندگی میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ
يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ
وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ
مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ
نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ
وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا
نُؤْتِهِ مِنْهَا
وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ ۝ ۲۹-۳۰

دنیاوی زندگی کی مثال

خوب جان لو کہ
یہ دنیاوی زندگی اور اس کے فائدے
پندرہ روزہ کھیل تماشہ سے زیادہ چشیت نہیں رکھتے
دنیاوی زندگی کی ظاہری ٹیپ ٹاپ اور زیبائش
اور اس سلسلہ میں ایک دوسرے پر فخر جمانا
اور مال و اولاد میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی دوڑ
اس سب کی مثال ایسے ہے
جیسے بارش کا ایک چھینٹا پڑنے سے نباتات خشک آتی ہے
جسے دیکھ کر انسان خوش ہو جاتا ہے
لیکن ایسی کھیتی جلد ہی خشک ہونے لگ جاتی ہے۔

اعْلَمُوا
أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا
لَعِبٌ وَلَهْوٌ
وَزِينَةٌ
وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ
وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ
كَمَثَلٍ
غَيْثٍ أَغْجَبَ الْكُفَّارَ
نَبَاتُهُ
ثُمَّ يَهْجُجُ

فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا
ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا ۝ ۵۴

ذرا سی دھوپ سے زرد پڑ جاتی ہے
اور پھر پھور پھور ہو کر روندن بن جاتی ہے۔

دھوکے کی ٹیٹی

دیکھو دنیاوی زندگی اور اس کے فائدے
اس کے ہوا کچھ نہیں کہ دھوکے کی ٹیٹی ہیں
تم نے اگر دوسروں پر سبقت حاصل کرنی ہے تو
نظامِ خداوندی کے تحفظ میں آنے کے لیے دوڑ نکاؤ
اور اس جنت کو حاصل کر لو

وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا
إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ
سَابِقُوا إِلَى
مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ
وَجَنَّةٍ

جس کی وسعتیں زمین و آسمان کو محیط ہیں
جو ان لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے
جو نظامِ خداوندی کو قبول کر لیتے ہیں
یہ اللہ کا وہ فضل ہے
جو اس کے قانونِ مشیت کے مطابق حاصل ہوتا ہے
اور اللہ کے اس نظام میں بڑی ہی آسائشیں اور خوشحالیاں ہیں۔

عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
أُعِدَّتْ لِلَّذِينَ
آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ
ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ
يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝ ۵۴

جنت اپنی ذات میں حیرت انگیز ہے تو ان کے پاس ہے کہ کسی بھی گروہ بندی کے ساتھ وابستگی سے

یہ لوگ کہتے ہیں کہ
جنت میں کوئی داخل نہیں ہو سکتا
جب تک کہ وہ یہودی یا نصرانی (یا مسلمان) نہ ہو جائے
یہ ان کی محض خوش فہمیاں ہیں
ان سے کہو علم و بصیرت کی رو سے بات کرو
اور اس دعوے کی صداقت میں دلائل و براہین پیش کرو
یاد رکھو جنت تو ان کے ہتھ میں آتی ہے

وَقَالُوا
لَن يَدْخُلَ الْجَنَّةَ
إِلَّا مَن كَانَ هُودًا أَوْ نَصْرَانً
تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ
قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ
إِن كُنْتُمْ صَادِقِينَ
بَلَىٰ

مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ

وَهُوَ فَحْسَنٌ ۝ ۱۱۳-۱۱۲

جو قوانینِ خداوندی کے سامنے جھک جاتے ہیں
اور اپنی ذات و معاشرہ میں حُسن و توازن پیدا کر لیتے ہیں۔

پچھتاوا

قیامت کے روز یہ لوگ عذاب کو دیکھ کر کہیں گے
کاش ہمیں پھر ایک موقع مل سکے
تو ہم ان لوگوں میں شامل ہو جائیں
جنہوں نے اپنی ذات میں حُسن و توازن پیدا کر لیا ہے
ان سے کہا جائے گا اب یہ ممکن نہیں ہے
تمہارے پاس تو ہمارے قوانین پہنچے تھے
لیکن تم نے ان کی تکذیب کی اور سرکشی برقی
اور ان کے ماننے سے انکار کر دیا
قیامت کے روز تم دیکھو گے کہ
جو لوگ اللہ کی طرف غلط باتیں منسوب کرتے تھے
انہیں کس قدر ذلت اور رُوسا ہی نصیب ہوتی ہے
کیا ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم نہیں ہو گا
جو قوانینِ خداوندی سے سرکشی برتتے ہیں۔

تَقُولُ حِينَ تَرَى الْعَذَابَ

لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةً

فَأَكُونُ مِنَ

الْمُحْسِنِينَ

بَلَىٰ

قَدْ جَاءَ تِلْكَ آيَتِي

فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ

وَكَنتَ مِنَ الْكَافِرِينَ

وَيَوْمَ الْقِيَمَةِ تَرَى

الَّذِينَ كَذَّبُوا عَنْ اللَّهِ

وُجُوهُهُمْ مُسْوَدَّةٌ

أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى

لِلْمُتَكَبِّرِينَ ۝ ۵۸-۵۹

ملکیت

سب اللہ کی ملکیت ہے

اللہ کی ملکیت ہے وہ سب کچھ جو
آسمانوں اور زمین میں موجود ہے۔

وَلَهُ مَا فِي

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۝

سب کچھ اللہ کی میراث ہے

یہاں سب کچھ اللہ کی میراث ہے
خواہ وہ آسمانوں میں ہے خواہ زمین میں
اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔

وَلِلّٰهِ مِيرَاثُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝۱۸۰

اللہ کا مال

آخر کیا وجہ ہے کہ تم
اللہ کے مال کو اس کی راہ میں خرچ نہیں کرتے
حالانکہ یہاں ہر چیز کی ملکیت اللہ کی ہے
خواہ وہ آسمانوں میں ہے خواہ زمین میں۔

وَمَا لَكُمْ اَلَّا
تُنْفِقُوْا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
وَلِلّٰهِ مِيرَاثُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۝۵۴

اللہ کی ملکیت پس کوئی شریک نہیں بن سکتا

تمہارے پاس جو نعمت بھی ہے وہ اللہ کی عطا کردہ ہے
چنانچہ ان میں سے کوئی نعمت جب چھنتی ہے اور تمہیں نقصان پہنچتا ہے
تو تمہاری مانگوں کا رخ اللہ ہی کی طرف ہوتا ہے
پھر جب وہ مصیبت ٹل جاتی ہے
تو تمہارا ایک طبقہ اس کی ملکیت میں اللہ کے ساتھ شریک بن جاتا ہے
تاکہ اللہ کی عنایات کا کفران نعمت کرتے ہوئے انہیں صرف اپنے لیے فتنہ بنائیں
بہر حال تم ان نعمتوں کے مزے لوٹ لو
بہت جلد اس کا نتیجہ تمہارے سامنے آ جائے گا۔

وَمَا يَكْمُرُ مِنْ نِّعَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ
ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ
فَالْيَیْءُ تَجْتَرُّوْنَ
ثُمَّ اِذَا كُفِيَ الضُّرُّ عَنْكُمْ
اِذَا فَرِیقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ یُشْرِكُوْنَ
لِیَكْفُرُوا بِمَا آتٰیهِمْ
فَمَتَّعُوْا
فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝۱۶

۵۵-۵۴

اللہ کی ملکیت میں شریک مت ٹھہراؤ

اللہ نے زمین کو تمہارے لیے فرش کی طرح بچھا دیا

الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا

وَالسَّمَاءِ بِنَاءً

وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً

فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ

رِزْقًا لَّكُمْ

فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَندَادًا

وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ○ ۲۳

اور اوپر فضا کی چھتری تان دی

اور ایسا انتظام کر دیا کہ فضا سے پانی برسے

اور اس کے ذریعہ سے ہر طرح کی پیداوار نکال کر تمہیں رزق

بہم پہنچایا (ظاہر ہے کہ اس پر ملکیت اللہ کی ہے تمہیں صرف استعمال کی اجازت ہے)

لہذا تم ایسا نہ کرنا کہ انسانوں کو اس کا مالک بنا کر اللہ کے شریک ٹھہرا دو

اگر تم نے ایسا کیا تو یہ جانتے بوجھتے اللہ کے ساتھ شرک ہو گا۔

جو چیز اللہ کی ملکیت ہے اس پر تمہاری ملکیت کیسی؟

ان سے اگر پوچھو کہ یہ زمین

اور اس کے اندر جو کچھ ہے وہ کس کی ملکیت ہے

تو یہ تسلیم کریں گے کہ یہ سب کچھ اللہ کی ملکیت ہے

ابو پھر تمہاری سمجھ میں اتنی سی بات کیوں نہیں آتی کہ

جو چیز اللہ کی ملکیت ہے اس پر تمہاری ملکیت کیسی؟

قُلْ لِّمَنِ الْأَرْضُ

وَمَنْ فِيهَا إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ

سَيَقُولُونَ لِلَّهِ

قُلْ أَفَلَا

تَذَكَّرُونَ ○ ۲۴

سب کا یکساں حق

اللہ وہ ہے جس نے تمام عالمین کی پرورش و نشوونما کا انتظام کر رکھا ہے

اس مقصد کے لیے اس نے زمین کی سطح کے اوپر پہاڑ بنا دیے

اور اس میں مختلف چیزیں پیدا کرنے کی صلاحیت رکھ دی

اور اس کی فصلوں کا ٹھیک ٹھیک اندازہ مقرر کر دیا

چار موسموں کی تبدیلی سے

دیکھو زمین کی پیداوار پر تمام ضرورت مندوں کا یکساں حق ہے۔

ذَلِكَ رَبُّ الْعَالَمِينَ

وَجَعَلَ فِيهَا رِوَاسٍ مِّنْ فَوْقِهَا

وَبَرَكَ فِيهَا

وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا

فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ

سَوَاءً لِّلنَّاسِ يَلِينَ ○ ۲۵

تقسیم رزق کا نظام اور اس کی بنیاد

غور کرو کہ تمہاری کمائی پہنچتا رہا حصہ کس قدر ہے اور اللہ کا کس قدر

تم ذرا غور تو کرو کہ یہ بیج جو قہر بوتے ہو

أَفَنُؤْمِنُ بِمَا كُنَّا نُكْفَرُونَ

ءَاَنْتُمْ تَزِرُ وَرْعُونَہَ

اَمْ نَحْنُ الزَّٰہِقُونَ

لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنٰہُ حَطًا مَّا

فَظَلْتُمْ تَفْکٰہُونَ

اِنَّا لَمُغْرَمُونَ

بَلْ نَحْنُ فَحْشٌ وَّ مُؤَن

اَفَرَأٰی یَوْمَ الْمَآءِ الَّذِیْ تَشْرَبُوْنَ

ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوہُ مِنَ الْمَرْۢی

اَمْ نَحْنُ الْمُنۢزِلُونَ

لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنٰہُ اُجَاجًا

فَلَوْ لَا تَشْکُرُوْنَ

اَفَرَأٰی یَوْمَ النَّارِ الَّتِیْ تُورُونَ

ءَاَنْتُمْ اَنْشَأْتُمْ شَجَرَتَہَا

اَمْ نَحْنُ الْمُنۢشِئُونَ

نَحْنُ جَعَلْنٰہَا

تَذٰکِرًا

وَمَنَآعًا

لِّلْمُفۢسِدِیۡنَ

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ الْعَظِیۡمِ ۝

۵۶
۴۳-۶۳

ان سے کھیتیاں کیا تم اُگاتے ہو؟

یا اس کے اُگانے والے ہم ہیں

اگر اس سائے نظام کو ہمارے قانون کا تحفظ حاصل نہ ہو تو یہ کھیتیاں تھس تھس

ہو جائیں اور تم سر پکڑ کر بیٹھ جاؤ اور کہو کہ ہم تو بالکل تباہ ہو گئے

اس کھیتی سے غلہ تو ایک طرف ہماری محنت اور بیج بھی بیکار چلے گئے

اور ہم یکسر مرم و بے نصیب رہ گئے

اور اس پانی پر غور کرو جسے تم پییتے اور کھیتیاں سینچتے ہو

کیا اسے بادلوں سے تم برساتے ہو؟

یا اس کے برسانے والے ہم ہیں

اس میں اگر ہمارا قانون مشیت کا فرمانہ ہو تو یہ کمارا ہی رہ جائے

پھر تم نظام خداوندی کی قدر شناسی کیوں نہیں کرتے

تم اس آگ پر غور کرو جس سے تم اتنے کام لیتے ہو

اس کے ایندھن کے لیے درخت کیا تم نے پیدا کیے ہیں؟

یا ان کے پیدا کرنے والے ہم ہیں۔

دیکھو رزق پیدا کرنے کی یہ تمام مشینری

تمہیں اس حقیقت کی یاد دلاتی ہے کہ

یہ سب کچھ ہم نے سامانِ زیت بنایا ہے

تمام ضرورت مندوں کے لیے کسی خاص طبقہ کے لیے نہیں

لہذا تم سب اللہ کی ربوبیتِ عظمیٰ کے قیام کے لیے سرگرم عمل رہو۔

نعمتیں اللہ کی دی ہوئی ہیں

دیکھو جس قدر نعمتیں تمہیں حاصل ہیں

وہ سب اللہ کی دی ہوئی ہیں۔

وَمَا لَکُمْ مِّنۡ نِّعْمَۃٍ

مِّنۡ اللّٰہِ ۝ ۱۶

اللہ نے رزق تمام انسانوں کے لیے پیدا کیا

أَفَلَمْ يَنْظُرُوا إِلَى السَّمَاءِ فَوْقَهُمْ
كَيْفَ بَنَيْنَاهَا
وَزَيَّنَّاهَا
وَمَالَاهَا مِنْ فُرُوجٍ
وَالْأَرْضِ مَدَدْنَاهَا
وَالْقَيْنَا فِيهَا رِجَالًا
وَأَنْبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ
تَبْصِرَةً وَذِكْرًا
لِكُلِّ عَبْدٍ مُنِيبٍ
وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً
مُبَارَكًا

اپنے اوپر نا پیدائندہ فضا سے سماوی اور اس میں تیرنے والے اجرام فلکی کو دیکھو
کہ ہم نے انہیں کس طرح بنایا ہے
اور اس چھت پر کیسی مینا کاری کر رکھی ہے
اس میں کہیں کسی قسم کا خلل نہیں پاؤ گے
زمین کو دیکھو کہ اسے کس طرح ہم نے پھیلا رکھا ہے
اور اس میں بڑے بڑے پہاڑ جما دیے ہیں
اور اس کے اندر ہر طرح کی خوش نما نباتات اُگائی ہیں
یہ ساری چیزیں آنکھیں کھولنے اور فراموش کردہ حقیقتوں کو سامنے
لانے کے لیے کافی ہیں ہر اس بندے کے لیے جو ان پر غور و فکر سے توجہ کرے
ہم آسمان سے پانی برساتے ہیں
جو ہزار برکات اپنی آغوش میں رکھتا ہے
اس سے باغات میں پھل پھیلا ہوتے ہیں
اور کھیتوں میں فصلیں

فَأَنْبَتْنَا فِيهَا جَنَّتٍ
وَحَبَّ الْحَصِيدِ
وَالنَّخْلَ يُسْقَتُ لَهَا طَلْعُ نَضِيدٍ
رِزْقًا لِلْعِبَادِ ○ ۵۰ ۱۱

اور بڑے بڑے اونچے کھجوروں کے درخت جن کے خوشے تہ بہ تہ ہوتے ہیں
یہ سب کچھ ہم نے تمام انسانوں کے لیے بطور سامانِ زینت پیدا کیا ہے۔

لوگوں کے حقوق ہیں ڈنڈی نہ مارو

اللہ کے جن قوانین کی رو سے سوج اور چاند جیسے عظیم گمے
ایک حساب کے تحت چل رہے ہیں
اور تاکے اور درخت جس طرح اس کے قوانین کے سامنے
سہر تسلیم خم کیے ہوئے ہیں
اور جس کے قانون کی رو سے فضا کی پہنائیوں میں

الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ
يَحْسَبَانِ
وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ
يَسْجُدَانِ
وَالسَّمَاءُ رَفَعَهَا

اجرام فلکی کا ربط و ضبط اور توازن قائم ہے تم بھی اس اللہ نے
قوانین کے ذریعے اپنے معاشرہ کا توازن بگڑنے سے بچا سکتے ہو
اور ان قوانین کی بنیاد پر حق و انصاف کا نظام قائم کر کے
اپنے معاشرہ کا توازن بحال کر سکتے ہو
لہذا دوسروں کے حقوق میں ڈنڈی نہ مارو
دیکھو زمین کو ہم نے پوری مخلوقات کے لیے بنایا ہے (کسی خاص طبقہ کے لیے نہیں)
اس کے لذیذ پھل اور غلافوں میں لپٹی کھجوریں سب کے لیے ہیں
بالوں کے اندر اناج اور رنگارنگ کے خوشبودار پھول سب کے لیے ہیں
کیا تم اللہ کے ان قوانین کو نظر انداز کر کے ان کی تکذیب کرو گے۔

وَوَضَعَ الْمِيزَانَ
أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ
وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ
وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ
وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ
فِيهَا فَاكِهَةٌ وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْأَكْمَامِ
وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ
فَبِآيٍ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٥٥﴾

اللہ کا حق ۱

اللہ ہی ہے جس نے طرح طرح کے باغ
پاکستان اور نخلستان پیدا کیے
کھیتیاں اگائیں جن سے قسم قسم کے ماکولات حاصل ہوتے ہیں
زیتون اور انار وغیرہ کے درخت پیدا کیے
جن کے پھل ایک دوسرے سے مشابہ بھی ہوتے ہیں اور مختلف بھی
ان کی پیداوار میں سے اپنی ضرورت کے مطابق رکھ لو
اور باقی جو کہ اللہ کا حق ہے اس کے ضرر مند بنڈن کھیلے دے دو
اور اپنی ضروریات کے تعین میں بھی اسراف سے کام نہ لو
بلاشبہ اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ہے۔

وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَ جَنَّاتٍ
مَّعْرُوشَاتٍ وَغَيْرَ مَعْرُوشَاتٍ
وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أَكْلُهُ
وَالزَّيْتُونَ وَالرُّقَّانَ
مُتَشَابِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ
كُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ
وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ
وَلَا تُسْرِفُوا
إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ﴿٥٦﴾



۱۔ سائے مستعدان میں صرف اس مقام پر اللہ نے اپنے حق کا ذکر کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس سے مراد ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرنا ہے۔ اس کے علاوہ اللہ کے کسی اور حق کا ذکر قرآن حکیم میں نہیں آیا۔

اللہ کا دیا ہوا معاشی نظام، عبوری دور میں

۳۳ اتفاق و صدقات

صَدَقَات (مادہ: ص د ق):

الصَّدَقَةُ اس چیز کو کہتے ہیں جو اللہ کی راہ میں دی جائے۔ جب قرآنی نظام اپنی تکمیل کو پہنچ جاتا ہے تو اس میں جو کچھ افراد کے پاس اپنی ضرورت سے زائد ہو وہ سب کا سب فلاح انسانی کے لیے نظام کی تحویل میں دے دیتے ہیں۔

لیکن یہ نظام بتدریج قائم ہوگا۔ جس عرصہ میں یہ ہنوز زیرِ تشکیل ہوگا۔ اس میں جماعت کے افراد سے چندے اور عطیے لیے جائیں گے یا ہنگامی ٹیکس عائد کیے جائیں گے ان کے لیے قرآن کریم نے ”صدقات“ کی اصطلاح استعمال کی ہے اور یہ حکومت کا ہی ایک شعبہ ہوگا انفرادی چیز نہیں ہونگی سرمایہ دارانہ ابلیسی نظام میں لوگوں کے ایک بڑے طبقے کو پہلے تو غریب اور محتاج بنا دیا جاتا ہے پھر ان پر ترس کھا کر انہیں خیرات کے طور پر کچھ بھیک دے دی جاتی ہے جس سے شرف انسانی پاش پاش ہو جاتا ہے اس طرح خیرات یا بھیک دینے والے تو ”ان داتا“ کا درجہ حاصل کر لیتے ہیں اور جنہیں یہ بھیک دی جاتی ہے۔ وہ اپنے آپ کو ذلتوں اور لپٹیوں میں گرا ہوا پاتے ہیں لیکن نظامِ خداوندی میں تمام افراد معاشرہ کو ”رزقِ کریم“ دیا جاتا ہے نہ یعنی اس معاشرہ میں لوگوں کو رزق با شرف یا عزت کی روزی حاصل ہوتی ہے۔ اس معاشرہ میں جو لوگ اپنی زائد از ضرورت آمدن فلاح عامہ کے لیے نظام کے حوالے کرتے ہیں وہ کسی پر احسان نہیں کر رہے ہوتے وہ اپنے ذمہ معاشرہ کی طرف سے عائد فرض ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ اور جو لوگ نظام سے یہ کچھ حاصل کرتے ہیں وہ معاشرے سے اپنا حق وصول کر رہے ہوتے ہیں۔ اس نظام میں افراد کی ضروریات کا پورا کرنا معاشرہ کی ذمہ داری ہے۔ لہذا عبوری دور میں بھی یہ کام اجتماعی نظام کے ذریعے ہی انجام دیا جائے گا

بہر حال عبوری دور میں انفرادی طور پر لوگ ایک دوسرے کی امداد کے طور پر جو کچھ کریں گے اسے بھی صدقات ہی کہا گیا ہے مثلاً سورہ بقرہ میں صدقات کا لفظ الزکوٰۃ کے مقابلہ میں آیا ہے یعنی زکوٰۃ تو یہ ہے کہ جو کچھ تمہارا کسی کے ذمہ ہے اس سے زیادہ وصول کرو اور صدقات یہ ہے کہ جو کچھ تمہارا کسی کے ذمہ ہے اسے بھی چھوڑ دو۔ مثلاً قرضہ وغیرہ۔

اس کے علاوہ اس میں یہ پہلو بھی نکلتا ہے کہ جو کچھ دیا جائے وہ دل کی پوری رضا مندی اور خوشنودی لیے ہوتے ہو اس میں بخور اکراہ کا شائبہ تک نہ ہو۔ قرآن کی تعلیم کا بنیادی نکتہ ہی یہ ہے کہ انسان کی ہر بات اور ہر عمل دل کی گہرائیوں سے ابھرے ہی وہ عمل ہے جو وجہ تقویت ہو سکتا ہے خود اس کام کے کرنے والے کے لئے بھی اور نوع انسان کے لیے بھی۔

انفاق (ماوہ: نفاق):

نَفَقٌ اس سُرنگ کہتے ہیں جس کے دونوں سرے کھلے ہوں۔ نیفہ بھی اسی سے ہے جس کے دونوں سرے کھلے ہوتے ہیں نَفَقٌ: ہمیانی یا نقدی ڈالنے کی اس پتلی سی پھیلی کو بھی کہتے ہیں جس میں نقدی ڈال کر لوگ کمر سے باندھ لیتے تھے اور اس کے دونوں سرے کھلے ہوا کرتے تھے۔ اس سے قرآن حکیم کے دیے ہوئے معاشی نظام کا تصور ملتا ہے اہل ایمان کی ہمیانی کے دونوں سرے کھلے ہوتے ہیں اور یہ ہمیانی نظام کے ہاتھ میں رہتی ہے اس میں ہر فرد اپنی محنت کا حاصل ڈالتا جاتا ہے اور نظام اسے نوع انسان کی پرورش و نشوونما کے لیے صرف کرتا جاتا ہے۔ چونکہ اس نظام میں ہر فرد کی تمام ضروریات زندگی کی ذمہ داری خود نظام پر ہوتی ہے اس لیے کسی فرد کو کچھ بچا کر رکھنے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی۔ نہ کسی کو اپنی اولاد کے مستقبل کے متعلق کوئی خدشہ یا اندیشہ ہی رہتا ہے۔ یہ تمام ذمہ داریاں نظام کے سر ہوتی ہیں جو قوانین خداوندی کے مطابق قائم ہوتا ہے۔ لہذا قرآن کریم میں انفاق کے بنیادی معنی اپنی محنت کے حاصل کو ربوبیت عالمینی کے لیے کھلا رکھنا یا وقف کر دینا ہیں۔

عبوری دور میں صدقہ اور انفاق

عبوری دور بہن لوگوں کے لیے ہو صدقات انکی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا جائیگا

اے نبیؐ لوگوں کے اموال میں سے قبول کر لیا کرو

صدقات و عطیات

تاکہ تعلیم و تربیت کے ذریعہ ان کے قلب و دماغ کی تطہیر
اور ان کی صلاحیتوں کی نشوونما کا انتظام کیا جاسکے۔

خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ

صَدَقَةً

تُطَهِّرُهُمْ

وَتُزَكِّيَهُمْ ○ ۹/۱۳

صدقات کے خرچ کرنے کی دیگر ندیں

دیکھو صدقاتِ رفاہ عامہ پر خرچ کیے جائیں گے

مثلاً ان پر جو خود کمانے کے قابل نہ ہوں

اور وہ جو معذور یا بیسوزگار ہو جائیں

اور وہ جو مملکت کی طرف سے صدقات کی وصولی پر مامور ہوں

اور وہ جن کی تالیفِ قلوب مقصود ہو یعنی جو نظامِ خداوندی کی طرف

آنا چاہتے ہوں لیکن ان کی راہ میں کچھ معاشی موانع حائل ہوں

اور محکوموں و غلاموں کو آزاد کرانے کے لیے

اور وہ جو قرض یا تاوان کے بوجھ تلے دبے ہوں

اور قیامِ نظامِ خداوندی کے دیگر کاموں میں

نیز باہر سے آنے والے جنہیں مالی امداد کی ضرورت ہو

دیکھو یہ اللہ کے ٹھہرائے ہوئے ضوابط ہیں

اور اللہ کے ٹھہرائے ہوئے ضوابطِ علم و حکمت پر مبنی ہوتے ہیں۔

إِنَّمَا الصَّدَقَتُ

لِلْفُقَرَاءِ

وَالْمَسْكِينِ

وَالْعَمِلِينَ عَلَيْهَا

وَالْمَوْلَاةِ

قُلُوبُهُمْ

وَفِي الرِّقَابِ

وَالْغَرَامِينِ

وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ

وَابْنِ السَّبِيلِ

فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ

وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ○ ۹/۶۰

اللہ کا نظامِ اتحصالِ ذہنیت کو مٹاتا اور دوسروں کی پرورش کنزِ نبویؐ کی ہنریت کو فروغ دیتا ہے

اللہ کا قانون مٹاتا ہے اس نظام کو جس میں

يَسْحَقُ اللَّهُ

سرمایہ پر منافع لے کر لوگوں کا استحصال کیا جاتا ہے
اور بڑھاتا اور پھیلاتا ہے اس نظام کو جس میں
ہر کوئی دوسروں کی فلاح و بہبود پر اپنا مال خرچ کرتا ہے
اور اللہ ایسے نافرمان لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو
دوسروں کی کائی پر عیش کمر کے اپنی صلاحیتوں کو مفلوج کر لیتے ہیں۔

الرِّبَا
وَرِبِّي
الصَّدَقَاتِ
وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ
آثِمٍ
○ ۲۴۰

نیکی کا معیار اور انفاق کی تشریح

دیکھو نیکی اس میں نہیں کہ تم
اپنا رخ مشرق کی طرف کرتے ہو یا مغرب کی طرف
بلکہ نیکی اس میں ہے کہ اللہ کے نظام کو قبول کیا جائے
اور یقین رکھا جائے اس کے قانون مکافات اور یوم آخرت پر
اس کی کائناتی قوتوں اس کی کتاب اور نبیوں پر
اور مال کی محبت کے باوجود اسے دے دیا جائے
رشتہ داروں اور ہمسایوں کے لیے
اور ان کے لیے جو معاشرہ میں کمزور، لاوارث اور بے آسرا ہو جائیں
اور ان کے لیے جو مغزور یا بیروزگار ہو جائیں یا کمانے کے قابل نہ رہیں
اور مسافروں اور دیگر تمام ضرورت مندوں کے لیے
محمکموں اور غلاموں کو آزاد کرانے کے لیے
غرضیکہ مکمل نظام خداوندی قائم کیا جائے
اور نوع انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کیا جائے
اور اپنے عہد و بیمان کا احترام کیا جائے
اور صبر و استقامت سے کام لیا جائے ان مشکلات میں
جو قیام نظام خداوندی کے سلسلہ میں پیش آئیں
اور حق و باطل کی جنگ میں ثبات قدم رہا جائے

لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُولُوا
وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ
وَآتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ
ذَوِي الْقُرْبَى
وَالْيَتَامَى
وَالْمَسْكِينِ
وَابْنِ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ
وَفِي الرِّقَابِ
وَأَقَامَ الصَّلَاةَ
وَآتَى الزَّكَاةَ
وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا
وَالصَّابِرِينَ
فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَاءِ
وَحِينَ الْبَأْسِ

یہی لوگ ہیں جو اپنے دعویٰ ایمان کی عمل کے ذریعہ سے تصدیق کرتے ہیں اور یہی ہیں جنہیں مشقی کہا جاسکتا ہے۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا
وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ۝ ۲۴

انفاق سبیل اللہ و ایسا معاشرہ تشکیل پاتا ہے جس سے خوف و پریشانی ختم ہو جاتی ہیں

جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں دوسروں کی پرورش و نشوونما کے لیے دن رات خرچ کرتے ہیں خاموشی سے بھی اور کھلے بندوں بھی انہیں اس کا اجر اللہ کی جانب سے اس صوت میں ملتا ہے کہ وہ ایسا معاشرہ قائم کر لیتے ہیں جس میں ہر طرح کے خوف سے نجات مل جاتی ہے اور کسی قسم کی کوئی پریشانی باقی نہیں رہتی۔

الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ
بِالْئِيلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً
فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ
وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ ۲۴

انفاق فی سبیل اللہ کے ذریعہ معاشرہ کی ناہمواریاں دور کی جاتی ہیں

جو لوگ اللہ سے یکے ہوتے عہد کو پورا کرتے ہیں اور جو معاہدہ اس سے کیا تھا اسے نبھاتے ہیں اور اس طرح انسانیت کے ٹوٹے ہوئے رشتوں کو جوڑتے ہیں جن کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے وہ اللہ کے قانون مکافات سے ڈرتے ہیں کہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو اس کا نتیجہ تباہی و بربادی ہوگا وہ صبر و استقامت سے سرگرم عمل رہتے ہیں اللہ کے متعین کردہ مقصد عظیم کے حصول کے لیے اور اس طرح نظام خداوندی قائم کر لیتے ہیں اور نوح انسان کی پرورش و نشوونما پر خرچ کرتے ہیں ہمارے دیے ہوئے رزق کو

الَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ
وَلَا يَنْقُضُونَ الْمِيثَاقَ
وَالَّذِينَ يَصِلُونَ
مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ
وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ
وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ
وَالَّذِينَ صَبَرُوا
ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ
وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ
وَأَنفَقُوا
مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ
سِرًّا وَعَلَانِيَةً
وَيَدْرُونَ بِأَحْسَنَةِ السَّيِّئَةِ

حسب ضرورت خاموشی سے بھی اور علانیہ بھی اور یوں انسانی معاشرہ کی ناہمواریوں کو اپنے حسن عمل سے دور کر دیتے ہیں

یہی وہ لوگ ہیں جن کی عاقبت بھی اچھی ہوگی۔

أُولَٰئِكَ لَهُمْ عُقُوبَةُ الدَّارِ ۝ ۲۰-۲۳

معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کرو

اور اپنا مال فلاحِ انسانی کے لیے وقف کر دو
اور اپنے آپ کو اپنے ہی ہاتھوں
ہلاکت میں نہ ڈال دو
اور معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کرو
بلاشبہ اللہ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے
جو معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کرتے ہیں۔

وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ
إِلَى التَّهْلُكَةِ
وَاحْسِنُوا
إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ
الْمُحْسِنِينَ

۲
۱۹۵

خود حاجت مندوں کی تلاش کرو

تم انسانی فلاح و بہبود کے لیے جو کچھ بھی خرچ کرو گے وہ
اس نظام کے قیام کے بعد پورا پورا تمہیں واپس مل جائے گا
اور تمہارے حقوق میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی
اس سلسلہ میں تم ایسے ضرورت مندوں کا بھی خیال رکھو
جو اس نظام کی تشکیل کے سلسلہ میں گھر گئے ہیں
اور حصولِ روزی کھیلے جاؤ جہد نہیں کر سکتے
وہ اپنی خودداری کی وجہ سے کسی سے مانگتے بھی نہیں
لہذا ناواقف انہیں خوشحال ہی گمان کرے گا
لیکن تم ان کے چہروں سے ان کی اندرونی حالت پہچان سکتے ہو
وہ لوگوں سے پٹ پٹ کر مانگنے والے نہیں ہوتے۔

وَمَا تَنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ
يُؤْتِ الْيَتَامَىٰ
وَأَنْتُمْ لَا تَظْلَمُونَ
لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ
أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ
يَحْسِبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ
مِنَ التَّعَفُّفِ
تَعْرِفُهُمْ بِسِيمَاهُمْ
لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا ۝ ۲۴-۲۷

سب کچھ کرنے والے کسی سے شکریہ بھی متمنی نہیں ہوتے

یہ لوگ عالمگیر ربوبیت کی ذمہ داری کو خند و پیشانی سے نبھاتے ہیں

يُؤْفُونَ بِالْأَنْذَرِ

وَيَخَافُونَ يَوْمًا

كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا

وَيُطْعَمُونَ الطَّعَامَ

عَلَىٰ حَيْثُ

مَسْكِنًا

وَيَتِيمًا

وَأَسِيرًا

إِنَّمَا نَطْعِمُكُمْ لِرِجَاءِ اللَّهِ

لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً

وَلَا شُكْرًا ○ ۶۷

اور ڈرتے ہیں کہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو
معاشرہ میں چاروں طرف شر پھیل جاتے گا
لہذا وہ دوسروں کے رزق کا انتظام کرتے ہیں
محض اللہ کے قانون کی چاہت میں
معذروں اور بیسوزگاروں کے لیے

اور معاشرہ میں کمزور و بے آسرا رہ جانے والوں کے لیے
اور ان کے لیے جو کسی بھی مصیبت میں گرفتار ہو جائیں
اور یہ سب کچھ وہ محض اللہ کی رضا جوئی و خوشنودی کی خاطر کرتے ہیں
اور اس سلسلہ میں کسی معاوضہ کے خواہشمند نہیں ہوتے
حتیٰ کہ شکریہ کے بھی نہیں۔

اور یہ دینا بھیک کی طرح کی خیرات جیسی سبت چیز نہیں ہوتی

جو لوگ اپنا مال نمود و نمائش کے لیے خرچ کرتے ہیں

اور دکھاوے کی خیراتیں دیتے ہیں

ان کا دراصل اللہ پر ایمان ہی نہیں ہوتا

اور نہ انہیں اخروی زندگی کا ہی یقین ہوتا ہے

ان کا جذبہ محرکہ محض اپنے پست جذبات کی تسکین ہوتا ہے

سو ظاہر ہے کہ جس عمل کی بنیاد ہی ایسی پست ہو اس کا نتیجہ کیسے خوشگوار ہو سکتا ہے۔

وَالَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ

رِئَاءَ النَّاسِ

وَلَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ

وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ

وَمَنْ يَكُنِ الشَّيْطَانُ لَهُ قَرِينًا

فَسَاءَ قَرِينًا ○ ۶۸

ایسی خیرات کی اللہ کے نزدیک کوئی وقعت نہیں

اے اہل ایمان

اپنے صدقات کو ضائع نہ کر دینا

احسان بجا کر اور اذیت دے کر

ان کی طرح جو محض لوگوں کو دکھانے کے لیے خیراتیں کرتے ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ

بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ

كَالَّذِي يُنْفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ

ایسے لوگوں کا نہ تو اللہ پر ایمان ہوتا ہے
اور نہ اس کے قانونِ مکافات اور یومِ آخرت پر۔

وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۝ ۲۶۳

عبوری دور کے دیگر قوانین

عبوی دور میں بھی سپانٹام کرو کہ دولت ایک ہی طبقہ اندر گردش کرتی رہے

ایسا نہ ہونے دو کہ دولت
اغنیاء کے درمیان ہی چکر کھاتی رہے۔

لَا يَكُونُ دُولَةً
بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ ۝ ۵۹

عبوی دور میں ہی سرمایہ کا منافع کھانے کی ممانعت

اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
سرمایہ کا منافع ہرگز مت کھانا کہ جس کے ذریعہ سے
نبی دولت میں بغیر محنت کے اضافہ در اضافہ کیا جاتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ
أَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً ۝ ۳۰

کمرشل انٹریسٹ بھی ممنوع

اور جو مال لوگوں کو تم اپنے منافع کی خاطر دیتے ہو
کہ ان کی محنت کی کافی سے حصہ لے کر تم
اپنے مال میں اضافہ کر سکو
تو یاد رکھو اللہ کا قانون اس انداز کے اضافہ کو تسلیم نہیں کرتا۔

وَمَا آتَيْتُم مِّن رِّبًا
لِّيَرْبُوَ فِي
أَمْوَالِ النَّاسِ
فَلَا يَرْبُوا عِنْدَ اللَّهِ ۝ ۳۱

رشوت یا دیگر ناجائز ذرائع سے دولت حاصل کرنے کی ممانعت

اور دیکھو آپس میں ایک دوسرے کا مال
ناجائز ذرائع سے مت کھا جایا کرو
اور نہ حکام کو رشوت دے کہ ایسے فیصلے کرنے کی کوشش کرو

وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ
بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ
وَتُدْءُوا إِلَى الْحُكْمِ

لِيَأْكُلُوا فَرِيقًا مِّنْ
أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ
وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ○ ۱۸۸

کہ جس سے دوسروں کے مال کا کوئی حصہ
ناجائز طور پر تمہیں مل جائے
حالانکہ تم جانتے ہو کہ ایسا کرنے کے کیا نتائج ہوا کرتے ہیں۔

عربی دور میں قرضہ کے متعلق قوانین

وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ
فَنُظْرَةٌ إِلَى يَسْرَةٍ
وَأَنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَّكُمْ ○ ۲۸۰

مقروض اگر تنگدست ہو تو اسے اتنی مہلت دی جائے کہ
اس کے حالات ٹھیک ہو جائیں اور وہ بسہولت ادائیگی کر سکے
لیکن زیادہ بہتری اس میں ہے کہ ایسا قرضہ معاف کر دیا جائے۔



عربی دور میں تقسیم وراثہ اور وصیت

نظام خداوندی میں لوگ نہ تو نجی ہاتھوں میں دولت کے انبار جمع کرتے ہیں۔ اور نہ بخیر
جائیدادیں ہی کھڑی کرتے ہیں۔ لہذا ان کی تقسیم کا مسئلہ بھی سامنے نہیں آتا۔ لیکن جب یہ
نظام ہنوز زیرِ تشکیل ہو یا اس کے قیام کے بعد جن چیزوں کو افراد کی ملکیت میں چھوڑ دیا گیا
ہو۔ ان کی تقسیم کی ضرورت پیش آ سکتی ہے۔ لہذا قرآن حکیم نے ان کی تقسیم کے احکام دے دیے۔
بہر حال یہ تقسیم بھی متوفی کے ذمہ واجبات کی ادائیگی اور اس کی وصیت کے پورا کرنے
کے بعد اگر کچھ بچا تو عمل میں آنے کی۔

ترکہ میں مردوں کا حصہ بھی ہے اور عورتوں کا بھی

مردوں کا بھی حصہ ہے اس ترکہ میں
جو ماں باپ اور رشتہ داروں نے چھوڑا ہو
اور عورتوں کا بھی حصہ ہے اس ترکہ میں
جو ماں باپ اور رشتہ داروں نے چھوڑا ہو
خواہ تھوڑا ہو یا بہت۔

لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ
الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ
وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ
الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ
مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ ○ ۳۱

گھر بیوی زندگی پر معاش کی ذمہ داری چوک مرکز ہوتی ہے لہذا اس کا حصہ یادہ کھا گیا

متوفی کی اولاد میں لڑکے کا حصہ
دو لڑکیوں کے برابر ہے۔

فِيْ اَوْلَادِكُمُ الذَّكَرُ
مِثْلُ حَظِّ الْاُنثٰى ۝

۲
۱۱

متوفی کی اولاد میں اگر صرف لڑکیاں ہوں

اگر متوفی کی صرف لڑکیاں ہی ہوں دو یا دو سے زائد
تو انہیں ترکہ میں سے دو تہائی ملے گا۔
اور اگر متوفی کی صرف ایک لڑکی ہو تو اُسے
نصف ملے گا اور باقی نصف دوسرے رشتہ داروں میں تقسیم ہوگا۔

فَاِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اِثْنَيْنِ
فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ
وَ اِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً
فَلَهَا النِّصْفُ ۝

متوفی کے والدین کا حصہ

اور متوفی کے ماں باپ میں سے ہر ایک کا
چٹا حصہ ہے جو ترکہ اس نے چھوڑا
اس صوت میں کہ متوفی کی اولاد بھی ہو
اور اگر متوفی کی اولاد نہ ہو
اور اس کے وارث والدین ہی ہوں تو
ماں کا حصہ ۱/۳ ہوگا
اور اگر متوفی کے بہائی بھی ہوں تو
ماں کا حصہ ۱/۳ ہوگا

وَلَا يُوْرِيهِ الْاٰخِلُ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا
السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ
اِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ
فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُ
وَلَدٌ وَ وَرِثَتْ اَبُوهُ
فَلَا يُمْنِ الثُّلُثُ
فَاِنْ كَانَ لَهُ اِخْوَةٌ
فَلَا يُمْنِ السُّدُسُ
مِنْ بَعْدِ وَصِيَّتِ يُوْرِيْهَا
اَوْ دِيْنٌ ۝

یاد رکھو یہ تقسیم متوفی کی وصیت پوری کر دینے
اور اس کا قرعہ چکا دینے کے بعد اگر کچھ بچا تو اس کی ہوگی۔

بیوی کے ترکہ میں خاوند کا حصہ

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ
 إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ
 فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمْ الرُّبْعُ
 مِمَّا تَرَكَنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّتِ يَوْصِيْنَ بِهَا
 أَوْ دَيْنٌ ۝ ۱۳

اور جو ترکہ بیوی چھوڑ جائے اس میں خاوند کا حصہ نصف ہے
 اگر اس کی کوئی اولاد نہ ہو
 اور اگر اس کی اولاد ہو تو خاوند کا حصہ ۱/۴ ہوگا
 یہ تقسیم متوفیہ کی وصیت کے پورا کرنے
 اور اس کا قرضہ چکا دینے کے بعد ہوگی۔

خاوند کے ترکہ میں بیوی کا حصہ

وَلَهُنَّ الرُّبْعُ مِمَّا تَرَكَتُمْ
 إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ وَلَدٌ
 فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ
 فَلَهُنَّ الثُّنْنُ ۝ ۱۴

اور جو ترکہ خاوند چھوڑ جائے اس میں بیوی کا حصہ ۱/۴ ہوگا۔
 اگر اس کی کوئی اولاد نہ ہو
 اور اگر متوفی کی اولاد ہو تو
 بیوی کا حصہ ۱/۴ ہوگا۔

متوفی اگر بے اولاد ہو

وَأِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ
 كَلَّةً أَوْ امْرَأَةً
 وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتُ
 فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا الشُّدُسُ
 فَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ
 فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ
 مِنْ بَعْدِ وَصِيَّتِ يَوْصِيْ بِهَا
 أَوْ دَيْنٌ ۝ ۱۵

کوئی مرد یا عورت ورثہ چھوڑ جائے
 اور اس کے اولاد نہ ہو
 لیکن والدین اور بھائی بہنیں موجود ہوں تو
 ان میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا
 اور اگر بھائی بہنیں ایک سے زیادہ ہوں تو
 ایک تہائی میں وہ سب شریک ہوں گے
 یہ تقسیم متوفی کی وصیت پورا کرنے اور
 اس کا قرض ادا کرنے کے بعد ہوگی۔

متوفی کی اگر اولاد بھی نہ ہو اور والدین بھی زندہ نہ ہوں

ایسے بے اولاد جن کے والدین بھی زندہ نہ ہوں کا ترکہ اس طرح تقسیم ہوگا
 اگر بے اولاد متوفی مرد ہو اور اس کی صرف ایک بہن ہو
 تو اسے ترکہ میں سے نصف ملے گا
 اور اگر ایسی متوفیہ عورت ہو تو اس کا وارث بھائی ہوگا
 ایسے متوفی کی اگر ایک کے بجائے دو بہنیں ہوں تو
 وہ ترکہ کے دو تہائی میں شریک ہوں گی
 اور اگر بھائی بہنیں ملے بچے ہوں تو
 ایک مرد کے لیے دو عورتوں کے برابر حصہ ہوگا۔

قَالَ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ
 إِنْ امْرُؤٌ أَهْلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ
 وَلَهُ أُخْتُ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ
 وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ
 فَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ
 فَلَهُمَا الثُّلُثُ مِمَّا تَرَكَ
 وَإِنْ كَانُوا إِخْوَةً رِجَالًا وَنِسَاءً
 فَلِلَّذَكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ ○ ۱۷۷



اللہ کا دیا ہوا معاشرتی نظام تشکیل ہونے کے بعد

۳۵

اس معاشرہ میں خوف اور حزن سے نجات مل جائیگی

بنیادی طور پر خوف اس پریشانی کو کہتے ہیں جو کبھی آنے والے خطرہ کے احساس سے پیدا ہو۔ اور حزن اس غم یا فکر کو کہتے ہیں جو کسی حادثہ کے نتیجہ پر لاحق ہو۔ یعنی خوف کا تعلق مستقبل میں پیش آنے والے حادثات اور مشکلات کے احساس سے ہوتا ہے۔ اور حزن کا تعلق زمانہ حال کی ان پریشانیوں سے ہوتا ہے جن میں انسان اپنے غلط نظام یا غلط رسم و رواج کی وجہ سے مبتلا ہو جاتا ہے۔

ایسی معاشرہ میں ہر انسان خوف میں مبتلا ہوتا ہے۔ کسی کو ظالم کے ظلم کا خوف، کسی کو مفاد پرستوں کی سلب و نہب کا خطرہ، کسی کو بے روزگاری، معذوری اور بڑھاپے کا خوف اور کسی کو بیوی بچوں کے بے آسرا رہ جانے کا خطرہ۔ مختصراً یہ کہ مفاد پرستانہ ایسی نظام میں افراد معاشرہ کی زندگیاں خوف اور حزن میں بسر ہوتی ہیں۔

خوف وہ زہرِ ہلاہل ہے جس سے شرف انسانی تباہ ہو کر رہ جاتا ہے، دنیا میں انسان دوسرے انسان کے سامنے یا تو کوئی فائدہ حاصل کرنے کے لیے جھکتا ہے یا کسی خطرہ سے بچنے کے لیے۔ تحفظِ خویش زندگی کا بنیادی تقاضا ہے اور جب انسان سمجھتا ہے کہ اسکی حفاظت خطرہ میں ہے تو اس کا یہ جلتی تقاضا بڑی شدت سے ابھرتا ہے اور اسے ہر جائز و ناجائز ذریعہ اختیار کرنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ زندگی کی انتہائی کامیابی یہ ہے کہ ایسے حالات پیدا نہ ہوں جن سے انسان پر خوف و حزن طاری ہے۔

نظامِ خداوندی ایسے حالات پیدا کرتا ہے جن میں افراد معاشرہ خوف و حزن سے

مامون رہیں۔ اس سے بڑھ کر اور جنت کیا ہو سکتی ہے کہ کسی کو کسی قسم کا خوف اور پریشانی نہ ہو۔ نظام خداوندی کی خصوصیت ہی یہ بتائی گئی ہے کہ
 لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿۱۶﴾
 ”اس معاشرہ میں کسی کو نہ کوئی خوف لاحق ہوتا ہے نہ پریشانی۔“

نظام خداوندی پس خوف اور پریشانیوں سے نجات دل جائے گی

يٰۤاَيُّهَا اٰدَمُ
 اِمَّا يٰۤاَتَيْنٰكَمُ رُسُلًا مِّنْكُمْ
 يَقْصُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ
 فَمِنْ اَنۡتَ
 وَاَصْلٰهٖ
 فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
 وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۵﴾

بنی نوع انسان سے کہا گیا
 تمہی میں سے ہمارے رسول تمہاری طرف آئیں گے
 اور ہمارے قوانین تمہارے سامنے پیش کریں گے
 تو جو لوگ ان قوانین کی پیروی کرتے ہوئے
 اپنے معاشرہ کی اصلاح کر لیں گے
 تو اس معاشرہ سے ہر طرح کے خوف ختم ہو جائیں گے
 اور کسی کو کوئی پریشانی اور غم لاحق نہیں ہو گا۔

نظام خداوندی انسان دنیاوی زندگی کے خوف دور دیتا اور اخروی زندگی کو بھٹی

اَلَا اِنَّ
 اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ
 لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
 وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ
 الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
 وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ
 لَہُمُ الْبُشْرٰی
 فِی الْحَیٰوَةِ الدُّنْیَا
 وَفِی الْاٰخِرَةِ ﴿۶۲-۶۳﴾

دیکھو جو لوگ نظام خداوندی قائم کر کے
 اللہ کی رفاقت حاصل کر لیں گے
 ان کے معاشرہ سے ہر طرح کے خوف نکل جائیں گے
 اور ان کی کوئی پریشانی باقی نہیں رہے گی
 یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کے قوانین کو قبول کر لیا
 اور دل و جان سے ان کی پیروی کی
 ان کے لیے خوشخبریاں ہیں
 دنیاوی زندگی میں ہر طرح کی خوشگوار یوں اور سرفرازیوں کی
 اور اخروی زندگی میں بھی شادابیوں اور کامیابیوں کی۔

نظامِ خداوندی میں کسی کو نہ ظالم کے ظلم کا خوف ہو گا نہ مظلوموں کی سلب و نہب کا

وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ

وَهُوَ مُؤْمِنٌ

فَلَا يَخَفُ ظُلْمًا

وَلَا هَضْمًا ۝ ۲۰

جو لوگ اپنے عمل سے معاشرہ کی اصلاح کر لیں گے
اور انہیں نظامِ خداوندی پر یقین اور بھروسہ ہو گا
تو انہیں نہ کسی ظالم کے ظلم کا خوف باقی رہے گا
اور نہ کسی حق تلفی کرنے والے کی سلب و نہب کا خطرہ۔

اس معاشرہ میں محنت کے حاصل کا مالک خود محنت کرنے والا ہو گا

وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ

إِلَّا عَلَيْهَا

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ

وِزْرَ أُخْرَى ۝ ۲۱

اس معاشرہ میں ہر کوئی
اپنی محنت کے حاصل کا مالک خود ہوتا ہے
لہذا یہاں کسی محنت کرنے والے کی
محنت کا استحصال نہیں ہو گا۔

اس معاشرہ میں محنت کش کی محنت پر ڈاکہ ڈالنے والا کوئی نہیں ہو گا

أَفَرَأَيْتَ الَّذِي

تَوَلَّى

وَأَعْطَى قَلِيلًا

وَأَكْذَى

أَعِنْدَهُ عِلْمُ الْغَيْبِ

فَهُوَ يَرَى

أَدْلَاهُ يُنْتَ

يَمَانِي صُحُفِ مُوسَى

وَأَبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّى

آلَا

ان کی حالت پر غور کیا
جنہوں نے نظامِ خداوندی سے منہ موڑ لیا
وہ دوسروں کو مٹھوڑا سا دیتے ہیں
اور باقی سب اپنے لیے روک لیتے ہیں
کیا ایسے لوگوں کے پاس کوئی غیب کا علم ہے
جس سے انہوں نے دیکھ لیا ہے کہ ان کا یہ پیمانہ درست ہے
کیا انہیں معلوم نہیں کہ اس سلسلہ میں جو پیمانے قرآن میں دیے گئے ہیں
یہ وہی ہیں جو موسیٰ کے صحیفہ میں دیے گئے تھے
اور وفا کے پیکر ابراہیم کے صحیفہ میں درج تھے
وہ اصول و پیمانے یہ تھے کہ

تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ
وَأَنْ لَّيْسَ لِلْإِنْسَانِ
إِلَّا مَاسَعَىٰ

کسی محنت کش کی محنت کا استحقاق نہیں ہوگا
اور انسان کسی اور معاوضہ کا حقدار نہیں
ماسوا محنت کے معاوضہ کے

وَأَنْ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَىٰ
ثُمَّ يُجْزَاهُ الْجَزَاءُ الْأَوْفَىٰ
وَأَنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الْمُنْتَهَىٰ
وَأَنَّهُ هُوَ أَصْحَابُ
وَأَبْكَى

اور کہ ہر کسی کی محنت کا ٹھیک ٹھیک جائزہ لیا جائے گا
اور پھر اسے پورا پورا معاوضہ ملے گا۔

دیکھو تمہاری زندگی کا مقصد و مقصدِ نظام ربوبیت ہونا چاہیے
اسی سے انسانی زندگی میں سرستیں اور خوشحالیاں آسکتی ہیں
اور ان اصول و قوانین کی خلاف ورزی سے قومیں خون کے آنسو روتی ہیں۔
یاد رکھو یہی وہ اصول و قوانین ہیں جن سے اقوام کی موت و حیات وابستہ ہے۔

وَأَنَّهُ هُوَ أَمَاتٌ وَأَحْيَا ۝ ۳۳-۳۴

اس جنتی معاشرہ میں فراڈ کو تمام ضروریات زندگی کی ضمانت ہوگی

اس جنتی معاشرہ میں تمہیں نہ تو کھانے کی فکر ہے
اور نہ لباس کے لیے کوئی پریشانی
اس میں تمہیں نہ تو پیاس ستاتی ہے
نہ نہ موسموں کی شدت۔

إِنَّ لَكَ أَلَّا تَجُوعَ فِيهَا
وَلَا تَعْرَىٰ
وَأَنَّكَ لَا تَظْمَأُ فِيهَا
وَلَا تَصْحَىٰ ۝ ۳۵-۳۶

لہذا قیامِ نظامِ خداوندی بعد از تجلی ہاتھوں میں دلچسپی کی کوئی ضرورت نہیں ہوگی

لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ
دوسروں کی پڑش و نشوونما کچھ لیے کس قدر مال دیا جائے
کہو ضرورت سے زائد سب کا سب۔

وَيَسْأَلُونَكَ
مَاذَا يَنْفَعُونَ
قُلِ الْعَفْوَ ۝ ۳۷

فاضلہ دولت نظام کی بحریل میں رہے گی

لوگ آپ سے دریافت کرتے ہیں
فاضلہ دولت کے متعلق

يَسْأَلُونَكَ
عَنِ الْإِنْفَالِ

قُلْ الْإِنْفَالُ

لِلَّهِ وَالرَّسُولِ ۝

کو فاضلہ دولت

نظامِ خداوندی کی تحویل میں رہے گی۔

مالِ دولتِ نااہل ہاتھوں میں نہیں رہنا چاہیے

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ

الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ قِيَامًا

وَأَرْزُقُوهُمْ فِيهَا

وَكَسُوهُمْ

وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَعْرُوفًا ۝

اور مال و دولت کو نااہل ہاتھوں میں نہ رہنے دیا جائے
کیوں کہ یہ تمہاری قومی معیشت کا ذریعہ ہے
اس سے ان کی روزی کے اسباب پیدا کیے جائیں
اور ان کے لباس و رہائش کے انتظامات ہوں
اور ان کی تعلیم و تربیت کا معقول انتظام ہو۔

۲/۵

جو کچھ تم دوسروں کی بھلائی کے لئے دیتے ہو اس کا فائدہ خود تمہاری اپنی ذات یا روح کو حاصل ہوگا

وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ

خَيْرٍ فَلَا يُفْسِدُكُمْ

وَمَا تُنْفِقُونَ إِلَّا

ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ

وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ

يُوفَّ إِلَيْكُمْ

وَأَنْتُمْ لَا تظَلُمُونَ ۝

دیکھو جو کچھ تم دوسروں کی بھلائی کے لئے دیتے ہو
اس کا فائدہ خود تمہاری اپنی ذات یا روح کو حاصل ہوتا ہے
بشرطیکہ اس دینے میں کوئی اور جذبہ محرکہ نہ ہو
یہ دنیا خالصتاً قیامِ نظامِ خداوندی کے لئے ہونا چاہیے
اور جو کچھ تم نظامِ خداوندی کو دو گے
وہ واپس تمہی پر خرچ کیا جائے گا
اور تمہارے ساتھ کوئی ظلم و زیادتی نہیں ہونے پائے گی۔

۲/۴۲

قیامِ نظامِ خداوندی ہی تمام نیکیوں کا منبع ہے اس کے بغیر کوئی نیکی اپنا صحیح مقام حاصل نہیں کر سکتی

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ

حَتَّى تُنْفِقُوا

دیکھو تمہاری کوئی نیکی بھی اس وقت تک اپنا صحیح مقام حاصل نہیں کر سکتی
جب تک کہ تم قیامِ نظامِ خداوندی کے سلسلہ میں دے نہیں دیتے

مَنْ تَحِبُّونَ

وَلَا تَتَّقُوا مِنْ شَيْءٍ

فَإِنَّ اللَّهَ بِهِمُ عَلِيمٌ ۝ ۹۲

اپنی عزیز ترین اشیاء بھی

اور جو کچھ تم اس طرح ربوبیتِ عامہ کے لیے دو گے

اللہ کے قانونِ مکافات کو اس کا پورا پورا علم ہو گا۔

قیامِ نظامِ خداوندی کے بعد دولت کا نجی ہاتھوں میں جمع کرنا بہت بڑا جرم ہو گا

وَالَّذِينَ

يَكْذِبُونَ لَكَ هَبِ وَالْفِضَّةَ

وَلَا يَنْفِقُونَ بِهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ

يَوْمَ يُخْطَىٰ عَلَيْنَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ

فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ

وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ

هَذَا مَا كُنْتُمْ لَا تَفْسِكُمْ

فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْذِبُونَ ۝ ۳۴-۳۵

قیامِ نظامِ خداوندی کے بعد جو لوگ

نجی ہاتھوں میں مال و دولت جمع کرتے ہیں

اور اسے فلاحِ عامہ کے لیے نظامِ خداوندی کے حوالے نہیں کر دیتے

انہیں دردناک عذاب کی اطلاع دے دو۔

جب اس مال و دولت کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا

اور اس سے ان کی پیشانیاں ان کے پہلو

اور ان کی پیٹھیں داعی جائیں گی

اور کہا جائے گا یہ ہے وہ مال و دولت جسے تم نے اپنے لیے جمع کر رکھا تھا

مذا اس جمع کرنے کا مزہ کچھو۔



جنتِ ارضی

قیامِ نظامِ خداوندی کے بعد وجودِ پس آنے والا جنتی معاشرہ

قرآن کریم میں جنت کا لفظ بڑی جامع اصطلاح کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ موت کے بعد طبعی زندگی سے متعلق ساز و سامان تو یہاں ہی رہ جائے گا۔ اور نشو و نما یافتہ ذات آگے بڑھے گی۔ تاکہ زندگی کی مزید ارتقائی منازل طے کر سکے اس انداز کی حیات بعد الممات کو بھی قرآن نے جنت سے تعبیر کیا ہے۔ لیکن انسان اپنے شعور کی موجودہ سطح پر یہ سمجھ نہیں سکتا کہ اخروی زندگی کی وہ جنت کیسی ہوگی۔

لیکن دنیا کی جنت ہمارے سامنے آ سکتی ہے۔ نظامِ خداوندی کی رُو سے جس قسم کا فردوس بدوش معاشرہ اس دنیا میں متشکل ہوتا ہے اسے بھی جنت سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس جنتی معاشرہ میں نہ صرف سامانِ زلیات بلا جگر پاش مشقتوں کے نہایت فراوانی سے میسر ہوگا۔ بلکہ انسانی ذات کی نشو و نما بھی ہوتی جائے گی۔ یہ جنتی معاشرہ ہر طرح کے خوف اور پریشانی سے پاک ہوگا۔ اس میں افرادِ معاشرہ کو رزقِ کریم یعنی عزت کی روزی حاصل ہوگی اور اس میں افرادِ معاشرہ کی بہاروں پر بھی خزاں نہیں آئے گی۔ کیونکہ اس کی تہ میں قوانینِ خداوندی کے چٹے رواں ہوں گے۔



حریتِ بخشش

لہذا اللہ کا یہ نظام انہیں زمانہ کی ہلاکت سامانیوں سے بچا لیتا ہے
اور مسترتیں و بشارتیں انہیں گلے لگا لیتی ہیں
اور ان کے صبر و استقامت کے نتیجہ میں

فَوْقَهُمُ اللَّهُ شَرَّادِلِكَ الْيَوْمِ
وَلَقَدْ نَصَرَهُمْ وَسُرُورًا
وَجَزَاهُمْ بِمَا صَبَرُوا

جَنَّةٌ

وَحَرِيرًا

مُنْكَبِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ

وہاں ایک جنتی معاشرہ قائم ہو جاتا ہے
جس میں انہیں حریت بخش فضا میں میسر آ جاتی ہیں
اور وہ اقتدار و اختیار کی مسندوں پر فروکش ہو جاتے ہیں۔

اعلیٰ معاشرہ زندگی

لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَهْرًا

وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلُّهَا

وَذُلَّتْ أَمْطَارُهَا تَازِلًا

وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ

بِأَنبِيَاءٍ مِّنْ فَضَّةٍ

وَأَلْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرًا

قَوَارِيرٌ مِّنْ فَضَّةٍ

قَدَّرُوهَا تَقْدِيرًا

وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَاْسًا

كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيلًا

عَيْنًا فِيهَا تُنَاسِتُ

سَلْسَبِيلًا

وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ

فَخَلَدُونَ إِذَا رَأَوْهُمُ

حَسِبَتْهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا ۝ ۱۳-۱۹

اس معاشرہ میں لوگوں کو گرمی و سردی سے بچاؤ کے سامان مہیا ہوں گے
چاروں طرف سے گھنے درختوں کے سائے اُن پر جھکے ہوں گے
اور ان کی شاخیں پھلوں سے لدی ہوں گی
اور ان کے گرد گردش میں ہوں گے
چاندی کے برتنوں میں کھانے
اور بلوریں ساغروں میں مشروبات
چاندی کے برتنوں کی آب و تاب بھی بلور جیسی ہوگی
اور ان سب کی بناوٹ بڑے اعلیٰ فارمولوں کے مطابق کی گئی ہوگی
وہاں انہیں ایسا کچھ پینے کو ملے گا
جو زندگی بخش توانائیوں و حرارتوں سے بھرپور ہوگا
اور ان تمام خوشحالیوں کا سرچشمہ وہ نظام ہوگا
جو پیچھے سے چلا آتا ہے اور اسی طرح انسانیت کو فیضیاب کرتا چلا جائے گا
اس معاشرہ میں ان کے بچے اس طرح چلتے پھرتے نظر آئیں گے
کہ سیرت، صوت اور صحت کے لحاظ سے
گویا موتی بکھرے ہوئے ہوں۔

جنتی معاشرہ کی آسائشوں سے عیش پرستی آئے اور نہ قوت اقتدار کا نشہ ہی چڑھے

وَإِذَا رَأَيْتَ ثَوْرًا رَّأَيْتَ

نَعِيمًا

اس معاشرہ پر جب اور جدھر سے بھی نگاہ ڈالی جائے گی
نو آسوگیاں اور آسائشیں بھی دکھائی دیں گی

وَمَلَكًا كَبِيرًا

عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ سُنْدُسٌ

خُضْرٌ وَاسْتَبْرَقٌ

وَحُلُوفٌ أَسَاوِرٌ مِنْ فِضَّةٍ

وَسَقَمَرٌ مِمَّنْ رَّبُّهُمْ

شَرَابًا طَهُورًا ○ ۶۱-۶۰

۱۰۔ قوت و اقتدار بھی یعنی جلال و جمال کا حسین ترین مجموعہ
اس معاشرہ کی آسائشوں کی طرف جائیے تو وہاں ہر کسی کو
باریک و دبیر ریشمی لباس میسر ہوں گے
اور احترامِ انسانیت کو دیکھیے تو ہر کوئی عزت و توقیر کی علامتوں سے آراستہ
ان کے رب کی جانب سے دیا ہوا یہ ایسا پاکیزہ نظام ہے جس کی آسائشوں
سے نہ تو عیش پرستی آئے اور نہ اقتدار سے قوت کا نشہ چڑھے۔

جنتی معاشرہ میں لوگ آرٹ و موسیقی سے لطف اندوز ہوں گے

جن لوگوں نے ہمارے قوانین کو قبول کیا

اور ان کی بلوری بلوری اطاعت کی

تو وہ تمام رفقاء ایسے جنتی معاشرہ میں داخل ہو جائیں گے

جہاں وہ آرٹ و موسیقی سے بھی لطف اندوز ہو سکیں گے۔

اُن کے گود کھانے پینے کی اشیاء گردش میں ہوں گی

سونے کی طشتریوں اور ساغروں میں

اس معاشرہ میں انہیں وہ سب کچھ ملے گا جس کی آرزو ان کے دل میں پیدا ہوگی

اور جو ان کی آنکھوں کے لیے ٹھنڈک کا موجب ہوگا

ان سے کہا جائے گا کہ تم اس میں رہو

یہ وہ جنت ہے جس کے تم وارث بنائے گئے ہو

اس جدوجہد کے نتیجہ میں جو تم نے قیام و استحکامِ نظامِ خداوندی کے لیے کی۔

الَّذِينَ آمَنُوا بِالْبَيِّنَاتِ

وَكَانُوا مُسْلِمِينَ

أَدْخَلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَآزْوَاجُكُمْ

تُخْبِرُونَ

يُطَافُ عَلَيْهِمْ

بِصَحَافٍ مِنْ ذَهَبٍ وَآكَافٍ

وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ

الْأَنْفُسُ وَلَذَّائِلُ الْأَعْيُنِ

وَأَنْتُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ○

۶۲-۶۱

اس معاشرہ کے بچے

اس معاشرہ میں بچے اس طرح گھوم پھر رہے ہوں گے

جیسے غلافوں میں لپٹے موتی ہوں۔

وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَهُمْ

كَأَنَّهُمْ لَوْلُؤٌ مَكْنُونٌ ○ ۵۲-۵۱

رزق فراوانی

ہر چیز کی گویا نہریں رواں ہیں

متیقن سے وعدہ کیے گئے جنتی معاشرہ میں
ہر چیز کی افراط کی یہ شان ہوگی کہ
ہر طرف صاف اور شیریں پانی کے گویا دریا رواں ہوں
بامزہ دودھ کی گویا نہریں بہ رہی ہوں
لذیذ مشروبات کے گویا ہر سو چشمے اُبل رہے ہوں
اور مصفا شدہ کی گویا ندیاں رواں ہوں
اور ان کے لیے انواع و اقسام کے پھلوں کی بھرار ہوگی
اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اپنے پرویزگار کا تحفظ حاصل ہوگا۔

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي

وَعِدَ الْمُتَّقُونَ

فِيهَا أَنْهَارٌ مِنْ نَآءٍ غَيْرِ آسِنٍ

وَأَنْهَارٌ مِنْ لَبَنٍ لَمْ يَتَغَيَّرَ طَعْمُهُ

وَأَنْهَارٌ مِنْ خَمْرٍ لَذَّةٍ لِلشَّارِبِينَ

وَأَنْهَارٌ مِنْ عَسَلٍ مُصَفًّى

وَلَهُمْ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ

وَمَغْفِرَةٌ مِنْ رَبِّهِمْ ۝ ۴۷

بلا روک رکاوٹ

اس معاشرہ میں ہر طرح کے پھلوں کی بھرار ہوگی
جن کا نہ تو کبھی موسم ختم ہوگا
اور نہ ان کے حاصل کرنے میں کوئی رکاوٹ ہوگی۔

وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ

لَا مَقْطُوعَةٍ

وَلَا مَمْنُوعَةٍ ۝ ۵۶

بے غلش آسائشیں

اس معاشرہ میں ہر کسی کو بے غلش آسائشیں میسر ہوں گی
تہ بہ تہ چڑھے ہوئے کیلے
اور وسیع گنیرے درختوں کے سائے
اور صاف و شفاف ہر دم رواں پانی ہوگا۔

فِي سِدْرٍ مَخْضُودٍ

وَطَلِّ مَّنْضُودٍ

وَوَيْلٍ مَّدُودٍ

وَمَاءٍ سَلُوبٍ ۝

۵۶
۲۸-۳۱

زندگی بخش مشروب

اس معاشرہ میں لوگ یکساں عزت و تکریم کے ساتھ مخلوق میں بیٹھیں گے اور ان کے گرد ایسے مشروب کے جام گردش میں ہوں گے جو دیکھنے میں سفید اور پینے میں بے حد لذیذ ہوں گے۔ اور تاثیر ایسی کہ نہ تو اس سے ضرر و سرگرائی ہو اور نہ مدہوشی و بدستی ہی آئے۔

عَلَى سُرِّ مُتَقِيلِينَ
يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَأْسٍ مِّنْ مَّعِينٍ
بِضَاءٍ لَّذِي لِلشَّرَابِ
لَا فِيهَا غَوْلٌ
وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُونَ ○ ۳۴-۳۳

زندگی بخش مشروب

اس معاشرہ میں لوگوں کے گرد ایسے زندگی بخش مشروب کے جام و ساغر گردش میں ہوں گے جن کے پینے سے نہ تو سرگرائی ہوگی اور نہ کسی قسم کا نشہ ہی آئے گا۔

بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقَ
وَكَأْسٍ مِّنْ مَّعِينٍ
لَّا يَصْدَعُونَ عَنْهَا
وَلَا يُنْزَفُونَ ○ ۵۶-۱۸

سر بھر آبگینوں میں

اس معاشرہ میں لوگوں کو پینے کے لیے زندگی بخش بادۂ خالص سر بھر آبگینوں میں ملے گا۔

يُسْقَوْنَ مِنْ
رَّحِيقٍ قَنَاقٍ ○ ۸۳-۲۵

پزندوں کا گوشت

ان کے سامنے ہر طرح کے پھل ہوں گے جو چاہیں منتخب کر لیں اور ہر طرح کے پزندوں کا گوشت ہوگا جسے چاہیں پسند کر لیں۔

وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَخْتِرونَ
وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا
يَشْتَهُونَ ○ ۵۶-۲۰

ہر جگہ پھل اور مشروبات چلے آئیں گے

اس معاشرہ میں لوگ آرام و مسکن پر بیٹھیں گے

مُتَكِينِينَ فِيهَا

يَذْعُونَ فِيهَا بِفَأْكِنَةٍ
كَثِيرَةٍ وَشَرَابٍ ○ ۳۸/۵۱

اور ان کی طلب پر ہر جگہ سے بہترین پھل
اور مشروب کثرت سے چلے آئیں گے۔

حسین انداز سے رزق مہیا کیا جائے گا

اس معاشرہ میں لوگوں کو نہایت حسین انداز سے
سامانِ زینت مہیا کیا جائے گا۔

قَدْ أَحْسَنَ اللَّهُ
لَهُ رِزْقًا ○ ۳۸/۶۵

رزق کبھی ختم نہیں ہوگا

اس معاشرہ میں ہمارا عطا کردہ سامانِ زینت
کبھی ختم نہیں ہوگا۔

إِنَّ هَذَا رِزْقُنَا لَهُ
مِنْ تَفَادٍ ○ ۳۸/۵۴

جہاں سے جی چاہے کھائیں گے

اس معاشرہ میں لوگ با فراغت کھائیں گے
جہاں سے ان کا جی چاہے۔

وَكُلَّا مِنْهَا رَغَدًا
حَيْثُ شِئْتُمَا ○ ۳۵/۲

جس چیز کی خواہش کریں گے موجود ہوگی

جتنی معاشرہ میں وہ سب کچھ ہوگا
جس کی لوگ خواہش کریں گے۔

أَيُّ شَيْءٍ
مَّا يَشَاءُونَ ○ ۱۶/۳۱

ہو چاہیں گے ملے گا

اس معاشرہ میں لوگوں کو وہ سب کچھ ملے گا
جسے وہ طلب کریں گے۔

وَأَنَّهُمْ مَّا
يَدْعُونَ ○ ۳۶/۵۴

خواہشوں سے بھی زیادہ ملے گا

اس معاشرہ میں لوگوں کو وہ سب کچھ ملے گا

لَبَّيْكَ

جس کی وہ خواہش کریں گے
بلکہ ان کی خواہشوں سے بھی کہیں زیادہ۔

يَشَاءُونَ فِيهَا
وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ ۝ ۵۰/۳۵

تمام آرزوئیں پوری ہوں گی

اس معاشرہ میں لوگوں کی
تمام دلی آرزوئیں پوری ہوں گی۔

وَهُمْ فِي مَا
اشْتَهُتْ أَنْفُسُهُمْ ۝ ۲۱/۱۰۲

زندگی کی خوشگواریاں

عزت

اور لوگ عزت سے زندگی بسر کریں گے
اس نعمتوں بھرے جنتی معاشرہ میں۔

وَهُمْ مَكْرُمُونَ
فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ۝ ۳۴/۳۳

خوش آئندگی

اس جنتی معاشرہ میں ہر کسی کی زندگی
حسین آرزوؤں کے مطابق خوش آئند ہوگی۔

فَهُوَ فِي
عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ ۝ ۶۹/۶۱

آرٹ و موسیقی

اس معاشرہ میں لوگ سرسبز باغات میں
آرٹ و موسیقی سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے۔

فَهُمْ فِي زُرُوعٍ
يُخْبَرُونَ ۝ ۳۰/۱۵

ہمان جیسی عزت و توقیر

اس جنتی معاشرہ میں وہ سب کچھ ہوگا
جسے تمہارا جی چاہے گا

وَلَكُمْ فِيهَا
مَا تَشْتَهُیْ أَنْفُسُكُمْ

وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدْعُونَ
نُزُلًا مِّنْ

غَفُورٍ رَّحِيمٍ ۝ ۳۱-۳۲

اور وہ سب کچھ ملے گا جسے تم طلب کرو گے
اور یہ سب کچھ مہانوں جیسی عزت و توقیر سے ملے گا
اس تحفظ و رحمت کے حامل نظامِ خداوندی کی جانب سے۔

جگر پاش مشقتوں سے نجات

اس معاشرہ میں لوگوں کے لیے نہ جگر پاش مشقت ہے
اور نہ ذہنی تکان اور نہ نفسیاتی افسردگی۔

لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ
وَلَا يَمَسُّنَا فِيهَا الْغُوبُ ۝ ۳۵

پہروں پر رونق

اس معاشرہ کے لوگوں کے چہروں پر
خوشحالی کی رونق اور طمانیت محسوس کرو گے۔

تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ
نُصْرَةَ الرَّحِيمِ ۝ ۳۳

سعی و عمل کے نتائج پر خوش

اس معاشرہ میں لوگوں کے چہروں پر رونق آ جائے گی
وہ اپنی سعی و عمل کے نتائج پر خوش ہوں گے
وہ ایسے غنتی معاشرہ میں ہوں گے جو ان کے مقامِ بلند کا آئینہ دار ہو گا
جس میں کوئی بے ہودہ بات انہیں سنائی نہیں دے گی۔

وَجُودُهُمْ بِذُنُوبِهِمْ
لِغَفْلَةٍ كَذِبَةٍ
فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ
لَّا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً ۝ ۳۸

کائناتی قوتوں کی مدد

اس معاشرہ کے لوگوں کے ساتھ اللہ کی کائناتی قوتیں مددگار ہو جاتی ہیں
اور انہیں طہسرح کے خوف اور پریشانیوں سے بچاتی ہیں
اور اس جنت کی بشارت دیتی ہیں
جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے
اور کہتی ہیں ہم تمہاری مددگار ہمیں گی

تَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ
أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا
وَابَشِّرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي
كُنْتُمْ تُوعَدُونَ
نَحْنُ أَوْلَىٰ بِكُمْ

فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

وَفِي الْآخِرَةِ ۝ ۳۱-۳۰

اس دُنیا کی زندگی میں بھی
اور اُخروی زندگی میں بھی۔

ہر کوئی دوسرے کی سلامتی کا خواہاں ہوگا

إِلَّا قَلِيلًا سَلَمًا

سَلَمًا ۝ ۵۶

اس معاشرہ میں ہر طرف سے سلامتی کی آوازیں آئیں گی
اور ہر کوئی دوسرے کی سلامتی اور تکمیل ذات کا متمنی ہوگا۔

سب لوگ یکساں حیثیت کے مالک ہوں گے

عَلَى سُرٍّ مَّوْضُونَةٍ ۝ مُتَكِينٍ

عَلَيْهَا مُتَقِيلِينَ ۝ ۱۹-۱۵

اس معاشرہ میں لوگ محفلوں میں زرنگار نشستوں پر تکیہ لگا کر
ایک دوسرے کے سامنے یکساں حیثیت سے بیٹھے ہوں گے۔

اعلیٰ معیار زندگی

يُحَلَوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ

مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا

وَلِبَاسَهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ۝ ۲۲-۲۳

اس معاشرہ میں لوگوں کو عزت و احترام حاصل ہوگا
اور وہ سونے کے کنگن، موتیوں کے ہار
اور حریر و اطلس کے لباس استعمال کریں گے۔

اعلیٰ معیار زندگی

يُحَلَوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ

وَيَلْبَسُونَ ثِيَابًا خُضْرًا

مِنْ سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ ۝ ۳۱

اس معاشرہ کو قوت و حشمت اور شہسازئی و سر بلندی حاصل ہوگی
یہاں لوگوں کا معیارِ زینت اعلیٰ ترین ہوگا
اور وہ دبیز و باریک ریشی ملبوسات استعمال کریں گے۔

اعلیٰ معیار زندگی

مُتَكِينٍ عَلَى فُرُشٍ

بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ ۝ ۵۵-۵۴

ان کی نشست گاہیں نہایت اعلیٰ فروش سے آراستہ ہوں گی
اور ان کی نشستوں کے استر دبیز ریشم کے ہوں گے۔

لغویات سے پاک معاشرہ

اس معاشرہ میں کوئی لغو اور بے ہودہ بات سنائی نہیں دے گی
اور نہ ایسا کام ہوگا جس سے انسانی صلاحیتیں مضطرب ہو جائیں۔

لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا
وَلَا تَأْثِيمًا ۝ ۵۶

سربلندیاں و سرفرازیاں

اس جنتی معاشرہ میں لوگوں کو سربلندیاں و سرفرازیاں حاصل ہوں گی
اس میں وہ کوئی لغو بات سننے نہیں پائیں گے۔

فِي جَنَّاتٍ عَالِيَةٍ
لَّا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً ۝ ۵۷

صاف دل

اس معاشرہ میں لوگوں کے دلوں سے ایک دوسرے کے خلاف تمام
کدورتیں دور ہو جائیں گی اور بغض، کینہ، عداوت فریب وغیرہ باقی نہیں رہیں گے
وہ مخلوں میں بھائیوں کی طرح صاف دل ہو کر پیشیں گے۔

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ
مِّنْ غِلٍّ
إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ ۝ ۵۸

پاکباز و پاکیزہ خیال

اس معاشرہ میں سب رفقاء پاکباز اور پاکیزہ خیال ہوں گے
اور انہیں اللہ کی حفاظت اور سایہ عاطفت نصیب ہوگا۔

لَهُمْ فِيهَا زَوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ
وَلَا يَدْخُلُوهَا ظَالِمٌ لَّا ۝ ۵۹

پاکیزہ عقل و فراست

ہمارا یہ نظام تمام لوگوں کو رفیق اور ساتھی بنا دے گا
سب کے سب پاکیزہ عقل و فراست کے مالک جس میں فریب کاری کا شائبہ تک نہ ہوگا۔

وَزَوْجَهُمْ
يُحَوِّرُ عَيْنًا ۝ ۶۰

جنتی معاشرہ میں کوئی بے ہودہ بات، شور و شغب اور ہنگامہ آرائی نہیں ہوگی

اس معاشرہ میں کوئی بے ہودہ بات، شور و شغب اور ہنگامہ آرائی نہیں ہوگی

لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا

الْأَسْلَامُ

وَأَمَّا رَزَقُهُمْ فِيهَا بَكْرَةً وَعَشِيًّا

تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُورِثُ

مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ○

۱۹
۶۳-۶۲

اس میں ہر بات انسانی ذات کی تکمیل کا ذریعہ اور انسانیت کے لیے موجبِ امن و امان ہوگی اور ہر ایک کو سامانِ نشوونما مسلسل اور متواتر ملتا رہے گا یہ وہ جنت ہے جس کا وارث ہم اپنے بندوں میں سے انہیں بناتے ہیں جو ہمارے قوانین کی پیروی کر کے زندگی کی تباہیوں سے بچ جاتے ہیں۔

اس معاشرہ میں لغویات اور جھوٹ نہیں ہوگا

اس معاشرہ میں کوئی ایسی بات سُنائی نہیں دے گی جو لغو ہو یا جھوٹی ہو۔

لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا

لُغْوًا وَلَا كِذْبًا ○ ۳۵

اس معاشرہ میں لوگوں کے دلوں کے کینہ، عداوت اور مکروفریب نکل جائیں گے

اس معاشرہ میں لوگوں کے دلوں سے بغض، کینہ، عداوت اور مکروفریب نکل جائیں گے کیوں کہ اس کی تہ میں قوانینِ خداوندی کے چشتے رواں ہوں گے وہ اللہ کا شکر ادا کریں گے

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ

تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ

الَّذِي هَدانا لِهَذَا

وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ

لَوْلَا أَنَّ هَدانا اللَّهُ ○ ۳۳

جس نے ان کی رہنمائی اس نظام کی طرف کر دی اور کہیں گے ہم کبھی اس کی راہ نہ پاتے اگر اللہ ہماری رہنمائی نہ کرتا۔

جنتی معاشرہ میں عورت

عورت کی زندگی میں انقلاب

اس معاشرہ میں عورت کو ایک نئی اور بلند زندگی حاصل ہوگی ان کی تعلیم و تربیت اس انداز کی ہوگی کہ وہ کچھ کی کچھ بن جائیں گی ایسی کہ جس کی پہلے کوئی مثال نہیں فصیح الکلام، زمانہ کی ہمسر اور مرد کی رفاقت میں ہم گل

وَفُشِّشَ مَرُفُوعَةٍ

إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً

فَجَعَلْنَهُنَّ أَبْكَارًا

عُرُبًا أَتْرَابًا ○ ۵۶
۳۴-۳۳

زمانہ کی ہمسر

اس معاشرہ کی عورتیں تندرست و توانا اور شرف و مجد کی پیکر
حد اور رقابت کے جذبہ سے پاک اور زمانہ کی ہمسر ہوں گی۔

وَكَايِبَ

اَنْرَابًا ۴۸/۳۳

مرد کی رفاقت میں برابر کی شامتھی

اس معاشرہ کی عورتیں عزت و عصمت کی پیکر
شرافت کی پتلیاں
اور مرد کی رفاقت میں برابر کی ساتھی ہوں گی۔

وَعِنْدَهُمْ قِصَرُ

الْظَّرْفِ

اَنْرَابًا ۳۸/۵۲

حُور

اس معاشرہ کی عورتیں نہایت ہی پاکیزہ عقل و فراست کی مالک ہوں گی
ان کی پاکدامنی کی مثال یوں سمجھو
جیسے محفوظ موتی ہوں۔

وَحُورٌ

عَيْنٌ كَأَمْثَالِ

الدُّرِّ الْمَكْنُونِ ۵۶/۲۳-۲۲

یا قوت و مرجان کی طرح خوب صورت و خوب تیر

اس معاشرہ کی عورتیں سیرت و صوت کے لحاظ سے
ایسی ہوں گی جیسے یا قوت و مرجان۔

كَاتْنَيْنِ

الْيَاقُوتِ وَالْمَرْجَانِ ۵۵/۵۸

حُسنِ صورت و حُسنِ سیرت سے مزین

اس معاشرہ کی عورتیں
حُسنِ سیرت اور حُسنِ صوت سے مزین ہوں گی۔

فِيهِنَّ

خَيْرٌ حَسَنًا ۵۵/۵۵

پاک دامن اور شرافت کی پیکر

اس معاشرہ کی عورتیں عزت و عصمت
اور شرافت کی پیکر
اور پاک دامن ہوں گی۔

وَعِنْدَهُمْ قُصِرَاتُ
الطَّرِيفِ
عَلَيْهِمْ ۝ ۳۸

عزت و عصمت کی پیکر

اس معاشرہ کی عورتیں عزت و عصمت
اور شرافت کی پیکر ہوں گی
جنہیں شادی سے قبل نہ کسی اپنے نے بُرے ارادے سے چھوڑا ہوگا
اور نہ کسی پرانے نے۔

فِيهِنَّ قُصِرَاتُ
الطَّرِيفِ
لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ
وَلَا جَانٌّ ۝ ۵۵

تشکیل معاشرہ میں مرد و عورتیں نہ بٹا نہ کام کریں گے

اس معاشرہ کے مرد اور عورتیں جو سب ایک مشترکہ نصب العین کی
بنا پر ایک دوسرے کے رفیق و دوست ہوتے ہیں
ضابطہ خداوندی کے مطابق قوانین کو نافذ کرتے
اور اس ضابطہ کے خلاف قوانین کو روکتے ہیں
اور نظام خداوندی قائم کرتے
اور نوع انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کرتے ہیں
اور اس طرح نظام خداوندی کی اطاعت کرتے ہیں
یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ کے عطا کردہ سامان نشوونما سے فیضیاب ہوتے ہیں۔

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ
بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضُهُمْ
يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ
وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ
وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ
وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ
وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
أُولَٰئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ ۝ ۹۱

یہ لوگ اس کی پروا نہیں کرتے کہ دوسرا ان کیساتھ کیا سلوک کرتے ہیں

اور جلدی سے اللہ کے نظام ربوبیت کی حفاظت میں آ جاؤ

وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ

وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمُوتُ وَالْأَرْضُ

أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ

الَّذِينَ يُنْفِقُونَ

فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ

وَالْكُظُمِينَ الْغَيْظِ

وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ

وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ○ ۱۳۳-۱۳۴

اور اس جنت کو حاصل کر لو جس کا پھیلاؤ زمین و آسمانوں کو محیط ہے
اور ان لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے جو قوانینِ خداوندی کی پیروی کرتے ہیں
یہ لوگ اپنا مال قیامِ نظامِ خداوندی کے لیے وقف کر دیتے ہیں
خوشحالی میں بھی اور بدحالی میں بھی
یہ لوگ اپنی زائد قوت و حرارت کو تعمیری کاموں کی طرف منتقل کر دیتے ہیں
اور اس بات کی پرواہ نہیں کرتے کہ دوسرے ان کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں
معاشرہ میں اس طرح حسن و توازن پیدا کرنے والوں کو ہی اللہ پسند کرتا ہے۔

اللہ کا شکر ادا کریں گے

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي

أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزْنَ

إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ ○ ۲۴۵

لوگ ان خوشحالیوں کو دیکھ کر اللہ کا شکر اور اس کی تعریف کریں گے
کہ اس نے انہیں ایسا نظام دیا کہ ان کے تمام دکھ اور پریشانیاں دور ہو گئیں
بلاشبہ پروردگار کے نظام میں ہر طرح کا تحفظ بھی ہے اور محنتوں کے بھرپور نتائج بھی

اور یہ سب کچھ لوگوں کی اپنی جد جہد کا نتیجہ ہوگا

إِنَّ هَذَا كَانَ لَكُم جَزَاءً

وَكَانَ سَعْيُكُمْ مُشْكُورًا

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ

الْقُرْآنَ تَنْزِيلًا

فَأَصْدِرْ حُكْمَ رَبِّكَ

وَلَا تَطِعْ مِنْهُمْ

أَثِمًا وَلَا كُفُورًا

وَأَذْكُرْ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا

وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ

وَسَبِّحْهُ لَيَالٍ وَطَرًا ○ ۲۴۶-۲۴۷

یہ سب کچھ ان کی اپنی جد جہد کا نتیجہ ہوگا جو ثمر بار ہو کر
ان کے سامنے آجائے گا اور ان کی محنت اس طرح ٹھکانے لگ جائے گی
یہ ہے وہ جنتی معاشرہ جس کی تشکیل کے لیے ہم نے قرآن کو بتدریج
نازل کیا تاکہ ساتھ کے ساتھ عمل ہوتا جائے
لہذا اس خدائی پروگرام پر نہایت استقامت سے گامزن رہو
اور ایسے لوگوں کے پیچھے نہ لگ جاؤ جنہوں نے غلط راستوں
پر چل کر اپنی قوتوں کو منہمک کر لیا ہے
اور اپنے رب کی اس رہنمائی کو صبح شام اپنے دھیان میں رکھو
اور رات دن اس کے قوانین کے آگے جھکے رہو
اور اس پروگرام کی تکمیل میں پوری وسعتوں کے ساتھ مصروف ہو جاؤ

یہ سب تمہاری اپنی محنت کا پھل ہے

إِنَّ الْمُتَّقِينَ

فِي جَنَّاتٍ وَنَعِيمٍ

فَلْيَكْفِهِمْ بِمَا آتَاهُمُ رَبُّهُمْ

وَوَقَّاهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ

كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ ۵۲ ۱۹-۱۷

جو لوگ قوانینِ خداوندی کی پیروی کریں گے
ان کے لیے نعمتوں سے بھرپور جنتی معاشرہ تشکیل پائے گا
وہ اپنے پُروردگار کی جانب سے ملے ہوئے سامانِ نشوونما سے خوش ہوں گے
کہ ان کے رب نے انہیں اس تباہی سے بچالیا جو انسانی ارتقا میں رکاوٹ بن جاتی ہے
ان سے کہا جائے گا کہ تم نہایت خوش گواری سے کھاؤ پیو
یہ سب تمہاری اپنی ہی محنت کا ثمر ہے۔

اللہ اُن کا رفیق بن جاتا ہے

وَهَذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيمًا

قَدْ فَضَّلْنَا الْآيَاتِ

لِقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ

لَهُمْ دَارُ السَّلَامِ عِنْدَ رَبِّهِمْ

وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ ۱۳۸-۱۳۷

تمہارے پُروردگار کی جانب سے دی گئی متوازن و روشن زندگی یہی ہے
اور اسی کی خاطر ہم نے اپنے قوانین کو اس قدر وضاحت سے بیان کیا ہے
ان اقوام کے لیے جو اپنے مسائل ان قوانین کے ذریعے حل کرنا چاہتی ہیں
اور اس طرح سے ایک پُر امن اور پُر سلامت معاشرہ تشکیل کر لیتی ہیں
ان کے اعمال کی وجہ سے اللہ ان کا رفیق و مددگار بن جاتا ہے۔

اس پاکیزہ ماحول میں افرادِ معاشرہ کے اندر ذاتی صفات پیدا ہو جائیں گی

وَعَدَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

جَنَّتٍ

تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

خَالِدِينَ فِيهَا

وَمَسْكِنَ طَيْبَةً فِي جَنَّتِ عَدْنٍ

وَرِضْوَانٍ مِّنَ اللَّهِ الْأَكْبَرِ

ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ ۹

نظامِ خداوندی کو ماننے والے مردوں و عورتوں کے ساتھ اللہ کا وعدہ ہے
کہ یہ نظام انہیں ایک جنتی معاشرہ عطا کرے گا
جس کی تہ میں قوانینِ خداوندی کے چشمے جاری ہوں گے
لہذا وہ سدا بہار اور خوشگوار رہے گا
افرادِ معاشرہ اس پاکیزہ و پُر بہار ماحول میں قیام کریں گے
اور یہ ماحول انہیں صفاتِ خداوندی سے ہم آہنگ و یک رنگ کرتا جائے گا
اور یہ زندگی کی سب سے بڑی اور حقیقی کامیابی ہوگی۔

اور جب معاشرہ قوانین خداوندی کی بنیادوں پر استوار رہے گا اسی طرح پھل دیتا جائے گا

وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

كُنُفًا رُزْقًا مِنْ شَرِّهِمْ زُقًا

قَالُوا هَذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ

وَأَنْتُمْ فِيهَا مُتَشَابِهًا

وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ

وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ○ ۲۵

اُن لوگوں کو خوشخبری دے دو جنہوں نے ہمارے قوانین کو قبول کیا

اور اُن کے مطابق اصلاح معاشرہ میں مصروف ہو گئے

بلاشبہ وہ اپنے لیے ایک سدا بہار جنتی معاشرہ متشکل کریں گے

اور ان کی محنتیں جب ثمر بار ہوں گی تو وہ پکارا نہیں گئے کہ

یہ وہی نتائج ہیں جو قبل ازیں بھی ایسے اعمال کے نکلتے رہے ہیں

یاد رکھو اعمال کے نتائج ہمیشہ ایک جیسے نکلا کرتے ہیں

اس معاشرہ میں پاکیزہ سیرتوں کے حامل اور رفاہی اُنکے ساتھ شامل ہوتے جائیں گے

اور جب تک یہ معاشرہ قوانین خداوندی کی بنیادوں پر استوار رہے گا اسی طرح پھل دیتا رہے گا۔

ضابطہ حیات اس اللہ کا لیا ہوا ہے جو اپنے بندوں کے تمام تقاضوں کا خبر ہے

وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ

هُوَ الْحَقُّ

مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ

إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ غَيْبُوكُمْ بَصِيرًا ○

۲۵
۳۱

یہ ضابطہ حیات جو ہم نے تمہاری طرف بذریعہ وحی بھیجا ہے

سرتاپا حق و صداقت پر مبنی ہے اور اس تمام تعلیم کو

عملاً پرچ کر دکھانے والا ہے جو انبیاء سابقہ کی وساطت سے آئی

یہ اس اللہ کا قانون ہے جو اپنے بندوں کے تمام تقاضوں سے باخبر ہے۔

ارتقاء

صراطِ ستیقیم کی طرف رہنمائی

اس معاشرہ کے لوگوں کو

نہایت ہی پاکیزہ اور خوشگوار نظریہ حیات کی طرف رہنمائی ملی

اور انہیں اس راستے پر چلایا گیا

جو درخور ہزار حمد و ستائش ہے۔

وَهُدُوا إِلَى

الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ

وَهُدُوا إِلَى

صِرَاطِ الْحَمِيدِ ○ ۲۲

ارتقاءِ منازل

قوانینِ خداوندی کی پیروی کرنے والے لوگ
جوں جوں زندگی کی ارتقائی منازل طے کرتے جائیں گے
ان کی سرفرازیوں اور فراوانیوں میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔

الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ
لَهُمْ عُزْفٌ مِّنْ فَوْقِنَا
عُزْفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۝ ۳۹
۲۰

جنت سے بھی آگے کی لہجہ

اس جنتی معاشرہ کے لوگوں کا نورِ بصیرت
اطراف میں پھیلتا اور آگے کی طرف دوڑتا چلا جا رہا ہوگا
وہ التجا کریں گے کہ اے ہر فردگار
ہمارے نورِ بصیرت کو مکمل فرما دیجیے۔

نُورُهُمْ يَسْعَى
بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ
يَقُولُونَ رَبَّنَا
اتَّخِذْ لَنَا نُورًا ۝ ۴۶
۸



ایمان - مومن

مادہ: اُمرن

ایمان کے معنے ہیں کسی پر بھروسہ اور اعتماد کرنا۔ کسی کو امانت دار اور محافظ سمجھنا قرآن کریم میں ایمان کے کچھ بنیادی اجزاء کا ذکر آیا ہے۔ جو اس طرح ہے۔

۱ "اللہ پر ایمان" جس کے معنے ہیں۔ اللہ کی ہستی پر یقین اس کے دیئے ہوئے نظام

پر اعتماد، اس کے قوانین پر پورا پورا بھروسہ اور ان کے مطابق زندگی بسر کرنا اقرار

۲ "انبیاء پر ایمان" جس کے معنے ہیں کہ انسان تنہا عقل کی رہنمائی میں شاہراہ زندگی

پر کامیابی سے نہیں چل سکتا۔ اس کے لیے اللہ کی وحی کی ضرورت ہوتی ہے

جو انبیاء کرام کی وساطت سے ملتی رہی ہے۔

۳ "کتاب اللہ پر ایمان" اس کے معنی ہیں۔ اللہ کی نازل کردہ کتاب وحی کو

دل کی پوری گہرائیوں سے قبول کرنا۔ اور زندگی کے ہر معاملہ کو اس کی

روشنی میں طے کرنا بہر حال اللہ کی نازل کردہ کتب میں سے صرف قرآن

ہی وہ واحد کتاب ہے جو اس وقت اپنی اصل شکل میں نوع انسان کے

پاس موجود ہے۔

۴ "یوم آخرت پر ایمان" اس کے معنی ہیں اللہ کے قانونِ مکافاتِ عمل

کی محکمیت پر یقین اور موت کے بعد تسلسل حیات پر یقین و اعتماد۔

۵ "ملائکہ پر ایمان" اس کے معنے ہیں کہ یہ ملکوتی قوتیں نظامِ کائنات میں اللہ

تعالے کے پروگراموں کو بروئے کار لانے میں سرگرم عمل ہیں اور اللہ

نے انہیں انسان کے سامنے جھکا دیا ہے۔ مسخر کر دیا ہے۔

ایمان اندھے یقین کا نام نہیں بلکہ ان صداقتوں کو علم و بصیرت کی رو سے سمجھنے

اور غور و فکر کے بعد تسلیم کرنے کا نام ہے لہذا ایمان کو FAITH کہنا درست نہیں کیونکہ

FAITH بلا علم و بصیرت اندھے یقین کو کہتے ہیں لیکن ایمان اس یقین کا نام ہے جو علم و بصیرت سے حاصل ہو۔

بعض ایسی صدائیں ہیں جن کا تعلق ہماری محسوس دُنیا سے نہیں۔ مثلاً مرنے کے بعد کی زندگی وغیرہ، ان امور کو آنکھوں سے نہیں دیکھا جاسکتا۔ یعنی ان کا علم حواس کے ذریعے حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن علم و بصیرت کی رُو سے سمجھا جاسکتا ہے۔ ایسے حقائق کی صداقت کو اس طرح تسلیم کرنا ایمان بالغیب کہلاتا ہے۔

اللہ پر ایمان اسی قدر کافی نہیں کہ اس کے ہونے کو مان لیا جائے یا یہ مان لیا جائے کہ اس کائنات کی اور اس کی ہر چیز کی تخلیق اللہ نے کی ہے وغیرہ قرآن کی رُو سے اللہ پر ایمان یہ ہو گا کہ اس کے دیتے ہوئے نظامِ حیات اور قوانین کے مطابق زندگی بسر کی جائے اور اپنے تمام امور کے فیصلے اس کے دیتے ہوئے قوانین کے مطابق کیے جائیں۔ ایسا کرنے والے لوگوں کو ہی اہل ایمان یا مومن کہا جاسکتا ہے لیکن وہ لوگ جو یہ سب کچھ عملاً تو نہ کریں اور محض زبانی جمع خرچ سے ان کا اقرار کرتے رہیں یا جو کسی مصلحت کی بنا پر یا جماعتِ مومنین کے غلبہ و اقتدار کو دیکھ کر ایمان لے آئیں یا وہ جو محض مسلمانوں کے گھر پیدا ہوئے ہوں لیکن عمل ان کا کچھ اور ہو قرآن کی رُو سے ایسے تمام لوگ اہل ایمان، یا مومن نہیں ہیں۔



ایمان کی کسوٹی

دیکھو نیکی اور کشادگی راہ اس میں نہیں ہے کہ
تم اپنا رخ مشرق کی طرف کرتے ہو یا مغرب کی طرف
بلکہ نیکی اور کشادگی راہ اس میں ہے کہ
ایمان لایا جائے دل کی گہرائیوں سے اللہ پر اور اس کے قوانین پر
اور یقین رکھا جائے قانونِ مکافات اور حیاتِ اخروی پر
اور کائناتی قوتوں پر

لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا
وُجُوهَكُمْ قَبْلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ
أَمَّنَ بِاللَّهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
وَالْمَلَائِكَةِ

وَالْكِتَابِ

وَالسَّيِّئِينَ

وَأَنَّى الْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِ

ذَوِي الْقُرْبَىٰ

وَالْيَتَامَىٰ

وَالْمَسْكِينِ

وَابْنِ السَّبِيلِ

وَالسَّائِلِينَ

وَفِي الرِّقَابِ

وَأَقَامَ الصَّلَاةَ

وَأَنَّى الزَّكَاةَ

وَالْمُؤْفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذْ عَاهَدُوا

وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَاءِ

وَحِينَ الْبَأْسِ

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا

وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ٢٤٠

اور اللہ کی طرف سے دیے گئے ضابطہ قوانین پر

اور اس ضابطہ کے لانے والے نبیوں پر

اور مال کی محبت کے باوجود اسے اللہ کی راہ میں خرچ دیا جائے

اقرباء کے لیے

اور ان کے لیے جو معاشرہ میں کمزور، تنہا اور بے آسرا ہوں

اور ان کے لیے جو معذور و بیروزگار ہو جائیں

اور ان مسافروں کے لیے جو زار سفر سے محروم ہوں

اور ان لوگوں کے لیے جن کی کٹائی ان کی ضروریات کے لیے کافی نہ ہو

اور دنیا سے غلامی و محکومی کو ختم کرنے کے لیے

غرضیکہ مکمل طور پر نظام خداوندی قائم کیا جائے

اور نوع انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کیا جائے

عہد پیمان کا احترام کیا جائے اور قول و قرار میں پختہ رہا جائے

اور اس راہ میں درپیش مشکلات و تکالیف کا صبر و استقامت سے مقابلہ کیا جائے

اور خوف و ہراس کے وقت ثابت قدم رہا جائے

ایسے لوگ ہوتے ہیں جو اپنے دعویٰ ایمان میں پختہ ہیں

اور یہی ہیں جنہیں شہقی کہا جا سکتا ہے۔

ایمان کا ثبوت عمل سے

جو لوگ قوانین خداوندی کی صداقت پر ایمان رکھتے ہیں

وہ نہایت شدت و استقامت سے ان قوانین کی اطاعت کرتے ہیں۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا

أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ ٢٤٥

ایمان کی وضاحت

کیا تم سمجھتے ہو کہ ملاحیوں کے لیے پانی کی سیلیں لگانا

یا مسجد الحرام کی آبادکاری کا کوئی کام انجام دینا اسی طرح کی نسی کے کام ہیں

أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ

وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

وَجَهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

لَا يَسْتَوْنَ عِنْدَ اللّٰهِ ۝

جس طرح اللہ کے نظام کو دل سے قبول کر لینا
اور اللہ کے قانونِ مکافات اور حیاتِ اخروی پر یقین رکھنا
اور نظامِ خداوندی کے قیام و بقا کے لیے مسلسل جدوجہد کرتے رہنا
یاد رکھو اللہ کے نزدیک دونوں قسم کے یہ کام کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔

۹
۱۹

نظامِ خداوندی کو عملاً قائم کرنا ہی مکمل ایمان ہے

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ

اٰمَنُوْا

يَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ

سِرًّا وَعَلٰنِيَةً

مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّآتِيَ يَوْمٌ

لَّا يَبْعُثُ فِيْهِ

وَلَا خَلْلٌ ۝۱۳

میرے ان بندوں سے کہہ دو
جو نظامِ خداوندی پر ایمان رکھتے ہیں
کہ وہ اس نظام کو عملاً قائم کریں
اور جو سامانِ زینت اور صلاحیتیں ہم نے انہیں دے رکھی ہیں
انہیں اس مد میں حسبِ موقع پوشیدہ اور علانیہ خرچ کریں
قبل اس کے کہ ملت کا وقفہ ختم ہو جائے اور وہ دن آجائے کہ
یہ نعمت پھر نہ تو خریدنے سے مل سکے
اور نہ اس سلسلہ میں کسی کی دوستی ہی کام آئے۔

اللہ کے ہاں بلندیِ مدارج کا معیار

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

وَهَاجَرُوْا

وَجَهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

بِأَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ

اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَائِزُوْنَ ۝

جو لوگ نظامِ خداوندی پر ایمان لاتے ہیں
اور اس کی خاطر گھر بار اور وطن چھوڑنا پڑے تو چھوڑ دیتے ہیں
اور اس نظام کے قیام و بقا کے لیے جدوجہد کرتے ہیں
اور اس سلسلہ میں اپنا مال اور جانیں وقف کر دیتے ہیں
تو یہی لوگ ہیں جن کے مدارج اللہ کے معیار کے مطابق بہت بلند ہیں
اور یہی ہیں جو کامیاب و کامران اور فائز المرام ہونے والے ہیں۔

۹
۲۰

اہل ایمان

ہمارے قوانین کو وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جو عقل و بصیرت سے کام لیتے ہیں
یہ لوگ اللہ سے کیے گئے اپنے عملوں کو پورا کرتے ہیں
اور اپنے اقرار کو کبھی نہیں توڑتے
یہ لوگ انسانیت کے ٹوٹے ہوئے رشتوں کو جوڑتے ہیں
جن کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دے رکھا ہے
اس لیے کہ وہ ڈرتے ہیں کہ اگر ایسا نہ کیا گیا
تو اس کا نتیجہ تباہی و بربادی ہو گا۔

إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولَ الْأَلْبَابِ
الَّذِينَ يُوَفُّونَ بِعَهْدِ اللَّهِ
وَلَا يَنْقُضُونَ الْمِيثَاقَ
وَالَّذِينَ يَصِلُونَ
فَأَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ
وَيُخَشَّوْنَ رَبَّهُمْ
وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ ○ ۱۳
۲۱-۱۹

اہل ایمان کے لیے میٹھا ن عمل

اہل ایمان سرگرم عمل رہتے ہیں
اس مقصد کے لیے جو ان کے رب نے ان کے ذمہ لگا رکھا ہے
وہ نظام خداوندی قائم کرتے ہیں
اور ہمارے دیے ہوئے رزق کو دوسروں کی فلاح و بہبود پر نہ پھرتے ہیں
خفیہ بھی اور علانیہ بھی
اور یوں معاشرہ کی نامواریوں کو اپنے حسن عمل سے دور کرتے ہیں
یہی لوگ ہیں جن کا انجام اچھا ہو گا اور ان کے لیے
دنیاوی زندگی میں بخشی معاشرہ اور اخروی زندگی میں جنت اہل نبوی

وَالَّذِينَ صَبَرُوا
ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ
وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ
وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ
سِرًّا وَعَلَانِيَةً
وَيَذَرُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ
أُولَئِكَ لَنُنَمِّعَنَّ عَقَبَى الدَّارِ
جَنَّتْ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا ○

۱۳
۲۲-۲۱

اہل ایمان معاشرہ میں حسن توازن پیدا کر کے انکی نامواریوں کو دور کر دیتے ہیں

اہل ایمان معاشرہ میں حسن توازن پیدا کرتے ہیں
اس کے عہد توازن اور نامواریوں کو دور کرتے ہیں

وَيَذَرُونَ بِالْحَسَنَةِ
السَّيِّئَةَ

وَيَسَارُ زَقْنَهُمْ
يَنْفِقُونَ ۝ ۲۸

اور ہمارے دیے ہوئے سامانِ زلیت کو
نوعِ انسان کی پُررش و نشوونما کھیلے عام کر دیتے ہیں۔

مومن کے مال میں حق ہوتا ہے سائل و محروم کا

وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ
لِّلسَّائِلِ
وَالْمَحْرُومِ ۝ ۵۱

اور مومنین کے مال میں حق ہوتا ہے ان کا
جن کی کمائی ان کی ضروریات کے لیے کافی نہ ہو
اور وہ جو بالکل کما سکھنے کے قابل نہ ہوں۔

مومن اپنا مال اور توانا ہاں دوسروں کی پرورش کے لیے وقف کر دینا ہے خوشحالی میں بھی اور بدحالی میں بھی

الَّذِينَ يَنْفِقُونَ
فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ
وَالْكُظُمِينَ الْغَيْظِ
وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ
وَاللَّهُ يَحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝ ۱۳۴

اہل ایمان دوسروں کی پرورش کے لیے اپنا مال خرچ کرتے ہیں
خوشحالی میں بھی اور بدحالی میں بھی
اور اپنی زائد قوت و عمارت کو تعمیری کاموں کی طرف منتقل کر دیتے ہیں
اور دوسروں کی کوتاہیوں سے درگزر کرتے ہیں
معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کرنے والے ایسے لوگوں کو اللہ پسند کرتا ہے۔

مومن اپنی ضرورت یا پر دوسروں کی ضرورت کو ترجیح دیتا ہے

وَيُؤْتُونَ
عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ
وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۝ ۵۹

اہل ایمان دوسروں کی ضروریات کو ترجیح دیتے ہیں
اپنی ضروریات پر
خواہ انہیں خود تنگی سے ہی گزارہ کیوں نہ کرنا پڑے۔

مومن دوسروں کے لیے جتنا کچھ دے سکتا ہے دیتا چلا جاتا ہے

وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ
مِمَّا آتَوْا
وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ
أَنَّهُمْ إِلَىٰ رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ ۝ ۲۳

اہل ایمان نوعِ انسان کی نشوونما کے لیے
جتنا کچھ دے سکتے ہیں دیتے چلے جاتے ہیں
اس کے باوجود ان کے دل لرزاں و تریاں رہتے ہیں کہ
ان کا کوئی قدم اس راستہ سے ہٹ نہ جاتے جو اللہ کی طرف لے جانے والا ہے۔

مومن حقیقی

اہل ایمان اپنے پُروردگار کی رہنمائی پر پورا پورا بھروسہ رکھتے ہوئے
نظامِ خداوندی قائم کرتے ہیں
اور ہمارے دیے ہوئے رزق کو نوعِ انسان کی پُرش کیلئے عام کر دیتے ہیں
یہی لوگ ہیں جنہیں حقیقی مومن کہا جاسکتا ہے
ان کے پُروردگار کے ہاں ان کے درجے بہت بلند ہیں
اور ان کے لیے ہر طرح کا تحفظ
اور عزت کی روزی ہے۔

وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ
الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ
وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ
أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا
لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ
وَمَغْفِرَةٌ
وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝۴۰

مومن دُوروں کی بھلائی کے کاموں میں سبقت لے جانے کی کوشش کرتا ہے

اہل ایمان تیزی سے بڑھتے ہیں ایسے کاموں کی طرف
جن سے نوعِ انسان کو خوشگواریاں و خوشالیاں نصیب ہوں
وہ ایسے کاموں میں دُوروں پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔

أُولَٰئِكَ يُسْرِعُونَ
فِي الْخَيْرَاتِ
وَهُمُ الْبَاقُونَ ۝۴۱

اہل ایمان دُوروں کے لیے شُجھ کرنے کے بعد ان سے شکریہ کی متمنی بھی نہیں لے

اہل ایمان روزی پہنچانے کا انتظام کرتے ہیں
بغیر کسی ذاتی غرض کے خالصتاً اللہ کی محبت میں
ان لوگوں کے لیے جو بیروزگار ہو گئے یا کمانے کے قابل نہیں رہے
اور ان کیلئے جو معاشرہ میں کمزور و بے آسرا ہو گئے
اور ان کے لیے جو کسی بھی منیبت میں گرفتار ہو گئے
یہ سارے انتظامات وہ اللہ کی رضا جوئی کے لیے کرتے ہیں
اور کسی سے اس کی جزا یا بدلہ کے طلبکار نہیں ہوتے
حتا کہ وہ کسی سے شکریہ کی بھی متمنی نہیں ہوتے۔

وَيُصِغُونَ الطَّعَامَ
عَلَىٰ حَبِيبٍ
مُسْكِينًا
وَيَتَنَمَوْنَ
وَإِسِيرًا
إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ
لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً
وَلَا شُكْرًا ۝۴۲

اہل ایمان یہاں نظام قائم کرتے ہیں اللہ کا دیا ہوا رزق اسکی مخلوق کے لیے عام ہو جاتا ہے

الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ

وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ

وَالصَّابِرِينَ

عَلَىٰ مَا آصَابَهُمْ

وَالْمُتَّقِينَ الصَّلَاةَ

وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ

يُنْفِقُونَ ○ ۲۲/۳۵

مومنین کے سامنے جب قانونِ خداوندی پیش کیا جاتا ہے تو اس کی خلاف ورزی کے تباہ کن نتائج سے ان کے دل کانپ اٹھتے ہیں پھر اس قانون پر چلنے کی راہ میں انہیں جو دشواریاں پیش آتی ہیں ان کا نہایت ہمت اور حوصلہ سے مقابلہ کرتے ہیں اس طرح وہ نظامِ خداوندی قائم کر لیتے ہیں اور ہمارے دیے ہوئے رزق کو نوعِ انسان کی پُرورش و نشوونما کے لیے عام کر دیتے ہیں۔

اہل ایمان اپنی توانائیاں بمقصد بے نتیجہ کاموں میں ضائع نہیں کرتے

قَدْ أَفْلَحَ

الْمُؤْمِنُونَ

الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ

وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ

مُعْزُضُونَ

وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ

فَاعِلُونَ ○ ۲۳/۳۱

یقیناً کامیاب و کامران ہوئے وہ لوگ جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا اور اس نظام کی رو سے عائد فرائض کو بطیب خاطر انجام دیتے رہے اور بے نتیجہ اور بے مقصد کاموں میں اپنی توانائیاں ضائع کرنے سے بچتے رہے اور نوعِ انسان کی نشوونما کے سامان بہم پہنچانے والے پروگراموں پر عمل پیرا رہے۔

مومن اپنے دعوائے ایمان کو عمل سے سچ کر دکھاتے ہیں

الصَّابِرِينَ

وَالصَّادِقِينَ

وَالْقَانِتِينَ

وَالْمُنْفِقِينَ

وَالْمُسْتَغْفِرِينَ

بِالْأَسْحَارِ ○ ۲۴/۱۴

اہل ایمان اپنے نصب العین پر ثبات و استقامت سے جمے رہتے ہیں اور اپنے دعویٰ ایمان کو عمل سے سچ کر دکھاتے ہیں اور ہر وقت قوانینِ خداوندی کے سامنے جھکے رہتے ہیں اور اپنی محنت کے ماحصل کو نوعِ انسان کی پُرورش و نشوونما پر خرچ کرتے ہیں اور ہر طرح کی حفاظت کا انتظام کر لیتے ہیں اپنے پروگراموں کے شروع کرنے سے قبل ہی۔

مومن کا کردار

وَالَّذِينَ يَحْتَنِبُونَ
كِبْرَ الْأَثَمِ
وَالْفَوَاحِشِ
وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ ۝ ۴۲

اہل ایمان ایسے بڑے بڑے جرائم سے محتنب رہتے ہیں جن سے انسانی ذات میں ضعف اور انحلال پیدا ہونے اور یہ لوگ بخل، بے حیائی اور ہر طرح کی حدود شکنی سے بچتے ہیں اور طیش کی حالت میں درگزر سے کام لیتے ہیں۔

وَلَا تَلِينَ وَآ أَنْفُسَكُمْ
وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ۝ ۴۳

اہل ایمان دوسروں کے خلاف عیب لگانے، طعن تشنیع کرنے اور جھوٹے القاب لگانے سے پرہیز کرتے ہیں اور نہ تم ایک دوسرے کے خلاف عیب لگاؤ نہ طعن و تشنیع کرو اور نہ ایک دوسرے کو بُرے القاب سے یاد کرو۔

وَلَا تَجَسَّسُوا
وَلَا يَغْتَبِ بَعْضُكُم بَعْضًا ۝ ۴۴

اہل ایمان دوسروں کے معاملات کی ٹوہ نہیں لگاتے، نہ پیچھے پیچھے کسی کی برائی کرتے ہیں اور دیکھو ایک دوسرے کے معاملات کی ٹوہ مت لگایا کرو اور نہ ایک دوسرے کی پیچھے پچھے برائیاں کیا کرو۔

اہل ایمان بدگمانی اور بدظنی سے اجتناب کرتے ہیں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
اجْتَنِبُوا
كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ
إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ ۝ ۴۵

اے اہل ایمان
اجتناب کرو
زیادہ بدگمانی اور بدظنی سے
دیکھو بعض بدگمانیاں معاشرہ میں ضعف و انحلال پیدا کرتی ہیں۔

اہل ایمان دوسروں کا تمسخر نہیں اڑاتے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
لَا يَسْخَرُ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ ۝ ۴۶

اے اہل ایمان
دیکھو کوئی قوم کسی دوسری قوم کا تمسخر نہ اڑاتے۔

مومن لغو مجلسوں میں بیٹھا ہی نہیں

اہل ایمان ایسی مجلسوں میں بیٹھتے ہی نہیں
جہاں چالبازی اور فریب کاری کی باتیں ہوتی ہیں
انہیں اگر ایسی لغویات سے گزرنا پڑ جائے
تو شریفانہ انداز سے اپنا دامن بچاتے ہوئے گزر جاتے ہیں۔

وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ
الشُّرُورَ
وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ
مَرُّوا كِرَامًا ۝ ۲۵/۲۶

مومن اپنے تزکیہ نفس کی ڈھینگیں نہیں مارتا

اور اپنے تزکیہ کے دعوے مت کرتے پھرو
اللہ کا قانونِ مکافات ہی بہتر جانتا ہے کہ کون تقویٰ شعار ہے۔

تَزَكُوا أَلْأَنفُسُكُمُ
هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَى ۝ ۵۳/۳۲

مومن کی آرزو

مومنین اپنے پروردگار سے آرزو کرتے ہیں کہ ان کی معاشرتی زندگی ایسی ہو
کہ انہیں بیوی بچوں اور رفقاء شے آنکھوں کی ٹھنڈک حاصل ہو
اور وہ ان تمام لوگوں کی رہنمائی کر سکیں جو زندگی کی تباہیوں سے بچنا چاہتے ہیں
قیامِ نظامِ خداوندی میں صبر و استقامت کے نتیجہ میں
وہ ترقی کی منازل طے کرتے جائیں گے
اور اس مقام پر پہنچ جائیں گے جہاں
امن و سلامتی کی زندگی بخش صدائیں ان کا استقبال کریں گی۔

وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ
أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ
وَجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا
أُولَٰئِكَ يُجْزَوْنَ
الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا
وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا
بِحَبَّةٍ وَسَلَامًا ۝ ۲۵/۴۳-۴۵

مومن دنیا میں عدل و انصاف کا محافظ و نگران ہوتا ہے

اے اہل ایمان افراد کے معاملات ہوں یا اقوام کے
تم دنیا میں عدل و انصاف کے محافظ و نگران بن کر رہو
تمہاری شہادت کسی فریق کچلے نہیں بلکہ اللہ کے لیے ہونی چاہیے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
كُونُوا قَوِّمِينَ بِالْقِسْطِ
شُهَدَاءَ لِلَّهِ

وَلَوْ عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ

أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ

إِنْ يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا

فَإِنَّ اللَّهَ أُولَىٰ بِهِمَا

فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَىٰ أَنْ تَعْدِلُوا

وَأِنْ تُلَاقُوا

أَوْ تُعْرِضُوا

فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ○ ۱۳۵ یاد رکھو جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ کا قانونِ مکافات اس سے باخبر ہے۔

مومن دشمن سے بھی عدل کرتا ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

كُونُوا قَوَّامِينَ

لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ

عَلَىٰ أَنْ تَعْدِلُوا

إِعْدِلُوا

هَٰذَا قَرَبٌ لِلتَّقْوَىٰ

وَاتَّقُوا اللَّهَ

إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ○ ۱۳۶

اے اہل ایمان افراد کے معاملات ہوں یا اقوام کے

تم دنیا میں عدل و انصاف کے محافظ و نگران بن کر رہو

اور ہر معاملہ کا فیصلہ عدل و انصاف کے مطابق اللہ کی خاطر کیا کرو

اور دیکھو کسی قوم کی دشمنی بھی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کر دے

کہ تم اس کے ساتھ عدل نہ کرو

ہمیشہ عدل کرو اور دوست دشمن ہر ایک سے عدل کرو

یہ روش تمہیں تقویٰ کے قریب تر لے آئے گی

لہذا ہمیشہ اللہ کے قوانین کی پیروی کرو

اور یاد رکھو جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ کا قانونِ مکافات اس سے باخبر ہے۔

نوع انسان کے اعمال حقوق کی نگرانی مرکزی حیثیت کی حامل عبت

وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ

أُمَّةً وَاسْطًا

لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ○ ۱۳۷

اے جماعتِ مومنین اس پر کرام سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ

تمہیں اقوامِ عالم میں ایک مرکزی حیثیت حاصل ہو جائے

اور تم نوعِ انسان کے اعمال و حقوق کے نگران بن جاؤ۔

ایسی انقلابی عیت جو پوری انسان کی فلاح کے لیے اُٹھ کھڑی ہوتی ہے

اے جماعتِ مومنین، ہمارا مقصد تمہیں ایک ایسی بہترین قوم بنانا ہے جو پوری نوعِ انسان کی فلاح و بہبود کے لیے اُٹھ کھڑی ہو اور دنیا میں قوانینِ خداوندی کو نافذ کرے اور غیرِ خدائی قوانین کے نفاذ کو روکے اور اللہ کے قوانین کی صداقت پر پورا پورا ایمان رکھے۔

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ
أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ
تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ
وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ
وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ۝ ۱۱۰

مومن کا عمل

مومنین کا کوئی قدم اگر غلط سمت کو اُٹھ جائے تو فوراً لوٹ آتے ہیں وہ نظامِ خداوندی کی پوری پوری اطاعت کرتے ہیں اور اس کارگاہِ ہستی پر غور و فکر کے بعد علی وجہ البصیرت اللہ کی تعریف و تحسین کرتے ہیں دنیا کے حالات جاننے کے لیے سیر و سیاحت کرتے ہیں اور دل کے پوسے جھکاؤ کے ساتھ اللہ کے قوانین کے سامنے تسلیمِ خم کیے رکھتے ہیں وہ اللہ کے قوانین کو نافذ کرتے ہیں اور اللہ کے ناپسندیدہ قوانین کا نفاذ روکتے ہیں اور اللہ کی متعین کردہ حدود کی نگہداشت کرتے ہیں ان مومنین کے لیے دنیا و آخرت میں خوشگوار یوں کی بشارت ہے

الْثَّابِتُونَ
الْعَبِيدُونَ
الْحَمِيدُونَ
السَّائِحُونَ
الزَّكُّونَ السَّجِدُونَ
الْمُؤْمِنُونَ بِالْمَعْرُوفِ
وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ
وَالْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ
وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ۝ ۱۱۲

مومن کردار کا غازی ہوتا ہے گھنار کا نہیں

اے اہل ایمان تم ایسی باتیں منہ سے کیوں نکالتے ہو جنہیں عمل سے کمر کے نہیں دکھاتے دیکھو اللہ کے نزدیک یہ بات سخت مذہوم اور قابلِ گرفت ہے کہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
لِمَ تَقُولُونَ
مَا لَا تَفْعَلُونَ
كَبْرًا مَّقْتَضِي عِنْدَ اللَّهِ

أَنْ تَقُولُوا

مَا لَا تَفْعَلُونَ ○ ۶۱-۶۲

ایسی باتیں کی جائیں

جنہیں عمل سے کر کے نہ دکھایا جائے۔

مومن محض شاعری نہیں کرتا بلکہ معاشرہ میں ایسا انقلاب لاتا ہے کہ ظالم اپنے انجام کو پہنچے

وَالشُّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ

الْحَرَّاءَ أَمْ

فِي كُلِّ وَادٍ يَهْمُونَ

وَأَنْهُمْ يَقُولُونَ

مَا لَا يَفْعَلُونَ

إِلَّا الَّذِينَ

أَفْنُوا

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا

وَانْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ ظَلَمُوا

وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا

أَنَّهُمْ مُنْقَلَبُونَ ○ ۲۴-۲۵

مومن شاعروں کی طرح جذبات میں بہنے والے فریب خوردہ لوگ نہیں ہوتے

عام شاعروں کو تم دیکھتے ہو کہ

ہر وادی میں بھٹکتے پھر رہے ہیں

اور جو کچھ کہتے ہیں

اس پر خود عمل نہیں کرتے

ان کے برعکس وحی پر ایمان لانے والے ہیں

جو ایک متعین نسب العین پر یقین رکھتے ہیں

اور اصلاح معاشرہ کے پروگراموں پر عمل پیرا رہتے ہیں

وہ زندگی کے ہر گوشہ میں قانون خداوندی کو اپنے سامنے رکھتے ہیں

اور ظالم کی محض جو نہیں کہتے بلکہ اس کی کلافی مڑ کر رکھ دیتے ہیں

اور معاشرہ میں ایسا انقلاب لاتے ہیں کہ

جس سے ظالم اپنے انجام کو پہنچ جاتا ہے۔

اللہ کا قانون مومن کے ساتھ ہوتا ہے

وَأَنَّ اللَّهَ

مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ○ ۱۹

بلاشبہ اللہ کا قانون

مومنین کے ساتھ ہوتا ہے۔

مومن اللہ کے اقتدار کے ساتھ کسی اور کے اقتدار کو تسلیم نہیں کرتا

وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ

إِلَهًا آخَرَ ○ ۲۵-۲۶

اہل ایمان اللہ کے قانون و اقتدار کے ساتھ

کسی اور قانون و اقتدار کو تسلیم نہیں کرتے۔

مومن کی پارٹی اللہ کی پارٹی "حزب اللہ" ہے

دیکھو جو کوئی اپنا رفیق و کارساز بنالیتا ہے

نظامِ خداوندی کو

اور اہل ایمان کو

تو وہ حزب اللہ یعنی اللہ کی پارٹی میں شامل ہو جاتا ہے

اور آخر کار حزب اللہ نے ہی غالب آنا ہے۔

وَمَنْ يَتَوَلَّ

اللَّهِ وَرَسُولَهُ

وَالَّذِينَ آمَنُوا

فَإِنَّ حِزْبَ اللَّهِ

هُمُ الْغَالِبُونَ ○ ۵۶

اللہ نے اپنے آپ پر فرض قرار دے لیا ہے مومن کی مدد کو

اور ہم نے اپنے اوپر فرض قرار دے لیا ہے کہ

اہل ایمان کی مدد کریں۔

وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا

نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ ○ ۳۰

اللہ نے اپنے آپ پر واجب قرار دے لیا ہے مومن کی حفاظت کو

ہم نے اپنے آپ پر واجب قرار دے لیا ہے کہ

اہل ایمان کا بچاؤ کریں۔

حَقًّا عَلَيْنَا

نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ ○ ۱۰۳

اللہ کی رحمت مومن کے قریب ہو جاتی ہے

اللہ کی رحمت ان کے قریب رہتی ہے

جو اللہ کے قوانین کے مطابق حسین و متوازن معاشرہ قائم کر لیتے ہیں۔

إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ

مَنِ الْمُحْسِنِينَ ○ ۵۶

مومن پر کافر غالب نہیں آ سکتا

دیکھو اللہ کبھی ایسا نہیں ہونے دے گا کہ

کافروں کو مومنین پر

وَلَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ

لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ

۱۔ جو لوگ موجودہ مسلمانوں کو مومن کہتے ہیں وہ ان آیات پر غور فرمائیں

اللہ کی مدد مومن کے شامل حال ہوتی ہے

بلاشبہ ہماری مدد شامل حال ہوتی ہے رسولوں کے
اور ان کے جو مومن ہیں
ہم دنیا کی زندگی میں بھی ان کی مدد کرتے ہیں
اور اس وقت بھی کریں گے جب تمام اعمال کے نتائج مشہود ہو کر سامنے آئیں گے۔

إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا
وَالَّذِينَ آمَنُوا
فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ ۝ ۱۳۱

اقوام عالم ہیں مومن کی حیثیت

دیکھو اقوام عالم میں تم ہی اعلیٰ و برتر ہو گے
اگر تم مومن ہوئے۔

وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ
إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ ۱۳۲

مومنین کو جب تمکّن فی الارض حاصل ہو جاتا ہے

جو لوگ اللہ الرحمن کی حکومت اختیار کر لیتے ہیں
ان کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ انہیں جب زمین پر اقتدار حاصل ہو جاتا ہے
تو وہ نہایت نرم روی اختیار کرتے ہیں قہر و استبداد کی حکومت قائم نہیں کرتے
اور اگر ان کا واسطہ جاہل و ابلہ لوگوں سے پڑ جاتا ہے
تو ان کے ساتھ بھی امن و سلامتی اور کشادہ ظہنی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

وَعِبَادُ الرَّحْمَنِ الَّذِينَ
يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ
هَوْنًا
وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ
قَالُوا سَلَامًا ۝ ۲۵

نظام خداوندی اور مومن

اے نبی۔ اللہ ہی ہے جس نے تمہیں تقویت دی اپنے نظام کے ذریعہ سے
اور اس کے ماننے والے مومنین کے ذریعہ سے
اللہ کے نظام نے ان کے دلوں میں ایک دوسرے کے لیے الفت پیدا کر دی ہے
اس سلسلہ میں تم اگر وہ سب کچھ فرج کر ڈالتے جو زمین میں ہے تو بھی

هُوَ الَّذِي آتَاكَ بِنَصْرِهِ
وَبِالْمُؤْمِنِينَ
وَأَلَفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ
لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا

مَا آفَتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ
وَلَكِنَّ اللَّهَ آفَتَ بَيْنَهُمْ
إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ ۶۲-۶۳

اس نظام کے بغیر ان کے دلوں میں اُفت پیدا نہیں کی جاسکتی تھی
لیکن اللہ کے نظام نے ان کے درمیان اُفت پیدا کر دی
بلاشبہ اس نظام میں غلبہ بھی ہے اور تدبیر و حکمت بھی۔

نظامِ خداوندی اور مومن کے درمیان معاہدہ

إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ
بِأَنَّهُ لَهُمُ الْجَنَّةُ
يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ
وَعَدًا عَلَيْهِ حَقًّا
فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ
وَالْقُرْآنِ
وَمَنْ أَوْفَى بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ
فَأَسْتَبْشِرُوا
بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمُوهُ
وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ ۹

اللہ نے خرید لیے ہیں مومنین سے
ان کی جانیں اور ان کے مال
جنتی معاشرہ اور جنتِ ابدی کے عوض لہذا انہیں اگر
قیام و استحکامِ نظامِ خداوندی کے سلسلہ میں جنگ لڑنی پڑے تو لڑتے ہیں
مارتے بھی ہیں اور مرتے بھی ہیں
اللہ اور مومنین کے درمیان یہ سچا معاہدہ ہمیشہ سے قائم ہے
قبل ازیں تورات و انجیل میں کیا گیا تھا
اور اب قرآن میں کیا جا رہا ہے
اور اللہ سے بڑھ کر اپنے عہد کو پورا کرنے والا کون ہو سکتا ہے
لہذا خوشیاں مناؤ
اس معاملت پر جو تم نے اللہ سے کی ہے
اس لیے کہ یہی زندگی کی سب سے بڑی کامرانی ہے۔

معاہدہ کی پختگی

إِنَّ الَّذِينَ يَبَايِعُونَكَ
إِنَّمَا يَبَايِعُونَ اللَّهَ
يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ
فَمَنْ نَكَثَ
فَأَنَّمَا يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ

جو لوگ نظامِ خداوندی کے ساتھ یہ معاہدہ کر رہے ہیں
وہ دراصل اللہ کے ساتھ معاہدہ کر رہے ہیں
اس معاہدہ کے وقت ان کے ہاتھ پر یوں سمجھو کہ اللہ کا ہاتھ ہوتا ہے
پھر جو کوئی اس معاہدہ کی خلاف ورزی کرتا ہے
تو وہ اپنی ذات کو ہی نقصان پہنچاتا ہے

وَمَنْ أَوْفَى بِعَهْدِ اللَّهِ
فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ○

اور جو لوگ اللہ سے کیے ہوئے اس عہد کو پورا کریں گے
تو انہیں اس کے بڑے عظیم نتائج حاصل ہوں گے۔

۴۸
۱۰

قیام نظام خداوندی کی راہ میں آنے والی مشکلات اور اُن کے مقابلہ میں مومن کی ہمت

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ
بَشًّیًّا

مِّنَ الْخَوْفِ

وَالْجُوعِ

وَنَقْصِ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ

وَالشَّرَاتِ

وَالضَّرِيبِ

الَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ مُّصِيبَةٌ

قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ

وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَواتُ

مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ

وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ○

دیکھو قیام نظام خداوندی پھولوں کی سیج نہیں

اس راہ میں تمہیں کڑے امتحانات سے گذرنا ہو گا

کہیں تمہیں جنگ و قتال اور دیگر خطرات کا اندیشہ ہو گا

اور کہیں سامان خورد و نوش کی کمی کا سامنا ہو گا

کہیں مال و جان کا نقصان اٹھانا پڑے گا

اور کہیں کھیت و باغ اُجڑیں گے

لیکن کامیابی کی بشارت ان کھیلے بے جو اس جدوجہد میں ثابت قدم رہیں گے

یہ لوگ اس راہ کی مشکلات و مصائب کے ہجوم میں جب گھر جاتے ہیں

تو کہتے ہیں ہم نے اپنے آپ کو قیام نظام خداوندی کھیلے وقف کر دیا ہے

لہذا ہمارا ہر قدم اسی نصب العین کی طرف اُٹھے گا اور یہی ہمارا مقصد و مقصد ہے

یہی وہ انقلابی جماعت ہے جو اپنے رب کے نزدیک ہزار تہریک تہنیت

اور اس کی رحمتوں و برکتوں کی مستحق ہے

اور یہی وہ لوگ ہیں جن کا اپنی منزل مقصود تک پہنچ جانا یقینی ہے

۲
۱۵۷-۱۵۸

اللہ کے دیئے ہوئے ضابطہ حیات میں انسانی معاشرہ کی تمام بیماریوں کا علاج موجود ہے

قُلْ هُوَ الَّذِي آمَنُوا

هُدًى

وَشِفَاءٌ ○ ۴۱

کہو جو لوگ قرآن کی صداقت پر ایمان رکھتے ہیں

ان کے لیے یہ ہدایت و رہنمائی کا ذریعہ

اور انسانی معاشرہ کی تمام بیماریوں کے لیے شفا ہے۔

نظامِ خداوندی کے نتیجہ میں جنتِ رضیٰ جنتِ ابدی حاصل ہوتی ہے

دیکھو جو لوگ اللہ کے رفیق اور دوست بن جاتے ہیں
وہ ہر طرح کے خوف سے محفوظ ہو جاتے ہیں
اور ان کے معاشرہ میں کوئی غم اور پریشانی باقی نہیں رہتی
یہ وہ لوگ ہیں کہ جو نظامِ خداوندی کو قبول کر لیتے ہیں
اور اللہ کے قوانین کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں
ان کے لیے ہر قسم کی خوشگوار یوں و سرفرازیوں کی بشارت ہے
دنیا کی زندگی میں بھی
اور آخرت کی زندگی میں بھی
یہ اللہ کا قانون ہے جس میں کبھی تبدیلی نہیں آتی
اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے جس کے حصہ میں آجائے۔

الْآنَ أُولِيَآءَ اللَّهِ
لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ
الَّذِينَ آمَنُوا
وَكَانُوا يَتَّقُونَ
لَهُمُ الْبُشْرَى
فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
وَفِي الْآخِرَةِ
لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ
هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ○ ۶۳-۶۴

مومنین آپس میں ابرشیم کی طرح نرم اور باطل کے مقابلہ میں چٹان کی طرح سخت ہوتے ہیں

اللہ کا رسول محمد
اور ان کے ساتھی
باطل کے مقابلہ میں چٹان کی طرح سخت ہوتے ہیں
لیکن آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ بڑے نرم دل اور ہمدرد

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ
وَالَّذِينَ مَعَهُ
أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ
رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ ○ ۲۸-۲۹

نظامِ خداوندی کا لایا ہوا ذہنی نصاب

جو لوگ نظامِ خداوندی پر ایمان لا کر
اس کے مطابق اصلاحِ معاشرہ کے پروگراموں پر عمل کرتے ہیں
انہیں ہماری قوانین کی اطاعت میں اپنے اوپر کچھ پابندیاں عائد کرنی پڑتی ہیں
جن کا مقصد انکی ذات اور صلاحیتوں میں وسعتیں پیدا کرنا ہوتا ہے

وَالَّذِينَ آمَنُوا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا
إِلَّا وُسْعَهَا

اور اس طرح وہ لوگ اپنے آپ کو جنت کا حقدار بنا لیتے ہیں
جس میں ان کی دنیا و آخرت کی زندگیاں بسر ہوتی ہیں
اور یہ نظام ان کے ذہنوں سے ہر طرح کا بغض کینہ
عداوتیں، سازشیں اور مکر و فریب نکال دیتا ہے
کیوں کہ اس نظام کی تمہ میں قوانین خداوندی کے پیشے ڈال ہوتے ہیں
اور ان کی زبان سے بے ساختہ حمد و ستائش نکلتی ہے اس ذات کے لیے
جس نے ان کی رہنمائی اس حسین منزل کی طرف کر دی
وہ بول اٹھتے ہیں کہ ہم کبھی یہ مقام حاصل نہیں کر سکتے تھے
اگر ہمیں اللہ کی یہ رہنمائی نہ ملتی اور ہم اسے انبیاء نہ کرتے۔

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ
هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ
وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ
مِّنْ غِلٍّ
تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ
وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
هَدَانَا لِهَذَا
وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ
لَوْلَا أَنَّ هَدَانَا اللَّهُ ۝ ۴۲-۴۳

نظام خداوندی مومن کو ہمالیہ کے انہیروس نکال کر علم کی روشنیوں میں لے آتا ہے

اے جماعت مومنین تمہارا فریضہ یہ ہے کہ
تم زندگی کے ہر معاملہ میں قوانین خداوندی کو اپنے سامنے رکھو
اور کثرت کے ساتھ ان کا چرچا کرتے رہو
اور ان کی عملی تنفیذ کے لیے دن رات سرگوداں رہو
اگر تم ایسا کرتے رہے تو اللہ کے قوانین کی برکات
اور اس کی کائناتی قوتوں کی تائید و نصرت تمہارے ساتھ رہے گی
جس کے نتیجہ میں تم جمالت و ثناء کی تاریکیوں سے نکل کر
علم و ہدایت کی روشنیوں میں آ جاؤ گے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
اذْكُرُوا اللَّهَ
ذِكْرًا كَثِيرًا
وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا
هُوَ الَّذِي يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ
وَمَلَائِكَتُهُ
لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمَاتِ
إِلَى النُّورِ ۝ ۴۳-۴۴

اہل ایمان نظام خداوندی کو مجھوی انداز سے چلاتے ہیں

اہل ایمان اپنے بڑے کار کی دعوت پر بیجا ہتے ہوئے
نظام خداوندی قائم کرتے ہیں
اور اس نظام کو باجمعی مشاورت سے چلاتے ہیں

وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ
وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ
وَأَمْرُهُمْ شُورَى بَيْنَهُمْ

وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ

يَنْفِقُونَ ○

۴۲
۳۸

اور ہمارے دیے ہوئے رزق کو
نوع انسان کی پرورش کچیلے عام کر دیتے ہیں۔

قیم نظام خداوندی میں مومن جو تین مردشانہ نشانہ کام کرتے ہیں

مومن مرد اور عورتیں ایک مشترکہ نصب العین کی وجہ سے
ایک دوسرے کے رفیق اور مددگار ہوتے ہیں
یہ سب مل کر قوانین خداوندی کو نافذ کرتے ہیں
اور اللہ کے ناپسندیدہ قوانین کا نفاذ روکتے ہیں
اور نظام خداوندی قائم کرتے ہیں
اور اس نظام کے تحت نوع انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کرتے ہیں
اور ہر معاملہ میں نظام خداوندی کی اطاعت کرتے ہیں
یہی لوگ ہیں جو اللہ کے عطا کردہ سامان نشوونما سے فیضیاب ہوں گے
بلاشبہ اللہ کا نظام بڑی قوتوں اور حکمتوں پر مبنی ہے۔

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ
بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ
يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ
وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ
وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ
وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ
وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
أُولَٰئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ
إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ○

۹
۴۱

مومن اپنا دفاع تو کرتے ہیں لیکن کسی پر زیادتی نہیں کرتے

اہل ایمان پر اگر کسی جانب سے زیادتی ہو جائے
تو سب مل کر اپنا دفاع کرتے ہیں
لیکن یاد رکھو کہ زیادتی کا بدلہ اسی قدر ہونا چاہیے
جس قدر کہ زیادتی کی گئی ہے
اور اگر زیادتی کرنے والے کو معاف کر کے اصلاح کی کوئی صوت پیدا کر لی جائے
تو اس کا اجر اللہ کی طرف سے ملتا ہے
اور اسے مت بھولو کہ ظلم و زیادتی اللہ کو سخت ناپسند ہے۔

وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ
هُمْ يَنْتَصِرُونَ
وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ
سَيِّئَةٍ مِّثْلُهَا
فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ
فَجَزَاءُ عَلَى اللَّهِ

إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ○ ۴۲-۳۹

اللہ مومن کے قریب ہوتا ہے

اے نبی میرے بندے اگر تم سے میرے متعلق دریافت کریں
تو انہیں بتاؤ کہ میں ہر وقت ان کے قریب ہوں
میرا دیا ہوا ضابطہ ہدایت ہر اس کو رہنمائی دیتا ہے
جو اس سے رہنمائی حاصل کرنا چاہے
لہذا انہیں چاہیے کہ میری اس دعوت کو قبول کر لیں
اور میرے قوانین کی صداقت پر ایمان رکھیں
تاکہ وہ زندگی کی صحیح اور متوازن روش پر آجائیں۔

وَإِذْ سَأَلْتُكَ عِبَادِي عَنِّي
فَإِنِّي قَرِيبٌ
أَجِيبْ دَعْوَةَ الدَّاعِ
إِذَا دَعَا
فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي
وَلْيُؤْمِنُوا بِي
لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴿۱۸۶﴾

اہل ایمان کا اللہ رفیق و مددگار بن جاتا ہے

اللہ ان لوگوں کا رفیق و مددگار بن جاتا ہے
جو اس کے نظام کو قبول کر لیتے ہیں
یہ نظام انہیں جہالت و گمراہی کی تاریکیوں سے نکال کر
علم و ہدایت کی روشنیوں میں لے آتا ہے۔

اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ
آمَنُوا
يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ
إِلَى النُّورِ ﴿۲۵۴﴾

۲
۲۵۴

اللہ کی رحمتوں کے صحیح امیدوار

جن لوگوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا
اور اس سلسلہ میں اگر گمراہ اور ولن چھیڑنا پڑا تو چھوڑ دیا
اور اس نظام کے قیام و استقامت کے لیے مسلسل جہد کرتے رہے
تو یہی لوگ ہیں جو رحمت خداوندی کے صحیح معنوں میں امیدوار ہیں
اللہ انہیں اپنی رحمتوں سے نوازے گا اور ہر طرح کا تحفظ دے گا۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا
وَالَّذِينَ هَاجَرُوا
وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
أُولَٰئِكَ يَنجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ
وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۲۱۸﴾

۲
۲۱۸

نظامِ خداوندی اور مومن کا تعلق

اہل ایمان کی روش یہ ہوتی ہے کہ انہیں جب نظامِ خداوندی کی جانب سے بلایا جاتے ان کے متنازعہ فیہ معاملات کا تصفیہ کرنے کے لیے تو ان کی زبان سے بے ساختہ نکلتا ہے کہ ہم نے اس بلاوے کو سُن لیا ہے اور ہم اس کی فرمانبرداری کے لیے تیار ہیں یہی لوگ ہیں جو کامیاب و کامران زندگی بسر کرتے ہیں۔

إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَنْ يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا
وَإُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ○ ۲۴/۵۱

مومن اللہ کے قوانین کی پناہ میں رہتا ہے

جب تم قرآنی پروگرام پر عمل شروع کرنے لگو تو اللہ کے قانون کی حفاظت طلب کر لیا کرو ذاتی مفاد پرستیوں سے اور معاشرے کے مفاد پرست عناصر سے بلاشبہ یہ تخریبی قوتیں ان لوگوں پر کبھی غلبہ نہیں پاسکتیں جو قوانینِ خداوندی کے مطابق زندگی بسر کرنے کا تہیہ کر لیں اور ان کی محکمیت پر پورا پورا بھروسہ رکھیں۔

فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطَانٌ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ○ ۱۶/۹۸-۹۹

مومنین کے ذہن اللہ کے قوانین سے مرتب ہوتے ہیں

اللہ تمہارے لیے یہی پسند کرتا ہے کہ تم ایمان پر جے رہو اور تمہارے ذہن اللہ کے قوانین سے مرتب رہیں وہ تمہارے لیے پسند نہیں کرتا کہ تم اللہ کے نظام سے روگردانی کرو یاد رکھو جو لوگ فسق و عصیان سے مجتنب رہتے ہیں تو یہی لوگ ہیں جو سیدھے راستہ پر گامزن ہیں

وَلَكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ أُولَئِكَ هُمُ الرَّشِدُونَ

فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَنِعْمَةً

وَاللَّهُ عَلَيْهِمْ حَكِيمٌ ۝ ۴۹

لہذا انہیں اللہ کی جانب سے ہر قسم کی خوشحالیاں اور آسائشیں ملتی ہیں
کیوں کہ اللہ کا نظام علم و حکمت پر مبنی ہے۔

مومنین کو اللہ کے قوانین سے قلبی و ذہنی اطمینان حاصل ہوتا ہے

الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ

قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ

أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ

تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ ۝ ۳۸

اہل ایمان کو اللہ کے قوانین سے

ذہنی و قلبی اطمینان حاصل ہوتا ہے

یاد رکھو اللہ کا قانون ہی ہے

جس کے ذریعے انسانی قلوب کو اطمینان حاصل ہو سکتا ہے۔

ایمان کی قوت

الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ

إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ

فَاخْشَوْهُمْ

فَزَادَهُمْ إِيمَانًا

وَقَالُوا أَحْصِنَّا اللَّهُ

وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ۝ ۴۳

یہ وہ صاحبانِ غم و یقین ہیں کہ انہیں جب لوگ کہتے ہیں کہ

دشمن نے تمہارے خلاف لشکر جہار جمع کر رکھا ہے

لہذا تمہیں اس سے ڈرنا چاہیے

تو اس سے ان کا ایمان اور مضبوط ہو جاتا ہے اور کہتے ہیں کہ

دشمن کا لشکر بڑا ہے تو ہوا کرے ہمارے ساتھ قوانین خداوندی کی تائید و نصرت ہے

اور یہ ایسی قوت ہے جس پر پورا پورا مہر و سر کیا جاسکتا ہے۔

قیام نظام خداوندی کی جدوجہد میں مارے جانے والوں کو حیاتِ جاوید مل جاتی ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ

وَالصَّلَاةِ

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ

فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ

اے وہ لوگو جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہے

اس نظام کے قیام کے سلسلہ میں تقویت حاصل کرو صبر و استقامت سے

اور قوانین خداوندی کی پوری پوری پیروی سے

بلاشبہ اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے جو صبر و استقامت سے کام لیتے ہیں

دیکھو ایسے لوگوں کو مردہ مت کہو

جو قیام نظام خداوندی کے سلسلہ میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دیتے ہیں

بَلْ أَحْيَاءُ

وَلَكِنْ لَا تَشْعُرُونَ ۝ ۱۵۳-۱۵۴

انہیں تو حیاتِ جاوداں حاصل ہو جاتی ہے
لیکن تم شاید ان کے مقام کا ادراک نہ کر سکو۔

ایمان اور عمل صالح کا نتیجہ

مَنْ تَابَ

وَأَمَنَ

وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا

فَأُولَٰئِكَ يَبْدِلُ اللَّهُ

سَيِّئَاتِهِمْ

حَسَنَاتٍ ۝ ۲۵

جو لوگ غلط روشِ زندگی کو چھوڑ کر

نظامِ خداوندی کو قبول کر لیتے ہیں

اور پھر اس کے مطابق اصلاحِ معاشرہ کے کام کرتے ہیں

تو اللہ کا نظام بدل دیتا ہے

ان کی ذات اور معاشرہ کی ناہمواریوں کو

ہمواریوں اور خوشگوار یوں میں۔

مومن کو صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی مل جاتی ہے

وَمَنْ يَعْصِمْ بِاللَّهِ

فَقَدْ هُدِيَ

إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ ۳۱

جو لوگ اللہ کے نظام کو مضبوطی سے تھامے رہتے ہیں

انہیں رہنمائی مل جاتی ہے

متوازن روشِ زندگی کی طرف۔

مومن اللہ کے شواکسی سے نہیں ڈرتا

فَاللَّهُ أَحَقُّ

أَنْ تَخْشَوْهُ

إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ ۹

اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کے نتائج کے سوا

اور کسی سے مت ڈرو

اگر تم مومن ہو۔

اللہ ایمان والوں کا اجر بھی ضائع نہیں کرتا

وَأَنَّ اللَّهَ لَا

يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ ۱۴۱

اور اللہ کبھی ایسا نہیں کرتا کہ

ایمان والوں کی محنت کا اجر ضائع جانے دے۔

اہل ایمان کی آرزوئیں اور عمل

الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا اتَّخَذْنَا آمِنًا فَاعْفُ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ
الصَّابِرِينَ وَالصَّادِقِينَ وَالْقَانِتِينَ وَالْمُسْتَفِيقِينَ ○ ۱۶-۳

اہل ایمان آرزوئیں کرتے ہیں کہ پروردگار ہم نظام خداوندی پر ایمان لے آئے ہیں لہذا ہمیں تمام غلط باتوں کے اثرات سے محفوظ فرما لیجیے اور ہمیں زندگی کے عذابوں اور مصیبتوں سے بچا لیجیے یہ لوگ اپنے نصب العین پر ثبات و استقامت سے جمے رہتے ہیں اور اپنے دعویٰ ایمان کو عمل سے سچ کر دکھاتے ہیں ہر وقت اللہ کے قوانین کے سامنے جھکے رہتے ہیں اور اپنی محنت کے حاصل کو نوع انسان کی پُرش و نشوونما پر خرچ کرتے ہیں۔

مومن اگر کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو فوراً اللہ کے قانون کی پناہ میں نہ کی کوشش کرتا ہے

وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرِ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ ○ ۱۳۵

اہل ایمان سے اگر کوئی معیوب حرکت سرزد ہو جاتی ہے یا وہ اپنی ذات پر کوئی ظلم کر بیٹھتے ہیں تو فوراً اللہ کے قانون کو اپنے سامنے لے آتے ہیں اور اس کے مطابق اپنی اصلاح کر کے سامان حفاظت طلب فرتے ہیں اپنی غلطی کے مضر اثرات سے کیوں کہ غلطیوں کے مضر اثرات سے حفاظت اللہ کے قوانین کے سوا اور کہاں مل سکتی ہے وہ لوگ اپنے کیے پر انداز نہیں کرتے جانتے بوجھتے ہوتے۔

مومن غیب کی حقیقتوں پر بھی یقین رکھتا ہے

الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ ○ ۲

اہل ایمان ان حقیقتوں پر بھی یقین رکھتے ہیں جو نگاہوں سے اوچل ہیں۔

اللہ کے قوانین کی اس طرح پیروی کر جس طرح پیروی کرنے کا حق ہے

اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اللہ کے قوانین کی اس طرح پیروی کرو
جس طرح کہ پیروی کرنے کا حق ہے
اور مرتے دم تک
قوانینِ خداوندی کے سامنے تسلیمِ خم کیے رکھو
اور سب مل کر اللہ کے نظام کا دامن تھامے رہو
اور اپنے اندر فرقے اور گروہ مت پیدا کر لو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
اتَّقُوا اللَّهَ
حَقَّ تَقَاتِهِ
وَلَا تَمُوتُوا
إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ
وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا
وَلَا تَفَرَّقُوا ۝ ۱۰۲-۱۰۳

کتاب اللہ کی پیروی کرنا ہی اس پر ایمان کہلاتا ہے

جن لوگوں کو ہم نے یہ ضابطہ قوانین دیا ہے
وہ اس کی اس طرح پیروی کرتے ہیں
جس طرح کہ پیروی کرنے کا حق ہے
یہی لوگ ہیں جو اس کتاب پر ایمان رکھتے ہیں۔

الَّذِينَ آمَنُوا بِالْكِتَابِ
يَتْلُونَهُ
حَقَّ تِلَاوَتِهِ
أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ ۝ ۱۲۱

پورے پورے نظامِ خداوندی کو قبول کرنا ایمان کہلاتا ہے

اے جماعتِ مومنین
تم نظامِ خداوندی میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ
اور دیکھو اپنے مفاد پرستانہ جذبات کی پیروی ہرگز نہ کرنا
یہ جذبات تمہارے کھلے ہوئے دشمن ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً
وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ
إِنَّهُ نَزَّلَهُ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۝ ۲۰۸

تاریخ کی شہادت

زمانہ یعنی تاریخِ انسانی اس حقیقت پر شاہد ہے کہ

وَالْعَصَى

إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

وَتَوَصَّوْا بِأَحَقِّ

وَتَوَصَّوْا بِالصَّبْرِ ○ ۱۲-۳

انسانی عقل خود میں کمی کوششیں ہمیشہ ناکام رہی ہیں
البتہ وہ کامیاب ہوئے جنہوں نے نظام خداوندی پر ایمان رکھتے ہوئے
اس کے اصلاح معاشرہ کے پروگراموں پر عمل کیا
اور لوگوں کو حق پر قائم رہنے کی نصیحت کی اور اس راہ میں
پیش آنے والی مشکلات کا صبر و استقامت سے مقابلہ کرنے کی تلقین کی۔

ایمان کے مقابلہ میں کفر ٹھہر نہیں سکتا

دیکھو اگر کفار جنگ میں مومنین کے مقابلہ پر آئیں گے

تو پیٹھے پھیر کر بھاگ جائیں گے

اور اس سلسلہ میں کسی کی رفاقت یا مدد ان کے کام نہیں آئے گی
یہ اللہ کی سنت ہے جو پہلے سے چلی آ رہی ہے
اور تم اللہ کی سنت میں کبھی تبدیلی نہیں پاؤ گے۔

وَلَوْ قَتَلْتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا

لَوْ لَا الْآذِبَارُ

ثُمَّ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا

سُنَّةَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ

وَلَنْ يَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ○ ۲۸-۲۳

اہل ایمان کی قوت

دیکھو تمہاری جماعت کے اگر بیس افراد بھی ہوں

جو صبر و استقامت پر قائم رہنے والے ہیں

تو مخالفین کی دو سو کی تعداد پر غالب رہیں گے

اور اگر تمہاری جماعت کے ایسے ایک سو افراد ہوں

تو کفار کی ایک ہزار کی تعداد پر غالب رہیں گے

اس لیے کہ وہ لوگ عقل و فکر سے کام لینے والے نہیں ہوتے۔

إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عَشْرُونَ

صَابِرُونَ

يَغْلِبُوا مِائَتِينَ

وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ

يَغْلِبُوا أَلْفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا

بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ ○ ۴۵

دین و ایمان پس کوئی زبردستی نہیں

دیکھو دین کے معاملہ میں کوئی زبردستی نہیں

بہم نے وحی کے ذریعہ سے صحیح اور غلط راستے واضح کر دیے ہیں

لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ

قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ

فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ

وَيُؤْمِنُ بِاللَّهِ

فَقَدْ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى

لَا انْفِصَامَ لَهَا

وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ ۲۵۶

سو جو کوئی باطل نظاموں سے منہ موڑ کر

اللہ کے نظام کو قبول کر لے گا

تو سمجھ لو کہ اس نے ایسے مضبوط سہارے کو تھام لیا

جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں کیوں کہ یہ اس اللہ کا

تجویز کردہ نظام ہے جو ہر بات کو سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

جس کا جی چاہے قبول کر لے جس کا جی چاہے انکار کر دے

وَقِيلَ

أَحَقُّ مِنْ رَبِّكَ

فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ

وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْفُرْ

إِنَّا آخِذُونَ بِالظَّالِمِينَ

نَارًا

أَحَادٌ يَجْعَلُونَ لَهَا ۝ ۲۶

صاف اعلان کر دو کہ

اللہ کی جانب سے ضابطہ حق و صداقت آگیا ہے

اب جس کا جی چاہے اسے قبول کر لے

اور جس کا جی چاہے انکار کر دے

بہر حال جو لوگ ظلم کی روش اختیار کریں گے

ان کا معاشرہ مصیبتوں اور پریشانیوں کی آگ میں جلتا رہے گا

جو انہیں چاروں طرف سے گھیر لیں گی۔

دعوتِ ایمان علی وجہ البصیرت ہوگی

قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي

أَدْعُو إِلَى اللَّهِ

عَلَى بَصِيرَةٍ

أَنَا

وَمَنْ اتَّبَعَنِي ۝ ۱۲۸

کہو میری راہ تو یہ ہے

کہ میں تمہیں نظامِ خداوندی کی طرف

علی وجہ البصیرت دعوت دیتا ہوں

میں بھی ایسا کرتا ہوں

اور جو میرے متبعین ہوں گے وہ بھی ایسا ہی کریں گے۔

ایمان اور عقل و فکر کا تعلق

وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَآمَنَ

اللہ اگر لوگوں کو زبردستی مومن بنانا چاہتا تو کچھ مشکل نہیں تھا

وہ رُسے زمین کے تمام لوگوں کو پیدا ہی مومن کرتا
لیکن جب اس نے ایسا نہیں کیا تو کیا تم لوگوں کو مجبور کرو گے
کہ وہ مومن بن جائیں۔
یاد رکھو کسی فرد کا ایمان، ایمان نہیں کھلا سکتا
جب تک کہ وہ اللہ کے قانون کے مطابق عقل و فکر سے کام لے کر صحیح نتیجہ پہنچنے
اور وہ لوگ الجھاؤ میں رہتے ہیں
جو عقل و فکر سے کام نہیں لیتے۔

مَنْ فِي الْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعًا
أَفَأَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ
حَتَّى يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ
وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تُوْمِنَ
إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ
وَيَجْعَلُ الرَّجْسَ عَلَى
الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ۝ ۹۹-۱۰۰

کتاب الہدٰی پر ایمان علم و بصیرت کی رو سے ہی لایا جا سکتا ہے

کہو کتاب اللہ کی صداقت میں کچھ فرق نہیں آ سکتا
خواہ تم اس پر ایمان لے آؤ یا ایمان نہ لاؤ
یہ کتاب دقتیقت علم و بصیرت کی رو سے ہی سمجھی جا سکتی ہے
لہذا جب اہل علم کے سامنے پیش کی جاتی ہے
تو وہ اس کی صداقت کو پہچان کر اس کے سامنے تسلیم خم کر دیتے ہیں۔

قُلْ
لَا يُؤْمِنُ بِهِمْ أَوْ لَا تُؤْمِنُوا
إِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهِ
إِذَا بُدِّئَ عَلَيْهِمُ
بِخَبْرٍ مِنْهُ لَادْفَاقًا ۝ ۱۰۰-۱۰۱

اہل ایمان تو نہیں خداوندی پر بھی اندھوں اور بہروں کی طرح گمراہ نہیں پڑتے

مومنین کا ہر قدم علم و بصیرت کی روشنی میں اٹھتا ہے ختم
ان کے سامنے جب قوانین خداوندی بھی پیش کیے جاتے ہیں
تو وہ انہیں بھی علیٰ ہجۃ البصیرت قبول کرتے ہیں
ان پر اندھوں اور بہروں کی طسرت گمراہی نہیں پڑتے۔

وَالَّذِينَ إِذَا
ذُكِرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ
لَمْ يَخِفُوا عَلَيْهَا
صَمًا وَعُمًى ۝ ۲۵-۲۶

روایتی مسلمان اور مومن میں فرق

یہ گنوار لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں
ان سے کہو تم ایمان نہیں لانے ہو

قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا
قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا

وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا
وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ
فِي قُلُوبِكُمْ ۝ ۴۹

بلکہ یوں کہو کہ تم ملیح ہو گئے ہو
ایمان ابھی تمہارے ذہنوں میں داخل نہیں ہوا ہے
اور مومن وہ ہے جس کے دل کی گہرائیوں میں نظامِ خداوندی کی صداقت اُتر جائے۔

اُسے ایمان اور اُسے کفر کا نتیجہ دنیا پہنچتے دُخواری اور آخرت میں عذابِ شدید

أَفْتَوْهُمُ
بِبَعْضِ الْكِتَابِ
وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ
فَمَا جَزَاءُ
مَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ مِنْكُمْ
إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
وَيَوْمَ الْقِيَمَةِ
يُرَدُّونَ إِلَىٰ أَشَدِّ الْعَذَابِ
وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ
عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝ ۵۰

کیا تم لوگ عملِ پیرا ہوتے ہو
کتابِ اللہ کے ایک حصہ پر
اور خلافِ دُوری کرتے ہو اس کے دوسرے حصہ کی
یاد رکھو اس کا نتیجہ اس کے ہوا اور کچھ نہیں ہو گا کہ
ایسا کرنے والوں کی دُنیوی زندگی بھی
ذلت و خواری میں گھرے گی
اور اُخروی زندگی میں بھی
شدید ترین عذاب کا سامنا ہو گا۔
یاد رکھو اللہ کے قانونِ مکافات کی نگاہوں سے
تمہارا کوئی عمل پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔

اقرارِ ایمان کے باوجود جو لوگ مومن نہیں

ایسے لوگ بھی ہیں جو اقرار کرتے ہیں کہ وہ
اللہ پر بھی ایمان رکھتے ہیں
اور یومِ آخرت پر بھی
لیکن محض زبانی اقرار سے کوئی مومن نہیں بن جاتا۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ
أَمَّا بِاللَّهِ
وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ
وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ ۝ ۵۱

اللہ کو ماننے کے باوجود مشرک کے مشرک

لوگوں کی اکثریت کا یہ حال ہے

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ

بِاللّٰهِ

اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ۝۱۶

کہ وہ اللہ کو مانتے تو ہیں

لیکن اس کے باوجود مشرک کے مشرک رہتے ہیں۔

جو لوگ دعویٰ ایمان کے باوجود اپنا نظام حیات خود ساختہ قوانین پر قائم کرتے ہیں

الْوَرَّ اِلَى الَّذِيْنَ

يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا

بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ

وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَنْتَحِكُمُوْا

اِلَى الطَّاغُوْتِ

وَقَدْ اُمِرُوْا اَنْ يَكْفُرُوْا بِهٖ

وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يَضِلَّهُمْ

ضَلٰلًا بَعِيْدًا ۝۱۷

ان لوگوں کی حالت پر غور کیا

جن کا دعویٰ تو یہ ہے کہ وہ ایمان رکھتے ہیں

تمہاری طرف نازل کی گئی کتاب پر

اور ان کتب پر بھی جو تم سے پہلے وحی کی گئی تھیں

لیکن چاہتے ہیں کہ اپنے معاملات کے فیصلے

انسانوں کے خود ساختہ قوانین کی رو سے کرائیں

حالانکہ انہیں ہر غیر خدائی قانون سے انکار کی تاکید کی گئی تھی

یہ لوگ دراصل اپنے مفاد پرستانہ جذبات کے پیچھے چلنا چاہتے ہیں

جو انہیں راہِ راست سے بھٹکا گئے تھری گمراہیوں میں پھنسا دیتے ہیں۔

ان لوگوں کے خیر دار ہو جو ایمان کے بعد کفر کی طرف پھر گئے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اِنْ تُطِيعُوْا فَرِيْقًا

مِّنَ الَّذِيْنَ اٰوْتُوْا الْكِتٰبَ

يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ

كُفْرًا ۝۱۸

اے وہ لوگو جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہے

اگر تم ان لوگوں کے پیچھے لگ گئے

جنہوں نے اللہ کے دیے ہوئے دین کو مذہب میں تبدیل کر لیا

تو یہ لوگ تمہیں بھی ایمان کے بعد

کفر کی طرف پھیر لے جائیں گے۔

اجر قوانینِ انڈی کی پیروی کلاتا ہے کسی گروہ سے منسلک ہونے نہیں

دیکھو خواہ وہ لوگ ہوں جو مومن ہونے کے دعویدار ہیں

اور خواہ وہ جو یہودی یا عیسائی کہلاتے ہیں

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصْرٰى

وَالصَّابِرِينَ

مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

وَعَمِلَ صَالِحًا

فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ

وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ○ ۲۲

یا وہ جو صابین ہوتے ہیں کسے باشد
جو کوئی بھی قوانینِ خداوندی کے مطابق زندگی بسر کرے گا
اور قانونِ مکافات و اخروی زندگی پر یقین رکھے گا
اور اللہ کے دیے ہوئے پروگراموں پر عمل پیرا ہو گا
تو ان کے پروگرام کے قانون کے مطابق انہیں اجر ملے گا
اور وہ ہر خوف سے محفوظ ہو جائیں گے۔
اور انہیں کسی طرح کی پریشانی لاحق نہیں ہوگی۔

کھار پر کھڑے ہو کر قوانینِ انوی کی اطاعت کرنا خسار کا سودہ

ایسے لوگ بھی ہیں

وَمِنَ النَّاسِ

مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَى حَرْفٍ

فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ اطْمَأَنَّ بِهِ

وَإِنْ أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ

أَنقَلَبَ عَلَى وَجْهِهِ

خَسِرَ الدُّنْيَا

وَالْآخِرَةَ ○ ۲۲

جو قوانینِ خداوندی کی اطاعت کناسے پر کھڑے ہو کر کرتے ہیں
ان قوانین کی اطاعت میں اگر فائدہ دیکھا تو مطمئن ہو گئے
اور اگر ان قوانین کی اطاعت میں کوئی مشکل مرحلہ سامنے آ گیا
تو بلا تامل منہ پھیر لیے
یاد رکھو اس روش کے نتیجہ میں ان کی دنیاوی زندگی بھی خالص میں رہتی ہے
اور اخروی زندگی بھی خالص میں۔

ایمان کے نفع بخش ہونے کی شرط

دیکھو کسی فرد کے لیے ایمان لانا اس وقت نفع بخش ہوتا ہے
جب کہ وہ اپنے اعمال کا نتیجہ نکلنے سے قبل ایمان لے آئے
اور اپنے ایمان کے ساتھ عملِ خیر کو شامل کر لے۔

لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا

لَمْ تَكُنْ أَمَنَتْ مِنْ قَبْلُ

أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا ○ ۲۳

قیامِ نظامِ خداوندی سے زیادہ کسی چیز کو بھی عزیز نہ رکھو

اہل ایمان کو آگاہ کر دو کہ

قُلْ إِنْ كَانَ

اگر تمہارے والدین اور تمہاری اولادیں
 تمہارے بھائی بند اور تمہارے شریک حیات
 تمہاری برادریاں، قبیلے (اور ان کے رسم و رواج)
 اور مال و دولت جو تم کھاتے ہو
 اور وہ تجارت جس کے منہ پڑ جانے سے ڈرتے ہو
 اور وہ مکانات جنہیں تم اس قدر پسند کرتے ہو
 ان میں سے کوئی چیز بھی تمہیں اگر نظام خداوندی
 اور اس کے قیام و بقا کی جدوجہد سے زیادہ عزیز ہوئی
 تو پھر انتظار کرو کہ
 تمہاری اس روش کے نتائج تمہارے سامنے آجائیں
 یاد رکھو وہ قوم اللہ کی رہنمائی سے محروم ہو جاتی ہے
 جو اس کے نظام کی مدد سے باہر نکل جاتے۔

أَبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ
 وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ
 وَعَشِيرَتُكُمْ
 وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا
 وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا
 وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا
 أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ
 وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ
 فَتَرَبَّصُوا حَتَّى
 يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرٍ
 وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
 الْفَاسِقِينَ ○ ۹۴

اے اہل ایمان اگر تم دین سے پھر گئے تو کوئی اور قوم تمہارا مقام حاصل کر لے گی

اے جماعت مومنین
 اگر تم میں سے کوئی لوگ اپنے دین سے پیہ گئے
 تو اللہ ان کی جگہ ایسی قوم لے آئے گا جس کے افراد
 دنیا کی ہر شے سے زیادہ نظام خداوندی کو عزیز رکھیں گے
 اور ان کی اس روش کے نتیجہ میں اللہ انہیں عزیز رکھے گا
 وہ نظام خداوندی کے ماننے والوں کیلئے رشتہ کی طرف منسوب ہوں گے
 اور اس نظام کے مخالفین کے مقابلہ میں فوجی طور پر سخت
 وہ قیام و استحکام نظام خداوندی کے لئے مسلسل جدوجہد کرتے رہیں گے
 اور کسی کی طعن و تشنیع سے نہیں ڈریں گے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
 مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ
 فَسَوْفَ يَأْتِيَ اللَّهُ بِقَوْمٍ
 يُحِبُّهُمْ
 وَيُحِبُّونَهُ
 ذُلَّةٌ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ
 زَعَاذَ عَنِ الْكَافِرِينَ
 يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
 وَلَا يَتَّخِذُونَ لِمَنَآئِكَ لَدِيًّا ○

جن کے کیے کرائے پر پانی پھر جاتا ہے

جو لوگ پھر گئے

اللہ کے دیے ہوئے ضابطہ حیات سے
اور پوری زندگی غلط نظام حیات میں گزار دی
تو یہ وہ لوگ ہیں جن کے کیے کرائے پر پانی پھر جاتا ہے
دنیا و آخرت دونوں میں ان کے اعمال ان کے کسی کام نہ آئیں گے
یہ لوگ اہل جہنم ہیں
جس میں وہ ہمیشہ کے لیے رہیں گے۔

وَمَنْ يَزِدْ مِنْكُمْ

عَنْ دِينِهِ

فَيَسُتْ وَهُوَ كَافِرٌ

فَأُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ

هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ○

۲
۲۱۷

تو کیم لوگ بانی جمع خرچ سے اللہ کو اپنی دینداری جتنا چاہتے ہو ؟

دیکھو مومن انہیں کہتے ہیں

جو نظام خداوندی کو علیٰ وجہ البصیرت قبول کر لیتے ہیں
لہذا ان کے دلوں میں اس کے متعلق ذرہ بھی اضطراب اور شک نہیں ہوتا
وہ اس نظام کے قیام و بقا کے لیے جدوجہد کرتے ہیں
اپنے مال کے ذریعہ سے بھی اور اپنی جان کے ذریعہ سے بھی
یہی لوگ ہیں جو اپنے دعویٰ ایمان میں سچے ہوتے ہیں
تو کیا تم اللہ کو محض زبانی جمع خرچ سے
اپنی دینداری جتنا چاہتے ہو
یاد رکھو اللہ کو سب علم ہے جو کچھ کہ
اس کائنات کی بلندیوں و پستیوں میں ہے
اور اسے ہر بات کی خبر ہوتی ہے۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ

آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ

ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا

وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ

وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ

قُلْ أَتَعْلَمُونَ اللَّهَ

بِدِينِكُمْ

وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي

السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ

وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ○

۴۹
۱۵-۱۶

اے اہل ایمان اپنے آپ کو اپنے اہل و عیال کو غلط نظاموں کی بھڑکائی ہوئی آگ سے بچاؤ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ

نَارًا

وَقُودُهَا

النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۝ ۶۹

اے اہل ایمان

اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو بچاؤ

غلط نظاموں کی بھڑکائی ہوئی آگ سے

کہ جب وہ بھڑک اٹھتی ہے تو اس کا ایندھن بن جاتی ہیں

ترقی یافتہ اقوام بھی اور غیر ترقی یافتہ اقوام بھی۔

اپنے ایمان کو ظلم سے آلودہ ہونے دو

الَّذِينَ آمَنُوا

وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ

أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمَنُ

وَهُمْ مُتَمَدِّدُونَ ۝ ۸۲

جو لوگ ایمان لائے

اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے آلودہ نہیں ہونے دیا

تو امن و اطمینان انہی لوگوں کے لیے ہے

اور یہی ہیں جو راہِ راست پر گامزن ہیں۔

ایمان کے ساتھ کفر شامل کرنے کا نتیجہ

وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ

فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ

وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ

مِنَ الْخَيْرِينَ ۝ ۸۵

اور جس نے اپنے ایمان کے ساتھ کفر کیا

تو اس کے تمام اعمال ضائع چلے گئے

اور اس کا مستقبل اور آخری زندگی

سراسر خالصے میں رہیں گے۔

زمینِ آسمان کی برکتوں کے دروازے کھل سکتے ہیں

وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ

آمَنُوا

وَاتَّقَوْا

دیکھو ان آبادیوں کے لوگ اگر

نظامِ خداوندی کو قبول کر لیتے

اور اللہ کے قوانین کے مطابق زندگی بسر کرتے

لَقَدْ خَلَقْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكَاتٍ
مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
وَلَكِن كَذَّبُوا فَأَخَذْنَاهُم
بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ○ ۹۶

تو ہم ان پر دروازے کھول دیتے
زمین و آسمان کی برکتوں کے
لیکن انہوں نے اسے جھٹلایا
تو ان کے اعمال کے نتائج نے انہیں آپکڑا۔

نظامِ خداوندی کے ذریعے اقوامِ مردہ کو بھی حیاتِ نازل سکتی ہے اگر عقل و فکر سے کام لیں

الَّذِينَ آمَنُوا
أَن تَخْشَعُ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ
وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ
وَلَا يَكْفُرُوا بِالَّذِينَ
أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلُ
فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ
فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ
وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ
إِذْ عَلِمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحْيِي
الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا
قَدْ بَيَّنَّا
لَكُمُ الْآيَاتِ
لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ○ ۵۴-۱۶

ایمان کا دعویٰ کرنے والوں کے لیے کیا وہ وقت ابھی نہیں آیا
کہ ان کے دل قوانینِ خداوندی کے سامنے جھک جائیں
یعنی اس ضابطہ قوانین کے سامنے جو ایک حقیقتِ ثابتہ کے طور پر نازل ہوا ہے
اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں
جنہیں قبل ازیں آسمانی کتابیں دی گئی تھیں
لیکن جب اس پر ایک لمبا عرصہ گزر گیا
تو ان کے دل سخت ہو گئے
اور ان کی اکثریت نظامِ خداوندی کی حدود سے باہر نکل گئی
بہر حال جان رکھو کہ جس طرح زمینِ مردہ کو
اللہ کے قانون کے مطابق حیاتِ نازل جاتی ہے
اسی طرح مردہ اقوام بھی قوانینِ خداوندی کے ذریعے حیاتِ نازل حاصل کر سکتی ہیں
لہذا اللہ نے اپنے قوانین واضح طور پر بیان کر دیے ہیں
تاکہ تم عقل و فکر سے کام لے سکو۔

کُفْر اور کافر

مادہ: ک ف س

کُفْر کے بنیادی معنی چھپانے اور ڈھانپنے کے آتے ہیں۔
مُؤْمِن کے مقابل میں کافر اسے کہا جائے گا جو ٹھوس سچائیوں کو پس پردہ رکھنا چاہے جو اللہ کے دینے ہوئے ابدی حقائق کو پوشیدہ رکھے اور انہیں ابھر کر سامنے نہ آنے دے یا جو اپنی یا دوسروں کی صلاحیتوں کو چھپائے اور انہیں بروئے کار نہ آنے دے۔ انکی نشوونما نہ ہونے دے۔

چھپانے کے مفہوم کی وجہ سے اس کے معنی انکار کرنے کے بھی ہو گئے ایمان کے مقابل کُفْر کے یہی معنی ہوتے ہیں۔ یعنی قرآن کی صداقتوں کا انکار کرنا۔
کُفْر کے مقابل شُکْر بھی آتا ہے اس لیے کہ شکر کے معنی ہیں کسی چیز کا ابھر کر سامنے آجانا۔ لہذا کفرانِ نعمت کے معنی ہیں نعمتوں کا چھپا لینا۔ انہیں نوع انسان کے فائدے کے لیے کھلا نہ رکھنا۔

قرآن کریم کی رو سے کافر کا لفظ کوئی گالی نہیں۔ بلکہ ایک حقیقت کا بیان ہے، آپ ایک پارٹی بناتے ہیں جو لوگ اس پارٹی کا منشور تسلیم کر کے اس میں شامل ہو جاتے ہیں انہیں اس کا ممبر کہا جاتا ہے اور جنہیں اس کا منشور قبول نہیں ہوتا۔ لہذا شامل نہیں ہوتے وہ غیر ممبر کہلاتے ہیں یہی فرق مومن اور کافر کا ہے۔ ان غیر ممبروں یا (کافروں) کے متعلق جس جس عذاب یا تباہیوں کا ذکر آیا ہے وہ ان کی غلط روش اور ان کے غلط نظام کے نتائج ہوتے ہیں۔ لہذا ایمان اور کفر صرف نظری عقائد نہیں بلکہ عمل اور بے عملی یا صحیح عمل اور غلط عمل کا نام ہے۔

قرآن کریم جو نظام دیتا ہے اس میں انسان کی مادی زندگی کی نشوونما کا سامان بھی ہوتا ہے اور اس کی روحانی زندگی یا انسانی ذات کی اعلیٰ صلاحیتوں کی نشوونما کا سامان

بھی جس سے وہ اُخروی زندگی میں اعلیٰ مدارج حاصل کرنے کے قابل ہو جاتا ہے لیکن کافرانہ طرزِ زندگی محض حیوانات کی سطح کی زندگی ہوتی ہے جس میں سوائے کھانے پینے کام کرنے اور بچے پیدا کرنے کے کوئی اعلیٰ مقصد زندگی نہیں ہوتا۔ جس طرح حیوانات یہ کچھ کر کے مر جاتے ہیں۔ اس طرح اس سطح پر زندگی بسر کرنے والے انسان بھی یہ کچھ کر کے مر جاتے ہیں۔ ان کی ذات غیر نشوونما یافتہ رہ جاتی ہے۔ لہذا وہ اُخروی زندگی میں اعلیٰ مدارج حاصل کرنے کے قابل نہیں ہوتے اور یہی ان کا جہنم ہوتا ہے۔



اپنی خود ساختہ شریعت کو اللہ سے منسوب کرنے والے ظالم اور کافر

ان سے بڑا ظالم اور کون ہو گا جو اپنے ذہن سے شریعت گھڑیں اور اس جھوٹ کو اللہ سے منسوب کر دیں اور اللہ کے قوانین اگر سامنے آئیں تو ان کی تکذیب کریں کیا اس قسم کے کافروں کا ٹھکانہ وہ نہیں جہاں زندگی کی کھیتیاں جل کر راکھ کا ڈھیر ہو جاتی ہیں۔

وَمَنْ أَظْلَمُ
مِمَّنْ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا
أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ لَمَّا جَاءَهُ
الَّذِينَ فِي جَهَنَّمَ
مَثْوًى لِلْكَافِرِينَ ○ ۲۹-۴۸

اللہ کے دین میں پیچ ختم پیدا کرنے والے کافرو ظالم

اللہ کی لعنت ہے ان ظالموں پر جو اپنے خود ساختہ مسلک کو شریعتِ خداوندی کا نام دے کر لوگوں کو اللہ کے سچے راستہ کی طرف آنے سے روکتے ہیں اور اس کے صاف اور سیدھے راستہ میں پیچ ختم پیدا کرتے ہیں یہ لوگ دراصل اُخروی زندگی پر یقین ہی نہیں رکھتے اور کفر کی روش پر گامزن ہیں۔

أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ
الَّذِينَ
يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ
وَيَبْغُونَ هَاهُنَا
وَهُمْ بِالْآخِرَةِ
هُمْ كَافِرُونَ ○ ۱۸-۱۹

اللہ کی دہی کی نعمت کو کفر میں تبدیل کر دینے والا ظالم

الَّذِينَ إِلَى الَّذِينَ

بَدَلُوا نِعْمَتَ اللَّهِ

كُفْرًا

وَأَحْلَوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ

جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا

وَيَشْسِقُونَ الْقَرَارُ ○ ۱۳ ۲۸-۲۹

ان کی حالت پر غور کیا

جنہیں اللہ نے اپنا نظام و دین دے کر ایک بڑی نعمت سے نوازا تھا

لیکن انہوں نے اسے کفر میں بدل ڈالا

اور اپنے کاروانِ ملت کو تباہیوں کے گھاٹ جاؤا

اور انہیں برادیوں کے جہنم میں جھونک دیا

کیا بُرا ہے وہ مقام جہاں انہوں نے اپنی ملت کو بامٹھرایا۔

ذہن نشانی کی تراشیدہ شریعت کا اللہ کوئی تعلق نہیں ہے تو کفر ہے

قُلْ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ

عَلَى اللَّهِ الْكُذِبَ

لَا يُفْلِحُونَ

مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا

ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ

ثُمَّ نَذِيقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيدَ

بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ○

کو جو لوگ اپنے ذہن کے تراشیدہ عقائد کو

جھوٹ کا سہارا دے کر اللہ سے منسوب کر دیتے ہیں

وہ کبھی فلاح نہیں پا سکتے

اس قسم کی خاندان ساز شریعت سے انہیں کچھ دنیاوی مفادات تو حاصل ہو جائیں گے

لیکن آخر کار انہیں ہماری قانون مکافات کا سامنا کرنا ہوگا

اور پھر شدید ترین عذاب کا مذا چکنا پڑے گا

اس کافرانہ روش کے نتیجہ میں جس پر وہ کاربند تھے۔

۱۰ ۶۹

اپنے کفر پر پردہ ڈالنے کے لیے اللہ کے نام پر جھوٹ گھڑنے والے لوگ کچے کافر

إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكُذِبَ الَّذِينَ

لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ

وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَذِبُونَ ○

قوانین نہادوں کے سلسلہ میں اپنے پاس سے جھوٹ نکالنے والے

لوگ وہ ہیں جنہیں ان قوانین پر نہ سے سے یقین ہی نہیں ہے

لیکن اپنے کفر پر پردہ ڈالنے کے لیے جھوٹ نکالتے رہتے ہیں۔

۱۶ ۱۰۵

پکے کافر

کچھ لوگوں کا نظامِ خداوندی سے انکار اس انداز کا ہوتا ہے کہ وہ تفریق پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اللہ کے قوانین کے نام سے اور رسول کے قوانین کے نام سے مطلب اس سے یہ ہوتا ہے کہ نظامِ خداوندی کے جس حصہ پر چاہیں عمل کریں اور جس پر چاہیں عمل نہ کریں لہذا وہ اپنی پسند کے مطابق بین بین کی کوئی راہ اختیار کرنا چاہتے ہیں یاد رکھو ایسے لوگ پکے کافر ہوتے ہیں اور ہم نے تیار کر رکھا ہے ایسے کافروں کے لیے ذلت آمیز عذاب۔

إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ
وَيُرِيدُونَ أَنْ يُفَرِّقُوا
بَيْنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ
وَيَقُولُونَ نُوْهُنُ مِنْ بَعْضِ
وَكُفْرٍ بِبَعْضٍ
وَيُرِيدُونَ أَنْ يُتَّخَذُوا
بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا
أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ حَقًّا
وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ
عَذَابًا مُهِينًا ۝ ۱۵۰-۱۵۱

نظامِ خداوندی کے بارے میں بیکار جھگڑنے والوں کی چال

نظامِ خداوندی کے بارے میں بیکار جھگڑے کھڑے کرتے رہتے ہیں وہ لوگ جن کی روش کافرانہ ہے تاکہ اس طرح سے حق کو اس کے مقام سے پھسلا کر بے اثر کر دیں۔

وَيُجَادِلُ الَّذِينَ
كَفَرُوا بِالْبَاطِلِ
لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ ۝ ۱۵۲

قرآن کا ہم لیکر طبل کا نظام قائم کرنے والے کافر

ان کی حالت پر غور کیا جن کا دعویٰ تو یہ ہے کہ وہ متحران پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور کتب سابقہ پر بھی لیکن چاہتے ہیں کہ اپنے معاملات کے فیصلے باطل نظام کے ذریعہ سے کریں

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ
أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ
وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ
يُرِيدُونَ أَنْ يُتَخَاكَمُوا
إِلَى الظَّالِمِينَ

وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ

وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ

أَنْ يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا ۝۲۰

حالانکہ انہیں ہر باطل نظام سے انکار کرنے کے لیے کہا گیا تھا
درحقیقت یہ لوگ اپنے مفاد پرستانہ بنیاد کی پیروی کرتے ہیں
جو انہیں راہِ راست سے ہٹکا کر کہیں کا کہیں لے جاتے ہیں۔

قرآن مطابق نظام حکومت قائم نہ کرنے والے ہی تو کافر ہیں

جو لوگ اپنا نظام حکومت
قرآن کے مطابق قائم نہیں کرتے
وہی تو کافر ہیں۔

وَمَنْ لَوْ يَحْكُمُ

بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ

فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ۝۲۱

نوع انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام نہ کرنے والے کفر ہیں

جو لوگ نوع انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام نہیں کرتے
وہ کفر بالآخرت میں مبتلا ہیں۔

الَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ

وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ۝۲۲

قوانین اور مذہبی سہلوئیاں کرنے والے ظالم اور کافر

ان سے بڑا ظالم اور کون ہو گا
کہ ان کے سامنے جب اللہ کے قوانین پیش کیے جائیں
تو وہ ان سے پہلو تہی کریں

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ

ذُكِرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ

فَاعْتَرَضَ عُتْرًا

وَنَسِيَ مَا قَدْ مَتَّيْدُهُ

إِنَّا جَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً

أَنْ يَفْقَهُوهُ

وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا

وَأَنْ تَدْعُهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ

فَلَنْ يَهْتَدُوا ۝۲۳

اور اس بات کو مجبول جائیں کہ ان کے اعمال کے نتائج ان کو یاد رہیں
دیکھو اس روشِ پیہم کے نتیجہ میں ان کے دل و دماغ پر کتنا غلبہ ہے
جس سے ان میں سوچ سمجھ کی صلاحیتیں بالکل ختم ہو گئی ہیں
اور ان کے کانوں میں ایسی گڑبادی پیدا ہو جاتی ہے
کہ وہ حق و صداقت کی کوئی بات سن ہی نہیں سکتے
لہذا اس حالت میں وہ کبھی راہِ ہدایت نہیں پا سکیں گے۔

اللہ کے دینے ہوئے ضابطہ قوانین کے کسی حصہ پر بھی عمل چھوڑ دینا کفر ہے

کیا تم لوگ اس ضابطہ قوانین کے ایک حصہ پر عمل کرتے
اور دوسرے حصہ کے ساتھ کفر کرتے ہو
یاد رکھو اس طرزِ عمل کا نتیجہ اس کے ہوا اور کچھ نہیں ہو سکتا کہ
تمہاری دنیاوی زندگی بھی ذلت و رسوائی میں گزرے گی
اور قیامت کے روز بھی

شدید ترین عذاب کی طرف پھیر دیے جاؤ گے
یاد رکھو اللہ کا قانونِ مکافات تمہارے کسی کام سے غافل نہیں۔

اَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ
وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ
فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ ذَلِكَ مِنْكُمْ
الْآخِزِيُّ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
وَيَوْمَ الْقِيَمَةِ
يُرَدُّونَ إِلَىٰ أَشَدِّ الْعَذَابِ
وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝۸۵

جادو ٹونے اور تعویذ گنڈے کفر ہے

یہ ان مفاد پرست مذہبی پیشواؤں کا کفر ہے کہ
لوگوں کو جادو ٹونے اور تعویذ گنڈے کا سبق دیتے ہیں۔

وَلَكِنَّ الشَّيْطَانَ كَفَرُوا
يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ ۝۱۰۲

اللہ کا دیا ہوا مال اس کی راہ میں خرچ نہ کرنا کفر ہے

عالمگیر انسانیت کی فلاح و بہبود کے سلسلہ میں جب ان لوگوں سے کہا
جاتا ہے کہ تم بھی اللہ کے دیے ہوئے رزق میں سے کچھ خرچ کرو
تو یہ منکرینِ نظامِ خداوندی مومنوں سے کہتے ہیں
ہم ایسے لوگوں کے رزق کا انتظام کرنے میں کیوں حصہ لیں
جن کے لیے اگر اللہ چاہتا تو خود انتظام کر دیتا
بلاشبہ ایسا کہ کر یہ لوگ بڑی واضح گمراہی کا ثبوت دیتے ہیں۔

وَإِذْ قِيلَ لَهُمْ
انْفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ
قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا
أَنُطْعِمُ مَنْ لَوْ
يَشَاءُ اللَّهُ أَطْعَمَهُ
إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝۳۶

اور نمائشی خیرات بھی کھنہ ہے

اے اہل ایمان

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

لَا تَبْطُلُوا صَدَقَاتِكُمْ

يَا لَيْتَ وَالْآذَى

كَالَّذِي يُنْفِقُ مَالَهُ

رِثَاءَ النَّاسِ

وَلَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ

صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ

فَأَصَابَهُ وَايْلٌ

فَتَرَكَهُ صَلْدًا

لَا يَقْدِرُونَ عَلَى شَيْءٍ مِمَّا كَسَبُوا

وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ

○ ۲۶۴

اپنے صدقات کو ضائع نہ کر دیا کرو

احسان بتا کر اور تکلیف پہنچا کر

ان لوگوں کی طرح جو اپنے مال محض

لوگوں کے دکھاوے کی خاطر خیرات کرتے ہیں

ان کا نہ تو نظام خداوندی پر ایمان ہوتا ہے نہ یومِ آخرت پر

ان کی خیرات کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص

کسی سخت چٹان پر پڑی ہوئی ذرہ سی مٹی میں فصل بو ڈالے

جسے بارش کا ایک ہی تیز چھینٹا معہ بیج کے بہا کر لے جائے

اور نیچے سے صاف چٹان نکل آئے

اس طرح فصل تو فصل وہ اپنی محنت اور بیج سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے

یاد رکھو اللہ کی سعادت و فلاح کی راہیں کشادہ نہیں ہوا کرتیں

ایسے کفر کی مرتکب اقوام پر۔

استحصالی طبقہ کے لوگ ہمیشہ کفر کی روش کو پسند کرتے ہیں

وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيرٍ

إِلَّا قَالُوا مُتْرَفُوهُمْ

إِنَّا بِنَا أَرْسَلْتُمْ بِهِ كُفْرًا وَن

وَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ أَمْوَالًا

وَأَوْلَادًا

وَمَا نَحْنُ بِمُعَذِّبِينَ ○ ۳۳-۳۵

ایسا کبھی نہیں ہوا کہ ہم نے کسی علاقہ میں اپنا رسول بھیجا ہو

اور وہاں کے دوسروں کی کائی پر عیش کرنے والے استحصالی طبقہ نے

ہمارے بھیجے ہوئے نظام کی مخالفت نہ کی ہو

وہ کہتے ہمارے پاس اس قدر مال و دولت ہے

اور ہمارا جتنا بھی ایسا زبردست ہے کہ

کسی کی مجال نہیں جو ہمارا مال بھی بیکا کر سکے۔

سرمایہ دارانہ استحصالی نظام کھنسر ہے

لے اہل ایمان

سرمایہ کا منافع مت کماؤ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

لَا تَأْكُلْ أَمْوَالَكُمُ الرِّبَا

أَضَعَا فَأَمُضَعَةً

وَأَتَقَرُّ اللَّهُ

لَعَلَّكُمْ تَفْلَحُونَ

وَأَتَقَرُّ النَّارَ الَّتِي

أَعَدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ○ ۱۳۰-۱۳۱

جو کہ استحصال کے ذریعہ سے نجی دولت میں اضافہ در اضافہ کرنا ہے
تم اس سلسلہ میں اللہ کے قوانین کی پیروی کرو
یہی کامیابی کی صحیح راہ ہے
اور اپنے معاشرہ کو سرمایہ دارانہ نظام کی بھڑکائی ہوئی آگ سے بچاؤ
جس میں اس کافرانہ نظام کا حامل معاشرہ جلتا رہتا ہے۔

اور اہل کفر کے مال و اولاد کی کثرت پر تعجب نہ کرو

دیکھو تمہیں تعجب نہیں ہونا چاہیے

اہل کفر کے مال و اولاد کی کثرت پر

تم دیکھنا کہ اللہ کے قانونِ مکافات کی رو سے کس طرح

یہی چیزیں ان کی دنیاوی زندگی کو پرغذاب بنا دیتی ہیں

اور کس طرح یہ مال و اولاد انہیں زندگی بھر

کفر میں مبتلا رکھتے ہیں۔

وَلَا تُعْجِبْكَ

أَمْوَالُهُمْ وَأَوْلَادُهُمْ

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ

أَنْ يُعَذِّبَهُمْ بِمَا فِي الدُّنْيَا

وَيُزْهِقَ أَنْفُسَهُمْ

وَهُمْ كَافِرُونَ ○ ۸۵

کافرانہ نظام ہیں لوٹ کھسوٹ اور اس کا نتیجہ

قوموں پر تباہیاں کیوں اور کب آتی ہیں اسے ایک مثال سے سمجھو

ایک ملک تھا جسے خارجی خطرات سے امن

اور داخلی کشمکش سے اطمینان حاصل تھا

اس میں بہمت سے سامانِ رزق کھنچا چلا آتا تھا اور اہل ملک خوشحال تھے

پھر وہاں کے لوگوں نے اللہ کی نعمتوں کی ناقدری کی اور ایک دوسرے کو محروم کر کے

مال سیمٹنا شروع کر دیا لہذا اس چھینا جھپٹی اور لوٹ کھسوٹ کا نتیجہ یہ نکلا کہ

وہاں بھوک ننگ پھیل گئی

اور افرادِ معاشرہ طرح طرح کے خوفوں میں مبتلا ہو گئے

اس کا یہ نتیجہ تھا اس نظام کا جو انہوں نے اپنے لیے قائم کر لیا تھا۔

وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا

قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً

مُطْمَئِنَّةً

يَأْتِيهَا رِزْقٌ غَدَاةً مِنْ كُلِّ مَكَانٍ

فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللَّهِ

فَأَذَاقْنَا اللَّهُ

لِبَاسَ الْجُوعِ

وَالْخَوْفِ

بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ○ ۱۶

کافرانہ روش کا نتیجہ پریشانیوں کی آگ میں جلنا ہے

جن لوگوں نے کفر کی روش اختیار کی
انہیں اللہ کے قانونِ مکافات کے مقابلہ میں
مال اور حجتہ کی کثرت کچھ کام نہیں دے گی
ان کی غلط روش زندگی انہیں ہمیشہ بے یار
پریشانیوں کی آگ میں جلاتی رہے گی۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا
لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ
وَلَا أَوْلَادُهُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا
وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ
مُحْمَرِّينَ ۖ يَخْلُدُونَ فِيهَا ۝۳۴

کافرانہ روش کے نتیجہ میں آنیوالے عذاب سے دنیا جہان کی دولتیں کبھی چھٹکارا حاصل نہیں ہو سکے گا

جن لوگوں نے کافرانہ روش اختیار کی
ان کے پاس اگر دنیا جہان کی دولت جمع ہو جائے
اور اس کے ساتھ وہ اتنی ہی مزید شامل کر لیں
اور یہ سب کچھ دیکر اگر وہ چاہیں کہ
ظہورِ نتائج کے وقت اس کے نتیجہ میں آنے والے عذاب
سے چھٹکارا پالیں تو ایسا نہیں ہو سکے گا
انہیں اس روش کے نتیجہ میں آنے والے عذاب کا سامنا تو کرنا ہی ہو گا۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا
لَوْ أَنَّ لَهُمْ مَالٌ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا
وَمِثْلَهُ مَعَهُ
لَيَفْتَدُوا بِهِ مِنْ
عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَمَةِ
مَا تُقْبَلُ مِنْهُمْ
وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝۳۵

کافرانہ طرز زندگی حیوانی سطح کا طرز زندگی ہے

جو لوگ اللہ کے نظام کو قبول کر کے
اس کے اصلاحِ معاشرہ کے پروگراموں پر عمل پیرا ہو جاتے ہیں
وہ اپنے لیے ایک جنتی معاشرہ تشکیل کر لیتے ہیں
جس کی تہ میں قوانینِ خداوندی کے چشے باری رہتے ہیں
اور جو لوگ ان قوانین کے خلاف زندگی بسر کرتے ہیں
لہٰی کا کمانا بینا اور سامانِ زینت سے فائدہ اٹھانا

إِنَّ اللَّهَ يَدْخُلُ الَّذِينَ آمَنُوا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
جَنَّاتٍ
نَّجْوًى مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
وَالَّذِينَ كَفَرُوا
يَتَمَتَّعُونَ وَيَأْكُلُونَ

کَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ

وَالنَّارُ مَشْوًى لَّهُمْ ۝ ۴۴

محض حیوانی سطح زندگی کے مطابق ہو کر رہ جاتا ہے
اور وہ شرفِ انسانی سے محروم ہو کر راکھ کا ڈھیر بن جاتے ہیں۔

تاریخ کی شہادت

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ

يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ

وَالَّذِينَ كَفَرُوا

فَتَعْسًا لَهُمْ وَأَصْلًا لِّأَعْمَالِهِمْ

ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أُنْزِلَ اللَّهُ

فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ

أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ

فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ

مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ دَقَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ

وَلِلْكَافِرِينَ أَمَثَالُهُمْ ۝ ۴۵

اے اہل ایمان

اگر تم قیامِ نظامِ خداوندی کے سلسلہ میں اللہ کی مدد کرو گے
تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور زمانہ میں تمہارے قدم جما دے گا
اور جو لوگ اس نظام کی خلاف ورزی کریں گے

وہ راہِ راست سے بھٹک کر زمانہ کی مٹھو کریں کھاتے رہیں گے
اس لیے کہ انہوں نے اللہ کے نازل کردہ نظام کو ناپسند کر کے
اپنے سب کچھ کرائے پر پانی پھیر لیا۔

دیکھو یہ وہ اہل اصول ہیں جن کی شہادت تاریخی شواہد سے بھی مل سکتی ہے
اگر لوگ دنیا میں گھوم پھر کر دیکھیں تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ اقوام
سابقہ میں سے جنہوں نے غلط روش اختیار کی وہ کس طرح تباہ و برباد ہو گئیں
اور اب بھی جو قوم نظامِ خداوندی سے الٹ چلے گی تو اس کا حشر بھی ویسا ہی ہوگا۔

امتِ مومنہ بختِ بس نے ایمان کے بعد کفر کی روش اختیار کی

كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا

كَفَرُوا وَابْعَدُوا بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ

وَشَهِدُوا أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ

وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ

وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ

أُولَٰئِكَ جَزَاءُ وَّهُمْ

أَن عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ

ایسی قوم کو راہِ راست کیسے نصیب ہو سکتی ہے

جس نے نظامِ خداوندی پر عمل پیرا ہونے کے بعد کفر کی روش اختیار کر لی ہو
حالانکہ وہ خود اس بات کے شاہد ہیں کہ ان کے رسول نے اس نظام کو عملی شکل
دے کر اور اس کے واضح نتائج دنیا کے سامنے پیش کر کے اس کا حق ہونا ثابت کر دیا تھا
سو ظاہر ہے کہ ایسی ظالم قوم ہدایتِ خداوندی سے فیضیاب نہیں ہو سکتی
ان کے اس طرزِ عمل کا نتیجہ تو یہ نکلتے گا کہ یہ قوم
نظامِ خداوندی کے ثمرات اور کائناتی قوتوں کی برکات سے محروم رہے گی

وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

خُلِدِينَ فِيهَا

لَا يُخَفُّ عَنْهُمْ الْعَذَابُ

وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا

مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَاصْلَحُوا

فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ○ ۸۶-۸۹

اور اقوام عالم بھی انہیں ذلیل و خوار سمجھ کر ان پر پٹکار کرتی رہیں گی

یہ ذلت و خواری ان پر ہمیشہ مسلط رہے گی

اور کسی طرح کے زبانی جمع خرچ سے ان کے عذاب میں کمی واقع نہ ہو سکے گی

اور نہ ان کے اعمال کے نتائج کے طور پر تاخیر کی جائے گی

ہاں اگر یہ لوگ غلط روش زندگی کو چھوڑ کر پھر سے

نظام خداوندی کی طرف لوٹ آئیں اور اپنی اسلحہ کھریں

تو انہیں پھر سے نظام خداوندی کی حفاظتیں اور رحمتیں حاصل ہو سکتی ہیں۔

ایمان کے بعد کفر کی روش اختیار کرنے والے روسیہ لوگ

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا

وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ

وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ

يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ

وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ

فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ

أَكْفَرُ ثُمَّ بَعْدَ إِيْمَانِكُمْ

فَذُوقُوا الْعَذَابَ

بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ○ ۱۰۵-۱۰۶

اور تم کہیں ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو اللہ کے واضح قوانین

آجانے کے بعد باہمی اختلافات میں مبتلا ہو کر فرقوں میں بٹ گئے

اور ان تفرقہ بازیوں نے انہیں زندگی کے عذابوں میں مبتلا کر دیا

دیکھو ٹھور نتائج کے وقت بعض پھر سے نظام خداوندی کی اسٹو میوس چھلے ہوں گے

اور بعض پھر باطل نظاموں کی پریشانیوں کی وجہ سے سیاہ پڑ گئے ہوں گے

یہ روسیہ لوگ وہ ہوں گے

جنہوں نے نظام خداوندی کو چھوڑ کر باطل نظام رائج کر لیا ہے

لہذا انہیں زندگی کے مختلف عذابوں کا مزہ اچھکنا پڑا

اپنی کافرانہ روش کی وجہ سے۔

عسکی مشہر کی ہا میں قوانین خداوندی ہی قائم رہتی ہیں اور انکی خلاف ورزی سزاوار آجاتی ہے

وَلَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ

بَنِي إِسْرَءِيلَ

وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيبًا

وَقَالَ اللَّهُ إِنِّي مَعَكُمْ

دیکھو یہ دعوت کوئی نئی نہیں ہے اسی طرح کا عہد لیا گیا تھا

قبل ازیں بنی اسرائیل سے بھی

اور اس سلسلہ میں ان کے اندر بارہ نقیب مقرر کر دیے گئے تھے

اور انہیں بتا دیا تھا کہ اللہ فی تائید و نصرت اسی صورت میں تمہارے ساتھ ہوگی

لَبِنَ أَقْسَمْتُ الصَّلَاةَ

وَأَتَيْتُمُ الزَّكَاةَ

وَأَمَنْتُمْ بِرُسُلِي

وَعَزَّزْتُمُوهُمْ

وَأَقْرَضْتُمُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا

لَا كُفْرَانَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ

وَلَا أَذْخَلْتُكُمْ جَنَّةَ

نَجْرِي مِنْ تَحْتِي أَلا تَنْصُرُوهُ

فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ مِنْكُمْ

فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ۝ ۴۴

اگر تم نظامِ خداوندی قائم کر کے

نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کرتے رہو گے

اور اس سلسلہ میں ہمارے بھیجے ہوئے رسولوں کو مانو گے

اور ان کے پیروگروں میں ان کے مددگار بن جاؤ گے

اور اپنے اموال بطورِ قرضِ حسنہ نظامِ خداوندی کی تحویل میں دے دو گے

اس کے نتیجہ میں تمہارے معاشرہ کی ناہمواریاں دور ہو جائیں گی

اور تم اپنے لیے ایسا سدا بہار جنتی معاشرہ تشکیل کر لو گے

جس کی تہ میں قوانینِ خداوندی کے چشمے جاری ہوں گے

لیکن یہ بھی یاد رکھو کہ اس کے بعد جو لوگ اس نظام سے وگردانی کریں گے

تو وہ اپنی منزلِ مقصود سے بھٹک کر دور جا پڑیں گے۔

قوانینِ اوندی کی خلاف ورزی کرنیوالوں پر اس کا وبال پڑتا ہے

جو کوئی اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کرتا ہے

تو اس کے کفر کا وبال خود اسی پر پڑتا ہے

اور جو کوئی اصلاحِ معاشرہ کے کام کرتا ہے تو اس سے

خود اس کی اپنی ذات میں اصلاح و سنوار پیدا ہو جاتا ہے۔

مَنْ كَفَرَ

فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ

وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا

فَلَا نَفْسٍ لَهُمْ يَهْدُون ۝ ۴۴

قوانینِ اوندی سے موڑنے والے زندگی کی مشکلات اور عذابوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں

جو لوگ اللہ کے قوانین سے منہ موڑ کر ان کی خلاف ورزی کرتے ہیں

تو اس کے نتیجہ میں وہ زندگی کی سخت مشکلات

اور عذابوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

مَنْ تَوَلَّى وَكُفَرَ

فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ

الْعَذَابُ الْأَكْبَرُ ۝ ۴۵-۴۶

وقفہ مہلت میں عارضی مفادات سے معاملہ میں پڑے ہوئے لوگ

لوگوں کے سامنے جب اللہ کے واضح قوانین پیش کیے جاتے ہیں

وَإِذَا تَنَبَّأْتُنَا بِبَيِّنَاتٍ

قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا

لِلَّذِينَ آمَنُوا

أَنَّهُ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا

وَ أَحْسَنُ نَدِيًّا

وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ

هُمْ أَحْسَنُ أَثَانًا وَرِئِيًّا

قُلْ مَن كَانَ فِي الضَّلَالَةِ

فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمَنُ مَدًّا

حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ

رِمَ الْعَذَابِ

وَرِمَ السَّعَةِ

فَسَيَعْلَمُونَ مَن هُوَ شَرُّ مَكَانًا

وَ أَضْعَفُ جُنْدًا ○ ۴۳-۴۵

تو باطل نظاموں سے جنہیں عارضی مفادات حاصل ہیں وہ ان مونیوں سے کہتے

ہیں جو نظام خداوندی کے ابھی ابتدائی دور میں ہوتے ہیں کہ

تم اپنی اور ہماری حالت کا جائزہ لے کر بتاؤ کہ ہم دونوں میں سے

کس فریق کا مقام اعلیٰ ہے اور کس کی مجلسیں شاندار ہیں

لیکن انہیں معلوم نہیں کہ غلط روش پر چلنے والی کتنی ہی اقوام قبل ازیں ہلاکت

میں پڑتی رہی ہیں حالانکہ وہ ان سے زیادہ شان و شوکت کی مالک تھیں

کہو غلط راہوں پر چلنے والوں کو اللہ کا قانون ایک وقفہ مہلت دیتا ہے

تاکہ اس وقفہ میں اگر وہ چاہیں تو اپنی اصلاح کر لیں

اور پھر مہلت کا وقفہ جب ختم ہو جاتا ہے تو حسبِ وعدہ تباہی ڈٹل کر

سامنے آ جاتے ہیں خواہ وہ غلط نظام کے نتیجہ میں آنے والا عذاب ہو

اور خواہ انقلاب کی صوت میں یا قیامت میں آنے والے عذاب ہوں

تب انہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس کا حال خراب ہے

اور کس کا جہنم کمزور ہے۔

باطل نظاموں پر چلنے والے لوگ عارضی مفادات اور وقفہ مہلت سے کسی مغالطہ میں نہ پڑ جائیں

جن لوگوں نے نظام خداوندی کو چھوڑ کر باطل نظام رائج کر لیے ہیں

انہوں نے اللہ کا تو کچھ نہیں بگاڑا اپنا ہی نقصان کیا ہے

اور اپنے لیے الم ناک عذاب سمیٹ لیا ہے

باطل نظاموں میں حاصل ہونے والے عارضی مفادات سے اور اس سلسلہ میں

ہماری طرف سے دیے جانے والے وقفہ مہلت سے یہ لوگ کسی مغالطہ

میں نہ پڑ جائیں ان عارضی مفادات سے خوش ہو کر اگر یہ لوگ اس روش بد میں

آگے ہی بڑھتے چلے گئے تو ذلتوں و خواریوں کے جہنم میں بنا کر دیں گے۔

إِنَّ الَّذِينَ اشْتَرُوا الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ

لَنْ يَضُرَّ وَاللَّهُ شَيْئًا

وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

وَلَا يَحْسِبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا

أَنَّهُمْ نُسْجٌ لِّمُخَيَّرٍ لَّا نَفْسِهِمْ

إِنَّمَا نُسْجٌ لِّمُخَيَّرٍ لِّزَادٍ وَالْإِنَّمَا

وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ○ ۴۴-۴۸

یاد رہے تمہارا ایک ایک عمل کا نتیجہ تمہارے سامنے آ کر رہے گا

دیکھو اگر تم قوانین خداوندی کی خلاف ورزی کرو گے

إِنْ تَكْفُرُوا

فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ
وَلَا يَرْضَىٰ لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ
وَأَن تَشْكُرُوا يَرْضَاهُ لَكُمْ
وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ
ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ مَرْجِعُكُمْ
فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ
إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ ۴۹

نو اس سے اللہ کا کچھ نہیں بگڑے گا تمہارا اپنا ہی نقصان ہوگا
بہر حال اللہ اپنے بندوں کے لیے کفر کی روش پسند نہیں کرتا
وہ تمہارے لیے قوانینِ خداوندی کی اطاعت پسند کرتا ہے
اور دیکھو یہاں ہر کوئی اپنا بوجھ خود اٹھاتا ہے کوئی دوسرا اس کا ذمہ دار نہیں
اور تمہارا ہر قدم اس کے قانونِ مکافات کی طرف اٹھ رہا ہے
لہذا تمہارے ایک ایک عمل کا نتیجہ تمہارے سامنے آ کر رہے گا
اسے تو تمہارے دل میں گزرنے والے خیالات کا بھی علم ہوتا ہے۔

کیا تم عقل و فکر سے کام نہیں لو گے

وَأْمِنُوا بِمَا آتَيْنَاكُمْ
مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ
وَلَا تَكُونُوا
أَوَّلَ كَافِرٍ بِهِ
وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِنَا ثَمَنًا قَلِيلًا
وَأَيُّ قَوْمٍ فَاتَّقُونَ
وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ
وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ
وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ
وَاتُوا الزَّكَاةَ
وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ
أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ
وَتَنْهَوْنَ أَنْفُسَكُمْ
وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ
أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ ۵۰

اور دیکھو ہمارے نازل کردہ ضابطہ حیات کے مطابق زندگی بسر کرو
جو تمہارے اعتقادات کی تصدیق کرتا ہے
اور اس کے ساتھ ایسا کافرانہ رویہ اختیار نہ کر لو
کہ تمہارے ہی ہاتھوں اس کی تردید ہونے لگے
اور ہمارے قوانین کو معمولی معمولی مفادات پر قربان نہ کرتے پھرو
تمہارا منصب تو یہ تھا کہ سختی سے ان قوانین کی پیروی کرتے
اور دیکھو حق و باطل کو آپس میں گڈمڈ کرنے کی کافرانہ روش چھوڑ دو
اور نہ ان قوانین کے جان لینے کے بعد انہیں چھپانے کی کوشش ہی کرو
اور اللہ کے نظام کو عملی شکل میں قائم کرو
اور اس کے ذریعے سے نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کرو
اور دوسروں کے ساتھ مل کر اللہ کے نظام کے سامنے تسلیمِ خم کیے رکھو
کس قدر مضحکہ خیز بات ہے کہ تم دنیا بھر کو تو اللہ کے کشادگیوں والے نظام
کی طرف دعوت دیتے ہو لیکن اپنے آپ کو اس سلسلہ میں بھول جاتے ہو
حالانکہ تم اللہ کی کتاب کا مطالعہ بھی کرتے رہتے ہو
کیا تم لوگ عقل و فکر سے کام نہیں لو گے۔

صرف دنیاوی مفاد کے پیچھے نہ بھاگو نظام خداوندی تمہاری دنیا بھی سنوار دے گا اور آخرت بھی

إِغْلَمُوا

أَتَمَّ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا الْعِبُّ وَلَهُ

وَزِينَتُهُ وَتَفَاخُرُ بَيْنَكُمْ

وَتَكَاثُرُ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ

كَمَثَلِ غَيْثٍ آعَجَبَ

الْكَفَّارِ نَبَاتُهُ

ثُمَّ يَهْجُرُ فَتَرَهُ مُصْفَرًّا

ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا

وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ

وَمَغْفِرَةٌ

مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ

وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ

سَابِقُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ

وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

أُعِدَّتْ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ

ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ٥٤-٥٥

اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لو کہ

دنیاوی زندگی محض چند روزہ کھیل تماشہ کی حیثیت رکھتی ہے

اس کی آرائشوں و زیبائشوں میں ایک دوسرے پر فخر جتانے

یا مال و اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی کوشش کرنا

ایسے ہی ہے جیسے بارش کے ایک چھینٹے سے اُگ آنے والی نباتات

جسے دیکھ کر کسان خوش ہو جائے

ایسی نباتات ذرہ سی دھوپ سے زرد پڑ کر خشک ہو جاتی ہے

اور پھر چور چور ہو کر بھس بن جاتی ہے

آل کار کسان کے ہاتھ کچھ نہیں آتا اور وہ شدید پریشانیوں میں مبتلا ہو جاتا ہے

البتہ انسان کا حال مستقبل محفوظ ہو سکتا ہے

اگر وہ اللہ کے نظام کی پناہ میں آجائے اور اس کی خوشنودیاں حاصل کر لے

دیکھو دنیاوی زندگی کے عارضی مفادات دھوکے کی ٹٹی کے سوا کچھ نہیں

لہذا آگے بڑھو اور نظام خداوندی کی پناہ میں آنے کے لیے سبقت لے جاؤ

اور اس جنت کو حاصل کر لو جس کی آسائشیں و مسرتیں اس دُنیا سے دُنیا بھک چلی ہوئی ہیں

اور یہ ان کے حصہ میں آتی ہیں جو نظام خداوندی کو قبول کر لیتے ہیں

یہ اللہ کا وہ فضل ہے جو اس کے قانونِ شیت کے مطابق حاصل ہوتا ہے

یاد رکھو اللہ کے نظام میں بڑی آسائشیں اور خوشالیاں ہوتی ہیں۔

کفر کی روش اختیار کرنے والوں کی دنیا بھی خراب ہوتی ہے اور آخرت بھی

فَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا

فَاعَذِّبْهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا فِي الدُّنْيَا

وَالْآخِرَةِ

وَمَا لَهُمْ مِّنْ نَّاصِرِينَ ٥٦

کفر کی روش اختیار کرنے والوں کی

دنیاوی زندگی بھی شدید پریشانیوں میں گذرتی ہے

اور آخرت کی زندگی بھی عذابِ شدید میں

اور ان کا کوئی یار و مددگار نہیں ہوتا۔

کفر سے مفاہمت مت کرو

اور دیکھو ان لوگوں کے مدگار نہ بن جاؤ
جنہوں نے کفر کی روش اختیار کر رکھی ہے
اور نہ کوئی ایسی مفاہمت ہی ان کے ساتھ کرو کہ
اللہ کے نازل کردہ قوانین کی پیروی سے روک دیے جاؤ
تم اللہ کے نظامِ خالص کی طرف دعوت دیتے رہو
اور اس نظام کو باطل کے ساتھ گڈمڈ کر کے شرک کے مرتکب نہ ہو جاؤ۔

فَلَا تَكُونُوا لِلْكَافِرِينَ
وَلَا يَصُدُّكَ عَنْ
آيَاتِ اللَّهِ بَعْدَ إِذْ أُنْزِلَتْ إِلَيْكَ
وَأَدْعُ إِلَى رَبِّكَ
وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ ۸۶-۸۷

کافروں اور منافقوں کی اطاعت مت کرو

نظامِ خداوندی پر ایمان رکھنے والوں کے لیے خوشخبری ہے کہ
انہیں اس نظام کے ذریعے سے بڑی خوشحالیاں اور فارغ البایاں نصیب ہوں گی
لہذا ہرگز اطاعت نہ کرو ان کی جو کافر ہیں
اور نہ ان کی جو منافق ہیں
اور ان کی طرف سے پہنچنے والی ایذا رسانیوں کی پرواہ مت کرو
اور نظامِ خداوندی کی محکمیت پر پورا پورا بھروسہ رکھو
دیکھو گے کہ یہ بھروسہ کس قدر کافی و وافی ثابت ہوتا ہے۔

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ
بِأَنَّ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا
وَلَا تُطِيعُوا الْكَافِرِينَ
وَالْمُنَافِقِينَ
وَدَعَاؤُهُمْ
وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ
وَكُفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا ۝ ۳۳-۳۴

کھلے ہوئے دشمن

بلاشبہ کافرانہ روش اختیار کرنے والے لوگ
تمہارے کھلے ہوئے دشمن ہیں۔

إِنَّ الْكَافِرِينَ كَانُوا
لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِينًا ۝ ۳۱

جنہوں نے اللہ کے دین کو بے معنی رسوم تبدیل کر لیا ان کے ساتھ رفاقت کے تعلقات مت رکھو

اے اہل ایمان

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ

اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُؤًا وَلَعِبًا

مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ

وَالْكَفَّارَ أَوْلِيَاءَ ۝ ۴۵

تم ان لوگوں کے ساتھ اپنا رشتہ رفاقت ہرگز استوار نہ کرو
جنہوں نے دینِ خداوندی کو بے معنی رسوم میں تبدیل کر کے مذاق بنایا ہے
ایسے لوگ خواہ ان میں سے ہوں جنہیں پہلے کتاب دی گئی تھی
یا ان میں سے جو موجودہ کتاب سے کفر کر رہے ہیں۔

غیر خدائی نظاموں کو پسند کرنے والوں کے ساتھ رفاقت کے تعلقات مت رکھو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ

أَوْلِيَاءَ

إِنْ اسْتَحَبَبُوا الْكُفْرَ

عَلَى الْإِيمَانِ

وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَمِنْكُمْ

فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝ ۴۶

اے اہل ایمان

اپنے والدین اور بھائیوں کے ساتھ بھی

رشتہ رفاقت استوار نہ کرو

اگر وہ غیر خدائی نظاموں کو پسند کرتے ہوں

نظامِ خداوندی کے مقابلہ میں

یاد رکھو جو کوئی ایسے افراد کے ساتھ رفاقت کے تعلقات استوار کرے

تو اس کا شمار بھی ظالمین میں ہو جائے گا۔

مخالفینِ نظامِ خداوندی کے ساتھ رفاقت کے تعلقات رکھنا منافقت ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

لَا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ

مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ

أَتُرِيدُونَ أَنْ تَجْعَلُوا لِلَّهِ عَلَيْكُمْ

سُلْطَانًا مُبِينًا

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ

فِي الدَّرَجَةِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ

وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا ۝ ۴۷

اے اہل ایمان

تم نظامِ خداوندی کے مخالفین کے ساتھ رشتہ رفاقت استوار مت کر لینا

بجائے اس نظام کے فرمانبردار لوگوں کے

یاد رکھو یہ روش تمہیں مجرم ثابت کرنے کے لیے

اپنی دلیل آپ بن جائے گی

بلاشبہ ایسا کرنا منافقت ہے

اور منافقین کو جہنم کے سب سے نیچے درجہ میں رکھا جائے گا

جہاں کوئی ان کا پرسانِ مال نہیں ہو گا۔

جس مغل میں تو ان خداوندی کے اُلٹ اور مضحکہ خیز باتیں ہی ہوں ہاں مت بیٹھو

دیکھو اس کتاب میں پہلے بھی تمہیں بتایا جا چکا ہے کہ جب کسی مغل میں تم سو کہ قوانینِ خداوندی کے اُلٹ باتیں ہو رہی ہیں اور ان قوانین کی مضحکہ خیز تعبیریں کی جا رہی ہیں تو ایسے لوگوں کی مغل میں مت بیٹھو
 حتا کہ وہ کسی اور موضوع پر نہ آجائیں
 اگر تم ایسی مخلوں میں شرکت کرتے رہے تو تم بھی ان جیسے ہو جاؤ گے
 یہ منافقت ہے اور یاد رکھو کہ منافقوں اور کافروں کو قیامت کے روز جہنم میں اکٹھا رکھا جائے گا۔

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ
 أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتَ اللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا
 وَيَسْتَهْزَأُ بِهَا
 فَلَا تَعْلَدُوا أَمَهُمْ
 حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ
 إِنَّكُمْ إِذًا مِّثْلُهُمْ
 إِنَّ اللَّهَ جَامِعُ الْمُنَافِقِينَ
 وَالْكَافِرِينَ
 فِي جَهَنَّمَ جَمِيعًا ۝ ۱۳۰

کافرانہ روش والوں کی دعائیں بے نتیجہ رہتی ہیں

دیکھو تعمیری نتائج پیدا کرنے والی ہر دعا اس کے قوانین سے وابستہ ہوتی ہے جو لوگ باطل نظام سے تعمیری نتائج حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کی دعائیں اور آرزوئیں اسی طرح بے نتیجہ رہ جاتی ہیں جس طرح کوئی پیاسا پانی کی طرف ہاتھ پھیلا کر چاہے کہ پانی خود بخود اس کے حلق میں چلا جائے
 حالانکہ اس طرح کبھی بھی پانی اس کے ہونٹوں تک نہیں پہنچ سکتا
 لہذا جو لوگ قوانینِ خداوندی کے خلاف زندگی بسر کرتے ہیں ان کی دعائیں اور آرزوئیں کبھی نتیجہ خیز نہیں ہو سکتیں۔

لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ
 وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ
 لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُمْ شَيْءٌ
 إِلَّا كَبَاسِطٌ كَفَيْهِ إِلَى الْمَاءِ
 لِيَبْلُغَهُ فَادُّ
 وَهُوَ بِآلِغَةٍ
 وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ
 إِلَّا فِي ضَلَالٍ ۝ ۱۳۱

جو لوگ تو ان خداوندی مخلوق کی بسر کرتے ہیں کئی بھی ان کا رفیق و شریک نہیں ہوتا

اللہ کا یہ اہل قانون ہے کہ وہ ان لوگوں کا رفیق و شریک بننا نہیں ہوتا ہے

ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ مَوْلَى

تَذِينَ فَنُؤَا

وَأَنَّ الْكَافِرِينَ

لَا مَوْلَى لَهُمْ ○

جو اس کے قوانین کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں
اور جو لوگ اس کے قوانین کے خلاف زندگی بسر کرتے ہیں
ان کا رفیق و پشت پناہ کوئی بھی نہیں ہوتا۔

۴۴
۱۱

قوانین خداوندی سے کفر کرنے والی قوم اللہ کے انعامات سے محروم ہو جاتی ہے

هُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ

خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ

فَمَنْ كَفَرَ

فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ

وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ كُفْرُهُمْ

عِنْدَ رَبِّهِمْ إِلَّا مَقْتًا

وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ

كُفْرُهُمْ إِلَّا خَسَارًا ○

اللہ کے قانون کے مطابق دنیا میں

ایک قوم دوسری قوم کی جانشین بنتی جاتی ہے

سو جو قوم اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کرتی ہے

تو اسے اس کفر کے تباہ کن نتائج بھگتنے پڑتے ہیں

اور اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ

وہ قوم انعامات خداوندی سے محروم ہو جاتی ہے

چنانچہ جوں جوں وہ قوم اس روش میں آگے بڑھتی جاتی ہے

اس کے نقصانات میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔

۴۵
۳۹

عروج و زوال کے سلسلہ میں اللہ کا اٹل قانون

وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ

لَئِنْ شَكَرْتُمْ

لَأَزِيدَنَّكُمْ

وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ

إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ ○

تمہارے پروردگار نے صاف طور پر بتا دیا ہے کہ

اگر تم اپنی سلامتیوں کو ہمارے دیے ہوئے پروگرام کے مطابق صحیح منہ میں لالت

تو جو کچھ تمہیں حاصل ہے اس میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا

اور اگر تم نے اپنی سلامتیوں کا صحیح استعمال نہ کر کے بے قدری کی

تو اس کے نتیجہ میں تمہاری زندگی شدید غدالوں میں مبتلا ہو جائے گی۔

۱۳
۲

اس وقت منکرینِ نظامِ خداوندی کہیں گے کاش ہم مٹی کا تودہ ہوتے

ہم نہیں آگاہ کیے دیتے ہیں کہ اگر تم نے اپنی روش نہ بدلی تو
بہت جلد عذاب میں گرفتار ہو جاؤ گے
اس وقت انسان بے نقاب دیکھ لے گا
اپنے اعمال کے نتائج کو اپنے سامنے
اور منکرینِ نظامِ خداوندی کہیں گے
اے کاش ہم انسان ہونے کے بجائے مٹی کا تودہ ہوتے۔

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ

عَذَابًا قَرِيبًا

يَوْمَ يُنْظَرُ أَلْمَرَّةُ

مَا قَدَّمَتْ يَدَا

وَيَقُولُ الْكَافِرُ

يَلَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا ۝ ۴۸



شرک

ماذہ - ش ر ک

الشِّرْكَ کے بنیادی معنی ہیں چمٹے رہنا، خلط ملط ہو جانا۔ شَارَكْتُ فَلَانًا کے معنی ہیں فلاں کا ساتھی ہو گیا اور اشْتَرَاكَ الْأَمْرُ کے معنی ہیں گڈ بڈ ہو گیا۔ مُشَارَكَةُ کے معنی ہیں ایک دوسرے کے ساتھ کسی کام میں شریک ہو جانا۔ نیز اس کے معنی ہیں کسی کی بہن یا بیٹی سے شادی کر کے اس کے خاندان سے رشتہ داری پیدا کرنے والا اس کی جمع شُرَكَاءُ آتی ہے۔ نیز وہ چھوٹے چھوٹے راستے جو بڑے راستے سے نکلیں اور آگے جا کر ختم ہو جائیں ان کا واحد شَرَكَةٌ ہے

شِرْكٌ قرآنِ کریم کی جہاں صہطلاح ہے۔ اس کے معنی ہیں غیر خدائی قوتوں کو اللہ کے ہمسر سمجھنا۔ جو اختیارات صرف اللہ کے لیے مخصوص ہیں ان کا حامل دوسروں کو بھی سمجھنا۔ انسانوں کے خود ساختہ قوانین کو اللہ کے قوانین کے برابر سمجھنا۔ اللہ کے حق ملکیت میں دوسروں کو بھی شریک کرنا۔

قرآنِ کریم کی تعلیم یہ ہے کہ اس کائنات میں ہر شے انسان کے تابع فرمان کردی گئی ہے۔ اور انسان سب برابر ہیں۔ کسی انسان کو حق حاصل نہیں کہ کسی دوسرے انسان سے اپنی اطاعت کرائے۔ لہذا اس کائنات میں انسان سے برتر کوئی اور قوت نہیں تمام اشیائے کائنات انسان سے کم تر ہیں اور انسان سب برابر ہیں۔ بس ایک اللہ کی ذات ہے جو انسان سے برتر ہے۔ لہذا انسان کا اللہ کے علاوہ کسی اور کو اپنے سے برتر سمجھنا خود اس کی اپنی تذلیل ہے اسی کو شرک کہتے ہیں شرک سے اللہ کے اللہ ہونے میں کوئی فرق نہیں پڑتا خود انسان اپنے مقام سے گر جاتا ہے۔ اسی لیے قرآن کی رو سے شرک سب سے بڑا جرم ہے جو انسان سے اس کا صحیح مقام چھین لیتا ہے۔ مشرکین وہی ہیں جو مقامِ انسانیت سے گر جاتے ہیں اور اللہ کے علاوہ اور قوتوں کو اپنے سے برتر سمجھنے لگ جاتے ہیں۔

دینِ خداوندی صراطِ مستقیم ہے اور مختلف فرقے وہ چھوٹے چھوٹے راستے ہیں۔ جو انسان کو صراطِ مستقیم سے بہکا کر دوسری طرف لے جاتے ہیں اور تھوڑی دُور جا کر بند ہو جاتے ہیں۔ اس لیے قرآنِ کریم نے فرقہ بندی کو شرک قرار دیا ہے۔ اس لیے کہ فرقوں میں آخری سند افراد ہوتے ہیں اور دین میں سند و حجت صرف اللہ کی کتاب ہوتی ہے، لہذا شرک یہ بھی ہے کہ انسان شخصیات کی یا ان کے مجسموں (دُبتوں) کی پرستش کرنے لگ جائے اور شرک یہ بھی ہے کہ انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین کو اللہ کے قوانین کا درجہ دے دیا جائے اور اس طرح دین کو مذہب بنا کر مختلف فرقوں میں بانٹ دیا جائے ایسا کرنے والوں کے متعلق قرآن کہتا ہے کہ یہ لوگ اپنے آپ کو مومن کہتے ہیں لیکن درحقیقت مشرک ہوتے ہیں۔



لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

اللہ وہ ہے جس کے سوا کائنات میں کسی اور کا اقتدار و اختیار نہیں ہر نقص سے پاک بے عیب حکمراں اس کی ذات مکمل ترین ہے اور وہ ہر کسی کو تکمیل ذات کے سامان عطا کرتا ہے وہ کائنات کو تخریبی قوتوں کے اثرات سے محفوظ رکھتا ہے اور کوئی شے اس کی نگہبانی کے دائرے سے باہر نہیں اسے ہر قسم کا غلبہ و تسلط حاصل ہے اور وہ ہر بگاڑ کو اپنے قوانین کی بیٹیوں میں جکڑ کر درست کر دیتا ہے اس کا کوئی ہمسر نہیں عظمت و کبریائی سب اسی کے لیے ہے وہ اس سے بہت دُور اور بلند ہے کہ اس کے ساتھ کسی اور کی قوت و اقتدار کو بھی شریک سمجھا جائے۔

هُوَ اللَّهُ الَّذِي
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ
السَّلَامُ
الْمُؤْمِنُ
الْمُهَيَّمِنُ
الْعَزِيزُ
الْجَبَّارُ
الْمُتَكَبِّرُ
طَسْبِحَنَّ اللَّهُ
عَمَّا يُشْرِكُونَ ○ ۵۹

مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

اس پوری کائنات پر صرف اللہ کی حکومت ہے
اسے اپنی امداد کے لیے نہ تو اولاد کی ضرورت ہے
اور نہ اس کے اقتدار میں کوئی اور قوت ہی شریک ہے
اس نے ہر شے کو خاص ترتیب دے کر پیدا کیا
اور پھر اس کے امکانات اور صلاحیتوں کے پیمانے مقرر کر دیے۔

الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا
وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ
وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ
فَقَدَرَهُ تَقْدِيرًا ۝ ۲۵

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ

اور کہو حمد و ستائش کے لائق ہے وہ اللہ
جو نہ تو اولاد رکھتا ہے
اور نہ اقتدار و اختیار میں اس کا کوئی شریک ہی ہے
اور نہ وہ کمزور ہے کہ اسے کسی ولی یا مددگار کی ضرورت ہو۔

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ
الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا
وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ
وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَثِقٌ مِنَ الذَّلِيلِ ۝ ۲۶

وَالْحُكْمُ لِلَّهِ وَاحِدٌ

تمارا اللہ صرف ایک ہے
اس رحمان و رحیم کے سوا کوئی اور صاحبِ اقتدار نہیں۔

وَالْحُكْمُ لِلَّهِ وَاحِدٌ
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ۝ ۲۷

اللہ کی وحدت کا ثبوت

اللہ نے کسی کو اپنی اولاد نہیں بنایا
اور نہ اس کی ہمسر کوئی اور ہستی ہی ہے
اگر یہاں ایک سے زیادہ صاحبِ اقتدار ہستیاں ہوتیں تو
سب اپنی اپنی مخلوق کو الگ الگ کر کے ایک دوسرے پر چڑھائی کر دیتے
اللہ ان تصورات سے بہت بلند ہے۔

مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِنْ وَلَدٍ
وَمَا كَانَ مَعَهُ مِنْ إِلَهٍ
إِذْ ذَهَبَ كُلُّ إِلَهٍ بِمَا خَلَقَ
وَلَعَلَّ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ
سُبْحَنَ اللَّهِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝ ۲۸

اللہ اس سے بہت بلند ہے کہ اس کے اقتدار میں کسی کو شریک ٹھہرایا جائے

اللہ ہی ہے جس نے تم سب کو پیدا کیا
اور تمہارے لیے سامانِ زینت مہیا کر دیا
اسی کے قانون کے مطابق تمہیں موت آتی ہے
پھر اسی کے قانون کے مطابق تم زندہ کیے جاؤ گے
بتاؤ کہ جن ہستیوں کو تم صاحبِ اقتدار سمجھتے ہو ان میں سے کوئی بھی ایسی ہے
جو نظمِ کائنات سے متعلق امور میں سے کچھ بھی کر سکتی ہو؟
تم اس پر غور کرو گے تو یہ حقیقت واضح ہو جائے گی کہ اللہ اس سے بہت
دور اور بلند ہے کہ اس کے اقتدار میں کسی کو شریک کیا جائے۔

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ
ثُمَّ رَزَقَكُمْ
ثُمَّ يُمِيتُكُمْ
ثُمَّ يُحْيِيكُمْ
هَلْ مِنْ شَرِكٍ لَّهُ
مَنْ يَفْعَلُ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ
سُبْحَنَهُ وَتَعَالَى
عَمَّا يُشْرِكُونَ ○ ۳۰

اللہ کے ہوا کوئی اور ولی نہیں وہ اپنی حکومت میں کسی کو شریک نہیں کرتا

آسمانوں اور زمین کے سب پوشیدہ احوال اللہ ہی کو معلوم ہیں
اس کی سماعت و بصارت کمال کئی ہے
اور اس کے ہوا کوئی تمہارا ولی نہیں
اور وہ اپنی حکومت میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔

لَهُ غَيْبُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
أَبْصَرُ مِنْكُمْ وَأَسْمَعُ
مَا لَهُمْ مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ
وَلَا يَشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَدٌ ○ ۲۹

اللہ سے روزِ نیاز کرنے کے دعویٰ سے

کسی انسان کی یہ حیثیت نہیں ہے کہ
اللہ اس سے کلام کرے
ماہوا اس کے کہ وحی کے ذریعے
یا پردے کے پیچھے سے (یہ دونوں طریق نبیوں کے لیے مخصوص ہیں)
عام لوگوں کے پاس رسول بھیجا جاتا ہے
جو اللہ کی دی ہوئی وحی ان تک پہنچاتا ہے۔

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ
أَنْ يُكَلِّمَهُ
اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا
أَوْ مِنْ وَرَائِ حِجَابٍ
أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا
فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ ○ ۳۱

مُردوں سے مُرادیں مانگنے والے

لوگ اللہ کے سوا جن قوتوں سے مُرادیں مانگتے اور مدد کے لیے پکارتے ہیں
وہ کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے
وہ تو خود مخلوق ہیں
یہ لوگ زندہ انسانوں سے ہی نہیں بلکہ مُردوں تک سے اپنی مُرادیں مانگتے ہیں
ان مُردوں سے جنہیں اپنے متعلق بھی معلوم نہیں کہ
کب اٹھائے جائیں گے
دیکھو کائنات میں صرف اللہ واحد کی ہستی ایسی ہے جسے تم پر اقتدار حاصل ہے

وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ
لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا
وَهُمْ يُخْلَقُونَ
أَمْواتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ
وَمَا يَشْعُرُونَ
أَيَّانَ يَبْعَثُونَ
إِلَهُكُمْ إِلَهُ وَاحِدٌ ۝ ۲۰-۲۱

کوئی انسان اسکا مجاز نہیں کہ دوسرے انسانوں سے اپنی اطاعت کر لیتے

کسی انسان کے سپرد اللہ نے خواہ
مقتضیٰ کے امور کر رکھے ہوں
اور خواہ انتظامیہ کے
حتیٰ کہ وہ نبوت جیسے منصب بلند پر فائز ہوں نہ ہو
یہ حق نہیں رکھتا کہ دوسرے انسانوں سے
اپنی اطاعت کر لے۔

مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ
يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ
وَالْحُكْمَ
وَالنُّبُوَّةَ
ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ
كُونُوا عِبَادًا لِي ۝ ۲۹

رَبِّ اِحد کی اطاعت میں نبی کو بھی شریکیت کرو

اے نبی! کہو میں نبی تمہاری طرح کا انسان ہوں
اس فرق کے ساتھ کہ میری طرف وحی آتی ہے
تمہارے لیے مناسب اقتدار و اختیار صرف اللہ کی ذات واحد ہے
سو جو کوئی اپنے پیڑ و گار کے قانونِ مکافات کا سامنا کرنے کی امید رکھتا ہے
اسے چاہیے کہ نظامِ عالم کو سنوارنے والے کام کرے

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ
يُوحَىٰ إِلَيَّ
أَنَّمَا إِلَهُكُمُ اللَّهُ وَاحِدٌ
فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ
فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا

وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ۝۱۸

اور اپنے رب واحد کی اطاعت میں کسی اور کی اطاعت کو شریک نہ کرے۔

وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ

اے نبی کہو

میرے تمام فرائض زندگی اور ان کے ادا کرنے کے طریقے
میرا جینا اور میرا مرنا سب کچھ
اللہ کے عالمگیر نظام ربوبیت کے لیے وقف ہے
اور میں اس کے قوانین کے ساتھ کسی اور کے قوانین کو شریک نہیں کرتا
مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے
اور میں خود سب سے پہلے ان قوانین کے سامنے تسلیم خم کرتا ہوں۔

قُلْ إِنَّ

صَلَاتِي وَنُسُكِي

وَحَيَاتِي وَمَمَاتِي

لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

لَا شَرِيكَ لَهُ

وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ

وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ۝۱۹-۱۸

دین میں خود ساختہ شریعتیں وضع کر نیوالے اللہ کے شریک

کیا لوگوں نے اللہ کے ساتھ ایسے شریک ٹھہرا لیے ہیں
جو ان کے لیے دین میں شریعتیں وضع کرتے رہتے ہیں
ایسی شریعتیں جن کی اللہ نے قطعاً اجازت نہیں دی ہے
اگر اللہ کا قانون، حمت کا فرمان نہ ہوتا تو ان کی غلط کاریوں
کے نتائج فوراً ان کے سامنے آجاتے اور یوں قصہ تمام ہو جاتا
بہر حال ان ظالم لوگوں کے لیے آخر کار دردناک عذاب ہو گا۔

أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ

شَرَعُوا لَهُم مِّنَ الدِّينِ

مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ

وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ

لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ

وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝۲۱

تم لوگ چند ناموں کی اطاعت کرتے ہو بغیر اللہ کی سند کے

اللہ کے سوا جن کی تم اطاعت کرتے ہو
وہ اس کے سوا کیا ہیں کہ چند نام ہیں
جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں
جن کے متعلق اللہ نے کوئی سند نہیں اتاری

فَاتَّبِعُونِ مِن دُونِهِ

إِلَّا أَسْمَاءً

سَمِيَتْ بِهَا أَنْتُمْ وَأَبَاؤُكُمْ

مَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ

إِنَّ الْحُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ

أَمَّا لَا تَعْبُدُوا إِلَّا آيَاهُ

ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ

وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝۱۲

یاد رکھو حق حکومت صرف اللہ کے قوانین کو حاصل ہے
اور اس کا فرمان ہے کہ اطاعت صرف ان قوانین کی کی جائے
یہی دینِ قیّم اور زندگی کا سیدھا و استوار راستہ ہے
لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں جانتے۔

مکڑی کا بال

مَثَلُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ

أَوْلِيَاءَ

كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوتِ

إِذَا خَذَتْ بَنِيًّا

وَأَنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوتِ

لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۝۱۳

جن لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو

اپنا اولیاء بنا لیا ہے

ان کی مثال مکڑی کے بالے کی سی ہے

مکڑی اس سے اپنا گھر بناتی ہے

لیکن سب گھروں سے کمزور گھر مکڑی کا ہوتا ہے

کاش یہ لوگ اس کا علم رکھتے۔

مخلوق کو خالق کا شریک ٹھہرانا

أَيُّ شَرِّ لَّوْنٍ

فَلَا يَخْلُقُ شَيْئًا

وَهُمْ يُخْلَقُونَ ۚ

وَلَا يَسْتَطِيعُونَ لَهُمْ نَصْرًا

وَلَا أَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُونَ ۝۱۴

یہ لوگ ان کو اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں

جو کچھ بھی تخلیق نہیں کر سکتے

بلکہ خود تخلیق کیے گئے ہیں

وہ ان کی کچھ بھی مدد نہیں کر سکتے

وہ تو اپنی مدد کرنے پر بھی قادر نہیں ہیں۔

لکیر کے فقیر

فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ

فَمَا يَعْبُدُ هَؤُلَاءِ

مَا يَعْبُدُونَ إِلَّا كَمَا

ان کے انجام کے متعلق ذرا شبہ بھی دل میں پیدا نہ ہونے دو

جو اللہ کے بجائے دوسروں کی اطاعت کرتے ہیں

یہ تو محض لکیر کے فقیر ہیں اور انہی کی اطاعت کرتے ہیں

يَعْبُدُ آبَاءَهُمْ مِنْ قَبْلُ

وَإِنَّا لَمَرْفُؤُهُمْ نَصِيبُهُمْ

غَيْرَ مَنقُوصٍ ۝ ۱۰۹

جار ہے ہیں جن کی اطاعت ان کے باپ دادا کرتے رہے تھے
بہر حال ان کا انجام بھی وہی ہوگا جو ان کے باپ دادا کا ہوا
ہمارا قانون مکافات بہر عمل کا نتیجہ بلا کم و کاست نکال دیا کرتا ہے۔

اللہ اس سے بلند ہے کہ اس کے قوانین کے ساتھ دوسرے قوانین کو شریک کیا جائے

انسان نے قوانینِ خداوندی کے متعلق صحیح صحیح اندازہ ہی نہیں لگایا

اور سمجھا ہی نہیں کہ ان کا مقام کیا ہے

دیکھو دنیا میں فتنہ کئی انقلاب آ جانے کے بعد

یہاں انسانی معاشرہ کا نظام بھی ان قوانین کے مطابق چلنے لگے گا

جن قوانین کے مطابق یہاں خارجی کائنات کا نظام چل رہا ہے

اللہ اس سے بہت دور اور بلند ہے کہ

اس کے قوانین کے ساتھ دوسروں کے قوانین کو شریک کیا جائے۔

وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ

حَقَّ قَدْرِهِ

وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ

يَوْمَ الْقِيَمَةِ

وَالسَّمَوَاتُ مَطْوِيَّاتٍ يَمِينِهِ

سُبْحَنَهُ وَتَعَالَى

عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ ۱۰۹

اللہ کے سوا دوسرے ولی

کیا ان لوگوں نے اللہ کے سوا اوروں کو

اولیاء بنا لیا ہے

یاد رکھو ولی تو صرف اللہ ہے

وہی مردوں کو زندگی عطا کرتا ہے

اور اس نے تمام چیزوں کے لیے پیمانے اور قوانین مقرر کر دیے ہیں۔

أَمْ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ

أَوْلِيَاءَ

فَاللَّهُ هُوَ الْوَلِيُّ

وَهُوَ يَحْيِي الْمَوْتَى

وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ ۱۱۰

اللہ کے یہاں سفارشی مقرر کرنا شرک ہے

یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر ان کی اطاعت کرتے ہیں

جو انہیں نہ کوئی نفع پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان

کہتے ہیں یہ اللہ کے ہاں ہماری سفارش کریں گے

وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ

مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ

وَيَقُولُونَ هَؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللَّهِ

قُلْ أَتُشْرِكُونَ اللَّهَ
بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ
سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿۱۸﴾

کہو کیا تم اللہ کو اپنے متعلق ان کے ذریعے مطلع کرنا چاہتے ہو
جن کی اپنی مالت یہ ہے کہ زمین و آسمان میں کسی بات کا علم نہیں رکھتے
اللہ ان سے بہت بلند ہے جنہیں تم اس کا شریک قرار دیتے ہو۔

اللہ تک سیدہ ڈھونڈنا شرک ہے

جس اللہ کے قانون مکافات کی سہمہ گیری اور تجرزی کا یہ عالم ہے
کہ وہ ہر فرد کے اعمال پر پوری پوری نگاہ رکھتا ہے
(کیا وہ اپنی مدد کے لیے ان کا محتاج ہو سکتا ہے) جنہیں یہ اس کا شریک ٹھہراتے ہیں
کہو تم ان کے علم کی تفصیلات بیان کرو تاکہ پتہ چلے کہ
روئے زمین پر کون سی بات ایسی ہے جو اللہ کے اعلم علم سے باہر رہ سکتی ہے
اور اس کی خبر تم ان شرکاء کے ذریعے اللہ کو دینا چاہتے ہو۔

أَفَمَنْ هُوَ قَائِمٌ
عَلَى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ
وَجَعَلَ اللَّهُ شُرَكَاءَ
قُلُوبِهِمْ
أَمْ تَتَذَكَّرُونَ
لَا يَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ ﴿۱۳﴾

شرک کی بنیاد ظن و قیاس پر ہوتی ہے

لوگوں سے پوچھو کیا تمہارے ٹھہراتے ہوئے شرکاء میں کوئی ایسا ہے
جو تمہاری رہنمائی ایک مٹھوس نتائج مرتب کرنے والے پڑگرم کی طرف کر دے
ان سے کہو اس قسم کی رہنمائی صرف قانون خداوندی کی رو سے مل سکتی ہے
پھر بتاؤ جو قانون ایسے مٹھوس اور تعمیری نتائج مرتب کرتا ہو
وہ حق رکھتا ہے کہ اس کا اتباع کیا جائے
یا وہ ہستیوں جو خود رہنمائی کے لیے دوسروں کی تمناں بنیں
تمہیں کیا ہو گیا کہ ایسے واضح حقائق کے بعد بھی غلامی سے فرتے ہو
براصل ان کی اکثریت محسن نلن و گمان کے پیچھے چلتی ہے
حالانکہ ظن و قیاس حق و یقین کے متاثر ہیں کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ
مَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ
قُلْ اللَّهُ يَهْدِي لِلْحَقِّ
أَفَمَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ
أَحَقُّ أَنْ يُتَّبَعَ أَمْ
لَا يَهْدِي إِلَّا أَنْ يَهْدِيَ
فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ
وَمَا يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ إِلَّا ظَنًّا
إِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ﴿۱۰﴾

شرک و پسماندگی و اضمحلال میں تعلق

ہلاکت ہے ہر اس جمبوٹے کے لیے

وَيْلٌ لِّكُلِّ أَفَّاكٍ

جو انسانی معاشرہ کو پسماندگی و اضمحلال میں مبتلا کر دیتا ہے
ایسے لوگوں کے سامنے جب اللہ کے قوانین پیش کیے جاتے ہیں تو وہ انہیں
سننے کے بعد محض ضد کی بنا پر متکبرانہ انداز سے منہ پھیر لیتے ہیں
گویا انہوں نے ان کو سنا ہی نہیں

ان کی اس روش کا نتیجہ الم انگیز تھا ہی ہے
ہمارے قوانین میں سے کچھ جب ان کے علم میں لایا جاتا ہے
تو یہ اسے ہنسی مذاق سمجھ کر نظر انداز کر دیتے ہیں
ایسے لوگ ذلت آمیز عذاب میں مبتلا ہو جاتے ہیں
اور اپنی زندگیاں جہنم میں تبدیل کر دیتے ہیں
ان کا مال و دولت اور ان کی کمائی ان کے کسی کام نہیں آتی
اور نہ وہ ہی ان کے کسی کام آتے ہیں جنہیں اللہ کے بجائے
انہوں نے اولیاء بنایا ہوا ہے۔

أَتَيْتُمْ
لَسْمَعُ آيَاتِ اللَّهِ تُتْلَىٰ عَلَيْهِ
ثُمَّ يَصِرُّ مُسْتَكْبِرًا
كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا
فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ
وَإِذَا عَلِمَ مِنْ آيَاتِنَا شَيْئًا
اتَّخَذَ هَاهُنَا
أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ
مِّنْ وَرَائِهِمْ جَهَنَّمُ
وَلَا يُغْنِي عَنْهُمْ مَا كَسَبُوا شَيْئًا
وَلَا مَا اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ
أُولَٰئِكَ ۝ ۴۵

شرک سے انسان اپنے تمام بلیت سے گر جاتا ہے

دیکھو خالصتاً اللہ کے قوانین کو اپنا مرکز توجہ بنا لو
اور اس میں کسی اور کی محکومیت کو شامل نہ کرو
یاد رکھو جو کوئی اللہ کی حاکمیت میں کسی اور کی حاکمیت بھی شامل کر لیتا ہے
تو وہ شرفِ انسانی کی بلندیوں سے گمر جاتا ہے
اور ایسا بے وقعت ہو جاتا ہے جسے کوئی بھی اچک کر لے جائے
یا ایسا کمزور و ناتواں کہ جسے زانہ کے پھیڑے اڑتے اڑتے پھریں۔
اور کہیں کا کہیں جا کر پھینک دیں۔

حُنَفَاءَ لِلَّهِ
غَيْرِ مُشْرِكِينَ بِهِ
وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ
فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ
فَتَخَطَّفَهُ الظُّلُمُ
أَوْ تَهْوَىٰ بِهِ الرَّيِّ
فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ ۝ ۳۱

شرک میں شرفِ انسانی کی نفی ہے

دیکھو اللہ کے ساتھ کسی اور کو بھی صاحبِ اقتدار نہ ٹھہراؤ

لَا تَجْعَلْ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ

فَتَقَعْدَ مَدَّ مَوْمًا
مَخْذُولًا ۝ ۲۴

ورنہ شرفِ انسانی سے محروم ہو کر دھنکارے ہوئے لوہوں کی طرح
ذلت و خواری کے ساتھ دوسروں سے پیچھے رہ جاؤ گے۔

شُرک سے انسانی ذات میں ضعف پیدا ہو جاتا ہے

وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ
فَقَدْ افْتَرَى
إِثْمًا عَظِيمًا ۝ ۲۸

جس نے اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہرایا
تو اس نے بڑا ہی جھوٹا باندھا
اور اپنی ذات میں بہت بڑا ضعف پیدا کر لیا۔

شُرک نفی ذات ہے

أَنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوا
عَلَى أَنْفُسِهِمْ ۝ ۲۴

دیکھو یہ لوگ کس طرح جھٹلاتے ہیں
اپنی ہی ذات کو۔

شُرک انسان کو جانور کی سطح پر لاتا ہے

أَرَأَيْتَ مَنِ
اتَّخَذَ إِلَهًا هَوًى
أَفَأَنْتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا
أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ
أَوْ يَعْقِلُونَ
إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ
بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا ۝ ۲۵-۲۳

ان کی حالت پر غور کیا
جنہوں نے اپنے جذبات و خواہشات کو ہی اپنا خدا بنا لیا ہے
کیا تم ایسے لوگوں کی وکالت کر سکتے ہو
کیا ان کی اکثریت کے متعلق تم سمجھتے ہو کہ بالے دال اور براہین پر کان دہرتے
یا عقل و فکر سے کام لیتے ہیں
یہ تو محض جانوروں کی سطح پر زندگی بسر کرتے ہیں
بلکہ ان سے بھی گئے گزرے۔

شُرک سے سوچیں کنڈ اور ذہنی سطح لپٹ ہو جاتی ہے

أَفَرَأَيْتَ مَنِ
اتَّخَذَ إِلَهًا هَوًى

ان کی حالت پر غور کیا
جنہوں نے اپنے جذبات و خواہشات کو ہی اپنا خدا بنا لیا ہے

وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَىٰ عِلْمِهِ
وَحَتَمَ عَلَىٰ سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ
وَجَعَلَ عَلَىٰ بَصَرِهِ غِشَاةً
فَیَسَّرُ لَهُ مِنْ بَعْدِ اللَّهِ
أَفَلَا تَذَكَّرُونَ
وَقَالُوا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا
نَمُوتُ وَنَحْيَا
وَمَا يُمِلُّ كُنَّا إِلَّا الدَّهْرُ
وَمَا لَهُمْ بِذَلِكَ مِنْ عِلْمٍ
إِنَّهُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ۝ ۲۳-۲۵

دیکھو علم کے باوجود کس طرح وہ گمراہیوں میں بھٹک رہے ہیں
ان کی سوچ سمجھ کی صلاحیتیں کند ہو گئی ہیں
اور ان کی آنکھوں پر پردے پڑ گئے ہیں
ان حالات میں وحی خداوندی کے سوا اور کونسی طاقت ہے جو انکی رہنمائی کر سکے
کیا تم اس امر پر غور کرو گے
ان کے خیال میں زندگی بس اس دنیا کی زندگی ہے
اسی دنیا میں مرنے والے مر جاتے ہیں اور نئے پچھے نئی زندگی لے کر پیدا ہوتے ہیں
یہ زمانے کا چکر ہے جو یوں ہی چلتا رہتا ہے
ان لوگوں کو انسان کی اصل و حقیقت کا کچھ علم نہیں ہے
بس سطحی سی معلومات ہیں جن کی بنا پر یہ اس قسم کی باتیں کرتے ہیں۔

اور شرک کا مقصد

(یہ مذہبی پیشوا) دوسری ہستیوں کو اللہ کا ہم پایہ اس لیے ٹھہراتے ہیں
تاکہ لوگوں کو اللہ کے تجویز کردہ راستے سے ہکا کر دوسری راہوں پر ڈال دیں۔

وَجَعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا
لِيُضِلُّوا عَنْ سَبِيلِهِ ۝ ۳۰

وحدتِ انسانیت اور مشرکین

تمہارے لیے جو نظامِ حیات تجویز کیا گیا ہے
یہ وہی ہے جو نوحؑ کے لیے تجویز کیا گیا تھا
اور جو کچھ تمہاری طرف وحی کیا گیا ہے
وہی کچھ ابراہیمؑ کی طرف بھی وحی کیا گیا تھا
اور یہی ہے جو موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو دیا گیا تھا
اس تاکید کے ساتھ کہ اس نظام کو قائم کریں
اور انسانیت کو فرقوں اور گروہوں میں نہ بانٹ دیں
یہی بات ہے جو مشرکین کو سخت ناگوار گذرتی ہے۔

شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ
مَا وَصَّي بِهِ نُوحًا
وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ
وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ
وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ
أَن أَقِيمُوا الدِّينَ
وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ
كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ ۝ ۳۲

دین میں تفرقہ بازی اور شرک

اور دیکھو ان مشرکین میں سے نہ ہو جانا
جنہوں نے دین کو فرقوں میں بانٹ دیا
اور گروہ در گروہ ہو گئے
اور جس گروہ کے پتلے جو کچھ پڑ گیا
وہ اسی میں مگن ہے۔

وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ
مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ
وَكَانُوا شِيعًا
كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ
فَرِحُونَ ○ ۳۱-۳۲

خوف سے شرک کا تعلق

تمہارا حامی و مددگار اللہ ہے
اور وہی ہے بہترین مددگار
لیکن جو لوگ کفر کی روش اختیار کر لیتے ہیں
ان کے دل طرح طرح کے خوفوں کی آماجگاہ بن جاتے ہیں
کیوں کہ وہ اللہ کے سامنے کچھ اور ہستیوں کو بھی اپنا آقا و آجھنے لگ جاتے ہیں۔

بَلِ اللّٰهُ مَوْلَاكُمْ
وَهُوَ خَيْرُ النَّاصِرِينَ
سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ
الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ
بِمَا أَشْرَكُوا بِاللّٰهِ ○ ۱۵۰-۱۵۱

شرک کی نوعیت

اور انسانوں میں ایسے بھی ہیں
جو اللہ کے ساتھ دوسروں کو بھی اس کا ہمہ بنا دیتے ہیں
اور ان کے ساتھ بھی ویسی ہی محبت و عقیدت رکھنے لگ جاتے ہیں
جیسی محبت و عقیدت اللہ کے ساتھ رکھنی چاہیے۔

وَمِنْ تَتَّبِعُونَ
مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ اَنْدَادًا
يُحِبُّونَهُمْ
كَحُبِّ اللّٰهِ ○ ۱۶۵

مجہدیں اور مشرک

قوانین خداوندی کے ساتھ دوسرے قوانین کو شامل کر لینے والے لوگ اس قابل نہیں کہ
مساجد یعنی نظام خداوندی کے قیام و نفاذ کے مراکز کی آبادی کا باعث بنیں

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ
أَنْ يَّعْمُرُوا مَسْجِدَ اللّٰهِ

شَرِکٌ مِّنْ عِزِّ رَبِّهِمْ

يَا كُفْرًا

وَلَيْتَ حَبِطَتْ أُشُودُنَا

وَلَيَّا تَذَرُهُمْ خُلْدُونَ ۝ ۱۷

ان کا تو وجود ہی اس حیثیت کی شہادت ہے کہ

وہ اس نظام کے خلاف ہیں

ان کا کیا کرایا سب ضائع چلا گیا

اور ان کی زندگیاں ہمیشہ پریشانیوں کی آگ میں جلتے گزریں گی۔

مجددیں آباد کرنے کے حتمی ار

مساجد یعنی نظامِ خداوندی کے قیام و نفاذ کے مراکز کی آبادی کے حقدار وہ لوگ ہیں

جو اللہ پر اور اس کے قانونِ مکافات اور حیاتِ اخروی پر یقین رکھیں

اور نظامِ خداوندی قائم کر کے

نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کریں

ان کے دلوں میں قانونِ خداوندی کے علاوہ اور کسی کا ڈر نہ ہو

یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے سامنے سعادت و خوشگواہی کی راہ کھلی دیکھ لیں گے۔

إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ

مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

وَأَقَامَ الصَّلَاةَ

وَأَتَى الزَّكَاةَ

وَحَرَّحَ خَشْيَةَ اللَّهِ فِيهِمْ

أُولَٰئِكَ أَنْ يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ ۝ ۱۸

سامانِ لیست پر اللہ کے بجائے انسانوں کی ملکیتِ شرک ہے

اے گروہِ نسلِ انسانی

اپنے پروردگار کے قوانین کی اطاعت کرو

اس پروردگار کے قوانین کی جس نے تمہیں بھی پیدا کیا

اور تم سے پہلے کے لوگوں کو بھی پیدا کیا تھا

بس یہی ایک طریق ہے جس سے تم زندگی کے خطرات سے محفوظ رہ سکو گے

اس نے تمہارے لیے زمین میں ٹھکانے کا سامان پیدا کر دیا

اور فضا میں کمرے بکھیر دیے جو باہمی کشش و جذب سے اپنی اپنی جگہ برقرار ہیں

پھر ایسا انتظام کر دیا کہ آسمان سے پانی برسے

جس سے تمہارے لیے سامانِ رزق پیدا ہو

(ظاہر ہے یہ سامانِ رزق اللہ کی ملکیت ہے تمہیں صرف استعمال کی اجازت دی گئی ہے)

يَا أَيُّهَا النَّاسُ

اعْبُدُوا رَبَّكُمُ

الَّذِي خَلَقَكُمْ

وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا

وَالسَّمَاءَ بِنَاءً

وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً

فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ

رِزْقًا لَّكُمْ

فَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰهِ اَنَدًا
وَاَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ ۲۲-۲۱

لہذا ایسا نہ کرنا کہ اللہ کے بجائے انسانوں کو اس کا مالک بنا دو
اگر تم نے ایسا کیا تو یہ جانتے بوجھتے اللہ کے ساتھ شرک ہو گا۔

اللہ کا نام بلند کرتے چلے جاؤ

ہر وقت اپنے رب کی صفات کو اپنے سامنے رکھو
اور اپنی تمام توجہات کو دوسری طرف سے ہٹا کر
اسی ایک نقطہ پر مرکوز کر دو (انہی صفات کو معاشرہ میں عملاً نافذ کرنا مقصود ہے)
تمہارے سامنے عالمگیر انقلابِ نظامِ رلوبیت کا پروگرام ہے
لہذا ہر غیر خدائی اقتدار کو ختم کر کے ایک اللہ کی حکومت قائم کر دو
اس کے لیے قانونِ خداوندی پر پورا پورا بھروسہ کر کے آگے بڑھتے چلے جاؤ
اور مخالفین کی مخالفت سے صرفِ نظر کر کے اپنے پروگرام پر ثبات و استقامت
سے جمے رہو اور اپنے دامن کو ان خادارِ جباریوں سے حسین انداز سے بچاتے جاؤ۔

وَ اذْكُرْ اَسْمَاءَ رَبِّكَ
وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ
تَبَتُّلًا
رَّبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
لَا اِلَهَ اِلَّا هُوَ
فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا
وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ
وَاجْهْهُمْ هَجْرًا جَبِيلًا ۝ ۴۳-۴۲

مبالغہ آمیزی سے بچو

اے اہل کتاب
اپنے دین کے معاملہ میں مبالغہ سے کام نہ لو
اور اللہ کی طرف حق کے سوا کوئی بات منسوب نہ کرو
یاد رکھو مسیح ابن مریم اس کے سوا کچھ نہ سمجھتے کہ
اللہ کے ایک رسول تھے۔

يَا اَهْلَ الْكِتَابِ
لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ
وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ اِلَّا الْحَقَّ
اِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ
رَسُولُ اللَّهِ ۝ ۴۴

اللہ کی حاکمیت میں کسی اور کو شرکیٹھمرانے والے پر جنت حرام ہو جاتی ہے

بلاشبہ انہوں نے کفر کیا
جنہوں نے مسیح عیسیٰ ابن مریم کو اللہ کہا
حالانکہ مسیح نے بنی اسرائیل کو تاکید کی تھی کہ

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ
قَالُوا اِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ
وَقَالَ الْمَسِيحُ بَنِي اِسْرَآئِيْلَ

اعْبُدُوا اللَّهَ رَبَّنَا وَرَبَّكُمْ

إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ

فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ

وَمَا وَدَّ النَّاسُ

وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ○ ۵۶

اللہ کی اطاعت کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے
اور کہ اگر کسی نے اللہ کی حاکمیت میں کسی کو شریک ٹھہرایا تو
اس پر جنت حرام ہو جائے گی
اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہو گا
اور ایسے ظالمین کا کوئی مددگار نہیں ہو گا۔

حضرت مسیح کی وضاحت

وَإِذْ قَالَ اللَّهُ لِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ

أَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي

وَأَهْلِي الْهَيْئَ مِنْ دُونِ اللَّهِ

قَالَ سُبْحَنَكَ

كَيْفَ كُنْتُ لِي أَنْ أَقُولَ

مَا لَيْسَ لِي بِحَقٍّ ○ ۱۱۶

اللہ جب عیسیٰ ابن مریم سے پوچھے گا کہ
کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ وہ اللہ کے ساتھ تمہیں اور
تمہاری ماں کو بھی خدائی کا درجہ دے دیں
وہ کہے گا آپ کی ذات اس سے بہت بلند ہے
بھلا میں ایسی کوئی بات کیسے کہہ سکتا تھا
جس کا مجھے کوئی حق ہی نہیں پہنچتا۔

اہل کتاب کو دعوت

کہو اے اہل کتاب

آؤ ایک ایسی بات کی طرف

جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے

کہ اللہ کے سوا اور کسی کی اطاعت نہ کریں

اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں

اور نہ اس کے سوا ہم ایک دوسرے میں سے کسی انسان کو ہی

خدائی اختیارات کا حامل سمجھیں۔

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ

تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ

سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ

إِلَّا نَعْبُدَ اللَّهَ

وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا

وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا

مِنْ دُونِ اللَّهِ ○ ۹۳

اللہ کے قوانین کے ساتھ دوسرے قوانین کو شریک کرنے والوں کی کٹہری اختیار کر لو

دیکھو تم ان قوانین کا اتباع کرو

اتَّبِعْ مَا أَوْحَى

إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
وَأَعْرِضْ عَنِ
الْمُشْرِكِينَ ۝ ۱۰۶

جو تمہارے پروردگار کی جانب سے تمہاری طرف وحی کیے گئے ہیں
یہ قوانین اس اللہ کے ہیں جس کے سوا کوئی اور خدا نہیں
اور ایسے لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کر لو
جو اللہ کے قوانین کے ساتھ دوسرے قوانین کو بھی شریک کر لیتے ہیں۔

بہر حال شرک کو بھی زبردستی روکنے کی اجازت نہیں

اگر اللہ لوگوں کو شرک سے زبردستی روکنا چاہتا تو
کچھ مشکل نہیں تھا لیکن اللہ نے انسان کو آزادی انکار سے نوازا ہے
لہذا تمہیں بھی ان پر پابان یا داغہ مقرر نہیں کیا گیا ہے کہ
لوگوں کو گھیر گھار کر زبردستی اس کے نظام کی طرف لاؤ۔

وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ
مَا أَشْرَكُوا
وَمَا جَعَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِظًا
وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ ۝ ۱۰۷

اللہ کو ماننے کے باوجود شرک

اکثر لوگ اللہ کو مانتے تو ہیں
مگر اس کے باوجود مشرک کے مشرک رہتے ہیں۔

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ
إِلَّا وَهُوَ مُشْرِكُونَ ۝ ۱۰۸

شرک ظلم عظیم ہے

اللہ کے اقتدار و اختیار میں کسی اور کو شریک مت کرو۔
اللہ کے اقتدار میں کسی اور کو شریک کر لینا
ظلم عظیم ہے۔

لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ
إِنَّ الشِّرْكَ
إِظْلَامٌ عَظِيمٌ ۝ ۱۰۹

جن ظالموں پر جنت حرام ہو جاتی ہے

یاد رکھو جو کوئی اللہ کی ناکیت میں اوروں کو بھی شریک کر لیتا ہے
تو اس پر جنت حرام ہو جاتی ہے
اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہوتا ہے
اور ایسے ظالم لوگوں کا کوئی نامی و نامہ نہیں ہوتا۔

رَبَّنَا مَنْ شَرِكْ بِاللَّهِ
فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ
وَمَا وَدَّ النَّارُ
وَمَا الظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ۝ ۱۱۰

۴۷۴ منافقت

مادہ: ن ف و

نَفَقٌ اُس سُرنگ کو کہتے ہیں جس کے داخل ہونے اور نکلنے کے دونوں سرے کھلے ہوں۔ جنگلی چوہے کے بل کے متعدد سوراخوں میں سے ایک کو کہتے ہیں جس پر وہ مٹی کی باریک پٹری بچھا کر اسے بند رکھتا ہے اور اُس وقت سر مار کر کھول لیتا ہے جب اس کا کوئی دشمن اسے بل کے اندر سے پکڑنے کی کوشش کرے۔

مُنافِقٌ اُس شخص کو کہتے ہیں جو کسی نظام یا سوسائٹی میں داخل ہونے سے پہلے یہ دیکھ لے کہ اس کے قوانین سے بچنے کا راستہ کونسا ہے۔ معاشرہ میں منافق سب سے زیادہ خطرناک ہوتے ہیں۔

ایک تو وہ لوگ ہیں جو دل کے پورے جھکاؤ کیساتھ نظامِ خداوندی سے وابستہ ہو جاتے ہیں یہ مومن ہیں۔

دوسرے وہ ہیں جو کھلے بندوں اس نظام سے باہر رہتے ہیں اور اس کی مخالفت کرتے رہتے ہیں انہیں کافر کہتے ہیں۔

تیسرے وہ ہیں محض اپنی مطلب براری کے لیے جماعت کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں منافع میں ان کے برابر کے شریک رہتے ہیں اور جہاں کسی مشکل کا سامنا ہوا تو یہ جماعت کا ساتھ چھوڑ کر صاف نکل گئے اور اس میں بددلی پھیلانے اور فتنہ پردازی کرنے لگ گئے یہ منافق ہیں اور بدترین خلائق اسی لیے قرآن کریم نے انکا مقام جہنم کا سب سے نچلا طبقہ بتایا ہے یاد رہے کہ منافقین کا کوئی الگ گروہ نہیں ہوتا جب بھی کسی کی زبان اس کے دل سے ہم آہنگ نہ ہو یا اس کا کردار اس کے دعوے کی تصدیق نہ کرے وہ نفاق کا مرتکب ہوتا ہے۔ قرآن نے اسے ”نفسیاتی مرض“ قرار دیا ہے جماعت میں دوسرے انگیزیاں کرنے والے ان میں بددلی پھیلانے والے لوگوں کو دکھانے کی خاطر نیک کام کرنے والے امت میں تفرقہ

پیدا کرنے والے مشکل کے وقت بہانے تراشنے والے ہر وقت تنقیدیں اور اعتراض کرنے والے کچھ دے کر احسان جتانے والے، یہ اعتراض کرنے والے کہ ہماری بات کیوں نہیں مانی جاتی، ہماری مرضی کے مطابق پروگرام کیوں نہیں بنایا جاتا۔ جب اپنا فائدہ نظر آئے تو شہ یکپہلو کریم جب ذاتی منفعت نہ ہو تو کنارہ کش۔ یہ ہیں مختصراً وہ خصوصیات جن کے حامل منافق کہلاتے ہیں۔ جماعت پر تباہیاں آتی ہی منافقین کے ہاتھوں ہیں۔ ہماری ساری تاریخ اسکی شاہد ہے قرآن کریم کے اس معیار کی رو سے ہمیں اپنی حالت کا جائزہ بھی لینا چاہیے کہ ہمارا مقام کیا ہے؟



زبانی زبانی ایمان کا دعویٰ

یہ وہ لوگ ہیں

جو زبان سے تو کہتے ہیں کہ "ہم نظام خداوندی پر ایمان لائے۔"
لیکن دل سے اس پر ایمان نہیں لاتے۔

مِنَ الَّذِينَ

قَالُوا آمَنَّا بِقَوْلِهِمْ

وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوبُهُمْ ۝ ۳۱

ڈالوا ڈول

یہ لوگ کفر اور ایمان کے درمیان ڈالوا ڈول ہیں

نہ پورے اس طرف

اور نہ پورے اس طرف۔

مَذَبَيْنَ بَيْنَ ذَلِكَ

أَلَّا إِلَىٰ هَؤُلَاءِ

وَلَا إِلَىٰ هَؤُلَاءِ ۝ ۳۲

اہل ایمان کو دھوکا

یہ لوگ جب اہل ایمان سے ملتے ہیں

تو کہتے ہیں۔ "ہم نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا۔"

اور جب علیحدگی میں اپنے شیطان صفت پیشواؤں و رہنماؤں سے ملتے ہیں

وَإِذْ الْقَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا

قَالُوا آمَنَّا

وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شُيَاطِينِهِمْ

تو کہتے ہیں: "اصل میں ہم تو تمہارے ساتھ ہیں
انہیں تو ہم بیوقوف بنا کر ان کا مذاق اڑاتے ہیں"
حالانکہ اللہ کے قانونِ مکافات کی رو سے یہ خود اپنا مذاق اڑا رہے ہیں۔

قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ
إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُونَ
اللَّهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ ۝ ۱۵-۱۴

اللہ کو دھوکا

یہ منافق لوگ
اللہ کو دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہیں
حالانکہ یہ اپنی روش سے خود اپنے آپ کو دھوکے میں رکھتے ہیں۔

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ
يُخَدِعُونَ اللَّهَ
وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۝ ۱۳-۱۴

اپنی ذات سے فریب

ایسے لوگ بھی ہیں جن کا زبانی دعویٰ ہے کہ وہ
اللہ کے نظام اور اس کے قانونِ مکافات پر یقین رکھتے ہیں
لیکن درحقیقت وہ ان پر یقین نہیں رکھتے
بظاہر وہ اللہ اور مومنین کو فریب دے رہے ہوتے ہیں
لیکن درحقیقت وہ اپنی ہی ذات سے فریب کمرہے ہیں
جس کا وہ شعور نہیں رکھتے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ
أَمَنَّا بِاللَّهِ وَيَا لَيْتَ هُمَا الْآخِرِ
وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ
يُخَدِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا
وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ
وَمَا يَشْعُرُونَ ۝ ۸-۹

مفاد پرست

انہیں جب نظامِ خداوندی کی طرف بلایا جاتا ہے
تاکہ ان کے معاملات کے فیصلے اس کے مطابق کیے جائیں
تو یہ گروہ اس سے کترا جاتا ہے
لیکن اس نظام سے انہیں اگر کوئی ذاتی فائدہ حاصل ہوتا نظر آئے
تو پیک کر اس کی اطاعت کے لیے آ جاتے ہیں
کیا یہ لوگ نفیاتی مریض ہیں

وَإِذَا دُعِيَ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ
لِيُخْلِفَ بَيْنَهُمْ
إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ مُّعْرِضُونَ
وَأَن يَكُنْ لَهُمُ الْحَقُّ
يَأْتُوا إِلَيْهِ مُدْعِينَ
أَنَّى قُلُوبُهُمْ مُّزْجَضٌ

یا اس ضابطہ قوانین کے متعلق شک میں مبتلا ہیں۔

نفسیاتی مریض

یہ لوگ نفسیاتی مریض ہیں اور ان کے اس مرض میں
اللہ کے قانونِ مکافات کی رو سے انصاف ہوتا پلا جاتا ہے
اور ان کا معاشرہ بدترین پریشانیوں اور غائبوں کی آماجگاہ بن جاتا ہے
ان کی اس جھوٹی روش زندگی کے نتیجہ میں۔

فِي قُلُوبِهِمْ قَرْصٌ
فَرَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا
وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ
بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ۝ ۳۸

یہ لوگ جو کچھ زبان سے کہتے ہیں وہ ان کے دل میں نہیں ہوتا

یہ منافق لوگ جب تمہارے پاس آتے ہیں
تو تمہارے اللہ کا رسول ہونے کا اقرار کرتے ہیں
بے شک اللہ کے رسول تو تم ہو
لیکن اللہ تمہیں آگاہ کرتا ہے کہ جو کچھ یہ لوگ زبان سے کہتے ہیں
وہ ان کے دل میں نہیں لہذا یہ جھوٹے ہیں
انہوں نے اپنی قسموں کو اپنے لیے ڈھال بنایا ہوا ہے
اور لوگوں کو اللہ کے نظام کی طرف آنے سے روکتے ہیں
بہت ہی بُرا ہے جو کچھ کہ یہ لوگ کر رہے ہیں۔

إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ
قَالُوا النَّبِيُّ إِلَاكَ سَأَلُوكَ اللَّهَ
وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ
وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ
الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ
اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً
فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ
إِنَّهُمْ سَاءَ لَوْ لَا يَعْمَلُونَ ۝ ۳۹

ان کا ظاہر ہی ظاہر ہے اندر سے لکڑی کی مانند کھوکھلے ہیں

ان لوگوں نے ایمان لانے کے بعد چہرہ لکڑی کی روش اختیار کر لی ہے
اور باطل روش زندگی نے ان کے ذہن بامدھر دیے ہیں
اور ان کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں سلب ہو گئی ہیں
ان کی ظاہر کاری کو دیکھو تو سیرت میں رہ جاؤ
ان کی باتیں سنو تو سنتے ہی رہو

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا
فَصَبَّ عَلَى قُلُوبِهِمْ
فِيئَةً لَا يَفْقَهُونَ
وَإِذَا رَأَوْهُ تَتَّخَفَتِ جُنُودُهُمْ
وَأَن يَقُولُوا السَّمْعُ لِقَوْلِهِمْ

کَانَھُمْ خَشْبٌ مُّسْنَدٌ
یَحْسِبُونَ کُلَّ صَیْحَةٍ عَلَیْھُمْ ۝ ۳-۳۳
لیکن اندسے یہ لوگ دیکھ زدہ لکڑی کی مانند کھوکھے ہوتے ہیں
مناقت نے ان کے دلوں کو کمزور اور متزلزل کر دیا ہے۔

انھوں نے اللہ کے قوانین کو فروخت کر دیا ہے

اِشْتَرَوْا بِآیَاتِ اللّٰہِ
شَمًا قَلِیْلًا
فَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِہٖ
اِنَّھُمْ سَاءَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ ۴
ان لوگوں نے اللہ کے قوانین کو فروخت کر دیا
معمولی معمولی فائدوں کے عوض
اور نظامِ خداوندی کے سامنے رکاوٹ بنے ہوئے ہیں
بہت ہی بُرا ہے جو کچھ کہ یہ لوگ کر رہے ہیں۔

ان کی مسجدیں

وَالَّذِیْنَ اَتَّخَذُوْا مَسْجِدًا
ضَرَارًا وَّ کُفْرًا
وَتَفْرِیْقًا بَیْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَ اَصْدَادِہِمْ
حَارَبَ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ مِنْ قَبْلُ
وَلِیَخْلِفْنَ اِنْ اَرَدْنَا اِلَّا الْحُسْنَہُ
وَاللّٰہُ یَشْہَدُ اِنَّھُمْ لَکٰذِبُوْنَ
لَا تَقُوْۤا فِیْہٖ اَبَدًا ۝ ۵-۱۰۷
یہ لوگ مسجدیں تعمیر کرتے ہیں کہ نظامِ خداوندی کو
نقصان پہنچائیں اور کفر کی راہیں کشادہ کریں
اور مومنین کے درمیان تفرقہ بازی پیدا کر دیں
اور کھین کاہیں مہیا کر دیں
نظامِ خداوندی کے دشمنوں کے لیے
یہ لوگ ہزار تسلیاں دیں گے کہ ان کا مقصد نیک ہے
لیکن اللہ شہادت دیتا ہے کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں
لہذا ہمیشہ کھلیے یاد رکھو کہ کبھی بھی ایسی کسی مسجد میں قدم نہ رکھنا۔

اُن کے ملا و پیر

وَ اِذَا جَاۤءَ وَکُمْ
قَالُوْۤا اٰمَنَّا
وَقَدْ دَخَلُوْۤا بِالْکُفْرِ وَھُمْ قَدْ خَرَجُوْۤا بِہٖ
وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا کَانُوْۤا یَکْتُمُوْنَ
بے لگ جب تمہارے پاس آتے ہیں
تو کہتے ہیں ہم نظامِ خداوندی پر ایمان لے آتے
حالانکہ یہ کفر کی حالت میں آئے تھے اور کفر کی حالت میں ہی گئے
جو کچھ یہ چھپاتے ہیں اللہ کو اس سب کا علم ہوتا ہے

وَتَرَىٰ كَثِيرًا مِّنْهُمْ يَسَارِعُونَ فِي الْأَثْمِ
وَالْعُدْوَانِ وَأَكْلِهِمُ الشَّحْتِ
لَيْسَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ
لَوْلَا يَنْهَاهُمُ الرَّبُّنِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ
عَنْ قَوْلِهِمُ الْأَثْمَ وَآكْلِهِمُ الشَّحْتُ
لَيْسَ مَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ٥٧١-٥٧٣

ان کی اکثریت کا یہ حال ہے کہ جرائم، سرکشی اور
حرام خوری میں سب سے تیز ہیں
کیا ہی بُرے ہیں یہ کام جنہیں یہ لوگ کرتے پتلے باتیں ہیں
اور دیکھو کہ ان کے پیر اور ملا بھی انہیں ان جرائم اور حرام خوری
سے نہیں روکتے۔ انہوں نے تو مذہب کو کاروبار بنا لیا ہے
کس قدر گناہنا ہے ان کا یہ کاروبار۔

مذہبی پیشواؤں کی منافقت اور ان کے مقلدین کی جہالت

کیا ان مذہبی پیشواؤں کے متعلق تم سمجھتے ہو کہ راست پر
آجائیں گے حالانکہ یہ اس گروہ سے تعلق رکھتے ہیں
جو قوانینِ خداوندی کو سُنتے اور سمجھتے ہوئے جان بوجہ کر
ایسی تبدیلیاں کر دیتے ہیں کہ بات کچھ کی کچھ بن جاتی ہے
نظامِ خداوندی پر یقین رکھنے والوں کے سامنے تو یہ بچے مومن بن رہتے ہیں
لیکن جب آپس میں ایک دوسرے سے تنہائی میں ملتے ہیں تو کہتے ہیں
”ہمیں احتیاط برتنی چاہیے کہ اللہ کے وہ قوانین عام لوگوں کے سامنے
نہ آنے پائیں جو ہمارے ہی خلاف استعمال ہو سکیں۔“
لہذا ہمیں اس معاملہ میں عقل سمجھ سے کام لینا چاہیے۔
کیا انہیں معلوم نہیں کہ اللہ وہ سب کچھ جانتا ہے
جسے یہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ یہ ظاہر کرتے ہیں
ان کے متبعین وہ جہلا ہیں جو خود اللہ کے قوانین کے متعلق کچھ نہیں جانتے
محض توہم پرستیوں اور قیاس آرائیوں میں مست رہتے ہیں
اور یہ بد انجام لوگ اپنے ذہن سے شریعت کے احکام وضع کرتے ہیں
اور ان سے کہتے ہیں یہ اللہ کی طرف سے ہیں
اس طرح اپنے لیے حقیر حقیر فائدے حاصل کرتے ہیں

أَفَتَطْمَعُونَ أَنْ يُؤْمِنُوا بِالْكُمْ
وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ
يَسْمَعُونَ كَلِمَ اللَّهِ ثُمَّ يَحْرِفُونَ
مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ
وَإِذَا قَالُوا الَّذِينَ آمَنُوا أَقَالُوا آمَنَّا
وَإِذَا أَخْلَا بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ
قَالُوا اتَّخَذَ تُوتُومُ بِمَافَتِهِ اللَّهُ عَلَيْكُمْ
لِيُحَاجُّوكُمْ بِهِ عِنْدَ رَبِّكُمْ
أَفَلَا تَعْقِلُونَ
أَوْ لَا يَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ
فَإَيْسَرُونَ وَفَإَيْعَلُونَ
وَمِنْهُمْ أُمِّيُونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكُتُبَ
إِلَّا أَمَانِي وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ
فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ يَكْتُمُونَ الْكُتُبَ بِأَيْدِيهِمْ
ثُمَّ يَقُولُونَ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ
لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا

فَوَيْلٌ لَهُمْ مِمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ

حیف ہے اس شریعت پر جسے یہ اس طرح وضع کرتے ہیں
اور صدحیف ہے اس کماٹی پر جسے یہ اس کے بدلے میں حاصل کرتے ہیں۔

وَوَيْلٌ لَهُمْ مِمَّا يَكْسِبُونَ ﴿٢٥﴾

منافق لوگ مخلص لوگوں کو بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں

منافق لوگ ان مومنین کو ریاکاری کے طعنے دیتے ہیں جو دل کی
پوری رضامندی سے اپنے مال قیام نظامِ خداوندی کے سلسلہ میں دے دیتے ہیں
اور ان نادار لوگوں کا تسخّر اُڑاتے ہیں جن کے پاس مال نہیں ہوتا
لیکن وہ اپنی محنت سے اس نظام کو تقویت دیتے ہیں
بہر حال یہ تو خود اپنے لیے ایسے بُرے عذابِ حالات پیدا کرتے چلے جاتے ہیں
کہ ان کی اپنی حالت مضحکہ خیز اور پُرسخّر ہو کر رہ جاتے گی۔

الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ
وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ
فَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ
يَخْرَ اللَّهُ مِنْهُمْ
وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢٦﴾

ان کے کثرتِ مال و اولاد پر تعجب نہ کرو

منافق لوگوں کے پاس مال و دولت کی فراوانی
اور ان کے افرادِ خاندان کی کثرت پر تمہیں تعجب نہیں ہونا چاہیے
اللہ کے قانونِ مکافات کی رو سے تم دیکھو گے کہ کس طرح
انہی کے ذریعہ سے ان کی دُنیوی زندگی پر عذاب بنی رہتی ہے
اور کس طرح ان بھنوروں میں پھنسے ہوئے کفر کی حالت میں مر جاتے ہیں۔

وَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ
وَأَوْلَادُهُمْ
إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ
أَنْ يُعَذِّبَهُمْ بِمَا فِي الدُّنْيَا
وَيَزْهِقَ أَنْفُسَهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ ﴿٢٧﴾

انہیں اگر دنیا پسِ اقتدار مل جائے تو ایک سر سے دوسرے تک فساد بپا کر دیں

ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو اگر
دُنیوی معاملات گھنستگو کریں تو تمہیں ورطہ ہیرت میں ڈال دیں
وہ اپنی نیک نیتی پر بار بار اللہ کو گواہ بٹھرائیں گے
حالانکہ ان کے دل انسانِ دشمنی اور خصومت سے لبریز ہوتے ہیں
اور انہیں جب دُنیا میں حکومت و اقتدار مل جاتا ہے تو

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ
يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
وَيُشْهِدُ اللَّهَ عَلَى مَا فِي قَلْبِهِ
وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ
وَإِذَا تَوَلَّى سَعَى فِي الْأَرْضِ

لِيُفْسِدَ فِيهَا

وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ

وَالنَّسْلَ

وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفُسَادَ ۝ ۲۴-۲۵

ایک سرے سے دوسرے سرے تک فساد بپا کر دیتے ہیں
اور اپنے مفاد کے مقابلہ پر انہیں نہ تو انسان کے معاشی نظام کے
برباد ہونے کی پرواہ ہوتی ہے نہ عمرانی نظام کے تباہ ہونے کی۔
حالانکہ جس اللہ کو یہ بات بات پر گواہ بناتے ہیں وہ تو ایسے فساد کو پسند نہیں کرتا۔

انہیں اپنا دشمن سمجھو اور ان سے محتاط رہو

هُمُ الْعَدُوُّ

فَاَحْذَرُھُمْ

فَاتَلَّھُمْ اللّٰھُ

اَنۡی یُؤَفِّکُوۡنَ ۝ ۶۳

انہیں اپنا دشمن سمجھو

اور ان سے محتاط رہو

ان پر اللہ کی مار

انہوں نے کس قسم کی اُلٹی روش اختیار کر لی ہے۔

یہ اللہ کے قانونِ مکافات سے بچ نہیں سکتے

اِسْتَغْفِرْ لَھُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَھُمْ

اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَھُمْ سَبْعِیۡنَ مَرَّۃً

فَلَنْ یَّغْفِرَ اللّٰھُ لَھُمْ

ذٰلِكَ بِاَنۡھُمْ کَفَرُوۡا بِاللّٰھِ وَرَسُوۡلِہٖ

وَاللّٰھُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیۡنَ ۝ ۶۹

اے رسول اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ تمہارا دل دروند
کس قدر چاہتا ہے کہ یہ لوگ اس آنے والے عذاب سے محفوظ رہ سکیں
تمہاری ہزار آرزوئیں بھی انہیں اللہ کے قانونِ مکافات سے بچا نہیں سکتیں
جبکہ انہوں نے نظامِ خداوندی کو چھوڑ دیا اور اس کے دائرہ سے
باہر نکل گئے تو اس کی ساداتوں سے کس طرح فیضیاب ہو سکتے ہیں۔

انہوں نے اللہ کا ساتھ چھوڑ دیا تو اللہ نے ان کا ساتھ چھوڑ دیا

الْمُتَّقِیۡنَ ۝ اَلَمْ یَفْقَہُوۡا بَعْضَھُمْ مِّنۡ بَعْضٍ

یَاۤاَمُرُوۡنَ بِالْمُنْکَرِ

وَیَنْہَوۡنَ عَنِ الْمَعْرُوۡفِ

وَیَقِیۡضُوۡنَ اٰیٰتِہِمْ

تَسُوۡا اللّٰھَ

منافق عورتیں، مرد سب ایک جیسے ہوتے ہیں

یہ لوگ غیر خدائی قوانین کو نافذ کرتے

اور قوانینِ خداوندی کے نفاذ کو روکتے ہیں

اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے ہمت بند رکھتے ہیں

انہوں نے نظامِ خداوندی کا ساتھ چھوڑ دیا تو

فَنَسِيَهُمْ

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝۹۰

نظامِ خداوندی نے بھی ان کا ساتھ چھوڑ دیا
بلاشبہ منافق لوگ دینِ خداوندی کے دائرہ سے باہر نکل گئے ہیں۔

ان سے معاشرتی تعلقات منقطع کر لو

تم ان منافقین کے ساتھ معاشرتی تعلقات منقطع کر لو اور ان کی
میت کی تجہیز و تکفین میں شرکت اور اس کچلے نیک تمناؤ کی اظہار بھی مت کرو
کیوں کہ انہوں نے نظامِ خداوندی کو چھوڑ دیا اور اس کی حدود سے باہر
نکل گئے اور اسی انکار و سرکشی کی حالت میں موت سے دوچار ہوئے۔

وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ
أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ
إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ
وَمَا تَوَاوَهُمْ فَبِئْسُونَ ۝۹۱

منافقین کے بارے میں دو رائیں نہ رکھو

تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ
منافقین کے بارے میں تمہارے درمیان دو رائیں پائی جاتی ہیں
حالانکہ وہ اپنی غلط روش اور بد عملی کی وجہ سے راہِ حق سے پھر چکے ہیں
کیا تم ایسے لوگوں کو راہِ راست پھر لاسکتے ہو
جو اللہ کے قانونِ مکافات کی رو سے گمراہ ہو گئے ہیں
یاد رکھو جو کوئی قانونِ خداوندی کی رو سے غلط راستے پر جا پڑے
اس کچلے اور کوئی سبیل نہیں پاؤ گے بجز قوانینِ خداوندی کے اتباع کے۔

فَمَا لَكُمْ
فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنَتَيْنِ
وَاللَّهُ أَرْكَمُ بِمَا كَسَبُوا
أَتُرِيدُونَ أَنْ تَهْدُوا
مَنْ أَضَلَّ اللَّهُ
وَمَنْ يُضِلَّ اللَّهُ
فَلَنْ يَجِدَ لَهُ سَبِيلًا ۝۹۲

منافقین کے ساتھ رفاقت کے تعلقات قائم نہ کرو

ان کے توارادے ہیں کہ تمہیں بھی کفر کی طرف لے جائیں
جیسے کہ وہ خود کفر اختیار کر چکے ہیں
تاکہ وہ اور تم دونوں ایک سطح پر آ جاؤ
لہذا ان لوگوں کے ساتھ ہرگز رفاقت کے تعلقات قائم نہ کرو
تاکہ وہ اپنے دعویٰ ایمان کا عملی ثبوت نہ دیں اور نظامِ خداوندی

وَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ
كَمَا كَفَرُوا
فَتَكُونُونَ سَوَاءً
فَلَا تَتَّخِذُوا مِنْهُمْ أَوْلِيَاءَ
حَتَّى يُهَاجِرُوا

فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۝۹۹

کے لیے وہ سب کچھ چھوڑ نہ دیں جس کا چھوڑنا ضروری قرار دیا جائے۔

اگر یہ معاشرہ میں فتنہ پیدا کریں تو انہیں گرفتار کر لو

اگر یہ لوگ قوانینِ خداوندی سے گریز کی راہیں نکال کر
معاشرہ میں فتنہ پیدا کریں تو انہیں گرفتار کر لو
اور اگر اس سلسلہ میں ان سے جنگ لڑنی پڑے تو لڑو
اور جہاں پاؤ انہیں قتل کرو
اور ان میں سے کسی کو بھی
اپنا دوست اور حمایتی تصور نہ کرو۔

فَإِنْ تَوَلَّوْا
فَخُذُوهُمْ
وَأَقْتُلُوهُمْ
حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ
وَلَا تَحْزَنْهُمْ
وَلِيَّا وَلَا نَصِيرًا ۝

۴۸۴

ایسی بات زبان سے نکالو جسے تم عمل سے پورا نہیں کرتے

اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
تم ایسی بات زبان سے کیوں نکالتے ہو
جسے عمل سے کر کے دکھا نہیں سکتے
اللہ کے نزدیک یہ امر بڑا مذموم اور قابلِ گرفت ہے
کہ ایسی باتیں کہیں
جنہیں کر کے نہ دکھایا جائے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
لِمَ تَقُولُونَ
مَا لَا تَفْعَلُونَ
كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ
أَنْ تَقُولُوا
مَا لَا تَفْعَلُونَ ۝

۴۸۵

منافقین آخرت میں نورِ ایمان کے لیے ترسیں گے

قیامت کے روز منافق مرد اور عورتیں
اہلِ ایمان سے کہیں گے
ہم پر بھی ذرا نظرِ کرم کرو

يَوْمَ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ
لِلَّذِينَ آمَنُوا
انْظُرُونَا

نَقْتَبِسُ مِنْ نُورِكُمْ

قِيلَ ارْجِعُوا وَرَاءَكُمْ

فَالْتَمِسُوا نُورًا

فَضْرَبَ بَيْنَهُمْ

بِسُورَةِ بَابٍ

بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ

وَوَظَاهِرُهُ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ○

۱۳۴

جہنم کے سب سے نچلے درجے میں

بلاشبہ منافق لوگ

جہنم کے سب سے نچلے درجہ میں جائیں گے۔

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي

الدَّرَجَةِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ○

۱۳۵





قوموں کی ہلاکت

مادہ ھ ل ک

ہلاکت کے بنیادی معنی ٹوٹنے اور گر پڑنے یا مرجانے کے ہیں۔ نیز عذاب، خوف اور ناداری کے بھی۔

قرآن کریم میں قوموں کی ہلاکت کا ذکر متعدد بار آیا ہے اس میں شبہ نہیں کہ قدیم زمانہ میں کوئی بستی کسی طبعی حادثہ مثلاً زلزلہ یا کوہ آتش فشاں کے پھٹنے کی وجہ سے بالکل تباہ ہو گئی ہو۔ لیکن عام طور پر قوموں کی ہلاکت سے مراد ان کی ذلت و رسوائی اور کمزوری و محکومی ہوتی ہے یعنی اگر کسی قوم سے سروری و سرفرازی چھین جائے تو وہ اس کی ہلاکت ہے۔

قوموں کی ہلاکت دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک تو یہ کہ کوئی قوم زوال پذیر ہو اور پھر اس کے بعد صفحہ ہستی سے مٹ جائے اور دوسری یہ کہ زوال پذیر ہو لیکن وقفہ مہلت کے اندر از سر نو قوت حاصل کر کے پھر زندہ ہو جائے اس کے زوال آمادہ ہونے اور بالکل فنا ہو جانے دونوں کے لیے ہلاکت کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

کائنات کی ہر شے تغیر پذیر یا رُوبہ انحطاط ہے مجز مستقل اقدار کے جو قوانین خداوندی کی رُود سے متعین ہوتی ہیں اور جن کا نتیجہ اللہ کی ربوبیت کبریٰ یا عالمگیر نشوونما ہے۔

لہذا وہی نظریہ زندگی وہی نظام حیات وہی قوم تغیرات اور انحطاط سے محفوظ رہ سکتی ہے جو اپنا دامن ان مستقل اقدار کے ساتھ باندھ لے جو قوم ایسا نہیں کرتی اس کا غلبہ و تسلط اور قوت و اثر آہستہ آہستہ ضائع ہوتا رہتا ہے اور ایک دن ختم ہو جاتا ہے۔

قوموں کے عروج و زوال کی بنیاد و نظریہ زندگی ہوتا ہے جس کے مطابق وہ زندگی بسر کرتی ہیں

ایک مثبت اور متوازن نظریہ حیات کی مثال ایسی ہے

جیسے ایک عمرہ اور تناور درخت

جڑیں اس کی پامال میں مضبوط

اور شاخیں فضاؤں میں بلند

ہمیشہ اللہ کے قانون کے مطابق

پھل دیے چلا جانے والا

دیکھو اللہ کس طرح نظری حقائق کو

انسانوں کے لیے محسوس مثالوں میں بیان کر دیتا ہے

تاکہ سوچ بچار سے کام لیں

اور ایک ناقص نظریہ حیات کی مثال ایسی ہے

جیسے ایک ناقص اور نیکم درخت

جڑیں اس کی زمین کے اوپر ہی اکھاڑ پھینکے جانے والا

استقرار و استحکام سے محروم

اس طرح اللہ اہل ایمان کو ثبات و تمکن عطا کرتا ہے

اپنے محکم نظام زندگی کے ذریعہ سے

دنیاوی زندگی میں بھی اور اخروی زندگی میں بھی

اور ان لوگوں پر اللہ کی راہ گم ہو جاتی ہے

جو معاملات کو ان کا صحیح مقام نہیں دیتے۔

مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً

كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ

أَصْلُهَا ثَابِتٌ

وَفُرْعَاهَا فِي السَّمَاءِ

تُؤْتِي أَكْلَهَا كُلَّ حِينٍ

يَاذِنُ رَبُّهَا

وَيَضْرِبُ اللَّهُ

الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ

لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ

وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ

كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ

اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ

مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ

يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا

بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ

فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ

وَيُضِلُّ اللَّهُ

الظَّالِمِينَ ○ ۲۳-۲۴

اللہ چاہتا ہے زندہ رہنے والی قومیں بھی کھلی دبل کتھڑے رہیں اور ہلاک ہونے والی بھی دبل کتھڑے رہیں

اللہ چاہتا ہے کہ جس نے ہلاک ہونا ہے

وہ بھی کھلی دبل کے ساتھ ہلاک ہو

لِيَهْلِكَ

مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ

وَيَحْيِي

مَنْ حَيَّ عَنْ بَيْنَةٍ ۝ ۴۱

اور جس نے زندہ رہنا ہے
وہ بھی کھلی دلیل کے ساتھ زندہ رہے۔

اللہ ایسا نہیں کہ قوموں کو ظلم اور دہاندگی سے زوال کی طرف لے جائے

وَمَا كَانَ رَبُّكَ

لِيُهْلِكَ الْقُرَىٰ

بِظُلْمٍ

وَأَهْلِيًا مُّصْلِحِينَ ۝ ۴۲

دیکھو تمہارا پروردگار ایسا نہیں کہ
ملکوں اور قوموں کو ہلاکت میں ڈال دے یا ان پر زوال لے آئے
یونہی اندھا دھند ظلم و زیادتی سے
حالانکہ وہاں کے لوگ معاشرہ کی اصلاح کرنے اور سنوارنے والے ہوں۔

اللہ اس وقت تک کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے اندر تبدیلی پیدا کر لے

لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِّنْ بَيْنِ

يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ

يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ

إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا يَقُومُ

حَتَّىٰ يُغَيِّرُ مَا بِأَنفُسِهِمْ

وَرِئَازًا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ سُوءَ

أَفْلَاحٍ مَّرَدَّلَهُ

وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُونِهِ مِنْ وَّالٍ ۝ ۴۳

انسان کے آگے اور پیچھے ایسی قوتیں متعین ہیں
جو اس کے ہر عمل کو نتیجہ تک پہنچاتی ہیں
اور یوں انسان کا ہر عمل اللہ کے قانون کے مطابق محفوظ ہو جاتا ہے
دیکھو اللہ اس وقت تک کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا
جب تک کہ وہ خود اپنے اندر تبدیلی پیدا نہ کر لے
اور جب کسی قوم پر اس کے اعمال کے نتیجہ میں مصیبت اور تباہی آتی ہے
تو پھر اسے کوئی روک نہیں سکتا
اور نظامِ خداوندی کے ہوا کہیں سے اسے مدد بھی نہیں مل سکتی۔

اور اللہ کا نظام کسی خاص قوم کا محض شاج نہیں

وَلِكُلِّ دَرَجَةٍ تِمَاعْمِلُوا

وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ

وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ

ذُو الرَّحْمَةِ

دیکھو قوموں کے درجات ان کے عمل کی رو سے متعین ہوتے ہیں
اور اللہ کا قانون مکافات کسی کے عمل سے غافل نہیں ہوتا
اللہ کا نظام کسی خاص قوم کا محتاج نہیں کہ اسی کے ہمتوں قائم ہو
اللہ اپنی مہربانی سے ہر قوم کو مواقع بہم پہنچاتا رہتا ہے

إِنْ يَشَاءُ

يُذْهِبْكُمْ

وَيَسْتَخْلِفَ مِنْ بَعْدِكُمْ

مَا يَشَاءُ ○ ۱۳۲-۱۳۳

اگر تم نے ان مواقع سے فائدہ نہ اٹھایا
تو تمہیں زندہ قوموں کی صف سے نکال دیا جائے گا
اور تمہارا مقام کسی اور قوم کے حصہ میں آ جائے گا
اس کے قانونِ مشیت کے مطابق۔

قوموں کے ابوابِ زوال معلوم کرنے کے لیے تاریخ کا مطالعہ کرو

وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا

مَنْ لَكُمْ مِنَ الْقُرَى

وَصَرَفْنَا الْآيَاتِ

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ○ ۲۶-۲۷

تاریخ کا مطالعہ کرو اور دیکھو کہ تمہارے ارد گرد
کس قدر قومیں تھیں جو ہلاکت میں پڑ گئیں
ہم ان تاریخی یادداشتوں کو اس لیے بار بار دہراتے ہیں
تاکہ یہ لوگ صحیح راستے کی طرف رجوع کریں۔

تاریخِ عالم سے مجرم قوموں کا حال پوچھو

الَّذِينَ

تَمَّ إِلَهُ الْأَوَّلِينَ

ثُمَّ نَتَّبِعُهُمُ

الْآخِرِينَ

كَذَلِكَ نَفْعَلُ

بِالْمُجْرِمِينَ ○ ۱۶-۱۷

تاریخِ عالم پر غور کرو اور دیکھو کہ کیا
پہلی قوموں پر انکی غلط روش کی وجہ سے زوال نہیں آیا
پھر ان کے بعد دوسری قومیں آئیں اور جب انہوں نے بھی ویسا
ہی طرزِ عمل اختیار کیا تو کیا ان کا انجام بھی ویسا ہی نہیں ہوا
یہ بات کسی خاص قوم یا زمانہ تک محدود نہیں تھی
مجرم قوموں کا انجام ہمیشہ یہی ہوتا رہا ہے۔

غلط نظامِ زندگی کے ہاتھوں ہلاکت

الَّذِينَ يَرَوْنَ

كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ

قَرْنٍ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ

مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَهُمْ

کیا یہ لوگ غور نہیں کرتے کہ
قبل ازیں کتنی قومیں ہلاکت میں پڑ چکی ہیں
جنہیں دنیا میں اس قدر ثروت اور سطوت حاصل تھی
جو انہیں بھی حاصل نہیں

وَأَرْسَلْنَا السَّمَاءَ عَلَيْهِمْ مَدْرَارًا

وَجَعَلْنَا الْآلَةَ نَارًا جَارِيَةً مِنْ تَحْتِهِمْ

فَأَهْلَكْنَاهُمْ يَوْمَهُمْ

وَأَنشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ

قَوْمًا آخَرِينَ ۝ ۶

ان پر رزق کی منہ لوانیوں کی بارش ہوتی تھی
اور معاشی خوشحالیوں کی نہریں بہتی تھیں
لیکن وہ اپنے غلط نظامِ زندگی کی وجہ سے ہلاکت میں پڑ گئے
اور ان کے بعد ان کا مقام و مرتبہ
دوسری قوموں کے حصہ میں آ گیا۔

مفادِ عاجلہ کے پیچھے بھاگنے والی قوموں کی ہلاکت

وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُونِ

مَنْ بَعْدَ نُوحٍ

وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ

يَذُنُّ عِبَادَهُ

خَبِيرًا بَصِيرًا

مَنْ كَانَ يُرِيدُ

الْعَاجِلَةَ

عَجَّلْنَا لَهُ فِيهَا

مَا نَشَاءُ لِمَنْ نُرِيدُ

ثُمَّ جَعَلْنَا لَهُ جَنَّةً

يَصْلَاهَا مِمَّا مَدَّ مَوْجُودًا ۝ ۱۸-۱۷

دیکھو نوحؑ کے بعد کتنی ہی قومیں تھیں جو ہمارے

قانونِ مکافات کے مطابق ہلاک ہو گئیں

اور تمہارے پروردگار کا قانونِ مکافات کافی ہے

اپنے بندوں کے جرائم کو ان کے انجام تک پہنچانے کے لیے

وہ ہر بات سے باخبر ہے اور سب کچھ دیکھتا ہے

اس سلسلہ میں اللہ کا قانون یہ ہے کہ

جو قومیں محض مفادِ عاجلہ کے پیچھے بھاگتی ہیں

انہیں ان کی خواہش کے مطابق عاجلانہ مفادات حاصل ہو جاتے ہیں

ہمارے قانونِ مشیت کے مطابق

لیکن انجام کار ایسی قوموں کے لیے تباہی کا جہنم ہوتا ہے

جس میں وہ داخل ہوتی ہیں بظالم اور دھتکاری ہوئی۔

ظالم قوموں کی ہلاکت

فَكَانَ مِنَ قَرْيَةٍ

أَهْلَكْنَاهَا

وَهِيَ ظَالِمَةٌ

فَهِىَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرْوَتِهَا

تاریخِ عالم کو دیکھو کہ کتنی ہی آبادیاں تھیں

جنہیں ہمارے قانونِ مکافات نے گرفت میں لے کر تباہ کر دیا

اس لیے کہ انہوں نے ظلم و استبداد پر کمر باندھ رکھی تھی

وہ ایسی اُجڑیں کہ انکی عمارتیں چیتوں پر اوندھی پڑی ہیں

وَبِئْرٍ مُّعْظَلَةٍ

وَقَصِيٍّ مَّشِيدٍ

أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ

فَتَكُونُ لَهُمْ

قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا

أَوْ أَذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا

فَإِنَّهَا لَا تَعْيَى الْأَبْصَارُ

وَلَكِنْ تَعْيَى الْقُلُوبُ

الَّتِي فِي الصُّدُورِ ○ ۳۵-۳۶

ان کے کنویں بے کار ہو گئے

اور ان کے قلعے اور محلات کھنڈرات بن کر رہ گئے

کیا ان لوگوں نے دنیا میں گھوم پھر کے ایسے مقامات دیکھے نہیں

تاکہ اس سے عبرت حاصل کرتے

اور ان کے دلوں میں عقل و فکر سے کام لینے کی قابلیت

اور ان کے کانوں میں بات سننے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی

حقیقت یہ ہے کہ ماتھے والی آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں

بلکہ وہ قلوب اور ذہن اندھے ہو جاتے ہیں

جو انسانی صدر میں ہیں۔

ظلم اور سرکشی کے نتیجہ میں ہلاک ہونے والی قومیں

وَأَنَّهُ أَهْلَكَ

عَادَ الْأُولَى وَتَمُودَا

فَمَا أَبْقَى

وَقَوْمَ نُوحٍ مِّنْ قَبْلُ

إِنَّهُمْ كَانُوا هُمْ

أَظْلَمَ

وَإِطْعَى ○

اور اس کے قانونِ مکافات کے مطابق ہلاکت میں پڑے

عادِ اول اور قومِ ثمود کے لوگ

یہ قومیں ایسی تھیں کہ ان میں سے کوئی بھی باقی نہ بچا

اور ان سے پہلے قومِ نوحؑ تباہ ہوئی

یہ قومیں اس لیے نیست و نابود ہوئیں کہ

ظلم کرتی تھیں

اور قوانینِ خداوندی سے سرکش ہو گئی تھیں۔

۵۳-۵۲

ظالمانہ روش کے ہاتھوں ہلاکت

کتنی ہی قومیں ہلاکت میں پڑیں

تم سے قبل

اپنی ظالمانہ روش کے ہاتھوں۔

وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا الْقُرُونِ

مِنْ قَبْلِكُمْ

لَمَّا ظَلَمُوا ○ ۱۳

ظالمانہ روش کے ہاتھوں ہلاکت

یہ ان آبادیوں کے آثار ہیں
جو ہمارے قانونِ مکافات کی رو سے ہلاک ہو گئیں
اپنی ظالمانہ روش کی وجہ سے۔

وَتِلْكَ الْقُرَى
أَهْلَكْنَاهُمْ
لَمَّا ظَلَمُوا ۝ ۱۸

ظلم ہی قوموں کی ہلاکت کا سبب بنتا ہے

ہم کسی قوم کو ہلاکت میں نہیں ڈالتے
بجز اس کے کہ اس کے افراد نے
ظلم و استبداد پر کمر باندھ رکھی ہو۔

وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَى
إِلَّا وَأَهْلُهَا
ظَالِمُونَ ۝ ۲۸

سرمایہ دارانہ ذہنیت اور مفاد پرستی وجہِ زوال و ہلاکت

ہمارے قانونِ مکافات کی رو سے
کسی ملک و قوم پر ہلاکت یا زوال اس وقت آتا ہے
جب وہ سرمایہ دارانہ ذہنیت کی حامل اور مفاد پرست ہو جاتی ہیں
اور اس طرح نظامِ خداوندی کی حد سے باہر نکل جاتی ہیں۔
تو ہلاکت و زوال اس پر واجب ہو جاتا ہے
لہذا ان کی سیخ کنی کر دی جاتی ہے۔

وَإِذَا أَسْرَدْنَا
أَنْ تُفْلِكَ قَرْيَةً
أَفْرُنَا مُتْرَفِيهَا
فَفَسَقُوا فِيهَا
فَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ
فَدَقَّرْنَا تَدْمِيرًا ۝ ۱۶

جرائم میں ملوث اقوام ہلاکت میں پڑ جاتی ہیں

ہمارے قانونِ مکافات کے مطابق جو قومیں ہلاک ہوئیں
وہ جرائم میں ملوث تھیں۔

أَهْلَكْنَاهُمْ إِنَّهُمْ
كَانُوا جُحُورًا ۝ ۳۴

سرکشی و حدود فراموشی ہلاکت کا سبب

ہمارے قانونِ مکافات کی رو سے وہ قومیں ہلاک ہوئیں

وَأَهْلَكْنَا

الْمُسْرِفِينَ ○ ۲۱

جنہوں نے سرکشی اور حدودِ فراموشی اختیار کر رکھی تھی۔

نظامِ خداوندی کی حدود سے باہر نکل جانے کا نتیجہ ہلاکت

فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا

الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ ○ ۲۴

ہلاکت میں وہی قومیں پڑتی ہیں جو نظامِ خداوندی کی حدود سے باہر نکل جاتی ہیں۔

اگر نظامِ خداوندی سے روگردانی کرو گے تو اپنا مقام کھو بیٹھو گے

هَآأَنْتُمْ هَؤُلَاءِ تَدْعُونَ

لِتَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

فَمِنْكُمْ مَنْ يَبْخُلُ

وَمَنْ يَبْخُلْ فَإِنَّمَا يَبْخُلْ عَنِ نَفْسِهِ

وَاللَّهُ الْغَنِيُّ

وَأَنْتُمْ الْفُقَرَاءُ

وَإِنْ تَوَلَّوْا

يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ

ثُمَّ لَا يَكُونُوا امثالَكُمْ ○

۴۴

دیکھو تم لوگوں کو دعوت دی جا رہی ہے کہ قیام و استحکامِ نظامِ خداوندی کے لیے اپنے اموال وقف کر دو یاد رکھو اس سلسلہ میں جو کوئی بخل سے کام لیتا ہے تو وہ اپنی ذات کے ساتھ ہی بخل کرتا ہے اللہ تو غنی ہے اسے اپنے لیے کچھ نہیں چاہیے یہ سب کچھ تو تمہاری محتاجیاں دور کرنے کے لیے کیا جا رہا ہے بہر حال اگر تم نظامِ خداوندی سے روگردانی کرو گے تو تمہارا یہ مقام کسی اور قوم کے حصہ میں آ جائے گا جو تمہارے جیسی نہیں ہوگی۔

معاشرہ میں حسن و تناسل قائم نہ کرنے والی قومیں ہلاک ہو جاتی ہیں

وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ

إِلَى التَّهْلُكَةِ

وَأَحْسِنُوا

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ○ ۱۱۵

دیکھو قیام و استحکامِ نظامِ خداوندی کی راہ میں اپنے اموال وقف کر دو اور اگر ایسا نہ کرو گے تو اپنے ہی ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال لو گے اس نظام کے ذریعے اپنے معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کرو بلاشبہ اللہ حسن و توازن پیدا کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

مادی نظریہ حیات کی بنیاد علم پر نہیں ہے

یہ لوگ کہتے ہیں کہ
"زندگی بس یہی ہماری دنیا کی زندگی ہے
یہیں ہمارا مرنا و جینا ہے
اور گردشِ آیام کے ہوا کوئی چیز نہیں جو ہمیں ہلاک کرتی ہو"
دیکھو ان کا نظریہ علم پر مبنی نہیں ہے
یہ لوگ محض گمان و قیاس کی بنا پر ایسی باتیں کرتے ہیں۔

وَقَالُوا
مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا
نَمُوتُ وَنَحْيَا
وَمَا يَهْدِيكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ
وَمَا لَهُمْ بِذَلِكَ مِنْ عِلْمٍ
إِنَّهُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ۝ ۴۵

قوموں پر زوال بتدیج آتا ہے

جو لوگ ہمارے قوانین کو جھٹلاتے ہیں
وہ آہستہ آہستہ بتدیج تباہی کے مقام تک پہنچ جاتے ہیں
جس کا انہیں وسوسہ و گمان بھی نہیں ہوتا
اور یہی ان کے لیے مہلت کا وقفہ ہے
بلاشبہ ہمارے قانونِ مکافات کی تدبیر بڑی محکم ہوتی ہے۔

وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا
سَنَسْتَدْرِجُهُمْ
مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ
وَأُمْلِي لَهُمْ
إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ۝

۱۸۲-۱۸۳

قوموں کی ہلاکت پس وقفہ مہلت

ہمارے قانونِ مکافات کی رو سے اس وقت تک ہلاکت
نہیں آتی کسی قوم یا علاقہ کے لوگوں پر
جب تک کہ ان کا وقفہ مہلت پورا نہیں ہو جاتا
کوئی قوم نہ اس وقفہ مہلت سے پہلے ہلاک ہو سکتی ہے
اور نہ اس وقفہ کے بعد چھوٹ ہی سکتی ہے۔

وَمَا أَهْلَكْنَا
مِنْ قَرْيَةٍ
إِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَعْلُومٌ
مَّا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا
وَمَا يَسْتَاخِرُونَ ۝

۱۵
۵-۳

قوموں کی ہلاکت اس وقت آتی ہے جب ان میں ایسی کی صحت باقی نہیں رہتی

وَحَرَّمَ عَلَى قَرَابَةٍ

أَهْلَكْنَاهَا

أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ○ ۲۱/۹۵

قومیں مستحقِ تدار پا جاتی ہیں

ہمارے قانون کے مطابق ہلاکت کی

جب ان میں رجعت الی اللہ کی صلاحیت باقی نہیں رہتی۔

اور پھر ظالم قومیں خس و خاشاک کی طرح پامال ہو جاتی ہیں

فَجَعَلْنَاهُمْ

غُثَاءً

فَبَعْدًا

لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ○ ۲۳/۴۱

اور پھر ہمارے قانونِ مکافات نے انہیں

خس و خاشاک کی مانند پامال کر دیا

اور وہ زندگی کی کامرانیوں و خوشگوار یوں سے دور ہو گئے

یہ انجام ہے ظالم قوموں کا۔



۴۲ اور مسلمانوں کا زوال

قرآن کریم نے انسانیت کے مجرم ایک طبقہ کا ذکر اکثر مقامات پر بڑی شد و مد سے کیا ہے۔ فرمایا:

وَمَا أَرْسَلْنَا قَرِيۡةً مِّنۡ نَّذِيۡرٍ اِلَّا قَالُوۡا مَثَرُ فُوۡهًا اِنَّا بِنَمَاۤ اُرْسِلْتُوۡبِهِۦ كُفُرُوۡنَ ۚ ۳۴

”کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ہم نے کسی علاقہ میں اپنا رسول بھیجا ہو اور وہاں کے مفاد پرست استحصالی طبقہ نے جو دھڑوں کی محنت پر عیش کرتا ہے اس کے لائے ہوئے نظام کی مخالفت نہ کی ہو۔“

یہ خون آشام استحصالی طبقہ ہمیشہ سے انسانی معاشرہ میں ناہمواریاں اور لوٹ کھسوٹ پیدا کرتا رہا ہے لہذا ایک دوسرے مقام پر قرآن حکیم نے اس طبقہ کو انسانیت کے مجرم قرار دیا ہے۔ فرمایا۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيۡنَ ۚ ۲۵

”ہر نبی کے ساتھ ہمیشہ یہ ہوتا رہا کہ وہ لوگ ان کے دشمن ہوتے جو انسانیت کے مجرم ہیں۔“

پہنچا پہنچا انسانیت کا یہ مجرم طبقہ نزول قرآن کے وقت بھی موجود تھا۔ اس طبقہ نے پہلے تو دعوت قرآنی کو بذریعہ طاقت روکنے کی کوشش کی لیکن جب اس میں کامیاب نہ ہو سکے تو پھر ایک خاص منصوبے کے تحت مومنین کی صفوں میں شامل ہو گئے تاکہ جو کام وہ طاقت سے نہیں کر سکے تھے اسے مکاری سے انجام دے سکیں۔ قرآن کریم نے انہیں منافقین کہا ہے اور پوری تفصیل سے ان کا ذکر کیا ہے یہ طبقہ آستین کے سانپ کی طرح جماعت کے اندر موجود رہا اور روز بروز اپنی سازشیں تیز کرنا لگا۔ چنانچہ خلیفہ دوم حضرت عثمان غنیؓ خلیفہ سوم حضرت عثمانؓ اور خلیفہ چہارم حضرت علیؓ کا قتل انہی دشمنان ازلی کی سازشوں کے نتیجہ میں ہوا۔

خلافت راشدہ کے بعد یہ طبقہ مزید طاقت پکڑ گیا اور آہستہ آہستہ حکومت و اقتدار میں داخل ہوتا گیا۔ حتیٰ کہ کچھ عرصہ بعد اقتدار مکمل طور پر اس طبقہ کے ہاتھ میں چلا گیا۔ اقتدار پر مکمل قبضہ کے بعد اس طبقہ نے پہلے تو خلافت کو ملوکیت میں تبدیل کیا اور پھر اللہ کے دیئے ہوئے دین کو اپنے خود ساختہ مذہب میں تبدیل کرنا شروع کر دیا۔ اس کے لیے ان کے سامنے مشکل یہ تھی کہ اللہ کی کتاب قرآن حکیم اپنی اصل حالت میں امت کے پاس موجود تھی اور اللہ نے اس کی حفاظت کے ایسے حکم انتظامات کر رکھے ہیں کہ اس میں تبدیلی کرنا ان کے بس میں نہ تھا۔ لہذا انہوں نے اس کا توڑ یہ کیا کہ رسول کریمؐ کے قریب دو اڑھائی سو سال بعد آپ کے نام پر لاکھوں کرڈوں کی تعداد میں خود ساختہ احادیث وضع کیں اور انہیں وحی غیر متلو اور اصل دین قرار دے دیا۔ اور ایک منصوبہ کے تحت امت میں جہالت

اور اگر ہی پھیلا نا شرع کر دی اس کے بعد قرآن حکیم کو تو غلافوں میں لپیٹ کر رکھ دیا گیا (اگل کام صرف مردوں کو ثواب پہنچانہ گیا اور ان خود ساختہ احادیث کی بنیاد پر ایک خود ساختہ مذہب اٹھا کھڑا کیا گیا اور ہوشیاری اس سلسلہ میں یہ کی گئی کہ اس خود ساختہ مذہب کا نام اسلام ہی رہے دیا تاکہ لوگ آسانی سے دھوکا کھالیں اس کے ساتھ ہی دین خداوندی کے وہ زندگی بخش پروگرام صوم و صلوٰۃ اور حج و زکوٰۃ وغیرہ جو دین کی اصل رُوح تھے کو چند بے رُوح رُسوم میں تبدیل کر دیا اور اُمت کو عبادت کے نام پر ان رُسوم کی ادائیگی پر لگا دیا اور خود اپنی عیش و عشرت میں مصروف ہو گئے اس طرح یہ اُمت قرآنی نظام کی برکتوں سے محروم ہو کر تباہیوں بربادوں سے دوچار ہو گئی۔

بہر حال اب بھی یلوس ہونے کی کوئی بات نہیں اللہ کی آغوش رحمت تو اب بھی کھلی ہوتی ہے کیوں کہ اس کی کتاب اپنی اصل حالت میں ہمارے پاس موجود ہے لہذا اگر ہم اپنا نظام زندگی اس کتابِ عظیم کے مطابق وضع کر لیں تو ہمارا معاشرہ پھر سے جنت میں تبدیل ہو سکتا ہے ہمیں پھر اپنا گم شدہ مقام و پس مل سکتا ہے۔



پھر ہم نے تمہیں ان کا جانشین بنایا تاکہ دیکھیں تم کیسے کام کرتے ہو

وَلَقَدْ أَهَلَكْنَا الْقُرُونِ	تم سے قبل کتنی ہی قومیں ہلاک ہو چکی ہیں
مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوا	جو ظلم کی روش اختیار کیے ہوئے تھے
وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ	ان کے رسول ان کے پاس واضح قوانین لے کر آتے رہے
وَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا	لیکن انہوں نے ایمان کی روش اختیار نہ کی
كَذَلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْجَافِرِينَ	اور اس طرح وہ مجرم قومیں انجام کو پہنچتی رہیں
ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ خَلِيفَ	پھر ہم نے تمہیں ان کا جانشین بنا دیا
فِي الْأَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ	دنیا میں ان کے بعد
لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ۝۱۳-۱۴	تاکہ دیکھیں کہ تم کیسے کام کرتے ہو۔

تمہارے ذمے ایک عظیم فریضہ کیا گیا تھا

اللہ اس طرح پیش کرتا ہے

كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ

لَقَدْ آتَيْنَا

لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ

وَلَتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ

يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ

وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ

وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا

وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ

مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ

وَأُولَئِكَ لَهُمْ

عَذَابٌ عَظِيمٌ ○ ۱۰۳-۱۰۵

تمہارے سامنے اپنے قوانین و تعالیم

تاکہ ان سے رہنمائی حاصل کر سکو

ہمارا مقصد تمہیں ایسی قوم بنانا تھا

جو نوع انسان کو نظام خداوندی کی طرف دعوت دے

اور دنیا میں اللہ کے پسندیدہ قوانین کا نفاذ کرے

اور اس کے ناپسندیدہ قوانین کے نفاذ کو روکے

ایسے ہی لوگ ہیں جو فلاح پاتے ہیں

دیکھو ان کی طرح نہ ہو جانا جو فرقوں اور گروہوں میں بٹ گئے

اور اختلافات میں مبتلا ہو گئے

بعد اس کے کہ ان کے پاس واضح قوانین آچکے تھے

یاد رکھو ایسے لوگوں کی زندگیاں

سخت عذاب اور پریشانیوں میں گذرتی ہیں۔

لیکن تم نے اللہ کے دیئے ہوئے دین کو کفر میں بدل ڈالا

ان کی حالت پر غور کیا

جنہوں نے اللہ کی دی ہوئی نعمت کو

کفر میں بدل ڈالا

اور کاروان ملت کو

بتا ہیوں کے گھاٹ جا اٹارا

اور اسے بربادیوں کے جہنم میں جھونک دیا

کیا برا ٹھیکانہ ہے جو انہوں نے پسند کیا۔

الَّذِينَ آمَنُوا

بِذَلِكَ نُنْجِي السَّامِعِينَ

كُفْرًا

وَأَحَلُّوا قُلُوبَهُمْ

دَارَ الْبَوَارِ

جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا

وَيُسَّ الْقَرَارِ ○ ۱۲۸-۱۲۹

اور ہدایت کے بدلے گمراہی میں بدیلی

جن لوگوں نے راہ ہدایت چھوڑ کر

أُولَئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا

الضَّلَالَةَ بِالْهُدَى
فَمَا رِيحَتْ تِجَارَتُهُمْ
وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ
مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي
اسْتَوْقَدَ نَارًا
فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَحْوَلَهُ
ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ
وَتَرَگَهُمْ فِي ظُلُمٍ
لَّا يَبْصُرُونَ
صُمٌّ بَعْمٌ عُمًى
فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ○ ۱۴-۲

اس کے بدلے گمراہی خرید لی
ان کی اس تجارت نے انہیں کچھ فائدہ نہ دیا
اور وہ زندگی کی سیدھی روش سے محروم ہو گئے
ان کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے
تاریکی دور کرنے کے لیے آگ روشن کی
اور جب آگ سرد کا ماحول روشن ہو گیا
تو ان کی شامت اعمال نے اسے بجھا دیا
اور وہ پھر گھپ اندھیروں میں ڈوب گئے
اور انہیں کچھ سمجھائی نہیں دیتا
اور بہروں۔ گونگوں اور اندھوں کی طرح ٹامک ٹوٹیاں مار رہے ہیں
لیکن اس منبع نور کی طرف واپس نہیں آتے۔

اللہ تمہیں ارتقائی منازل طے کرانا چاہتا تھا لیکن تم پستیوں سے چمٹ کر رہ گئے

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي
آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا
فَأَنسَاهُ مِنهَا
فَاتَّبَعَهُ الشَّيْطَانُ
فَكَانَ مِنَ الْغَوِينَ
وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ بِهَا
وَلَكِنَّهُ أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ
وَاتَّبَعَ هَوَاهُ
فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ
إِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ
أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ

لوگوں کو اس قوم کا حال سناؤ
جسے ہم نے اپنے قوانین دیے وہ ان پر عمل پیرا ہوئی
اور پھر ان میں سے صاف نکل گئی
اس پر مفاد پرستانہ جذبات نے اپنا تسلط جمایا
اور وہ راہِ راست سے بھٹک کر گمراہ ہو گئی
ہم اپنے نظام کے ذریعے اسے ارتقائی منازل طے کرانا چاہتے تھے
لیکن وہ پستیوں سے ہی چمٹ کر رہ گئی
اور ہوا و ہوس میں مبتلا ہو کر
اس کی حالت اس کتے کی سی ہو گئی
کہ اسے اگر دوڑا کر تھکاؤ تو بھی مارے
اور اگر بیٹھا رہنے دو تو بھی مارے

یہ مثال ہے اس قوم کی
جس نے ہمارے قوانین کی اپنے عمل سے تکذیب کر دی
لہذا یہ قصہ بیان کرو
تاکہ لوگ اس پر غور کریں۔

ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ
كَذَّبُوْا بِآيٰتِنَا
فَاَقْصَصَ الْقَصَصَ
لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ

○ ۱۲۵-۱۲۶

اور اپنے آپ کو خسارے میں ڈال دیا

گمراہ وہ ہوتے ہیں
جو نظام خداوندی کی حدود سے باہر نکل جاتے ہیں
یہ لوگ عبداللہ کو توڑ ڈالتے ہیں
جو انہوں نے اس کے ساتھ مضبوطی سے باندھا تھا
اور انسانیت کے ان رشتوں کو قطع کرتے ہیں
جنہیں اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے
اور معاشرہ میں ناہمواریاں پھیلا کر فساد کی صوت پیدا کر دیتے ہیں
یاد رکھو یہی لوگ ہیں جو خارہ میں رہنے ولے ہیں۔

وَمَا يُضِلُّ بِهِ
اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ
الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ
مِنْۢ بَعْدِ مِيثَاقِهٖ
وَيَقْطَعُوْنَ مَا
اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ اَنْ يُّوْصَلَ
وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ

۲
۲۴-۲۶

اولین جاہل قرآن قوم سے اس تارک قرآن قوم کا تعلق

بھلا وہ قوم جو پہلے مردہ تھی
پھر ہم نے اسے اپنی کتاب کے ذریعہ سے حیات نو بخشی
اور اپنے قوانین کی قذیل عطا کی
جس کی روشنی میں اس نے اقوام عالم کے درمیان اپنا سفر زندگی طے کیا
کیا اس کے برابر وہ قوم ہو سکتی ہے
جو بھٹک کر پھر تاریکیوں میں گم ہو گئی
اور اس سے نکلنا بھی نہیں چاہتی۔

اَوْ مِّنْ كَانَ مَيِّتًا
فَاَحْيَيْنٰهُ
وَجَعَلْنَا لَهُ نُوْرًا
يَمْشٰى فِيْهِ فِي النَّاسِ
كَمَنْ مَّثَلُہٗ
فِي الظُّلُمٰتِ
لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنْہَا

○ ۱۲۳

نبیؐ سے ان کا رشتہ ٹوٹ گیا

ان الذین فرأوا دینہم
وكانوا شیعا
لست منہم فی شیء
انما امرہم الی اللہ
تقرینہم
بما كانوا یفعلون ○ ۱۵۹

جن لوگوں نے دین کو فرقوں میں تقسیم کر لیا
اور گروہ گروہ بن گئے
تمہارا ان سے کوئی رشتہ تعلق باقی نہیں رہا
ان کا معاملہ اللہ کے قانون کے سپرد ہو گیا ہے
اور وہ ان کاموں کا نتیجہ ان کے سامنے لے آئے گا
جو وہ کرتے رہے۔

ان سے قطع تعلق کر لو لیکن قرآنی تعلیمات بہر حال ان کے سامنے پیش کرتے رہو

وذر الذین
اتخذوا دینہم لعباء ولہوا
وغرہم الحیوۃ الدنیا
وذرہا
ان تبسل نفس بما کسبت ○ ۱۶۰

ایسے لوگوں سے قطع تعلق کر لو
جنہوں نے دین کو کھیل تماشہ بنا لیا ہے
اور دنیاوی زندگی کے فریب میں مبتلا ہو گئے ہیں
بہر حال قرآنی تعلیمات ان کے سامنے پیش کرتے رہو
کیوں کہ اللہ نہیں چاہتا کہ لوگ اپنے کڑوتوں کے وبال میں پھنسیں۔

ذلتوں کے مارے یہ لوگ

کیف یہدی اللہ قوما
کفروا بعد ایمانہم
وشہدوا ان
الرسول حق
وجاءہم البینات
واللہ لا یہدی
القوم الظالمین

ایسی قوم کو رام راست کیسے نصیب ہو سکتی ہے
جس نے ایمان کے بعد پھر کفر کی روش اختیار کر لی
مالانکہ وہ خود اس بات پر شاہد ہیں کہ ان کے رسولؐ نے
نظامِ خداوندی کو عملی شکل دے کر اس کے واضح نتائج
دنیا کے سامنے پیش کیے اور اس کا حق ہونا ثابت کر دیا تھا
سو ظاہر ہے کہ ایسی ظالم قوم
ہدایتِ خداوندی سے فیضیاب نہیں ہو سکتی

أُولَٰئِكَ جَزَاءُ وَّهُمْ
 أَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللَّهِ
 وَالْمَلَائِكَةِ
 وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ
 خَالِدِينَ فِيهَا
 لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ الْعَذَابُ
 وَلَا هُمْ يَنْظُرُونَ
 إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنِّي
 بَعْدَ ذَلِكَ وَاصْلَحُوا
 فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ
 رَّحِيمٌ ○ ۸۶-۸۹

ان کے اس طرزِ عمل کا نتیجہ یہ نکلتے گا کہ
 اس قوم پر اللہ کی لعنت برستی رہے گی
 اور کائناتی قوتوں کی برکات ان کے حصہ میں نہیں آئیں گی
 اور اقوامِ عالم بھی انہیں ذلیل و خوار سمجھ کر پھٹکار کرتی رہیں گی
 یہ ذلت و خواری ان پر ہمیشہ مسلط رہے گی
 اور کسی طرح کے زبانی جمع خرچ سے ان کے غلاب میں کمی واقع نہیں ہوئی
 اور ان کے اعمال کے نتائج کے نکلنے میں تاخیر کی جائے گی
 ہاں اگر یہ لوگ اس غلط روشِ زندگی کو چھوڑ کر پھر سے
 نظامِ خداوندی کی طرف لوٹ آئیں اور اپنی اصلاح کر لیں
 تو انہیں پھر سے اللہ کے نظام کا تحفظ حاصل ہو جائے گا
 اور اس کی طرف سے سامانِ نشوونما ملنے لگ جائے گا۔

ان کی توبہ بے کار

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا
 بَعْدَ إِيمَانِهِمْ
 ثُمَّ زَادُوا كُفْرًا
 لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ
 وَأُولَٰئِكَ هُمُ الصَّالُونَ ○ ۹۰

جن لوگوں نے ایمان کے بعد
 پھر سے کفر کی روش اختیار کر لی
 اور پھر اس کفرانہ روش میں آگے ہی آگے بڑھتے چلے گئے
 تو ان کا زبان سے توبہ توبہ کہتے رہنا بے کار ہے
 یہ گمراہ کے گمراہ ہی رہتے ہیں۔

ان کی دشائیں بے نتیجہ

ہر دعا اللہ کے قانون سے وابستہ ہے
 جو لوگ اللہ کے قانون کے خلاف دعائیں مانگتے ہیں
 وہ اسی قبولیت حاصل نہیں کر سکتیں
 جس طرح کوئی پانی کی طرف ہاتھ پھیلا کر دعا مانگتا رہے کہ

لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ
 وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ
 لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُمْ شَيْءٌ
 إِلَّا كِبَاسٌ مِّمَّا يَكْفِيهِ إِلَى الْمَاءِ

لِيَبْلُغَ قَاهُ

وَمَا هُوَ بِبَالِغٍ

وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ

إِلَّا فِي ضَلَالٍ ۝

۱۳

پانی خود بخود اس کے منہ تک پہنچ جائے گا
حالانکہ اس طرح کبھی پانی اس کے ہونٹوں تک پہنچنے والا نہیں
اسی طرح قوانینِ خداوندی کے خلاف عمل کرنے والے کی دُمائیں
بے نتیجہ بھٹکتی رہتی ہیں۔

ان کی نذر نیازیں فدیے اور خیراتیں نامقبول

یاد رکھو جن لوگوں نے کافرانہ روش اختیار کیے رکھی
اور اسی روش پر انہیں موت آگئی
تو ان میں سے کوئی اگر اپنی نجات کھیلے
دُنیا بھر کی دولت بھی دے دینا چاہے
تو اسے قبول نہ کیا جائے گا
ان کے لیے الم ناک عذاب ہوگا
اور وہاں اپنا کوئی مددگار نہ پائیں گے۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا
وَمَا تَوْأَمَهُمْ كُفَّارٌ
فَلَنْ يَقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِمْ
مِلَّةُ الْأَرْضِ ذَهَبًا
وَلَوْ أَتَدَى بِهِ
أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ
وَمَا لَهُمْ مِنْ نَّاصِرِينَ ۝

۳

اور باز آفرینی کی گنجائش

پلٹ آؤ کہ نظامِ خداوندی کی آغوشِ رحمت و حفاظت تو کھلی ہے

میرے ان بندوں سے کہو جنہوں نے
قوانینِ خداوندی کی خلاف ورزی کر کے اپنے آپ پر زیادتی کر لی ہے
کہ وہ اللہ کی رحمت سے بالوس نہ ہوں
انہیں ان کی غلط روش کے مضر اثرات سے

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِينَ
أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ
لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَّحْمَةِ اللَّهِ
إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ

الذُّنُوبَ جَمِيعًا

إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

وَأَنِيبُوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ

وَأَسْلُمُوْا لَهُ

مِّن قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ

الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ ○ ۵۲-۵۳

اللہ کے نظام کا تحفظ پھر سے حاصل ہو سکتا ہے

اللہ کی رحمتوں اور حفاظتوں کی آغوش تو کھلی ہے

لہذا پلٹ آؤ اپنے پروردگار کے نظام کی طرف

اور اس کے سامنے اپنا تسلیم خم کر دو

قبل اس کے کہ مہلت کا وقفہ ختم ہو کر ظہورِ ناسخ کا وقت آجائے

اور پھر تمہارے لیے تباہی اور عذاب سے بچنے کی کوئی صوت باقی نہ رہے۔



2989115

کتابِ عظیم

قرآنی آیات مہرِ عات کی ترتیب میں

جلد دوم

ترتیب:

مشتاق احمد خان

ڈسٹری بیوٹر

دوست ایسوسی ایشن

پرٹرز۔ پبلشرز۔ بک سٹور

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

فون: 7122981

قرآن مرکز • پوسٹ بک • ۱۲۷۸ • اسلام آباد